امداد الحیّ باصلاح الطیّ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد اللہ سبحانہ حمداً نرجو بہ حسن الختام و نشکرہ شکراً نستجلب بہ مزید الانعام و نصلی و نسلم علی سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول رب العالمین سیدنا و مولانا محمد سید الانام و لبنۃ التمام و علی آلہ الکرام و صحبہ العظام صلوۃً و سلاماً دائمین متلازمین الی یوم القیام **اما بعد** اللہ تعالی کے تائید کو دیکھنا چاہیے کہ جسوقت شرح الصدور کے ترجمہ کا قصد ہوا تو خاکسار کے پاس ایک نسخہ قلمی تھا نہایت غلط غیر ایک اور قلمی نسخے کا پتا ملا گو وہ غلط تہا مگر بہت کام نکلا جب ترجمہ ہو کر تیار ہوا نوبت کاپی نویسی کی پہونچی تو مولوی عبد العلی صاحب مدراسی دام مجدہ نے لکھنؤ سے دو نسخے قلمی اور بہیجے اونسے بہت کچہ تائید ہوئی جب کتاب طبع ہو کر تیار ہوئی اور نوبت صحت نامہ لکھنے کی پہونچی تو ایک نسخہ اتفاقاً مطبوعۂ لاہور ہاتہہ آیا اگرچہ غلط ہے مگر جی مین آیا کہ طی الفرسخ مین جو احادیث و آثار کہ شرح الصدور کی مین اونکا مقابلہ کر لیا جاوے جو غلط ہو چہوڑ دیا جاوے اور جو صحیح ہو وہ اخذ کیا جاوے اور جو کم ہو اوس سے غرض نہو اور جو زیادت ہو وہ لیجائے تو خالی از فائدہ نہو گا بسبب مرض و ضعف کے اول قصد تہا کہ یہ کام ناظرین کی ہمت پر چہوڑا جائے جو چاہے گا کر لیگا لیکن پھر خیال آیا کہ ع برگ عیشے بگور خویش فرست * کس نیارد زپس تو پیش فرست * پس اللہ سبحانہ پر توکل کر کے یہ کام شروع کیا وقت مقابلہ کے اور قلمی نسخوں کو بہی دیکھہ لیا چند دن مین اللہ تعالی کے فضل سے یہ مجموعہ مرتب ہو گیا اور نام اسکا **امداد الحیّ باصلاح الطیّ** رکہا اور اسکے مضامین کو تین فصل پر ترتیب دیا پہلے یہ قصد تہا کہ صرف صحت نامہ لکہدیا جائے اختلاف نسخ سے تعرض نکیا جائے جو نسخے پہلے سے حاشیہ پر لکہی ہین

فصل صحتنامۂ کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۷	سمیته ورمزات علیها صورة ك	کنایه ورمزات علیها صورة ك
۱۴	۱۱	جنذر	جُرْزر
۲۳	۹ حاشیه	وابنو	وابنوا
〃	۱۴ حاشیه	قصر	القصر
۲۵	۱۶	بنی تمیم	بلی
۲۶	۳	ابی نمیله	ابی عبلة
〃	۸ حاشیه	برزخ مین	برزخ مین سے
۳۰	۱۸	حکیم	حکم
〃	۱۹	مباردت	مبادرت
۳۱	۱۱	قریب	[illegible]
〃	۱۵	تو اوسکو یہ نکھنا	آگے تو اوسکو یعنی صحت کو رجوع نکر
۳۲	۸	تها	پس تها
〃	۱۸	سعد	سعید
۳۴	۱۳	ابد	ابد وبقاد
۳۶	۳	موت شرهی	موت خیر ہے
۳۶	۱۳	ابن عربی	ابن الاعرابی
۳۷	۳	منقوص	منقوص رواه ابن المبارک
۳۸	۲	کرلے	کرلے رواه احمد
〃	۱۴	موت کی جلدی کرتا ہے	لفظ اصل تستبطأ الموت ہے
۳۸	۱۴	ماقات کی	ملاقات کی محبت کی
۴۰	۱۶	کہا فلان	کہا یعنی لوگون نی علان
〃	۱۹	صاحب غصص و کرب	یعنی بڑی ناگوار سختیون والی
۴۷	۲	دیکھتے	لفظ حدیث انس ہے
۴۸	۱۰	ہونے کے	ہونے نے
〃	۱۱	اسکی پہلی ہے	پس یہ وعظ ماقبل کی ساتھ متصل ہے یعنی
۴۹	۲۰		جسکی دل سی الخ
۵۰	۳	دو	دونو
۵۲	۹	تو زیارت کر	تم زیارت کرو
〃	۱۱		کرینگی یا یہ معنی ہین کہ کرنگی یعنی زیارت
۵۳	۱	ہوتا ہے	ہوتا ہے
〃	۵	الحفنا	اَلحِفنا
۵۵	۲	تاکہ	یعنی تاکہ
〃	۱۰	اوس کی	اللہ کی
۵۶	۱۸	توان دونو کو ای عمر	مین ان دونو کو ای عمر
۶۰	۱۷	برادری	بر داری

وہی کافی ہین مگر پھر یون خیال آیا کہ جو نسخ بامعنی ہین اونکو بھی صحت نامہ مین درج کردیا جائے کیونکہ اسمین
ایک فائدہ عمدہ ہے اب اس مجموعہ مین چند امور جمع ہوگئے اوّل اغلاط طبع دوم اختلاف نسخ در اسمار رواة
سوم اختلاف نسخ در عبارت چہارم احادیث و آثار زائدہ پنجم بعض حواشی مفیدہ ششم تصحیح بعض اسماء
رواة جو کہ وقت تحریر رسالہ **حدائق الزهور في رجال شرح الصدور** کے
مراجعت کتب رجال سے معلوم ہوئی یہ رسالہ چھہ سات جزو کا بزبان عربی ہے اسمین پانسو ۵۰۰ سے
زیادہ رواة شرح الصدور کو جمع کیا ہے مگر ابھی تک وہ غیر مرتب ہی اگر اللہ سبحانہ کو منظور ہے تو
مرتب ہوکر شائع ہوگا مثلاً ایک نام متن مین تہا اور ایک حاشیہ پر بطور نسخہ کے دونوں کا احتمال تھا
تعین نہین ہوسکتا تھا سو وقت تحریر رسالہ مذکورہ کے بعض اسما کا تعین معلوم ہوگیا اونکو بھی اسمین درج
کردیا اور جن کا تعین معلوم نہوا اونکو بطور نسخہ کے لکھدیا یہ سب امور وہی لکھے گئے ہین جو کہ سودمند
ہین زائد و بیمعنی کو چھوڑ دیا اور جن علما کے کتب سے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین
اخذ کیا ہے یا خاکسار نے طی الفراسخ مین مدد لی ہے یا اونکا ذکر آگیا ہے اونکے تراجم کتب تاریخ
موجودہ سے لکھکر **الروض الممطور في علماء شرح الصدور** نام رسالہ مین درج
کردیئے ہین یہ رسالہ اسی کتاب کے آخر مین ملحق ہے تاکہ وقت مطالعہ کے جس عالم کا ترجمہ دیکھنا
منظور ہو ملاحظہ کرلیا جائے اور جن کے تراجم میسر نہین آئے اونکے اسماء مبارک علیحدہ فصل مین لکھدیئے
گئے تاکہ جسکو میسر ہون وہ تحریر فرمائے اور اجر حاصل کرے اللہ سبحانہ اپنے فضل و کرم سے
اس کام کو قبول فرمائے اور سب مؤمنین و مؤمنات کو اس سے نفع دے اور میرا اور جنکی ہمت والا
نہمت سے یہ کام ہوا اونکا اور سب مؤمنین و مؤمنات کا حسن خاتمہ کرے اور توفیق اپنی مرضیات
کی دے اور عافیت دارین عطا فرمائے اور آفات دین و دنیا سے برکران رکھے اور عذاب برزخ
و آخرت سے بچائے اور ہمارے قصور و فتور و فجور و سیئات و ذنوب کو اپنی رحمت سابقہ سے
بخشدے آمین ثم آمین اللهم انا نسألك العفو والعافية في الدين والدنيا واحسن
عاقبتنا في الامور كلها واجرنا من خزي الدنيا وعذاب الآخرة آمين يا رب العالمين
وصلى الله على سيدنا ومولانا محمد وعلى آله واصحابه وبارك وسلم
تسليما كثيرا دائما ابدا الى يوم الدين آمين

صفحه	سطر	خطا	صواب
۱۰۳	۱۱	ابو بکر	ابوبکرہ
〃	۱۷	رضی	رضی اللہ
۱۰۸	۱۵	گہر سے	گہر کے
〃	۱۶	ایسے	ایسے ایک
۱۱۰	۱	دیکہہ	دیکہہ پس وہ دیکہتا ہے
۱۱۱	۵	جسم	اور جسم
〃	۱۳	نہ توفی جاتا نہ توفی (علہ)	
۱۱۲	۱۱	ریحان	ریحان وجنۃ نعیم
〃	۱۹	اوسمین	اونمین
۱۱۳	۱۴	تیرے	تیرے لیے
۱۱۴	۱۷	مزہ	مزہ بہر
۱۱۵	۱	قدَمت	قدِمتِ
〃	۱۹	گونگے	اندہے
〃	۲۰	تہوڑے (علہ)	
۱۲۰	۱۵	مومن دیکہتا ہے	مومن کی واسطے دیکہا جاتا ہے
۱۲۱	۴	روایت کیا ہے	روایت کیا ہی تفسیر مین آیت مذکورہ کے کہا کہ خوشخبری دیا جاتا ہے ساتہہ اوسکے نزدیک اپنی موت کے اور اپنی قبر مین اور

صفحه	سطر	خطا	صواب
			حسبادن اوٹہایا جایگا کہ بیشک البتہ وہ جنت مین ہی اور ابن ابی حاتم فی زید بن اسلم سے یہی روایت کیا ہے کہا الخ
۱۲۱	۱۰	کہا مین نے	کہا کہ
〃	۱۱	اس آیت کو پڑہا	یہ آیت پڑہی گئی
۱۲۴	۵	کہتے ہین	پس وہ کہتی ہین
〃	۱۲	الخیاط	الخیاط اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف والبیہقی واللالکائی واخرجہ ابو داود الطیالسی نحوہ وفیہ فیصعد بہ من الباب الذی کان یصعد عملہ منہ وفی آخرہ بعد ردوہ فیرد الی اسفل الارضین الی الثری
۱۲۵	۱۸	شر	شرا
〃	〃	اور بہت	بہت

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶۳	۲۱	رسلنا	رسلنا وھو لا یعرفان
۶۴	″	اوس سی	اوس نی
۶۵	۱۳	حبان	حِبّان
″	۱۶	اونسے	مین نی اونسے
۶۶	۷	ابو عبید	عُبَیْد
۶۷	۱۳	اسلم	سُلَیم
۶۸	۱	جہان	جہان سے
″	۲	حکم	ابو الشیخ نی حکم
″	۳	کیا گیا	کیا
″	۹	ازدی	اَوْدِی
۶۹	۲	اوس سے	اوسکو اوس سے
۷۱	۷	روایت کیا ہے	روایت کیا ہی یعنی
			اوسی سندسی
۷۲	″	اونہون نی شکوہ کیا	اونکی شکایت کی گئی
″	۸		حاکم وصححہ
″	۱۵	اور	اور اللہ تعالی نی
″	۱۹	کیا سنا	کہا سنا
۷۴	۶	کچھ	کچھ یعنی
۷۶	۱۱	فظاب	فطاب
۷۷	۷	قبض	قبض ارواح
۷۸	۲۰	بہر ڈرتا	بہر مین ڈرتا
۷۹	۹	مگر ایک	یعنی مگر ایک

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۸۱	۲۱	عمر	عَمْرو
۸۳	۱۷		تو اوسی لائق ہے سلہ
۸۴	۳	نزدیک	اوسپر نزدیک
″	۱۱	ذرہ	اوس سی ذرہ
″	۱۸		سندت لفظ اصل لفظ ہے سعہ
۸۷	۲	حسن	بسند رجالہ ثقات حسن
″	۴	حمزہ	حُمُرہ
″	۷	علی	علی بن
۸۸	حاشیہ	پہلو	میرا پہلو
۹۰	۱۰	راجی	وراب یعنی خائف
″	۱۶	جب	کبھی جب
″	۱۸	کرتا ہے	کی جاتی ہے
۹۱	۹		تراقی یعنی ہانس
۹۲	۳	سہولت خروج اوسکی روح کو	اوسکی روح کے سہولت خروج کو
۹۳	۵		ابو الشیخ سعہ
۹۷	۱۱	ہمینے	ہم نے
۱۰۱	۳	سلہ	سے
۱۰۲	۲	تو دیکھتی ہے	تو مجھے بتا
″	۳	راضی	اوس سی راضی
۱۰۳	۴	امام حسن	اُمِّ حسن سعہ
″	۱۰	بکرہ	بکر

سلہ لفظ حدیث شریف کا لکان تولان یعمل ہی مجمع البحار مین لکہا ہے کہ قول امرئ مسلم ان یقول غیر الصواب ای یا ینبغی لہ وما حظ وتمنہ ما ذلک ان یفعل کذا ۱۲

سلہ زحمت دادن استلا در بخاید ن کاری کسے را واندوہگین کردن ۱۲ صراح

سعہ ابو الشیخ ابن حبان جب بیان کیا اور ہین اور ابن جب بیان سو صرہ اور ۱۲

سعہ انکا نام نامی خیرہ ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کی والدہ شریفہ مین انکا ترجمہ خاکسار نے حدائق الزہور فی رجال شرح الصدور مین لکہا ہے ۱۲

صفحه	سطر	خطا	صواب
۱۶۳	۲۱		حبّ وہ میت کو اوسکی قبر مین رکہتے
۱۶۴	۸	کہتے تھے	کہا کرتے تھی
۱۶۵	۲۰	سعد مقری	سعد مقرائی
"	"	حکیم	حَکَم
۱۶۶	۱۳	اور وہ	کہ وہ
"	"	ہون	ہو کر
"	۷	کرین	کرتے ہین
۱۶۷	۱۴	رُضِیتُ	رَضِیتَ
"	۱۵	آخُوانا	اِخْوانا
۱۶۸	۴	نسائی مین	شافی مین
"	۱حاشیہ	اسی طرح	اسی طرح ہی
۱۷۱	۴	سبب سے	سب سی
۱۷۴	"	سعید	+
۱۷۵	۷	کہ وہ	تو وہ
۱۷۶	۲	عمرو بن شیبہ	عمر بن شبہ
۱۷۷	۱۷		وستاج
۱۷۸	۷	احمد	احمد بن
"	۱۱	ترمذی	ترمذی و حسنہ
"	۱۲	ہادم	ہاذم
۱۷۹	۱۴		اگر دیتا ہوا
۱۸۰	۳	آسمان	اوسکی لیے آسمان

صفحه	سطر	خطا	صواب
۱۸۰	۱۱	زمین	اوس سی زمین
۱۸۱	۱۱	مطیع ہے	مطیع ہوتا
"	۱۲	اگر تو	جبکہ تو
"	"	نافرمان ہے	نافرمان تہا
"	۱۷	الشافی	الشافی فی الفقہ
۱۸۲	۱۴	عمرو	عُمر
۱۸۶	۱۳	گزرون	ہتورون
۱۸۷	۵حاشیہ	درمیان	ومیان
۱۸۹	۴	ایک	اوسکی واسطے ایک
"	۶	ملک الموت	اوسکی لیے ملک الموت
"	۸	دو	اوسکی پاس دو
"	۷	پہیر دیتے	
۱۹۰	۴	ضرَیَہ	+
۱۹۱	۱۱	سور	صور
۱۹۳	۲حاشیہ	فلان کا	فلان مومن
"	۹	فرشتے	اوسکو فرشتے
۱۹۴	۶	جمع	اوسپر جمع
۱۹۵	۷		عثمان بن مطر
۱۹۶	۳	چاہے	اللہ چاہے
"	۶	حبکہ	جبکہ
"	۷		کوڑے
۱۹۷	۱	کہا جاتا ہی	اوس سی کہا جاتا ہے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
١٢٦	٢	سنجرہ	شجرہ
〃	٧	وہ	ذاہ
〃	١٠		ابوبکر لہ
〃	١٦	فرشتے	فرشتے اوسپر
١٢٧	٢١	ایک	ایک دن
١٢٨	١٢	مخذم	مخدم [٥٢]
〃	٨ حاشیہ	جبل	جبل یعنی گروہ
١٢٩	١٢	محارم سے نہین بچتا تہا	محارم کا مرتکب ہوتا تہا
〃	١٦	دونون پرندون نے	ایک پرندی نے
〃	١٧	پہر اوسکے	پہر دونون نی اوسکے
١٣٠	٨	کیا ہے	کیا ہے کہا لہ
〃	١٥	ابونعیم	فصل امید کرامت آلہی بعد از موت ابونعیم
١٣١	١٣	جسکو وہ حق سے روکتا تہا	جو اوسکو حق سے روکتے تہے
〃	١٤	اوس وقت	پس اوس وقت
〃	١٨	ربیع	زہد مین ربیع
١٣٤	١١		تنشط یعنی کشیدن
١٣٥	٧	نصیحت لو	یاد دلاؤ [٥٣]
〃	٨	طریق	اپنی سنن مین طریق
〃	٦	ہارے	حاسے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
١٣٥	١٦	ناگاہ	کہ اتنے مین
١٤٣	٧		مطعون ہوی یعنی اون کو نیزہ لگا
〃	١٣	اژدحام	ازدحام یعنی مجمع
١٤٤	١٤	ویرانی	دُرانی
〃	١٥	آخر	اخر [٥٣]
١٤٥	١٦	جدا ہو	جدا ہوا ہون
〃	١٩	پس	پس اوسنے
١٤٧	〃	توقع [٥٤]	
١٤٩	١٢	داری	دارمی
١٥١	٤	بیا ہے	کیا ہے
〃	١٦	کہ کیا	کہ جو
〃	٢٠	کیا	جو
١٥٣	١٥	مرے	+
١٥٤	٣	کہ وہ	اور وہ
〃	٤	خلاد	+
١٥٩	١	ہوتا ہے	ہوتی ہے
〃	٩	اوس سے	اوس کا
〃	١٦	پڑوسی	بد پڑوسی
〃	١٩	ابن عباس	مالیعنی فی ابن عباسؓ
١٦٢	١٠		اپنی خرید و فروخت [٥٥] تا آخر

[٥١] سب موجودہ نسخون مین اسیطرح ہے شاید یہ کوئی راوی ہون سے ١٢

[٥٢] میزان الاعتدال مین اسیطرح ہے واللہ اعلم ١٢

[٥٣] اصل کا لفظ ذروہ سے اور یہی صحیح ہے ١٢

[٥٤] اصل کا لفظ ملتقی ہے یعنی جیسے راکب کی ملاقات کی جاتی ہے ١٢

[٥٥] نسخہ مطبوعہ مین فی شرائہم وبیعہم ہے اور ایک قلمی نسخہ مین بیعہم ہے اور تیسرے نسخہ مین ثمنہم ہے پر ترجمہ مجموعہ کا ہے ١٢

صفحہ	سطر	خطا	صواب
			اوسکو بیان کرتی ہین اون لوگون جنہین رسول جاری ہوتا ہے اور اون احوال کی شناخت کرتی ہین اور اس سب مین قیاس کا کچہہ دخل نہین ہے نہ اسمین کچہہ نظر کا مجال اسمین تو صرف صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قول کا انقیاد و تسلیم ہی
٢٨٩	١٠ حاشیہ	فتنہ	فتنة
٢٩٠	١٣	واسطی شامل اسکے	اس حبیبی کی کہی
〃	١٨		فرمایا ہے کہ فراخ کیجاتی ہی واسطی غریب یعنی مسافر کے اوسکی قبر مین شامل اوسکی نوری کے اوسکی گہر والون سی ابن مندہ نی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٢٩٠	٢١	صابونی	ابن ابی شیبہ نی مصنف مین اور صابونی
٢٩١	٨	ستر گز	چالیس گز
〃	١٩	ابن	+
٢٩٢	١٨	اینٹ	اینٹ قبر کی
٢٩٣	٨	اسکی گہر والونکی پاس	اسکے پاس
〃	١٤	دفن کردیا	دفن کردیا ذکرہ فی کتاب الدیباج لابی اسحق ابراهیم بن سفیان الختلی سمعت عبد اللہ بن محمد العبسی یقول حدثنی عمر بن مسلم عن رجل حفار القبور الخ
٢٩٤	٧	وفات دیا جاتا ہے الخ	
٢٩٥	٤	حرانی	+
〃	١٠	مین نی کسی کو	کسیکو
٢٩٧	٩	وحشت نہو	وحشت نہو لکا ظہر اخرجہ الامام احمد فی الزهد وابن [illegible] فی کتاب العلم بسندہ عن کعب

[illegible]

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۹۸	۵		ڈرائینگے گے
۱۹۹	۳		وری نقطہ اصل کا دون الکفن ہے
۲۰۱	۱۸	پرسے اور	پرسے
۲۰۲	۹	ایک	اوسکی واسطی ایک
۲۰۴	۲۱	کہا جاتا	پس کہا جاتا
۲۰۵	۱۶	ابوعمرو	ابوعمر
۲۰۶	۱۹	قیام اونیز	قیام اونیز نماز مین
۲۰۷	۱۴	بیٹہتا ہے	بٹہایا جاتا ہے
۲۱۲	۱	چار	پانچ
〃	۱۹	قسم	قسم ہے
۲۱۴	۱۷	سہیل	سہل
〃	۲۱	جریر	حریز
۲۱۶	۹	توسی	قوصی
〃	۹	توحید	وحید
۲۱۹	۳	ہوفات مین	+
۲۲۳	۱۰	ہوتے	+
۲۳۰	۲	جزا	خبرًا
۲۳۷	۱۴	اور بی	+
۲۳۸	۱۷	روح بدن کے	روح بدن کی ستا
〃	۲۱	اطلاق	اطلاق اسم
۲۴۲	۱		قراءت قرآن مین پایا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۴۴	۵	یہانتک	یہانتک کی
۲۴۵	۲	مخزول	مخزول
۲۵۶	۳	محیوب	محجوب
۲۶۰	۵	ضابطہ	ضابط
۲۶۱	۱۸	کطعن	کطعن
۲۷۴	۱۰	واحدی تا تمام ہوا	واحدی تا تمام ہو رسل عہد و میثاق کے بیان مین
۲۷۶	۱	حاکم	حکم
۲۷۰	۴	ھذ	ھذا
〃	۲۰	جہل	مجلس
۲۸۱	۱۶	لایۃ	الآیۃ
۲۸۵	۱۰	ابونعیم تا شہدا ہو گئے	+
〃	۱۹	الفتان	الفتان قرطبی فرماتے ہین کہ یہ حدیثین سوال کی احادیث سابقہ کو معارض نہین ہین بلکہ اونکو خاص کرتی ہین اور جس سے قبر مین سوال نہین ہوتا ہی اور آدمی مین مفتون نہین ہوتا ہے

۱۹۸ التسویل التقریع یعنے جہڑکین گے ڈرائینگے گا

۲۰۵ یہانتک روایت شفیق کی پوری ہوئی جسکو امام یافعی رضی اللہ عنہ نے روض الریاحین مین نقل فرمایا ہے اسمین بلا شک اسکی تصریح نہین ہے کہ قرآن شریف مین دیکھکر پڑھا ہے شاید سید صاحب مرحوم کے نقطۂ نظر سے یہی مطلب ہوا ۱۲ ۱۲

صفحه	سطر	خطا	صواب
۳۶۲	۱۹	نکل جاتا ہے	نکلجاتا ہی ولم یحل منہ شئ
۳۶۳	۹	فضائلہ	فضائلہ والبیہقی فی الدلائل
۳۶۶	۱۷	تہ	ای فلان تہ
۳۶۹	۴	عن النبی .	ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
〃	۱۷	اسلمہ بن شبب	سلمہ بن شبیب
۳۷۰	۱۶	الخطیب	الخطیب بسندہ
۳۷۱	۸	یعنی	کذلک البز یعنی
〃	۱۲	اخرجہ	کذلک البزار اخرجہ
۳۷۲	۸	یہان تک	حسن وقت
〃	۲۰	عنہ	عنہ مرفوعاً
۳۷۳	۱۳	قبرمین	قبرمین اوردہ الزملکانی
۳۷۶	۶	صلاح سی قبرمین خوش ہوتا ہے	صلاح کی قبرمین خوشخبری دیا جاتا ہے
〃	۱۳	کہ تو	اوسکی قبرمین کہ تو
۳۷۷	۱۴	عنل	عبل
〃	۲۱	طریق	طرق
۳۷۸	۱۰	عائشہ	+
〃	۵	بشر	+
۳۷۸	۱۲	ابوعمرو کے باپ کہتے ہین	ابوعمرو اہبان کے بیٹے سی روایت کرتی ہین
〃	۱۵	عن ابیہ	+
۳۷۹	۱۰	منول	مندل
〃	۱۷	کوچ کردیا	کوچ کردیا اخرجہ البیہقی فی الدلائل
〃	〃	ابونعیم فی	ابونعیم فی دلائل من
۳۸۰	۱	درمیان	درمیان سی
〃	۱۹	جعفر بن سراج	جعفر سراج
۳۸۱	۹	نہی	تہی
۳۸۲	۱۸	قطع کیا	قطع کیا اخرجہ ابن اسعد
〃	۱۹	سے متصل	سے بعد موت کی متصل
۳۸۶	۷	جمعہ کے	جمعہ کی اخرجہ الضیا
۳۸۷	۳	لئے	نے
〃	۱۳	اجزای بد	اجزای بدن
〃	۱۴	کاسا	کا
۳۸۸	۱۱	پره	پڑه
۳۸۹	〃		خشوعہ
۳۹۰	۱۰	اسکے	اوس کے
〃	۱۵	دو	دونو
۳۹۳	۱۱	ہم تمکو	واللہ ہم تمکو
۳۹۵	۶	داخل ہوتی	داخل ہوتی تو دیکھتے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۹۷	۱۹	ابن لال	محمد بن لال
۲۹۸	۱	یس	یس اوس سے
〃	۸		خوشبو سله
۲۹۹	〃	توالبتہ	مگر
۳۱۳	۲۰	عجیب	محجوب
۳۲۳	۹		تنین سله
۳۲۴	۵	البزار	+
۳۲۵	۱	اتانہ	اتانیہ
۳۲۷	۹	کدالی	فاس یعنی تبر
〃	۲۱	وھذا	وقال ھذا
۳۲۸	۱۴	سفید دکھیا	سفید دکھیا مثل نعامہ کے
۳۲۹	۳	بُرانی	بُرائی
〃	۹	عساکرا	عساکر ایضاً
〃	۱۹	الاصبع	الاصبغ
۳۳۰	۴	دوتو	دونو
〃	۱۷	شاخ	قصۂ شاخ
۳۳۵	〃	زردی ہو	زردی ہوتا لہ ابن الاثیر
۳۳۶	۱۰	کرتا تہا	کرتا تہا سو تم اوسکو بعض قبور مین دفن کردو
〃	۱۱	کسی جگہہ	اونمین ہی کسی مین
〃	۱۲	ہر دن	ہر دن اوسمین سے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۳۸	۴	کردیا	کردیا یہانتک کہ مین اونکی کہیہ پروا نہین رکہتا ہون
۳۴۲	۱۲	جاتا تہا	جاتا تہا اور اوسکی آنکہہ کو اوسکی گدی تک
۳۴۴	احاشیہ	وہی	ہے
۳۴۷	۱۱	خزیمہ و	خزیمہ
۳۴۷	۱۶	قبلہ	غیر قبلہ
〃	۱۸	اسحق	ابو اسحق
〃	۱۹	فضل	مفضل
۳۵۰	۱۰	ایک	ایک بار ایک
〃	۲۱	کہڑی ہوگئے	کہڑی ہوگئی آپ میرے ساتھ جو شخص حاضر تہا مین اوس کی قریب ہوا
۳۵۱	۱۴	جماعت	جماعت مردم
۳۵۲	〃	نواع	انواع
۳۶۰	۷	جبہت	جنت
۳۶۱	۸	تین	جبہہ ۶
〃	۱۷		قنوت سله
۳۶۲	۱۴	یس	یس وہ رب کے طرف جاوینگے
〃	۱۵	سکیہا	سکیہا پڑہلے

۵۱ حدیث شریف کا لفظ مبارک مین دفع الجنۃ والروح بالفتح نسیم الریح والروح الرحمۃ ۱۲ لغات المجمع
۵۲ [illegible] تابعین جمع ۱۲ ۱۲ ۱۲
۵۳ یعنے قیام ۱۲

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۳۵	۷	یاعظم	باعظم
۴۳۶	۱۶	وغیرہ	ونحوہ
۴۳۷	۱	روکا ہو	روکا ہوا اور ابو موسے رضی اسد عنہ نے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے ان اعظم الذنوب عند اللہ ان یلقی بہ عبد بعد الکبائر التی نہی اللہ عنہا ان یموت رجل وعلیہ دین لا یدع لہ قضاء اخرجہ ابو داود وفال
۴۳۸	۱۸	اسوقت	اسوقت وہ
۴۳۹	۳	تنور	تنویر
〃	۵	معنی	معنی کلام
〃	〃	سی تہی وہ اور جسد	مین تہی وہ اور جسد
۴۴۰	۸	اور	آو
〃	۱۰	ایک	اللہ ایک
〃	۱۵	سبز	سبز
۴۴۱	۸	اوراونکی	لیس اونکی
۴۴۱	۱۶	قبض کی	قبض کیے
〃	۲۱	علیہم	علیہما
۴۴۲	۱	السلام کے	السلام
〃	۱۳	اور جد ہی	جد ہی
۴۴۳	۲	ایک امر ہی سوا اسکے	ایک امر ہی اس کم درجہ
〃	۳۰	داؤ	داؤد
۴۴۵	۹	کہا ہے	ہے
۴۴۶	۲	عنہم	عنہم ونحوہا
〃	۸		نہ بیہودہ بکتا ہے
〃	۱۷	اوردین سے	اوردین سے اخرجہ احمد والترمذی و ابن ماجۃ
۴۵۰	۳	ہون	ہو
〃	۶	یعقلون	یعلقون
۴۵۱	۲	نکلتا ہے	گہبراتا ہے
۴۵۳	۱۴	حسن	حسن صح
۴۵۴	۱۶	اونہون سے	اونہون نی
۴۵۹	۱۳	طیور کے	طیور کی طرف
〃	۱۸	مشیقہا	منسفیہا
۴۶۳	۱۱	اویس	اوس
〃	۱۵	خبرین آتی ہی	خبرین آتی ہین

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۹۵	۱۲	عذابٌ	عذاب
۳۹۶	۳	رحمہ	رحمہ اللہ تعالی
۳۹۷	۲	لیچلو	لیچلو وہ
″	۱۲	پانچ	ہر دن پانچ
۴۰۰	۱۸	معاذ	معاویہ
۴۰۱	۱۹	مرسی	مُرسّی
۴۰۲	۹	مدلل	مدلّ
″	۱۹	الیوم	الیوم
۴۰۴	۱۱	اسمعیل	اور ابن نجار نے اپنی تاریخ مین اسمعیل
″	۱۷	منامی	مقامی
۴۰۶	۹	الخ	الخ واخرجہ ابن عساکر
″	″	عبداللہ	عبدالرحمن
۴۰۸	۱۴	کہا کہ	کہا تم جان لو کہ
۴۱۰	۱۵	ا	اونکو یعنی صحابہ رض کو
۴۱۲	۱۶		سر نیچا کر دیا ف۱
″	۱۹	عینیہ	عیینہ
۴۱۳	″	پہر تو مجہے مشغول ہو جائیگی	پہر وہ مجہکو تجہسے مشغول کردیگی
۴۱۴	۵	ابن جری تجیمی	ابو جری تجیمی یعنی جابر بن سلیم یعنی سلیم بن جابر الہجیمی

صفحہ	سطر	خطا	صواب
″	۱۷	مجاز	جواز
۴۱۵	۲۰		دو موی شاید اس سے مراد سیاہ و سفید بال ہون
۴۲۲	۱۰	پرندون	سبز پرندون
۴۲۵	۱۳	دی	دیے
۴۲۶	۱۸		فقاقیع ف۲
۴۲۷	۱۵	هما	۰ یهما
۴۲۸	۷	مین مردہ ہونگا مسلمان	تو مردہ ہوگا مسلمان
″	۱۳	آرط	آٹر
۴۲۹	۹	حضر موت مین	حضر موت مین اوسکو برہوت کہا جاتا ہی
″	۱۹	سے یمن مین	ابو الیمان سے ف۳
۴۳۰	۱۲	حدیث	ظاہر حدیث
″	۱۵	حکم اسلام کا	حکم سلام یعنی سلامتی کا
۴۳۲	۳	ان	ان کان
۴۳۳	۳	کرنا ہے	کرتا ہے
″	۵	قبر مین	قبر مین کہڑی ہوئی
″	۷	مین ہے	مین ہین
″	۱۹	اعلی ہے	اعلی مین ہے
۴۳۴	۱۱	موتی کے	سوتے کے
۴۳۵	۱		ایک حشیہ ہے ف۴

ف۱ ینوم الرجل اذا ہز راسہ من النعاس قالہ فی الصحاح ۱۲

ف۲ صحاح مین لکہا ہے الفقاقیع النفاخات التی ترتفع فوق الماء کالقواریر فکانہ شبہہا الارواح او الطیر یعنی حباب ۱۲

ف۳ عامر بن عبداللہ بن لحی بضم اللام الہوزنی ابو الیمان الحمصی عن ابیہ وعنہ صفوان بن عمرو وثقہ ابن حبان ۱۲ خلاصہ

ف۴ اصل مین یکو بعد افطار سبت سے یعنی یوم شنبہ کو دن اوسے جاپا کرتے تہی ۱۲

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۹۳	۱۲	یزید	زید
〃	۲۱	قاسانی	قاشانی
۴۹۴	۱۲	ای رب اور اوسکو	ای رب اور اگر
۴۹۵	۲۰	تحف	تحف
۴۹۶	۱۳	خواب	حجاج کو خواب
〃	۱۹	خدائی	خُدّانی
۴۹۷	۴	•	واذا رحل یُقلی بین یدیہ یعنی ابو مسلم یزید نحوی کے روبرو بریان کیا جاتا تھا
〃	۷	کور خراسان	کور یعنی ناحیہ خراسان
〃	۸	دکھیا	دکھیا اور
〃	۱۶	ابو یزید بن	ابو یزید
〃	۱۹		فخر اصل کا لفظ تھیہ ہے یعنی فخر و ترفع
۴۹۸	۶	سعد	سعید
〃	۱۴	عمل	عمل افضل
۵۰۰	ہم حاشیہ	اذ	ذو
〃	۱۷	سفیان	سفیان حافظ
۵۰۱	۱۲	داره فاره	وَارَه
〃	۱۷	ملا	لایا گیا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۰۱	۱۷		فاستعدیت علیہ الی ربی یعنی مین نے اوسکی نالش اپنے رب سے کی
〃	۲۱	فرشتون کی ساتھ نماز پڑہ رہے ہین	فرشتون کو نماز پڑہارہے ہین
۵۰۳	۱۹	شاہد	شاید
۵۰۴	۵	اوسکو	پہر اوسکو
۵۰۵	۴	پہر	پہر جلدی کر
〃	۱۳	بیٹی ہے	بیٹی
۵۰۶	۱۳	یزدو	یزدد
۵۱۲	〃	ابن سعد واخرج ایضاً	ابن سعد وقد ورد حدیث المیت یعذب ببکاء الحی علیہ
〃	〃	واخرجہ	اخرجہ
〃	۱۴	وعن عمر	وعمر
〃	۱۵	واخرجہ	اخرجہ
۵۱۶	۱۶	عدی ابن	عند ابن
۵۱۷	〃	وہ ایسا ہی جیسا تو	تو ایسا ہی جیسا وہ
۵۱۹	۱	الحسن	الحسن اخرجہ یحیی بن معین فی جزئہ المشہور

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۶۵	۱۱	اوسپر اوسکا چمڑا سرد ہوا[۱]	
۴۶۶	۵	ایک	وہی
"	۱۱	حبان	حَبّان
۴۶۷	۲	ابو ہدبہ	انس رضی اللہ عنہ
"	۵	نہ کریگی	نہ کریگی اخرجہ الدیلمی من طریق ابی ھدبۃ
۴۶۹	۱۳	اخراص ہلاک ہوئے	اخراص آخرانکی جو ہلاک ہوئے
۴۶۹	۱۵	بُزُور	بزُور
۴۷۰	۱۳	حبان	حَبّان
۴۷۱	۲	نیچے جاؤن[۲]	
"	۱۵	دیکھا	خواب مین دیکھا[۳]
۴۷۳	۱۱	رضے	رضے اللہ
۴۷۴	۲۱	اَخراص	اَخراص[۴]
۴۷۵	۱۱	بیٹی ابن	بہن ابو
۴۷۶	۵	ایسا کرنا	ایسا کرنا پس سلمہ نی اونی کہا کہ اگر تم مجھے پہلی مرتبہ تکو اسپر قدرت ہو کہ میری خبر آپ مین میری پاس آئی پھر جو تمنے دیکھا اوسکی مجھے خبر دو تو تم ایسا کرنا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۷۷	۴		بارہ برس[۵]
"	۱۵	مین نی کثیر	مین نی افلح کو پایا کثیر
۴۷۸	۱۱	اور وہ	اور وہ کثیر الذکر اور
"	۱۹	مرببی ہوسی مر	مرہب
"	۲۱	عیینہ سعد	سعید
۴۸۰	۱۰	تیمی	تیمی
۴۸۱	۱	غیرت	غیرت یعنی رشک
"	۷	یعلی	لیلیٰ
۴۸۲	۱۲	ہان	نعمت دئیے گئے
۴۸۳	۴ حاشیہ	السنۃ	سنۃ
"	۲۱	پھر	یہ اوسکا بیٹا ہے پھر
۴۸۴	۶ حاشیہ	سادی	ساوی
"	۱۷	شبیب	شُبَیث
"	۱۸	یعنی کہ	کہ
۴۸۵	۱۷	مصطفٰے	مصفّی
۴۸۸	۶	مین آئی	پس مینے حساب کیا
"	۱۵	کہا اوسکو	کہا ایسا یعنی افسوس
"	۱۹	شعر پڑہنے کی تہا مامور ہوا اور مجھے طرب ہوئی	مامور بانشاد طرب ہوا
۴۹۱	۱۱	مبسرہ	مبشر
۴۹۲	۲	زکریا	ذکریا

۱ اصل کا لفظ برت علیہ جلدتہ ہے یہی معنی ہوسکتے ہین کہ لو نے سرد کر دیا اوسپر اوسکی چمڑے کو ۱۲

۲ چند نسخون مین تسفلت ہے اور مطبوعہ مین تعلقت ہے ظاہر ایہی صحیح معلوم ہوتا ہے ۱۲

۳ یہ خواب دہم محرم کو دیکھا ۱۲ حاشیہ مطبوعہ

۴ وہم الذین یشار الیہم بالاصابع ای اشتہروا بالشر وقیل من اسرفوا فی الذنوب فاہلکوا القصم وقیل الذین قصدت منہ ابہم کذا فی المجمع ۱۲ احرضہ المرض فہو حرض وحارض اذا افسدہ ونحو اشفا علی الہلاک ۱۲

۵ وکانت مدۃ خلافۃ رضی اللہ عنہ ثنتی عشرۃ سنۃ فہی سبب اقتدرہا ۱۲

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۴۵	۲۰	درود	تمہاری درود
۵۴۶	۱۹	یونس بن	یونس نے
"	۲۰	نے ہمکو	سے ہمکو
۵۴۸	۱۴	فوائد	فوائد کے
۵۵۰	۱	اشبح	اشبج
۵۵۵	۲۱		محمد بن وضاح احد الائمة المالكية
۵۵۶	۷	تعارف	تعارف ارواح کا
۵۵۷	۱۰	متصل	متصل منفصل
۵۵۸	۹	ارواح	روح
۵۵۹	۱۳	واخرجه	اخرجه
۵۶۹	۴	کلام	کلام کا
۵۷۱	۱	عبا توان کا	عبادتون کا
۵۷۳	۱۴	رحمة	رحمتة
۵۷۶	۶	ہوگی	ہوگئی

فصل اختلاف نسخ در اسماء والفاظ وعبارت

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۳۰	۵	رغبتی رعیتی[1]
۳۱	۱۱	کہ ڈالا اور ڈالا
"	۱۷	تیری اوسکی
۳۲	۲۱	ستون یہ ترجمہ ہی عمود کا عمود چوب
۳۴	۲۰	موت ہی واخرجه الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیث جابر مثله
۳۵	۴	ریحان ریحانه
"	۷	غنیمت ہی مومن کی غنیمت ہے
۳۹	۸	عبید عبد
"	۱۲	جبلہ ابی جبلہ
"	۱۶	دو مکروہ[2]
"	۲۱	ستریح[3] یا ستراح منه
۴۰	۱۴	اس مین ہوا اور دنیا کی ایذا سے راحت پائی
۴۱	۲۱	جنت مین[4] جہان
۴۹	۱۱	عون عوف
۵۰	۱۸	الموت وسنه عند نوما وسنه
۵۲	۹	خبر دار بس
۶۵	۵	ابن عساکر نی ما قوله روایت کیا اخرج ابن عساکر من طریق السدی عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرة عن ابن مسعود وناس من الصحابة
۶۷	۷	کان[5]
۶۸	۲	حکم بن عیینہ عتیبه حکیم بن عتبه
"	۱۵	تفسیر من عن الکلبی عن ابی صالح
۷۰	۱۲	عیون الاخبار مین بسند خود طریق ابراہیم
۷۱	۲	ابن ابی شیبة قال حدثنا عبدالله

ف
مراد اس سی حواس خمسہ اور اعضاء رئیسہ ۱۲ [2] مطبوعہ مین بیان یہی ہے وہی تین باقی قلمی نسخون مین دو ۱۲ [3] بعض روایات مین ستریح ہے ... [4] ... [5] ... نسخون مین ... اور ایک نسخہ مین ... اس بات کا قرینہ ہے ... تصحیف ہو واللہ اعلم

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٥١٩	٩		حاقن [له]
٥٢٢	١	اوراوسے	تواوسے
//		صیام	صلوۃ صیام
//	١۴	پڑھاکرتاتھا	پڑھاہواتھا
//	١٥	کیا	+
٥٢۴	١	علم	معلوم
٥٢٥	٥	کریگا	کرتاہے
//	//	کہیگا	کہتاہے
//	٩	آدمی	آدمی کے
//	١٠	لڑکے کے	لڑکی کی واسطے تیر
//	١٣		یاثقه [سه]
//	١٥	کرتاہے	کرناہے
//	١٧	کہاکرتے تھے	کہتی ہین کہاجاتاتھا
//	٢١	کہاتجھے	کیاتجھے
٥٢٦	٥	پڑہی	رات مین پڑہی
٥٢٧	//	کہا	مجھے کہا
٥٢٧	١٢	بسندہ	بسند واہٍ
//	١٥	چیز	بدی
//	١٧	مطیع	اللہ کا مطیع
٥٢٨	١۴	فرمایاہان	فرمایاہان وعلیک البالغنی یانی کا صدقہ کراخرجه الطبرانی بسند صحیح طبرانی فی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیاہی کہامینی کہا یارسول اللہ میری مان مرگئی اور اونے نہ وصیت کی اور نہ صدقہ کیاسوکیااوسکو نفع دیگا اگر مین اوسکی طرف سی صدقہ کرون فرمایاہان
٥٢٨	١۴	نہ صدقہ کیا	یہ لفظ مطبوع مین نہین ہی
٥٣٠	١۴	حیان	حیّان
٥٣١	٩	امت	امت مرحومہ
٥٣٢	٧	پڑھے	قرآن پڑھے
//	١١	العلاو	العلاء
//	١٣	اوسکی طرف	اوسکی قبر کیطرف
٥٣٣	١۴	وقیل	وقد قبل
٥٣۴	١٥		سعف یعنی شاخ خرما
٥۴٠	١١	اس لیے	اسلیئی کہ
٥۴٥	١٩	اوس	اوس بن اوس

له یعنی پیشاب کو روکے ہوئی سے ١٢ سه مطبوع مین لفظ (و) نہین ہے بلکہ ثقه صفت صدیق کی ہے یعنی اعتمادی دوست ١٢ منه

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ دراسماء وغیرہ
۱۱۵	۱۲	جنت سے جنت مین
〃	۱۳	طرف اوسکے ایک
〃	۱۷	کوئی دروازہ آسمان کا دروازہ آسمان کی
۱۱۶	۱۹	رب راضی
۱۱۷	۳	کہتے ہین کہتا ہی یعنی فرشتہ
〃	۱۱	پاک مطمئنہ
۱۱۸	۳	فاجر فجار
〃	۱۰	یا ویہ یا وجہ
۱۲۰	۱۲ حاشیہ	درایت نسخہ مطبوعہ مین عبارت یون ہے سمعت ابا سعید علی بن الحسن الواعظ یقول سمعت ابی یقول
〃	۱۰	ابن جریر ابن مندہ
۱۲۳	۹	واسطی اوس کے اوسیر
۱۲۵	۱	مومن میت
〃	۱۳	جزاك الله
۱۲۶	۴	اگر ہے اگر ہین
〃	۵	جزہ برزہ
〃	۱۴	وقت اوسکی مرنے کے اعمال
〃	۱۸	انگلی کاٹتا ہے ؎
۱۲۸	۱۶	اور مین نی لیس مین نے
۱۲۹	۷	اور سیاہ لیس سیاہ
۱۳۱	۶	ای عائشہ عائشہ سے

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ دراسماء وغیرہ
۱۳۲	۴	شراب سے خمر یعنی شراب خمر یعنی انگارا
〃	۱۲	ایک فرشتہ ملک الموت
۱۳۳	۸	وتین ورید یعنی رگ گردان
۱۳۴	۷	درمیان آسمان وزمین کے طرف اللہ تعالی کے
〃	۱	غرق ہوتا ہے متفرق ہوجاتا ہے
۱۳۵	۱۰	جو تم نہین کہتے اورسنتی ہین جو اونسی کہا جاتا ہے اور اولسے کہا جاتا ہے
۱۳۹	۱۸	اوسکی بدبو نے اونکو ستایا ناگاہ اونکو بدبو آئی
۱۴۰	۶	نہ تہا ہم نے کہا وہ مرچکے
۱۴۱	۱۸	طریق طرق
〃	۲۱	سلیم مسلم
۱۴۲	۸	سلیمان سلمان
۱۴۳	۹	میرا لڑکا آیا میری لڑکی کی روح آئی
۱۴۴	۱۰	ابو مجلز ابو مخلد
۱۴۹	۱۸	حسن بن حسن بن علی حسن بن علی
۱۵۱	۴	ابو الحسن ابو الحسین
〃	۱۲	کیا گیا ہوا
۱۵۸	۷	بچہ کہ پیدا کیا جاے
۱۶۰	۶	عبداللہ بن نافع مزنی مدنی

؎ کئی نسخون مین عقف یعنی آگے دیتا ہے اور مطبوع مین غض ہے یعنی نگاہ کو نیچا کرتا ہی ۱۲

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
		بن نمیر عن الاعمش عن خیثمة الخ
۷۲	حاشیہ	لنفقت علیہ[ط]
۷۳	۱۹	معیوف میمون
۷۱	۱۷	عُمر عَمرو
۷۶	۲۰	قال اخرج
۷۶	۲۰	مھیر بہیر
۷۷	۵	حیات یعنی سانپ حیتان یعنی مچھلیان
〃	۱۸	کلمات کلام
۸۲	۲	اوسکو غسل دیتا ہی الخ عسلہ قالوا وما عسلہ[ط]
〃	۹	تیار کیا گیا ہے اللہ نے تیار کیا ہے
〃	۲۱	رجوع خروج[ط]
۸۴	۱۵	درجہ درجة[ط]
〃	۱۹	ترمذی وحسنہ
〃	〃	حاکم وصححہ
〃	۲۰	حکیم ترمذی ترمذی وحاکم
۱۵	۳	مسخ ہوگیا ایک شخص نے اسحٰق لونڈی دو مین حمل لونڈی تھی اوسکا ہاتھ کاٹ لیا
〃	〃	الٰہی ایک مین ابد ہے یعنی خاکستر گون دوسری مین ابد یعنی کف آلود
〃	۲۰	کیا جاوی اور جبتک کافر یا فاجر البتہ نیکی کرتا ہے تو موت کی وقت اوسپر آسانی کیجاتی ہے تاکہ اوس نیکی کا

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
		کفارہ کیا جائے
۹۰	۱۹	موت کو الموت کو
〃	۲۰	موت کی دوا موت بیماری ہی اور اوسکی دوا
۹۴	۶	کبریاء ربنا کبریاؤہ
〃	۹	جنت سے جنت کے
۹۷	۱۴	روشن کریگا واسطے اوسکی نور کو دو نسخون مین آنشرق لہ لونہ ہے
۱۰۲	۳	اوسمین واسطے اوسکے
۱۰۵	۲	اوسکے واسطی اونکے واسطی
〃	۱۶	کافر بندہ کافر
۱۱۰	۱	آسمان جنت
۱۱۳	۱	ابو نعیم نی دلائل النبوت مین ابن ابی الدنیا نے
〃	۴	ابن ابی الدنیا ابو نعیم نے دلائل النبوت مین
〃	۸	پایا دیکھا
۱۱۳	۱۲	ریحان وجنت نعیم
۱۱۴	۸	مٹا دیتا ہی اللہ اوسکی ساری گناہون کو مٹا دیتا ہی اللہ اوسکیو اسطی اوسکی گناہونکو
〃	۱۲	اوسکی مغفرت کرتا ہے اوسکی واسطی مغفرت کیجاتی ہے اور وہ پاک کیا جاتا ہے
۱۱۵	۱	اخراجی فنعم

صفحه	سطر	اختلاف نسخ دراسماء وغیره
		تواوس فقیر نے کہا اور وہ مغربی تہا واللہ اگر وہ مجہسے سوال کرینگی تو البتہ مین اونسی کہونگا لوگون نی اوس سے کہا کہ اسکو کون جانیگا اونی کہا کہ تم میری قبر پر بیٹہنا یہانتک کہ تم سنو الخ صحیح اسی طرح معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم
۲۲۳	۱۵	کرنا ۰ کرنے مین
۲۳۳	〃	والمرتاب اوالمرتاب
۲۳۸	۲۰	نہین کرتے نہین کیجاتی
۲۴۷	۱۴	مسعودی سعدی سغدی
〃	۱۵	فتان فتانان
۲۵۸	۱۳	صحیح کہاہی واخرجہ ابی داود بلفظ ویومن من فتان القبر
〃	۱۴	جاری رکہاجاتاہے جاری اتہاہی اسے
〃	۱۵	فتان فتانمین
〃	۲۰	اجر اوسکے عمل کا جاری رہتاہے اوسیر عمل اوسکا
۲۵۹	۲	دوفتان فتان
۲۸۹	حاشیہ ۶	القبر ومن والطب علی قی لہ تعالی انی امنت بربکم فاسمعون سهل الله علیه سوال منکر ونکیر
۲۹۰	۵	کہاگیا کہاجاتا

صفحه	سطر	اختلاف نسخ دراسماء وغیره
〃	۱۴	عمر عمرو
۲۹۲	۱۵	تولّی یتولی
۲۹۵	۹	اورمین نی یس مین نے
۲۹۸	۴	جنت مین جنت سے
۳۲۳	۱۸	عذاب کتاب
〃	〃	عمر عامر
۳۲۴	۱۵	جس دن سی جب سے
۳۲۵	۲	پلا تو مجہے پانی پلا
〃	۸	سخت خبر خبراشد بداخبر اسد بلا یعنی خبر است درست
〃	۱۵	جہرک ای عبداللہ پانی جہرک
〃	۱۶	جہرک ای عبداللہ پانی ست جہرک
۳۲۶	۶	ہشام ہشیم
〃	۱۰	جب ہم جب مین
۳۲۸	۴	طاعت ہی طاعت مین
۳۲۹	۱۰	ابی علی محمد ابی محمد
〃	۱۱	عمارة عمار
〃	۱۷	محمد بن احمد محمد بن محمد
〃	۱۹	شیخ غریب
۳۳۰	۵	اپنی پیشاب پیشاب سی
۳۳۳	〃	مدد نہ کی فریادرسی نہ کی
۳۳۵	۶	عمر عمرو

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۱۶۰	۲۱	تجلی کرتا ہی روشن و منور ہوجاتا ہے
۱۶۳	۳	وانك فانك
۱۶۴	۱۵	شر الشیطان
۱۷۳	۱۹	ہشام ہاشم
۱۷۸	۱۹	جنت کا طرف جنت کے
۱۸۰	۳	آسمان جنت
۱۸۱	۱	تیاری کی کیا تیاری کی
۱۸۲	۱۳	المردة الردة
۱۸۷	۳	مارتا ہے مارتی ہین
۱۸۸	۴	خلائق خلق
۱۸۸	۱۹	ہوتا کیا جاتا
۱۸۹	۷	کیا جاتا ہوجاتا
۱۹۰	۵	رات سے رات مین
״	۱۷	درمیان دوستون کے بین الاخوان من الاخوان
۱۹۲	۱۴	وان واشہدان
۱۹۵	۹	قتاان فتانان
״	۱۸	کیا جاتا ہوتا
۱۹۶	۲	واشہدان وان
۱۹۸	۱۹	زمین مین[1]
۱۹۹	۱۰	پڑہتا تہا اور مجہے دوست رکہتا تہا
۲۰۱	۵	واشہدان وان

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۲۰۵	۸	اور شک یا شک
۲۱۰	۶	آپ کیا فرماتی ہین اس یہودیہ مین یہ یہودیہ کیا کہتی ہے
۲۱۱	۸	اور میری پس میری
۲۱۴	۳	عمرو عمر
״	۹	محمد محمد رسول اللہ صلعم
۲۱۵	۹	سلام ۔ سلام
״	۱۲	مجہے بٹہایا اور مجہسے کہا کون ہی رب تیرا کون نبی تیرا
۲۱۶	۱	ضعیف البصر[2]
״	۸	حکایت اس حکایت مین نسخ کا اختلاف ہے مین قلمی نسخون اور ایک مطبوع مین یہ حکایت یون ہی کہ شیخ عبد الغفار[3] قوصی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ مین شیخ ناصر الدین کی گہر کے پاس تہا اور شیخ بہاء الدین خمیمی وارد ہوی تو مین نے اونکا پوستین نبی کاندہے پر لیلیا پس شیخ بہاء الدین نے مجہے خبر دی کہ شیخ ابو یزید رضی اللہ عنہ کا خادم اونکا پوستین اپنے کاندہے پر اوٹہایا کرتا تہا اور وہ مرد صالح تہا پس قبر مین منکر نکیر کے سوال کرنے کا قصہ چلا

[1] نسخہ مطبوعہ اور قلمی دو نسخون مین بجائے اس کے فی الارواح ہے ۱۲

[2] نسخہ موجودہ مین اسی طرح ہے مگر قرینہ اسکا مقتضی ہے کہ ضعیف البصر ہو واللہ اعلم ۱۲

[3] شیخ عبد الغفار رحمہ اللہ تعالی بڑے کامل آدمی ہین امام ربانی شیخ عبد الوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ نے منن الکبری مین انکو نقل کیا ہے ۱۲

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسمار وغیرہ
۳۸۹	۲۰	فقیہ فقیر
۳۹۰	۱۵	تذللني بين يدي المنى يعني تو مجھے ذلیل کرتا ہے روبرو مطلوب مقصود کے لا تذللني بين يدي من يذللني يعني تو مجھی روبرو اوس شخص کی ذلیل کر جو میری نازبرداری کرتا ہے
۳۹۲	۱۱	خاسر یعنی بی نصیب حشر یعنی جمع ہوے
〃	۲۱	عطاف عطاء
۳۹۴	۱	ہاشم بن محمد محمد بن ہاشم
〃	۸	ابا یعلی ابا علی
〃	۱۲	جب ہم قریب ہوے جب اونھون نی ہمکو دیکھا
۳۹۵	۳	عن بن
۳۹۷	۱۹	وکان فکان
۳۹۸	۶	خباب حباب
۴۰۱	۷	امینا مبینا
〃	۱۱	سعد سعید
۴۰۲	۵	ساکن ساکت
〃	۲۱	یزید بن شریح الھیثمی
۴۰۴	۳	حارث حارثہ
〃	۱۸	الذي اجلدهم الذي
۴۰۵	۲	فلا يعهدن فيما يعهدن فلا تعهدن دما
۴۰۵	۷	هذا احمل
〃	۱۸	عبد اللہ بن عبید اللہ عبید اللہ بن جلید
〃	۲۰	الآمین الکلین
〃	۲۱	لاتے تھے چھپاتے تھے یعنی خاک میں وہ باقی تھی
۴۰۶	۵	یعفر یعفو
〃	۶	لھا لھم
〃	۱۹	اللین الرحیم لین رحیم
۴۰۸	۲۰	خشام ھشام
۴۰۹	۵	تو تو اپنی کام پر متوجہ ہو اور اللہ استغفار کر پس وہ اپنی کام پر متوجہ ہوا اور استغفار کی
۴۱۰	۱۴	انا وانا
۴۱۱	۱	وانزل انزلنا
〃	۵	وانا ان شاء اللہ
۴۱۲	۴	شب شنبہ روز شنبہ
〃	۸	من عن
۴۱۳	۱۰	موت کی سختیان بہت سخت ہین ان الموت لشدید کربہ لشدید کربہ یعنی سخت مکروہ ہے
〃	۱۶	غلاب غالب

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ	صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
٣٣٦	٥	ذو الصفاح ذات الصفاح	٣٦٩	٢٠	الخفاف الخفافی
٣٣٨	٦	عمدہ جیدہ مومنیہ	٣٧٠	٨	ایضاً عنه وآخرجه ابن البراء فی الروضة من طریق حفص بن عمر العدنی وفیه ضعف ایضاً عن الحکم بن ابان
〃	〃	گاہن وہسم			
٣٤٤	٩	قریب کیا مارا			
٣٤٥	١١	پتھروں انگاروں			
〃	١٢	پتھر انگارا	〃	٢	حزم حرام حزام
٣٤٨	١١	فارس قادسی	٣٧١	٢١	مفلح . خطلع
٣٤٩	١٢	جب وہ آدمی قریب ہوا اوس آدمی نے مجھے پناہ لی	٣٧٢	٣	ہاتھمین دونو ہاتھونمین
			٣٧٣	٤	احوال اہوال
٣٥٠	١٦	پتھیرا پہونچا	٣٧٤	٧	الہمدانی الہذلی
〃	١٧	کتاب عذاب	٣٧٥	٤	ضمرہ ضمیرہ
〃	〃	مدنی مدینی	〃	١٠	ہندی کی لڑکے ابو ہندلہ
٣٦١	١	ذفع ذفعہ	٣٧٦	١٩	ابن ابی
〃	١٠	اور یاقوت	〃	٢١	بجر بن ابی عبید بجیر بن عبید
〃	١٤	ابن حبان ابن ماجہ	٣٧٩	٩	المقبری المقری
٣٦٣	٨	اوسنے تو مجھے یاد رکہا وہ تو میری طرف تہا	〃	٢١	رواد وراد
٣٦٨	٩	الطبرانی وابو یعلی والبیہقی فی الشعب	〃	١٠	رہا متغیر نہین ہوتا تہا
			٣٨١	١	دوسو ایکسو
٣٦٩	١	عمرو عمر	٣٨٢	١٧	جومحی جمحی
〃	٣	الحلیة والامام احمد فی الزہد	٣٨٥	١٦	ابن عمر ابن عمرو
〃	١٦	جحش [1]	٣٨٩	١٧	بن صاحب بن
٣٦٩	٢٠	المستملی السلمی	〃	〃	فائزی نمازی

[1] ایک نسخہ مین جحش دوسری مین حصن ہے یہ تحقیق ہے کہ کسی موضع کا نام ہے مگر نہین مین شک ہے کہ ان موضع کی ... تاج العروس ... مین ایک موضع کا ذکر کیا ہے شاید یہ وہی ہو واللہ اعلم

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ دراسما وغیرہ
		کہ وہ فلان دن فلان وقت مرین گے
		اپنی موت کی برس سکے خبردی
		کہ وہ فلان برس فلان وقت مرین گے
۴۵۵	۱۲	تجھکو تیرے رزق سے
۴۵۶	۷	دکہائی دیا گویا
۴۵۷	۶	بزۃ برۃ
۴۶۵	۵	دروازہ جنت پر
		نزدیک دروازہ جنت کے
"	۱۴	درہم اور
۴۶۶	۱	میرا ارم کا انطاکیہ مین ہے وہ نہ مجھے یاد کرتا ہے نہ میری طرف سے قرض ادا کرتا ہے
		ان لی الذی بانطاکیۃ ما یذکرونی ولا یقضون عنی
"	۱۴	ابی خالد خالد
۴۶۸	۱۲	ذریح دریح
۴۷۰	۲۰	اخرجاہ اخرج
۴۷۱	۵	شیخ کبیر
"	۹	سعد کا مکان دیکہون
		پس دیکہون کہ سعد کا مکان کیا ہے

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ دراسما وغیرہ
۴۷۵	۴	مصیبتون مشقتون
۴۷۶	۱۸	دس برس بیس برس
۴۷۷	۱۴	مُذ بارسلہ
۴۷۹	۶	قیس عبد قیس
"	۷	جس سے وجہ اللہ عزوجل مراد ہو
		جس سے مین نے وجہ اللہ عزوجل کا ارادہ کیا
"	۱۹	عروہ بزار عروۃ بن البزار
		البزاز
۴۸۰	۵	نضر حارثی
"	۶	حزامی حرانی
"	"	عثمان رعشن
۴۸۱	۹	یعنی اللہ تعالے نے
۴۸۲	۳	پڑوسی تہا وہ مرگیا
"	۴	مین اوس کو خواب مین دکہایا گیا
		مین نے اوسکو خواب مین دیکہا
"	۸	مدنی مدینی
"	۱۱	الخلد الجنۃ
۴۸۴	۱۵	کی گئی جب سے کہ ہم نے تم سے مفارقت کی

صفحه	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیره
۴۱۴	۷	الترمذی وصححه
"	۱۶	السلام سلام الله
"	۱۷	أمیر أمل
۴۲۲	۱۶	جولان کرتے ہین [1]
۴۲۴	۴	جس دن که اوسکو اوٹہاویگی یوم یبعثه یوم القیامه
"	۳	ام مبشر ام بشر
"	۱۷	معاذ معاذه
۴۲۶	۸	پہر اوٹہاویگا اوسکو الله پہیر دن اوٹہایا جاویگا
"	۹	چڑہتے نزنقی ترتفع یعنے چڑہتے
"	۱۵	پڑاون ہین ہین چڑیان ہین
۴۲۷	۳	ایسی صفت [2] بیان کی که گہر والونکو رُولا دیا
۴۲۸	۲	اوسکا جسم ہے جسم ہے
"	۱۰	الطبرانی الطبری
۴۲۹	۴	عمر عمرو
"	۱۴	" "
۴۳	۳	دمائیل رمیائیل
۴۳۲	۱۶	اپنے دونو گہٹنے اور دونو ہاتہه آپکے دونو زانو پر رکہدیتے اپنے دونو زانو آپکے دونو زانو پر

صفحه	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیره
.		اور اپنے دونو ہاتہه آپ کے دونو رانون پر رکہدیتے
۴۳۵	۱۷	لسبب جیسے
"	۱۸	اعلی مین اعلی تک
۴۳۷	۱۴	عبد عبید
"	۱۹	بشیه بله
۴۳۹	۲۱	احساد مین باقی رہتے ہین احساد سے نفی کی جاتی ہے
۴۴۰	۴	عمر عمرو
"	۱۵	طرف اونکی اوپر
"	۱۷	فلان بن فلان نے ما فعل فلان ما فعل فلان
۴۴۳	۸	ہوتے ہین کہاتے پیتے
۴۴۵	۱۰	وَاحدٌ وَلا احدٌ
۴۴۶	۴	حد ابلیس [3]
"	۱۱	مینے کہا کہہ
۴۴۸	۱۲	عمر عمرو
۴۴۹	۱۰	آسمان آسمان دنیا
۴۵۰	۲۰	جبابری سے جبابری سی مرفوعًا جبّائی
۴۵۴	۶	بغله غله
"	۹	اپنی موت کی سال مین خبر دی

[1] قلمی نسخون مین تجول بالجیم ہے اور مطبوع مین بجای مہمله ۱۲
[2] کئی نسخون مین یون ہے فوصفنا صفة کذا اکل اہل البیت ۱۲
[3] بعض نسخ مین بجای مہمله اور بعض نسخ مین بجای معجمه اور مطبوع مین بہی معجمه سے ہے والله اعلم ۱۲

فصل در اختلاف نسخ در زیادت بعض احادیث و آثار و اقوال

صفحہ	سطر	
٦٤	١٣	وہی ہی کلبی نے کہا ہی کہ ملک الموت روح کو جسم سے قبض کرتے ہین پہر اوسکو ملائکہ رحمت یا عذاب کی سپرد فرماتے ہین رہا اختلاف صفت ملک الموت کا بہ نسبت مؤمن و کافر کے سو یہ واضح ہی اسلیے کہ یہ بات مقرر ہو چکی ہی کہ فرشتونکو قدرت تشکل کی ہی کہ جس شکل مین چاہین ہو جائین [illegible]
٦٩	٢	چنیز کہا گیا کہ پہر جب ملحمہ یعنی لڑائی ہوا و تلوار بجلی کیطرح چلتی ہو کہا کہ ملک الموت ارواح کو پکارتے ہین
١١٢	٨	المقربون مسلم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ سدرۃ المنتہی تک پہونچے اور اوسی تک وہ روحین پہونچتی ہین جو چڑہائی جاتی ہین اور حدیث اسرا مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ پہر آپ سدرۃ تک پہونچے تو آپ سے کہا گیا کہ یہ سدرہ ہی ینتہی الیہا کل احد خلا من امتک علی سبیلک یعنی پہونچتا ہی طرف اسکے ہر ایک جو گذرا تمہاری امت سے تمہارے طریقہ پر اخرجہ ابن جریر و ابن ابی حاتم والبزار وغیرہم
١١٤	٣	ملاقات کو واخرج احمد من طریق همام عن عطاء بن السائب سمعت عبد الرحمن بن ابی لیلی وهو یتبع جنازة یقول حدثنی فلان بن فلان انه سمع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه فاکب القوم یبکون قال ما یبکیکم قالوا انا نکره الموت قال لیس ذلک ولکنه اذا حُضر فاما ان کان من المقربین فروح وریحان وجنة نعیم فاذا بشر بذلک احب لقاء الله والله للقائه احب واما ان کان من المکذبین الضالین فنزل من حمیم وثم قرء ابن مسعود رضی الله عنه وتصلیة جحیم فاذا بشر بذلک کره لقاء الله والله للقائه اکره
٣٢٧	٦	عبد الله اخرج ابو نعیم من طریق وهب عن عبد الرحمن بن زید بن اسلم قال بینا رجل فی مرکب فی البحر اذ انکسرت بهم مرکبهم فتعلق بخشبة فطرحته الی جزیرة من الجزائر فخرج یمشی فاذا هو بماء فاتبعه فدخل فی شعب فاذا رجل فی رجلیه سلسلة منوطة فیها بینه وبین الماء شبر فقال اسقنی

صفحه	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیره
۴۸۶	۱۹	مُسلِمه سلمه
۴۸۹	۱۰	ابن بن ابوبکر ابوبکر بن
۴۹۰	۱۲	ابوعبدالله ابواحمد
″	۱۷	رحمة الله رحمة
۴۹۱	حاشیہ	تسع كذا فى مرأة الجنان سبع كذا فى الخلاصة
۴۹۳	۸	نعامه معاویه
۴۹۴	۴	شام ہشام
″	۵	عبدالرزاق عبدالوہاب
۴۹۷	۱۹	اورامید واسطی امید
۴۹۸	۱	قریب قلیل
″	۱۷	ابوجواد ناجور
۴۹۹	۴	ابوخلف وزان ابونصر بن خلف وزان
۵۰۰	۱۰	نبات ریاض
″	۱۱	فاخرات ساخصات
″	۱۲	قصب قضب
″	″	شربك + وان محمدا عبده رسولا + الى العلمين ارسله الملك +
۵۰۲	۹	ابن ابو ابو

صفحه	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیره
۵۰۴	۹	من كان موقنا من هو موقن
۵۱۹	۷	نسبة والحاكم
″	″	غفرانة عنز
۵۲۲	۳	قیام طویل
″	۱۳	یزید بن یزید بن ابی
۵۲۶	۲۰	داخل ہوا اللہ نے داخل کیا
۵۲۹	۱۷	یہ گرے کی طرف سے گری
۵۳۰	۱۶	بڑے بعد بڑے کے
۵۳۱	۳	او قبر یا قبر
۵۳۵	۹	الا نار نهر اخرج
۵۴۴	۲۱	میت پر [illegible]
۵۴۹	۱۰	افصاح ایضاح
۵۵۰	۱	ابوامامه ابوسلمه
۵۵۲	۶	خالد عتقی
۵۵۴	۱۲	بعد السادسة بعده
۵۵۶	۱۱	خلتی تھین فتشاءم فتشام
۵۵۷	۵	الحمد لله على
۵۵۹	۱۲	الا افراد من حديث انس مرفوعا [illegible]
″	۱۴	[illegible] [illegible]

ے ایک نسخہ میں علی البیت دو نسخوں میں علی الجبۃ مطبوعہ میں علی الجبہۃ یعنی [illegible] اور دو میں لکنہ علیکم ہے اور ایک میں لکن [illegible] لو کم ہے [illegible] راجح صحیح معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم ۱۲

الروض الممطور فی تراجم علماء شرح الصدور

قد طبع في مطبع مفيد عام الكائن
في بلدة اكبراباد سنة ١٣٠٧
الهجرية

صفحہ	سطر	
		رحمك الله قلت ما لك قال ابن آدم الذی قتل اخاه والله ما قتلت نفس ظلماً منذ قتلت اخي الا علی بها لانی اول من سن القتل
۳۴۹	۱۸	الدنیا واخرج ابن ابی الدنیا عن عمر بن میمون قال سمعت عمر بن عبد العزیز یقول کنت فیمن تولی الولید بن عبد الملك فی قبره فنظرت الی رکبتیه قد جمعتا الی عنقه فا تخطها بعده
۵۵۰	۷	یا مؤمنین قال وقیل لنباش اخرما کان اعجب ما رایت قال رایت جمجمة انسان مصبوب فیها رصاص
۵۰۵	۱۹	الاوسط واخرج الحاکم وصححه والبیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه وقف علی مصعب بن عمیر حین رجع من احد فوقف علیه وعلی اصحابه فقال اشهد انکم احیاء عند الله فزوروهم وسلموا علیهم فوالذی نفسی بیده لا یسلم علیهم احد الا ردوا علیه الی یوم القیامة

تمت

وقت ذکر صالحین کے رحمات و برکات کا نزول ہوتا ہے اور مصنفات حدیث شریف کے طبقات بھی بتائے
جائین اور کچھہ اسمار رواۃ کا بھی ضبط ہوجائے بعض شراح حدیث شریف کا ذکر بھی آجائے تاکہ وقت
مطالعۂ کتاب کے بصیرت تامہ ہو ہر کتاب و مصنف کی قدر معلوم ہوجائے اونکے شرف و مزیت پر اطلاع ہو ہر ایک
کی ولادت و وفات پر آگاہی ہوجائے راویون کے نام پڑہنے مین دقت نہو خلط ملط سے امن ملے اسلئے
یہ چند فصلین اور ایک خاتمہ واسطے بیان امور مذکورہ کے لکھا گیا اگرچہ پوری تمنای دلی بسبب عدم تیسر مواد
کے قوت سے فعل مین نہین آئی لیکن پہر بہی ایک جملہ صالحہ عجالۃً مجتمع ہوگیا اور جو کچھہ باقی رہگیا اوسکو تیسر
اسباب پر محول کیا گیا اللہ سبحانہ کے نزدیک ہر عسیر یسیر اور ہر مشکل آسان ہے بالفعل یہ جو کچھہ ہوگیا اسکی
بھی امید نہ تھی مگر اوسنے اپنے فضل و کرم سے اس کام کو انجام کیا چونکہ اس رسالے مین اکثر علمار
شروح الصدور کا ذکر و ترجمہ ہے اسلئے اسکا نام **الروض الممطور فی تراجم علماء شرح الصدور** رکہا اور اسکے مضامین کو چند فصول اور ایک خاتمے پر مرتب کیا فصل اول مین اون
علمار کا ترجمہ ہے جنکا ذکر دیباچہ بطی الفراسخ مین آیا ہے باقی فصول مین تراجم علماء شرح الصدور
وغیرہم ہین خاتمے مین ذکر طبقات کتب حدیث وغیرہ اور ضبط بعض اسمار رواۃ کا عجالۂ نافعہ سے کیا
گیا ہے **تنبیہ** زمانۂ سلف مین طریقہ اخذ علم کا یون تہا کہ بالمشافہہ سنتے تہے لکھنے کا دستور نہ تہا کتب علوم
صدور علمار تہے دور دور سے منازل طی کر کے علمار کی خدمت مین حاضر ہوتے اونسے علم اخذ
کر کے اپنے اوطان کو مراجعت کرتے ایک مدت تک اسی پر دار مدار رہا پہر جب حافظون مین فتور
آچلا قلت علمار کی ہونے لگی تو تدوین و کتابت علم شروع ہوئی کہتے ہین کہ پہلے پہل ابن جریج نے
اسلام مین تصنیف کی اسکا ذکر اونکے ترجمہ مین آئیگا پہر جب سے بتواتر کتب تالیف ہوئین لاکھون تک
نوبت پہونچی علمار نے شروح حدیث لکہین رواۃ کی تحقیق کی اونکا ضبط کیا غرضکہ اول علم سینہ تہا پہر
سفینہ ہوگیا اب اگر کچھہ شک و شبہہ واقع ہو تو کتب فن کی طرف رجوع کر کے رفع شک ہوسکتا ہے مگر
تیسر اسباب و مواد شرط ہے دوسرے فہم صحیح و ادراک نافذ و توفیق رب و نیت صالح و اخلاص عمل درکار
ہے کتابو نمین وہی کتاب زیادہ تر قابل اعتبار و ثلج صدر کے ہوتی ہے جسکو ناقدین فن نے دیکہا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
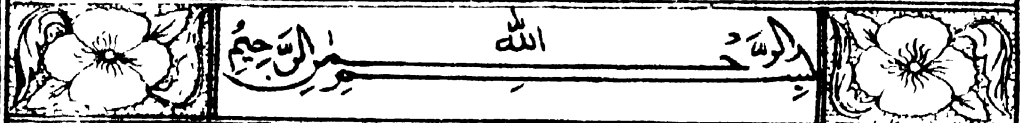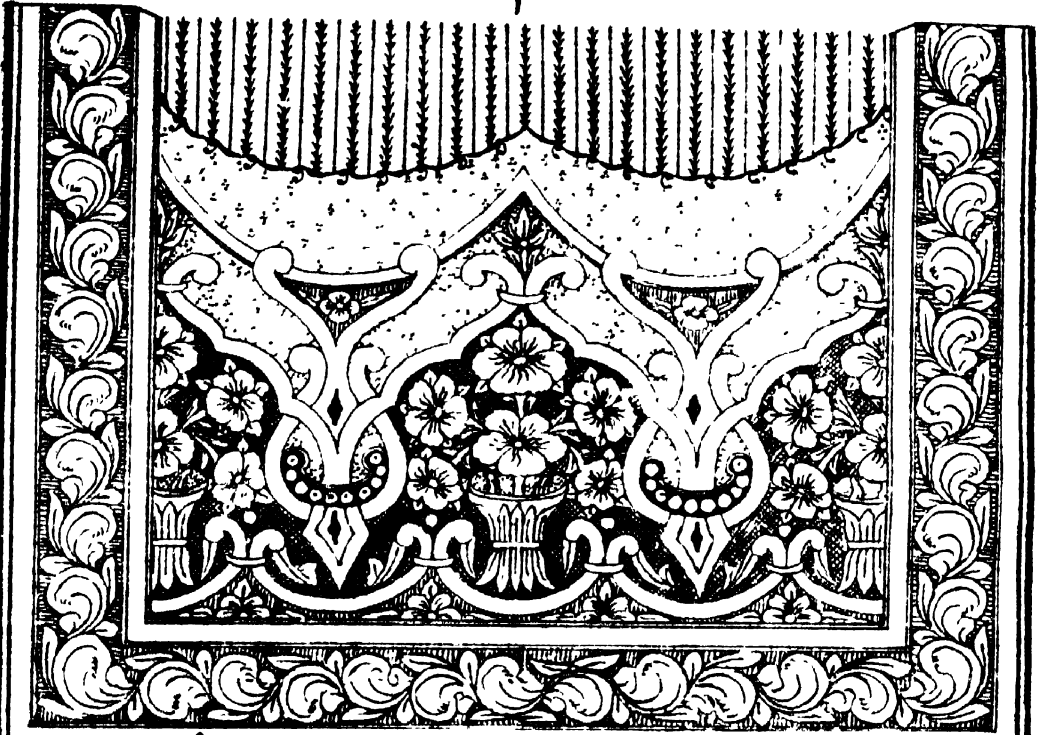
الحمد للہ اولی من حمد واکرم من تفضل وارحم من قصد وعد المتقین الفوز فی الاخرۃ فیا بشریٰ للموعود بما وعد والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وخاتم انبیائہ محمد خیر مولودٍ علی وجہ الارض وُلد وعلی آلہ وصحبہ وسائر اتباعہ الذین کلما ذکرت مناقبھم قال السامع اعد

امّا بعد باعث تحریر اس مقالۂ عجالہ کا یہ ہے کہ جب بحمدہ تعالیٰ کتاب طی الفراسخ جو کہ ترجمہ مستقل کتاب شرح الصدور و ابیات تثبیت اور انکی شروح کا مع شئی زائد ہے تمام ہوئی تو خاطر فاتر میں یہ خطرہ گزرا کہ جناب سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب شرح الصدور میں احادیث و آثار طبقات اربعۂ کتب حدیث شریف کے ذکر فرمائے ہین اور مضامین تذکرۂ قرطبی رحمہ اللہ کی تنقیح و تخریج کی ہے اور اکثر جگہ صحت وحسن غرابت وغیرہ کا پتا دیا ہے اور اکثر فوائد اور کتب سے ذکر کئے ہین جیسے کتاب الروح حافظ ابن قیم وغیرہ اسلئے یون مناسب معلوم ہوا کہ جن علماء دین کی کتب سے اونھون نے احادیث و آثار نقل کئے ہین اونکے تراجم لکھے جائین کیونکہ تراجم گویا نسب مؤلفات ہوتے ہین ونیز بحکم عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ

معترف ہون اللہ سبحانہ سے اسکی معافی چاہتا ہون کہ وہ میرے سارے معاصی وذنوب صغیرہ وکبیرہ سے درگزر فرمائے اور اپنے ذیل عفو مین ڈہانکے اور مجھے اور میرے آبار واخلاف واحباب و سائر مومنین کو اِس سے نفع دے اور حسن خاتمہ روزی کرے جوار صالعین مین جگہہ دے اور ناظرین با تمکین سے یہ عرض ہے کہ جب اس کتاب کا ملاحظہ فرمائین تو اس خاکسار کے واسطے دعای حسن خاتمہ ومغفرت وعفو وصفح با خلاص نیت کرین امید ہے کہ اونکی دعای برکت اثر سے اس تودۂ معاصی کو بخشدے اور معاصی ظاہرہ وباطنہ سے تجاوز فرما کے خلد برین مین بسائے اور تجلی خاص کا جلوہ دکہائے ای میرے سید تجہپر سب آسان ہے تو مالک الملک غفور ورحیم ورحمن وستار ہے اللهم اغفر لنا ولوالدينا ولاشياخنا وازواجنا وذرياتنا واحبابنا ولمن احسن الينا ولسائر المؤمنين والمؤمنات ومن اطلع على هذا الكتاب واحسن عواقبنا فى الامور كلها واجرنا من خزى الدنيا وعذاب البرزخ وعذاب الآخرة وعذاب النار وارحمنا وتب علينا وصل وسلم على سيدنا ومولانا محمد النبى الامى وعلى آله وصحبه وبارك عليهم عدد ما علمت وزنة ما علمت وملء ما علمت انك على ما تشاء قدير وبالاجابة جدير آمين ثم آمين يا رب العالمين ويا مجيب السائلين ويا ارحم الراحمين

فصل بیان مین تراجم اون علماء کی جنکا ذکر دیباجۂ طی الفراسخ مین آیا ہی

ترجمۂ امام سیوطی رضی اللہ عنہ مولف ابیات تثبیت وشرح الصدور وغیرہ مصنفات کثیرہ نافعہ

جناب توفیق دام مجدہ نے اتحاف النبلاء مین خود اونکی کتاب حسن المحاضرہ سے نقل فرمایا ہے کہ نام اونکا ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن کمال ابی بکر بن محمد بن سابق الدین بن فخر عثمان بن ناظر الدین محمد بن سیف الدین خضر بن نجم الدین ابی الصلاح ایوب بن ناصر الدین محمد بن شیخ ہمام الدین ہمام خضیری اسیوطی ہے کہا کہ میرے جد اعلی ہمام الدین اہل حقیقت ومشائخ طریق سے تہے اور اونکے بعد کے لوگ اہل وجاہت وریاست مین سے تہے بعض شہر کے حاکم بعض محتسب بعض تاجر بعض متمول مین نہین جانتا ہون کہ اونمین سے کسے نے علم کی خدمت کی ہو مگر میرے والد اور یہ بات معلوم نہین کہ میرے نسب مین جو

بھالائے ہے تصحیح و مقابلہ بکرات و مرات کیا ہے ضبط مشکل و تبیین مبہم و اصلاح غلط سے اوسکی آرائش و
پیرائش کی ہے اس قسم کی وہ کتب میسر ہو سکتی ہین جو کہ درس مین داخل ہین جیسے کتب صحاح ستہ خصوصًا
صحیحین و موطا کہ ان کی شروح میسر ہین ہر چند انکی علی طرف التمام ہو رہی ہے انکے سوا اور کتب حدیث
کا میسر آنا پھر وہ بھی صحیح بظاہر نہایت دشوار ہے لیکن اگر وہ میسر ہون تو البتہ مجمع البحار وغیرہ سے اونکے معانی
کی تحقیق ہو سکتی ہے مگر اس دیار مین پورا اسباب اسماء رجال کا میسر نہین ہے اکثر تصحیف اسماء روات
و اسماء بلاد و قری مین واقع ہوتی ہے اور کاتب ناواقف سے الفاظ غریب حدیث مین تحریف و تغلیط
ہو جاتی ہے پھر اگر یہ سب بھی درست ہو جائے تو پھر ادراک و فہم مین تفاوت ہوتا ہے استیلاء النقص
علی الکمال کا ہر وقت مشاہدہ ہوتا ہے غرضکہ سارے امور کا علی وجہ الکمال درست ہونا بظاہر نہایت
مشکل ہے اگر ان سب باتون کا علی سبیل الاجتماع لحاظ کیا جائے تو افادہ و استفادہ کا باب بالکل مسدود
ہو جائے ہان حتی الامکان اصلاح و درستی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے پھر بھی اگر ہو جائے تو
الاجر علی قدر النصب سے محروم نہو گا دارمدار ہر کام کا نیت پر ہے اور نیت پر سوای اللہ عز و جل کاشف السرائر
والخفیات کے اور کو اطلاع نہین ہے بالفعل اس کہانی کی ضرورت اسلیئے ہوئی کہ جب شرح الصدور
کا اور نسخون سے مقابلہ کیا تو عجب تماشا نظر آیا محض بتائید الٰہی چار نسخے اطراف و آفاق سے مجتمع ہو گئے و
یہ صرف اوسی کا فضل ہے تو وقت مقابلے کے معلوم ہوا کہ بعض نسخون مین ایک ایک دو دو حدیثین مفقود
ہین الفاظ و اسماء کا کیا ذکر ہے بعض نام ایک نسخے مین اور طرح پر دوسرے مین اور طرز پر تیسرے مین برنگ دیگر چوتھے
مین کچھ اور ہی شکل غرضکہ اس قسم کے صدہا امور پیش آئے کہ اونکی شرح مین طول ہے جس امر کی صحت
مین کچھ شبہ نہ تھا اوسکو صحیح کر دیا جسمین شبہہ ہوا اوسکو بطور نسخہ حاشیہ پر لکھدیا بہزار خرابی بصد محنت و جانکاہی
ایک نسخہ درست ہوا اب جو نسخہ خاکسار کے پاس ہے وہ میرے زعم مین متعدد نسخون سے بہتر معلوم
ہوتا ہے نظر بامور مذکورہ ناظرین باانصاف سے امیدواری ہے کہ اگر سہو و خطا پر مطلع ہون تو اوسکی اصلاح
فرمائین مجھسے جو ممکن تھا اوسکی اصلاح کی اور اب جس سے ہو سکے وہ بلا تکلف اصلاح کرے کیونکہ
یہ تو ایک کار خیر ہے جو کوئی جسقدر سعی کریگا علی حسب العمل اجر پائیگا مین اپنے قصور و فتور و خطا و عمد کا

میرے واسطے اجازتِ عظیمہ لکھی کشاف وتوضیح وتلخیص مفتاح وعضد کے چند درس مین سیف الدین حنفی
کی خدمت مین حاضر ہوا اور رحمہ اللہ تعالیٰ بلاد شام وحجاز ویمن وہند ومغرب وتکرور کی مسافرت کی اور جب
حج کو گیا تو واسطے چند کامون کے آبِ زمزم پیا منجملہ اونکے ایک یہ بات تہی کہ فقہ مین شیخ سراج الدین
بلقینی کے رتبے کو پہونچون اور حدیث مین رتبۂ حافظ ابن حجر کو ۱۸۷۱ھ کے مستہل سے فتویٰ دینا شروع کیا
اور ۱۸۷۲ھ کے شروع سے املای حدیث کی مجلس عقد کی سات علم مین حق تعالیٰ نے مجھے تبحر روزی کیا
تفسیر وحدیث وفقہ ونحو ومعانی وبیان وبدیع بر طریقۂ عرب وبلغا نہ بر طریقۂ عجم واہل فلسفہ اور جس بات
کا مین اعتقاد رکہتا ہون وہ یہ ہے کہ ان چہہ علمون سے سوای فقہ کے اور اون نقول کے جنپر مین
واقف ہوا ہون وہانتک پہونچا ہون اور واقف ہوا ہون کہ میرے شیوخ سے کوئی وہانتک نہین پہونچا
اون سے جو کم درجے کے ہین اونکا کیا ذکر ہے فقہ مین یہ بات نہین کہہ سکتا کیونکہ میرے شیخ اوسمین
اوسع النظر وطویل الباع ہین اور اصول فقہ وجدل وتصریف مین میری معرفت ان سات علمون سے
کم ہے اور ان سے کم انشاء وترسل وفرائض اور ان سے کم قراءت انکو مینے کسی شیخ سے حاصل نہین کیا ہے
اور ان سے کم طب رہا حساب سو وہ سب چیزون سے زیادہ مشکل اور میرے ذہن سے دور تر ہے اور
جسوقت مین کسی مسئلہ متعلق بحساب مین نظر کرتا ہون تو گویا کسی پہاڑ کے اوٹھانے کا قصد کرتا ہون
بحمدہ تعالیٰ اسوقت میرے پاس آلات اجتہاد کے کامل ہو چکے ہین اور یہ بات بطریق تحدث
بنعمت خدای تعالیٰ کہتا ہون نہ بطور فخر کے دنیا مین کون چیز ہے کہ اوسکا حاصل کرنا فخر مین طلب
کیا جائے حالانکہ زمانہ کوچ کا قریب پہونچا بڑہاپا ظاہر ہو گیا عمر اطیب وخوشتر جا چکی اگر مین چاہون
کہ ہر مسئلے مین ایک تصنیف مع اوسکے اقوال وادلۂ نقلیہ وقیاسیہ ومدارک ونقوض اور اوسکے جواب
اور موازنہ درمیان اختلاف مذاہب کے جو اوسمین ہے لکھون تو اوسپر بفضل خدا قادر ہون نہ بحول وقوت
اپنے کے فلاحول ولاقوۃ الا باللہ ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ مینے شروع طلب مین علم
منطق بہی کچھہ پڑہا تہا پہر اللہ تعالیٰ نے اوسکی کراہت میرے قلب مین ڈالدی اور مینے یہ بات
سُنی کہ ابن الصلاح نے اوسکی تحریم کا فتویٰ دیا ہے تو مینے اس علم کو چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ نے اوسکے

خضیری آتا ہے اسکی نسبت کس طرف ہے ہان خضیریہ ایک محلہ ہے بغداد مین ثقہ کی زبان سے سُنا ہے کہ میرے
والد ذکر کرتے تھے کہ جد اعلی اونکے عجمی تھے یا اہل مشرق سے ظاہر یہ ہے کہ یہ نسبت محلے کی طرف ہے پیدا ئش
میری شب یکشنبہ رجب کی چاندرات ۸۴۹؁ھ ہجری کو ہوئی میرالنشو ونما یتیمی مین ہوا مین آٹھ سال کا
تھا کہ قرآن شریف حفظ کرلیا بعد اِسکے کتاب عمدہ اور منہاج فقہ و اصول اور الفیہ ابن مالک یاد کرلیا اور
شغل علم شروع کیا فقہ و نحو ایک جماعت شیوخ سے اور فرائض کو علامۂ فرضی زمان شیخ شہاب الدین
شارمساحی سے کہ سو برس کی عمر سے بڑہ گئے تھے حاصل کیا ۸۶۶؁ھ مین تدریس علوم عربیہ کی مجھکو اجازت
ملی اسی برس مین تالیف کرنا شروع کیا پہلی کتاب جو مینے لکھی وہ شرح استعاذہ و بسملہ ہے
شیخ الاسلام بلقینی جب اوسپر واقف ہوئے تو اوسکی تقریظ لکھی اونکے انتقال تک اونکی خدمت
مین رہکر فقہ سیکھی اونکے بعد اونکے صاحبزادے سے اول تدریب اور حاوی صغیر اور اول منہاج
وغیرہ پڑہا ۸۷۶؁ھ مین تدریس و افتا کی اجازت ملی اونکے انتقال کے بعد شرف الدین مناوی کی ملازمت
اختیار کی اور حدیث و عربیت مین علامۂ تقی الدین شبلی حنفی سے استفادہ کیا اونہون نے جمع الجوامع
وغیرہ میری کتابون پر تقریظ لکھی اور بارہا اپنی زبان و بیان سے میرے تقدم کی گواہی دی اور ایک
حدیث مین تنہا میرے قول کی طرف رجوع کیا اسلئے کہ **حکایت** اونہون نے شفا پر حاشیہ لکھا اوسمین
حدیث ابوالحمراء کو باب اسرا مین لائے اور اوسکے ابن ماجہ کی طرف منسوب کیا مینے ابن ماجہ مین
جہان اوسکا مظنہ تھا دیکھا نہ پایا تو ناچار تمام کتاب پر عبور کیا تو بھی اوسکو نہ پایا اور معجم صحابۂ ابن قانع
سے مینے اوس حدیث کو نکالا اور شیخ کے پاس آکے خبر کی بمجرد مجھسے سُننے کے کتاب اوٹھا کر لفظ ابن ماجہ
کو غلط کیا بجای اوسکے ابن قانع کا مدیا یہ بات میری نظر مین بہت بڑی معلوم ہوئی اور شیخ کی
عظمت منزلت جو اپنے دل مین رکھتا تہا اوس سے ہیبت ناک ہوا اور مینے عرض کیا آپ کیون نہین
صبر فرماتے شاید آپ مراجعت فرمائین کہا نہین مینے جو روا ابن ماجہ کہا اسمین برہان حلبی کی تقلید کی
تھی بعد اِسکے مین اونکے تا انتقال اونکے جدا نہین ہوا اور شیخ علامۂ اوستاذ الوجود محی الدین کافیجی
کی چودہ سال تک ملازمت کی اونسے تفسیر و اصول و عربیت و معانی وغیرہ کا استفادہ کیا اور اُنہون نے

جواب دیتا ہون اپنا کہٹرا رہنا روز حساب کو اور اوس جواب کا پیش کرنا اپنے اوپر یاد کرتا ہون اپنے زمانے
کے علما پر سات سوال وارد کئے تہے کوئی بہی جواب نہ لکہہ سکا کا شغری ان سب سوالون کو لاکر کہتے ہین
کہ حقیقت ان تمام سوالون کی ایک سوال ہے کہ واضع با تا ثا الخ کا کون ہے وفات امام سیوطی رضی اللہ عنہ
کی ۹۱۱ھ ہجری مین ہوئی اٹھارہ دن دو مہینے اکسٹھہ سال کی عمر پائی یہ تو اتحاف النبلاء سے لکھا گیا
اب وہ سنو جو امام ربانی قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ نے بدر طالع مین اونکا حال لکھا ہے جناب
توفیق دام مجدہ تاج مکلل مین بدر طالع سے نقل فرماتے ہین کہ سیوطی رضی اللہ عنہ امام کبیر صاحب تصانیف
ہین اونکے عصر کے اکابر علماء نے سائر امصار سے اونکو اجازت دی جمیع فنون مین بارز و ظاہر ہوئے
اور اقران و امصار پر فائق ہوئے اونکا ذکر مشہور ہوا شہرہ اونکا دور تک پہونچا تصانیف اون کی
مقبول دن کی طرح اقطار و اطراف مین سائر و دائر ہوئین لیکن وہ اس سے صحیح و سالم نہ رہے کہ کوئی حاسد
اونکے فضل پر حسد نہ کرے اور کوئی منکر اونکے مناقب کا منکر نہ ہوئے کیونکہ سخاوی نے جو کہ اونکے
اقران سے ہین ضوء لامع مین اونکا ترجمہ مظلم و تاریک لکھا ہے غالب و اکثر اوس ترجمہ کا ثلب و تقطیع
و سب و تشنیع و انتقاص اور غمط اونکے مناقب کا صراحۃً و اشارۃً ہے یعنی اونکو عیب لگایا ہے تبرا
کیا ہے برا کہا ہے کم کیا ہے اونکے فضائل و خوبیون کو حقیر بتایا ہے لاجرم سارے فضلای ہمعصر
مین سخاوی کا یہی داب و عادت ہے سخاوی کے اور سیوطی کے باہم ایسا تنافس و تحاسد ہوا کہ
سیوطی نے ایک رسالہ لکہا اوسکا نام الکاوی لدماغ السخاوی رکہا پس جو شخص ترجمۂ امام
سیوطی پر ضوء لامع مین مطلع ہو اوسکو چاہیئے کہ یہ بات خوب پہچان لے کہ وہ ترجمہ اونکے خصم سے
صادر ہوا ہے جسکا قول اونپر مقبول نہین ہے انتہی پہر اوس عبارت کو نقل کیا ہے جو سخاوی نے
سیوطی کے ذم مین لکہی ہے اور کہا یعنی امام شوکانی نے کہ مین کہتا ہون کہ اس عبارت منقول مین جو تحامل
ہے اس امام پر وہ منصف پر مخفی نہین ہے کیونکہ سیوطی نے جو اپنے اوپر علم حساب کے مشکل ہونیکا
اقرار کیا ہے یہ اوسپر نہین دلالت کرتا ہے جو سخاوی نے ذکر کیا ہے کہ وہ ذکی نہ تہے اسلئے کہ اس
فن مین ذکی پر فتوح نہین ہوتا ہے مگر نادر جیسا کہ اب ہم اپنے ہمعصر والونمین مشاہدہ کر رہے ہین

عوض مجھکو علم حدیث عنایت فرمایا جوکہ اشرف علوم ہے میرے مشائخ روایت مین سماعاً و اجازتاً بہت سے
ہین اونکو مینے ایک معجم مین جمع کیا ہے اونکی گنتی قریب ڈیڑہ سو کے ہے سماع روایت مین مین نے
کثرت نہین کی اسلئے کہ اوس سے جو زیادہ تر اہم تہا اوسمین شغل کیا یعنی قرارت درایت میری مؤلفات
اس دم تک یعنی تا زمانہ تالیف حسن المحاضرہ تین سو کتاب کو پہونچ گئی ہین اور میری مصنفات کے
نام یہ ہین انتہے بعد اسکے اپنی کتابون کا ذکر کیا ہے ہر علم مین یعنی تفسیر و حدیث و فقہ و اجزای مفردہ
و فن عربیت و فن اصول و بیان تصوف و فن تاریخ و ادب یہ سب کتب نام بنام حسن المحاضرہ فی اخبار
مصر و القاہرہ مین مذکور ہین جس کسی کو اونپر مطلع ہونیکا شوق ہو وہ اوسکی طرف رجوع فرمائے
کاشغری نے اپنے طبقات مین سیوطی رحمہ اللہ کے ترجمہ مین لکہا ہے کہ سیوطی فرماتے تہے کہ مینے
تین سو شیخ سے علم لیا ہے اور اونکی ایسی عادت تہی کہ امرا و ملوک کے پاس تشریف نہین لیجاتے تہے
زہد کا طریقہ رکہتے تہے تالیف پر متوجہ تہے اونکی مصنفات چہوٹی بڑی چار سو ساٹہہ کو پہونچی
ہین اور اقطار و اطراف زمین مین شرق سے غرب تک منتشر و مشتہر ہوئی اور مسلمانون نے اونسے
نفع پایا کتابت و قرارت منطق کو حرام و مکروہ جانتے تہے علمار عصر نے اونسے پچاس سوال کئے
ہر سوال کے جواب مین ایک رسالہ لکہا لوگ بسبب دعوی کرنے اجتہاد کے اونکے دشمن ہو گئے
اونکی ایذادہی اور نکالنے مین کوشش کی علماء عصر کے ہاتہہ سے اونپر ہول و خوف بہت کچہہ
ہوا کیونکہ اونکے نزدیک مدعی اجتہاد کا بعد ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کے مستحق تادیب کا ہے گویا محال
کا دعوی کرتا ہے ولیکن انبیار و اولیار کو اس سے بہی زیادہ تر محنت و تکلیف پہونچی ہے اونہون نے
علمار سے مناظرہ کیا بیان کیا کہ مجتہد دو طرحکا ہے ایک تو مجتہد مطلق اور یہ اجتہاد ائمہ اربعہ پر ختم
ہو گیا دوسرا مجتہد منتسب یعنی اپنے فتودن مین منتسب الیہ کی رای کا متبع ہے اور یہ نوع روز قیامت
تک منقطع نہین ہے وہ مدعی اسی قسم اجتہاد کے تہے اونہون نے یہ نہین کہا کہ مین مجتہد مطلق ہون
اور اسی لئے مذہب امام شافعی رضی اللہ عنہ کے ساتہہ فتوی دیتے تہے اور ساتہہ مذہب اصحاب
امام شافعی کے اور کہتے تہے کہ سائل مذہب سے پوچہتا ہے نہ میرے اجتہاد سے اور جس مسئلے کا کہ مین

کے واسطے کوئی وزن قائم نہین کرتے یعنی اونکو محض بے قدر جانتے ہین بلکہ غالب اونکے ہمعصر اونکی حط
و قدح سے سلامت نہین رہتے ہاین اور صرف اپنے مشائخ و تلامذہ کی تعظیم کرتے ہین اور اونکی جنکو وہ
پہچانتے نہین ہین اون لوگون مین سے جو اول قرن فہم مین اونکے پیدا ہونیسے پہلے مرچکے ہین یا اونکی جو
شہر مین نہین ہین یا اوسکی جسکی خیر کی امید رکھتے ہین یا اوسکے شر سے خوف کرتے ہین رہے اقوال اون
علماء کے جو موذن حط و قدح ہین سیوطی پر جنکو سخاوی نے نقل کیا ہے سو سبب اوسکا دعوی کرنا سیوطی
کا ہے اجتہاد کو جیسے کہ خود اونہون نے اوسکی تصریح کی ہے اور یہ ہمیشہ سے لوگون کا داب رہا ہے اوس
شخص کے ساتھہ جو اوس رتبے تک پہونچگیا ہے ولیکن ہمنے ترجمہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ مین تمکو یہ بتادیا ہے
کہ اللہ سبحانہ کی عادت جاری ہوئی ہے جیسا کہ اسپر استقراء دلالت کرتا ہے کہ جس شخص کے ساتھہ بسبب
اوسکے علم و تصریح بالحق کی عداوت کی جاتی ہے تو اللہ تعالی اوسکی شان کو بلند کرتا ہے اور اوسکے محاسن
و خوبیان بعد موت کے منتشر ہوتی ہین اور اوسکا ذکر بلند ہوتا ہے اور لوگ اوسکے علم سے نفع لیتے ہین اور
یہی حال صاحب ترجمہ کا ہوا کیونکہ اونکی مؤلفات اقطار و اطراف مین پہیل گئی اور قافلے بلند و پست
زمین مین اونکو لیگئے اور اللہ تعالی نے اونکے ذکر حسن و ثناء جمیل کو ایسا بلند کیا جو اونکے معاصرین مین
سے کسی کے واسطے نہوا والعاقبۃ للمتقین تجاوز اللہ عنہا جمیعا وعنا بفضلہ وکرمہ ولادت
امام سیوطی رضی اللہ عنہ کی ۸۴۹ سنہ ہجری مین ہوئی اور سنہ ۹۱۱ مین وفات پائی انتہی رحمہ اللہ تعالے
رحمۃ واسعۃ ورضی عنہ وارضاہ وجعل الفردوس منزلہ وماواہ آمین +

ترجمہ سید محمد بن اسمعیل امیر مؤلف جمع الشتیت شرح ابیات التثبیت رحمہ اللہ تعالی الخ

جناب توفیق دام مجدہ نے اتحاف النبلاء مین فرمایا ہے محمد بن اسمعیل بن صلاح امیر یمانی صنعانی امام کبیر بدر منیر
محدث فقیہ اصولی متکلم ناظم ادیب مجتہد معقول و منقول مین بارع و فائق صاحب تصانیف مشہورہ ناصر
سنن ماثورہ ناشر اخبار صحیحہ مشہورہ اعلم علمای یمن میمون سے صاحب ریاست و امارت تہے فروع احکام
مین کسی کی تقلید نہین کرتے تہے اپنے اجتہاد پر عمل کرتے تہے علوم حدیث وغیرہ شیخ عبد القادر بن علی
بدری اور شیخ محمد طاہر بن شیخ ابراہیم کردی اور شیخ سالم بن عبد اللہ بن سالم البصری مکی اور شیخ عبد الرحمن بن

اسی طرح جسوقت کسی قائل نے اونسے کہا تہا کہ ہم تمہارے واسطے ہر فن والے کو فنون اجتہاد سے
جمع کرین تو اونہون نے سکوت کیا کیونکہ صاحب فنون کثیرہ اونمین سے ہر ایک فن کی تحقیق مین اوس
درجے کو نہین پہونچتا ہے جسکو وہ شخص پہونچتا ہے جو تنہا اوسی فن مین مشغول رہتا ہے اس بات کو ہر
شخص جانتا ہے ایساہی سخاوی کا یہ قول ہے کہ سیوطی نے یہ مسخ کیا یہ اخذ کیا سو یہ بہی کچہہ عیب نہین ہے
کیونکہ یہ ہمیشہ سے مصنفون کا داب چلا آیا ہے کہ پچہلا آتا ہے تو اپنے اگلے کی کتابون سے لیتا ہے
مختصر کرتا ہے یا واضح کرتا ہے یا اعتراض کرتا ہے یا اسکے مثل اور غرضین ہین جو تصنیف پر باعث
ہوتی ہین وہ کون شخص ہے کہ کسی فن کی طرف قصد کرے جسمین اوسکے اگلے نے تصنیف کی ہے
وہ پہر اوسکے کلام سے اخذ نہ کرے اور یہ قول سخاوی کا کہ اونہون نے بعض تصانیف سیوطی کو ایک
ورقے مین دیکہا ہے یہ بہی اوسکو مخالف نہین ہے جو سیوطی نے اپنی مصنفات کی گنتی ذکر کی ہے
کیونکہ سیوطی نے یہ نہین کہا ہے کہ اونکی مصنفات تین سو مجلد پر زیادہ ہوگئی ہین بلکہ اونہون نے
تو یہ کہا ہے کہ وہ تین سو کتاب پر زیادہ ہوگئی ہین اور یہ اسم کتاب کا ایک ورق پر اور ورق سے زیادہ پر
صادق آتا ہے اور یہ قول سخاوی کا کہ سیوطی کثیر التصحیف والتحریف ہین سو یہ مجرد دعوی ہے برہان
و دلیل سے خالی ہے یہ اونکی مؤلفات ہین پشت زمین پر اچہی طرحسے محرر و مہذب ہین خوب طور پر
متقن و محکم ہین بہرحال سخاوی کا قول سیوطی پر غیر مقبول ہے کیونکہ تم خوب جان چکے ہو کہ جرح
و تعدیل کی امامون نے کہا ہے کہ قول اقران کا آپس مین مقبول نہین ہے باوجود ظہور ادنی منافسہ
کے پہر اوس جیسی منافست کا کیا ذکر ہے جو ان دونون آدمیون کی آپس مین ہے جسکی یہانتک
نوبت پہونچی کہ بعض نے بعض کے حق مین تالیف کی یعنی باہم رسالہ بازی ہوئی ایک نے دوسرے
کی رد مین رسالہ لکہا کیونکہ اس سے کمتر منافست موجب عدم قبول ہوتی ہے سخاوی رحمہ اللہ اگرچہ
امام غیر مدفوع ہین یعنی اونکی امامت مانی ہوئی ہے کوئی اوسکو دفع نہین کرسکتا ہے لیکن وہ اپنے
اکابر اقران پر بہت کچہہ تحامل کیا کرتے ہین یعنے زبردستی بتکلف رد و قدح بہت کرتے ہین چنانچہ
اس بات کو وہ شخص خوب جانتا ہے جسنے اونکی کتاب ضوء لامع کو مطالعہ کیا ہے کیونکہ وہ اپنے معاصرین

شریف پڑہی جمیع علوم مین فائق ہوئے اقران و امثال پر بڑہ گئے صنعاء مین متفرد بہ ریاست علم ہوئے
اجتہاد کا اظہار کیا عامی بادراہ ہوئے تقلید سے نفرت کی جن آراء فقہیہ پر کوئی دلیل نہ تہی اونکو ترک و ضعیف کہوٹا
کیا ہمراہ اپنے اہل عصر کے خطوب و حوادث و محن واقع ہوئے اللہ تعالی اسنے اونکے کید و مکر سے اونکو محفوظ
رکہا اور اونکے شر سے اونکی کفایت کی امام منصور نے جامع صنعاء مین خطابت کا اونکو متولی کیا ہمیشہ
علم کو تدریس و افتاء و تصنیف سے پہیلاتے رہے عامہ نے اونکو نصب یعنی خروج کے ساتھہ متہم کیا اسپر
یون استدلال کیا کہ وہ امہات یعنی کتب صحاح ستہ اور باقی کتب حدیث پڑہے ہوئے ہین جو کچہ اونمین ہے
اوسپر عمل کرتے ہین اور جو شخص یہ کام کرتا ہے اسکو عامہ متہم بخروج کرتے ہین خاصکر جبکہ وہ سنن نماز
سے کوئی شی کرے جیسے رفع یدین وضم یدین اور مثل اسکے کیونکہ وہ اوس سے نفرت کرتے ہین اور اوسکے
دشمن ہوجاتے ہین اور اوسکے واسطے کوئی وزن قائم نہین کرتے یعنی محض بے قدر سمجھتے ہین اور جو
شخص ایسا ہو اوسکی دشمنی مین عامہ کا کوئی گناہ نہین جنکو معارف علمیہ سے کچہہ تعلق نہین ہے کیونکہ
وہ تو ہر چیخنے والیکے پیچہے ہوجاتے ہین جسوقت کوئی شخص جسکی ہیئت اہل علم کی ہوتی ہے اونسے کہتا ہے
کہ یہ امر حق ہے تو وہ کہتے ہین حق ہے اور اگر کہدیتا ہے کہ باطل ہے تو وہ کہتے ہین باطل ہے
گناہ تو اوس جماعت کا ہے جنہون نے کتب فقہ سے کچہہ پڑہا ہے اور اوسمین امعان وغور نہین
کیا ہے اور اوسکے سوا اور کچہہ نہین جانا پہچانا ہے اونہون نے بسبب اپنے قصور کے یہ گمان
کیا ہے کہ اوسمین سے کسی شئی کی مخالفت شریعت کی مخالفت ہے بلکہ قطعیات شریعت سے کسی
قطعی کی مخالفت ہے باوجود اسکے کہ وہ اونہین کتابون مین پڑہتے ہین کہ اکابر واصاغر ائمہ نے اوس
بات کی مخالفت کی ہے جو کہ اون کتب کے مصنفون کی مختار ہے ولیکن وہ حقیقت کو نہین سمجھتے
اور نہ راہ کی طرف راہ پاتے ہین بلکہ جسوقت اونکے معاصرین مین سے کوئی بہی رتبہ اجتہاد کو پہونچتا
ہے اور اپنے اجتہاد سے کسی شئی کی مخالفت کرتا ہے تو اوسکو دین سے خارج ٹہیراتے ہین اور غالب
اونپر یہی ہے کہ یہ بات کچہہ مقاصد دینی کے سبب سے نہین ہے بلکہ دنیوی منافع کے واسطے ہوتی
ہے جو شخص اونمین تامل وغور کرتا ہے اوسکو یہ امر ظاہر ہوجاتا ہے اور وہ دنیوی مقصد یہ ہین

ابی الغیث شافعی مدنی خطیب مدینہ منورہ وغیرہم سے اخذ کئے اور ایک خلق کثیر نے اونسے اخذ کیا اونمین سے یہ لوگ ہین سید امام عبد القادر بن احمد بن ناصر اور اونکے بیٹے سید عبد اللہ بن محمد امیر اور لطف الباری بن احمد ورد اور شیخ علامہ ناصر بن حسین المحبش اور شیخ عبد الخالق بن زجاجی زبیدی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ فقہ وحدیث مین انکی تصانیف بدیعہ محققانہ ہین بعض تصانیف مین ابحاث لطیفہ وایرادات نفیسہ کئے ہین اپنے علماء عصر کے بہت سے سوالون کے جواب مستقل جزؤن مین لکھے اصل انکی فرقہ زیدیہ صنعاء سے ہے جبکہ مرتبہ کمال وتکمیل علوم وفنون کو پہونچے اور اس فرقے کے مذہب کا بطلان دریافت کیا تو مذہب اہل سنت وجماعت کی طرف انتقال کیا اونکے ایمہ مجتہدین سے ہوئے خلائق کا مرجع ٹھہرے ایک عالم کثیر نے اونسے نفع پایا شیخ ابو الحسن سندی مدنی بھی اونکے شیوخ مین سے ہین انکی تو الیف بہت ہین مجتہدانہ کلام کرتے ہین غایت انصاف وصواب کی رعایت فرماتے ہین منجملہ انکی تصانیف کے یہ کتابین ہین شرح جامع صغیر سیوطی دو جلد سبل السلام شرح بلوغ المرام دو مجلد کلان اسبال المطر شرح قصب السکر نظم نخبۃ الفکر فی علم الاثر ثمرات النظر فی علم الاثر توضیح الافکار شرح تنقیح الانظار علوم حدیث مین یواقیت فی المواقیت النہر المورد فی الکلام علی آیۃ ہود یعنی یا ارض ابلعی ماءك الخ اسمین اکیس نوع علم بدیع کے ذکر کئے ہین افادۃ الامہ باحکام اہل الذمہ ارشاد النقاد الی تیسیر الاجتہاد ہدایۃ المرتاب الی صحۃ نیۃ العبادات لنیل الثواب ودفع العقاب رفع الاستار لابطال ادلۃ القائلین بفناء النار اسمین ابن عربی پر رد کیا ہے القول المبین فی قبول عطیۃ السلاطین اسکے سوا اور کتب ہین محرر سطور نے اکثر ان کتب کو اونکی دستخط خاص کی لکھی ہوئین سفر حج مین دیکھین اور اونسے فائدہ حاصل کیا اونمین سے بعض میرے پاس موجود ہین یہ تین واسطے سے سلسلہ سند حدیث مین میرے شیوخ سے ہین پھر اونکے بعض اشعار کو ذکر کیا ہے سنہ ۱۱۸۲ ہجری مین انکی وفات ہوئی پھر تاج مکلل مین بدر طالع سے یون نقل فرمایا ہے کہ سید محمد بن اسمعیل بن صلاح امیر الکحلانی ثم الصنعانی امام کبیر مجتہد مطلق سنہ ۱۰۹۹ ہجری کو کحلان مین پیدا ہوئے پھر اپنے والد کے ہمراہ مدینہ صنعا کی طرف نقل کر آئے اور علماء صنعاء سے اخذ کیا یعنی علم اور مکے کی طرف رحلت کی وہان کے اور مدینہ منورہ کے اکابر علماء پر حدیث

شوکانی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ مینے اونکو ۱۲۰۶ھ ہجری مین خواب مین دیکھا کہ وہ پیدل چل رہے ہین
اور مین سوار ہون ایک جماعت مین جو میرے ہمراہ ہے جب مینے اونکو دیکھا تو مین سواری سے اوتر پڑا
اونکو سلام کیا پھر میرے اور اونکے درمیان مین بات چیت ہوئی اوس سے مینے یہ یاد رکھا مجھسے فرمایا
دقق الاسناد وتانق فی تفسیر کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسوقت میرے
دل مین یہ خطرہ گزرا کہ وہ اوس بات کی طرف اشارہ کرتے ہین جسکو مین قرارت بخاری مین کیا کرتا ہون
جو کہ جامع مسجد مین ہوتی ہے اور اوس قرارت مین ایک جماعت علماء کی حاضر ہوتی ہے اور عوام سے
ایک عالم بیشمار جمع ہوتا ہے سو مین بعض اوقات الفاظ حدیثیہ کی اس طور پر تفسیر کرتا ہون جسکو عوام
حاضرین سمجھین مینے ارادہ کیا کہ کہون کہ ایک جماعت حاضر ہوتی ہے وہ بعض الفاظ عربیہ کو نہین سمجھتے
تو اونھون نے مجھسے مبادرت کی اور میرے کلام کرنے سے پہلے فرمایا کہ مینے مقرر جان لیا کہ تجھپر ایک جماعت
پڑھتی ہے اور اونمین عامہ ہین ولکن دقق الاسناد وتانق فی تفسیر کلام رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پھر مینے اسوقت اونسے اہل حدیث کا پوچھا کہ اونکا کیا حال ہے آخرت مین فرمایا
کہ وہ اپنی حدیث کے سبب جنت کو پہونچ گئے یا اپنی حدیث کے سبب سے رحمن کے روبرو پہونچ گئے شک
میری طرف سے ہے پھر بہ بکاء عالی روئے اور مجھے چپٹا لیا اور مجھسے مفارقت کی پھر مینے بعض معبرین
سے اسکو بیان کیا اور بکاء وضم کی تعبیر پوچھی کہا ضرور تیرے لئے کچھ امتحان جاری و واقع ہوگا
اوس امتحان سے جو اونکے لئے ہوا تھا پھر بعد اس خواب کے عجائب وغرائب واقع ہوئے اللہ تعالی
نے اونکے شر سے کفایت فرمائی تیسری شعبان ۱۲۵۰ھ مین اونکی وفات ہوئی بعض لوگون نے
نظم کی تو یہ مصرعہ نکالا ع محمد فی جنان الخلد قد نزلا * شعراء عصر نے اونکے مرثیے لکھے اور اونپر
تاسف کیا انکے تلامذہ نبلاء علماء مجتہد ہوئے منجملہ اونکے ایک سید علامہ عبد القادر کوکبانی دوسرے
قاضی احمد قاطن تیسرے علامہ احمد بن ابی الرجال ہین انکے سوا اور ہین جنکو حصر احاطہ نہین کرسکتا ہے
انکے والد منجملہ اون فضلاء کے تھے جو دنیا مین زاہد عمل مین راغب ہوتے ہین اور عارف بھی تھے
شعر عمدہ کہتے تھے ۱۲۱۱ھ مین اونکا انتقال ہوا اور اونکے فرزند صاحب ترجمہ اوسوقت شہارہ مین تھے

کہ لوگون مین یہ بات شایع ہوجاے کہ جو شخص اکابر علماء پر انکار کرتا ہے اونکے اجتہادات کا جو مخالف
مذہب ہین تو وہ خالص شیعہ سے ہوتا ہے اور یہ شہرت غالبًا منافع و فوائد دنیا سے کسی شی کا فائدہ
دیتی ہے اسلئے وہ اکابر علماء کے خاطی قرار دینے مین ہمیشہ قائم و ثابت رہا کرتے ہین اور نصب خروج
و مخالفت اہل بیت کی انکو تہمت لگایا کرتے ہین پھر عام لوگ اسکو سنکر حق گمان کرتے ہین اور اوس
سنکر کی تعظیم و توقیر فرماتے ہین کیونکہ اونکی عقلون پر اوسکے قول کی سچائی چل گئی اور اوسکو خیال کرتے
ہین کہ وہ اون لوگون مین سے ہے جو مذاہب ائمہ سے دفع کیا کرتے ہین اور اگر حقیقت حال کا کشف
کرین تو اوس منکر کو پائین کہ مذہب ائمہ اہلبیت کا مخالف وہی ہے بلکہ وہ اونکے اجماع سے خارج ہے
کیونکہ اون سبنے تقلید کا حرام کیا ہے اوس شخص پر جو مرتبہ اجتہاد کو پہونچ گیا ہے اور اوسپر واجب
کیا ہے کہ وہ خود اپنی ذاتی اجتہاد کرے اور اسکو مسائل دوسرون مسئلہ کے ساتھ خاص نہین کیا ہے
ولیکن متعصب اندہا ہوتا ہے اور مقصد صواب کی طرف راہ نہین پاتا اور نہ اپنے اعتقاد سے خارج
ہوتا ہے مگر اوسوقت کہ وہ اہل عقل سے ہو باوجود اسکے کہ مسئلہ تحریم تقلید کا مجتہد پر اون کتابون
مین لکھا ہوا ہے جنکو چہوٹے طلبہ پڑھتے ہین بڑے طلبہ کا کیا ذکر ہے صاحب ترجمہ کی خاصہ و عامہ سے
بہت اتباع ہوئی اونکے اجتہاد پر عمل کیا اور اسکو ظاہر کیا اور اونپر کتب حدیث کو پڑہا اور وہ ہمیشہ
خاصہ و عامہ مین انکو پہیلاتے رہے مخالفون نے جو اونکو دہمکایا ڈرایا اوسکی کچھہ پروانہ کی اس
اثنا مین بڑے فتن واقع ہوئے اللہ تعالی نے اونکے شر سے اونکو بچایا انکی مصنفات حافلہ جلیلہ ہین منجملہ
اونکے سبل السلام ہے اسکو مغربی کے بدر تمام سے مختصر کیا ہے اور منحۃ الغفار اسکو جلال کے ضوء النہار
پر حاشیہ ٹہیرایا ہے اونہین سے ایک عدہ ہے اسکو ابن دقیق العید کی شرح عدہ پر حاشیہ کیا ہے اور
اونہین سے شرح تنقیح ہے علوم حدیث مین اسکے سوا اور اونکی مصنفات ہین اور بہت سے مسائل
کو علحدہ تصنیف کیا کہ اگر وہ جمع کیے جائین تو کئی مجلد مین آئین انکے شعر فصیح منسجم ہوتے اور اونکے
غالب اشعار مباحث علمیہ مین اور ابناء عصر سے اظہار درد و حزن اور اونکی رد مین ہوتے تھے حاصل
یہ ہے کہ وہ اون ائمہ سے تھے جو معالم و آثار دین کی تجدید کرتے ہین **حکایت** امام ربانی محمد بن علی

عقل کی سلامتی زائد الوصف تھی طریقہ شیخ محمد عابد سے اخذ کیا فرط سرعت وشوق وصول سے تمام سلوک کو
پچاس توجہ مین انجام کو پہونچایا اٹھارہ برس کی عمر تھی کہ علم ظاہر کی تحصیل سے فراغت پائی خدمت مین
حضرت میرزا جان جانان رضی اللہ عنہ کی پہونچی ملقب بہ علم الہدیٰ ہوئے حضرت شاہ عبد العزیز محدث
دہلوی قدس سرہ قاضی صاحب کو بیہقی وقت فرمایا کرتے تھے ایام تحصیل مین تین سو پچاس کتابون کا
سوای کتب تحصیل کے مطالعہ کیا منامات مین شیخ جلال اپنے دادا سے اور حضرت شیخ عبد القادر
جیلانی رضی اللہ عنہ سے تربیت وبشارتین پائین حضرت مرزا مظہر فرماتے تھے در دل فقیر مہابت ایشان
می آید از روی صلاح وتقوی ودیانت مروج شریعت منور طریقت ملکی صفت اند ملائکہ تعظیم ایشان میکنند میفرمودند
اگر خدای تعالی روز قیامت از بندہ پرسد کہ بدرگاہ ماچہ تحفہ آوردی عرض کنم ثناء اللہ پانی پتی را اوقات کو
طاعت وعبادت سے معمور رکھتے تھے ایک سو رکعت نماز وظیفہ مقرر فرمایا تھا ایک منزل قرآن شریف کی
تہجد مین پڑھتے تھے قضا کا منصب اختیار کیا اور اوسکا حق جیسا کہ چاہیے بجالائے قاضیون کے
رسوم متعارفہ اون سے ظاہر نہین ہوتے تھے اونکے اصحاب سے پیر محمد او رسید محمد او گھیسا اونکی صحبت مین بحکم
طریقے کی نسبتون سے فائز ہوئے مدۃ العمر افاضہ کمالات ظاہر وباطن و اشاعت علوم وفصل خصومات
واقتای سوالات وحل معضلات مین مصروف رہے علم تفسیر وفقہ وکلام وتصوف مین ید طولی رکھتے تھے
اونکی کتب مؤلفہ بہت ہین اور سب کی سب نافع ومفید ومقبول ومشہور مالا بد منہ بزبان فارسی فقہ مین تذکرۃ
الموتی والقبور تذکرۃ المعاد تفسیر مظہری سات جلد رسالہ حرمت متعہ وحرمت سرود حقوق الاسلام
شہاب ثاقب ارشاد الطالبین وصیت نامہ انکے سوا اور کتابین بہت عدد سے متجاوز ہین حدیث
شریف مین سماع وروایت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ عنہ سے رکھتے تھے اون کے
کمالات وفضائل اس سے زیادہ ہین کہ اس مختصر مین سمائین علماء حنفیہ مین کم کوئی شخص مثل اونکے
تحقیق وانصاف وعدم تعصب مذہب واتباع دلیل مین بسر زمین ہند اوٹھا ہو اونکی وفات غرۂ رجب
سنہ ١٢٢٥ ہجری مین ہوئی اونکی تاریخ وفات قرآن شریف سے یہ آیت کریمہ ملی فہم مکرمون فی جنت
النعیم لفظ جنات اس تاریخ مین بدون الف موافق رسم خط قرآنی کے ماخوذ ہے کذا فی اتحاف النبلاء

انتہے حاصلہ تمام ہوا بیان تاج مکلل کا

ترجمہ مولانا رفیع الدین مرادآبادی رحمہ اللہ تعالی مؤلف قصر الآمال بذکر الحال والمآل

حاجی رفیع الدین خان مرادآبادی بن فریدالدین خان رحمہما اللہ تعالی افضلای معتبرین ہند سے تھے علم حدیث مولوی خیرالدین سورتی تلمیذ شیخ محمد حیات سندی رحمہ اللہ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا اور بیعت طریقت شیخ محمد غوث لاہوری رحمہ اللہ سے کی اور سعادت حج وعمرے سے مشرف ہوئے اس باب مین ایک کتاب لکھی اوسکا نام حالات الحرمین رکھا انکو حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رضی اللہ عنہ سے علوم کا مذاکرہ اور منطوق و مفہوم کا استفاضہ رہا ہے مشکل مسائل تفسیر و حدیث کے اونسے پوچھتے تھے اور اونمین بال کی کہال نکالا کرتے تھے انکی تصانیف بہت ہین ازانجملہ یہ کتب ہین قصر الآمال بذکر الحال والمآل سلوا الکئیب بذکر الحبیب ترجمہ عین العلم شرح اربعین نووی کنز الحساب تذکرۃ المشائخ کتاب الاذکار تذکرۃ الملوک شرح غنیۃ الطالبین تاریخ افاغنہ انکے سوا اور کتابین ہین انتقال انکا بلدہ مرادآباد مین پانزدہم ذیحجہ بمرض استسقا ۱۲۲۳ھ ہجری مین ہوا رحمہ اللہ تعالی کذا فی اتحاف النبلاء

ترجمہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ مؤلف تذکرۃ الموتی والقبور

قاضی صاحب مرحوم اولاد سے شیخ جلال الدین کبیر اولیای چشتی کے ہین انکا نسب عالی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک منتہی ہوتا ہے علوم عقلیہ و نقلیہ مین تبحر تمام رکھتے تھے فقہ و اصول مین مرتبہ اجتہاد کو پہونچے تھے ایک کتاب مبسوط فقہ مین لکھی ہے اوسمین مجتہدین اربعہ رضی اللہ عنہم کے ماخذ و دلائل و مختار کو ہر مسئلے مین بیان فرمایا ہے اور جو کچہ اونکے نزدیک اقوی ثابت ہوا اوسکو ایک رسالہ جداگانہ ماخذ الاقوی نام مین لکھا ہے اصول مین بہی اپنے مختارات کو تحریر کیا ہے ایک تفسیر مطول انکی لکھی اوسمین اقوال قدمای مفسرین کے اور تاویلات جدیدہ کو جنکے ریزش مبدء فیاض سے اونکے لطیفہ روحانی پر ہوئی جمع کیا ہے تصوف و تحقیق معارف حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ مین کئی رسالے تحریر فرمائے اونکے ذہن کی صفائی طبیعت کی جودت فکر کی قوت

صدریہ مین درس کہا اور جوزیہ مین ایک مدت امامت کی اور اپنے ہاتھہ سے اس قدر لکھا کہ کثرت کی وجہ سے اوسکا بیان نہین ہوسکتا ہے علم و کتابت و مطالعۂ کتب و تصنیف و جمع کتب کی بہت محبت رکھتے تھے کتب سے جو کچہہ اونہون نے انتخاب کیا وہ ہرگز اونکے غیر کو حاصل نہین ہوا بارہا اونکو محنت پہونچی اور ایذا دئے گئے مرتبۂ آخر مین اونکو شیخ تقی الدین بن تیمیہ کے ساتھہ قلعے مین اونسے جدا قید کیا اس مدت مین قرآن شریف کی تلاوت کا بتدبر و تفکر شغل رکھتے تھے قرآن شریف سے خیر کثیر اونپر مفتوح ہوئی اور ایک حصۂ عظیم اذواق و مواجید صحیحہ سے اونکو حاصل ہوا اور اوسکی وجہ سے اہل معارف کے علوم مین کلام کرنے پر اور اونکے غوامض و باریکیون مین داخل ہونے پر اونکو تسلط حاصل ہوا چنانچہ انکی تصانیف ان باتون سے مالامال ہے بعد وفات ابن تیمیہ کے انکی رہائی قید سے ہوئی تمام ہوا کلام ابن رجب رحمہ اللہ کا حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے درر کامنہ مین بذیل انکے ترجمہ کے لکھا ہے کہ اونہون نے عربیت کو ابن فتح اور مجد توسنی سے اور فقہ کو مجد حرانی اور ابن تیمیہ سے پڑہا انکے والد کو فرائض مین دستگاہ تھی یہ علم اونسے اخذ کیا اور اصول کو صفی ہندی اور ابن تیمیہ سے حاصل کیا جری الجنان و القلب واسع العلم تھے خلاف و مذاہب سلف کو خوب جانتے تھے ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی محبت اونپر یہانتک غالب ہوئی تھی کہ کسی چیز مین اونکے اقوال سے باہر نہین جاتے تھے بلکہ سارے اقوال مین اونکا انتصار کرتے تھے اونکی کتابونکی تہذیب کرنیوالے اور اونکے علم کے نشر کرنیوالے بہی تھے انکو نزدیک امرای مصر کے حظ وافر تہا انکی اہانت ہوئی شہر مین اونٹ پر تشہیر کئے گئے درہی سے مار گئے بعد اسکے ابن تیمیہ کے ساتھہ قلعے مین قید ہوئے ابن تیمیہ کا جب انتقال ہوگیا تو انکو رہا کردیا وکان ینال من علماء عصرہ وینالون منہ یعنی یہ علماء عصر کو برا کہتے وہ انکو برا کہتے تھے ذہبی نے مختصر مین کہا ہے کہ خلیل علیہ السلام کی قبر کے واسطے سفر کرنیکا انکار کیا اس سبب سے ایک مدت قید رہے اشتغال و نشر علم کے واسطے متصدر ہوئے ولیکن امور پر جری اور اپنی رای کے ساتھہ معجب تھے انکی مدت ملازمت ساتھہ ابن تیمیہ کے اونکے زمانۂ عود سے مصر سے تا وفات اونکی تھی ابن کثیر نے کہا ملازم اشتغال رات دن کثیر الصلوۃ والتلاوت

ترجمہ حافظ ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ مؤلف کتاب الروح

ز ۵

جناب توفیق دام مجدہ اتحاف النبلاء مین فرماتے ہین کہ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن حریز بن قیم زرعی دمشقی حنبلی امام عالم کامل فقیہ اصولی نحوی مفسر محدث حافظ حجہ مُتقن مُتفنن متکلم تھے انکی ولادت سنہ ۶۹۱ ہجری مین ہوئی تقی الدین سلیمان اور ابو بکر بن عبد الدائم اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ حرانی رحمہ اللہ اور شہاب نابلسی عابر اور فاطمہ بنت جوہر اور عیسی مطعم اور ابن شیرازی اور اسمٰعیل بن مکتوم اور ایک جماعت کبار علماء پر سماعت کی ابن رجب نے اپنے طبقات مین کہا ہے کہ مذہب مین تفقہ کیا فتویٰ دیا اور فائق ہوئے علوم اسلام مین تفنن کیا تفسیر و اصول دین کے عارف تھے لا یجاری و فیھما الیہ المنتھی حدیث و معانی و فقہ و دقائق استنباط کے عالم تھے لا یلحق فی ذلک فقہ و اصول و عربیت و ادب خوب جانتے تھے ولہ فیھما الید الطولی علم کلام و علم سلوک کلام اہل تصوف اور اونکے اشارات و دقائق کو جانتے پہچانتے تھے اونکو ہر فن مین ان فنون سے دستگاہ تام تھی صاحب عبادت و تہجد و طول صلوٰۃ تا غایت قصویٰ تھے تألہ و لہج بذکر و شغف بمحبت و انابت و افتقار الی اللہ و انکسار لہ مین رہتے اوسکے آستانہ عبودیت پر پڑے رہتے مینے ان امور مین اونکی مثل نہین دیکھا اور نہ زیادہ تر وسیع اولنسے علم مین اور نہ معانی قرآن شریف و سنت مطہرہ و حقائق ایمان کا زیادہ تر اولنسے جاننے والا دیکھا وہ کچھ معصوم نہ تھے لیکن اونکے کام مین اونکا مثل دیکھا نہین گیا بارہا حج کیا اور مکہ معظمہ مین مجاور رہے مکے والے اونکی شدت عبادت و کثرت طواف سے تعجب کرتے تھے مین ایک برس سے زیادہ اونکی وفات سے پہلے اونکی مجالست کا ملازم رہا قصیدہ نونیہ طویلہ جو کہ سنت مین ہے اوسکو اونپر سنا اور اونکی دوسری تصانیف سے بھی بہرہ مند ہوا خلق بیشمار نے اولنسے علم اخذ کیا حالت حیات مین اونکے شیوخ کے یہانتک کہ انتقال کیا فضلای زمان اونکی تعظیم کرتے تھے اور اونکی شاگردی سے ناز کرتے تھے ابن الہادی وغیرہ اونکے شاگردون سے ہین قاضی برہان الدین زرعی نے کہا ما تحت ادیم السماء اوسع علما منہ یعنی آسمان کے نیچے اولنسے زیادہ تر وسیع علم مین کوئی نہین ہے مدرسہ

اِنکا ترجمہ بہت بسط سے لکھا ہے اور روضۂ غنار تاریخ دمشق سے نقل کیا ہے کہ مدرسۂ صابونیہ کے مقابل دفن کئے گئے اور اونکے قبر پر قبہ بنا ہوا ہے کشف الظنون مین کتاب الروح دو لکھی ہین ایک تو شیخ محی الدین محمد بن علی بن عربی الطائی متوفی ۶۳۸ھ کی دوسری حافظ ابن قیم جوزیہ کی اِسکا اختصار برہان الدین ابراہیم بن عمر بقاعی نے کیا ہے اور اوسکا نام سر الروح رکھا ہے اِنکی وفات ۸۸۵ھ مین ہوئی اول اوسکا یہ ہے الحمد للہ المتصف بصفات الکمال الخ اور یہ مشتمل ہے اکیس ۲۱ مسئلون اور اونکے جواب پر

ترجمۂ علامۂ قرطبی رضی اللہ عنہ صاحب کتاب التذکرہ فی امور الآخرہ

مُقری نے کتاب نفح الطیب من غصن الاندلس الرطیب مین کہا ہے ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح قُرطُبی حافظ مقریزی نے کہا فرح بسکون را و حافظ عبدالکریم نے اونکے حق مین کہا ہے کہ وہ عباد اللہ صالحین اور علمار عارفین ورعین سے تھے جو کہ دنیا مین زہد کرتے اور اوس چیز کا شغل رکھتے ہین جو کہ اونکو نفع دے یعنی امور آخرت اور درمیان توجہ وعبادت و تصنیف کے مشغول رہتے ہین اونھون نے تفسیر قرآن شریف مین ایک کتاب پندرہ جلد کی جمع کی ہے اور دو مجلد مین اسمار حسنی کی شرح کی ہے اور دو مجلد مین اِنکی کتاب التذکرہ فی امور الآخرہ ہے اور تقصی کی شرح لکھی ہے اِنکے سوا اور تالیف مفیدہ ہین یہ بے تکلف تھے ایک کپڑے مین چلتے پھرتے اور سر پر ایک طاقیہ ہوتی اِنھون نے شیخ ابو العباس احمد بن عمر قرطبی صاحب مفہم فی شرح مسلم سے بعض اس شرح کا سُنا ہے اور ابو الحسن علی بن محمد بن علی بن حفص یحصبی اور حافظ ابو علی حسن بن محمد بن محمد بکری وغیرہما سے حدیث کی ہے شب دوشنبہ نوین تاریخ شوال ۶۷۱ھ ہجری کو منیۂ ابن خصیب مین وفات پائی اور وہین مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ تاریخ کتبی مین انکے حق مین یون لکھا ہے کہ شیخ فاضل تھے اور اِنکی تصانیف مفیدہ ہین جو کہ اِنکی کثرتِ اطلاع اور وفور علم پر دلالت کرتی ہین منہا تفسیر القرآن ملیح الی الغایۃ اثنا عشر مجلدا انتہی اِنکے بعض تلامذہ نے حاشیہ پر یہ لکھدیا کہ مصنف نے اونکے ترجمہ مین نہایت اجحاف کیا وکان متفننا متبحرا فی العلم انتہی بعض نے اِس کلام کے بعد یون لکھا کہ قال الذہبی رحل وکتب وسمع

حسن الخلق کثیر التودد بی حسد و حقد و کینہ تہے بعد اسکے کہا کہ مین اپنے زمانے مین نہین پہچانتا ہون کسی کو
اہل علم سے کہ وہ عبادت مین اونسے اکثر ہو نماز کو بہت لنبی پڑہتے اور رکوع و سجود دراز کرتے تہے لوگ
مسئلۂ طلاق کے فتوٰی دینے کے سبب سے اونکا قصد کرتے تہے یہانتک کہ درمیان اونکے اور ابن
سبکی کے اس باب مین لڑائی ہوگئی جب نماز صبح کی پڑہ چکتے تو اپنی جگہہ مین بیٹہہ کے سورج بلند
ہونے تک ذکر اللہ کیا کرتے تہے اور کہتے کہ یہ میری غذا ہے اگر مین یہ نہ کرون تو میرے قوٰی ساقط
ہوجائین اور کہتے کہ بالصبر والفقر تنال الامامۃ فی الدین یعنی امامت دین مین صبر و فقر سے ملتی ہے
اور یہ بہی فرماتے لابد للسالک من ھمۃ تسیرہ ترقیہ وعلم یبصرہ و یھدیہ یعنی سالک
کو ذراسی ہمت ضرور ہے کہ وہ اوسکو ترقی دی اور علم کہ وہ اوسکو بصیرت دے بینا کر دے اور راہ
بتائے کتابین جمع کرنے کا اتنا شوق تہا کہ اسقدر جمع کی تہین کہ اونکا حصر نہین ہوسکتا ہے یہانتک
کہ بعد اونکے اونکی اولاد نے زمانہ دراز تک اونکو فروخت کرکے صرف کیا سوای چند کتب کے کہ اونکو منتخب
کرکے اپنے پاس رکہا بعد اسکے صاحب اتحاف دام مجدہ نے طبقات حافظ ابن رجب سے
اونکی تصانیف کا ذکر کیا ہے اکتالیس کتابین نام بنام بتائی ہین وفات انکی وقت عشاء آخر کے
لیلۃ الخمیس تیئسوین رجب ۷۵۱ھ ہجری کو ہوئی دوسرے دن جامع جراح مین بعد ظہر کے نماز جنازہ
پڑہکر مقبرۂ باب صغیر مین دفن کیا خلق کثیر نے اونکی مشایعت کی منامات کثیرۂ حسنہ اونکے واسطے
دیکہے گئے اپنے مرنیسے پہلے شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کو خواب مین دیکہا تہا اور اپنی منزل و مرتبہ سے
پوچہا تہا اونہون نے انکے علو رتبے کا فوق بعض اکابر کے اشارہ کیا اور فرمایا کہ تو قریب تہا کہ ہمارے
ساتہہ ملے ولیکن تو اب طبقۂ ابن خزیمہ مین ہے انتہٰے حافظ ابن حجر نے انکی تصانیف مین اغاثۃ
اللہفان فی مصائد الشیطان اور قضاء و قدر اور کتاب الروح کو بہی ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ کانت
جنازتہ حافلۃ جدا و رءیت لہ منامات حسنۃ ومن نظمہ قصیدۃ نونیۃ تبلغ
سبعۃ آلاف بیت انتہٰی صاحب قاموس حدیث مین انسے سماع رکہتے ہین یہان سے انکا رتبہ
دریافت کرنا چاہئے کہ کس قدر ہے رضی اللہ عنہ یہ تلخیص ہے اتحاف النبلاء کی اور تاج مکلل مین بہی

کرامات کثیرہ وتالیفات نفیسہ سنت کے متبع بدعت سے مجتنب جامع شریعت وطریقت تھے انکی وفات ۹۷۳ھ
ہجری مین ہوئی جناب توفیق دام ظلہ نے انکی طبقات کا ترجمہ بزبان اردو نہایت سلیس وفصیح وبلیغ
فرمایا ہے اور اوسکا نام خیرۃ الخیرہ رکھا ہے مطبوع ہوکر فیض بخش طلبۂ علم ہوچکا ہے اسی طرح انکی منن
کبریٰ کا ترجمہ فتح الخلاق نام کیا ہے وہ بھی طبع ہوکر دست برد شائقین اہل دین ہوا ہے یہ پوری
کتاب گویا جناب شعرانی رحمہ اللہ کا ترجمہ ہے اونکی کرامات واحوال اور بدایت ونہایت کی کیفیت
تمام اوسمین موجود ہے جو شخص اوس کتاب کو لغور مطالعہ فرمائیگا اوسکو بخوبی معلوم ہوجائیگا کہ اونکا
وجود آیۃ من آیات اللہ تھا۰

ترجمۂ سید یحییٰ بن حسین رحمہ اللہ صاحب کتاب الزواجر فیما جری من عذاب المقابر

کتاب تاج مکلل مین کہا ہے کہ سید یحییٰ بن حسین بن امام قاسم انکی ولادت تقریباً ۱۰۳۵ھ ہجری مین ہوئی
بدر طالع مین کہا ہے کہ انکے اہل عصر نے انکا ذکر نہین کیا شاید واللہ اعلم اسکا یہ سبب ہو کہ یہ مائل تھے
طرف عمل کے ساتھہ اوس چیز کے جو احادیث حدیث مین ہے اور جو شخص نصوص صحیحہ کا خلاف کرتا اوسپر
رد کرتے تھے مینے اونکی ایک تالیف دیکھی اوسکا نام صوارم الیقین لقطع شکوک القاضی احمد بن
سعد الدین رکھا قاضی پر رد کیا ہے اسلئے کہ اونکے شکوک ایمۂ اہل حدیث کی رد کو متضمن تھے یہ
کتاب ایک مؤلف ممتع ہے اوسکے مصنف کی طول باع پر دلالت کرتا ہے اسی طرح اونکی ایک اور
تصنیف دیکھی ہے جسکا نام ایضاح لماخفی من الاتفاق علی تعظیم صحابۃ المصطفی
انکے اور انکے اہل عصر کے درمیان قلاقل واقع ہوئی بسبب اظہار اوس امر کے جسکا ذکر متقدم ہوا بالجملہ
یہ اہل قرن حادی عشر سے ہین طبقات سید ابراہیم مین ہے کہ انسے کئی جماعتون نے اخذ کیا اور انکی
کتب حدیث مین روایات ہین یہ امام محقق تھے انکی تصانیف جلیلہ ہین منجملہ اونکے کتاب تاریخ
ہے دو جلد مین چالیس سے زیادہ اونکی تصانیف کو بیان کیا ہے بعض مورخین نے کچھہ اوپر ایک ہزار
اثنی مین انکی وفات لکھی ہے رحمہ اللہ تعالیٰ

فصل بیان مین تراجم اون حضرات ابا برکات کے جنکی کتب سے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے

وکان یقظاً فہماً حسن الحفظ ملیح النظم حسن المذاکرۃ ثقۃً حافظاً انتھی دوسرے نے اِسی کلام کے بعد یہ لکھا مشاحۃ شیخنا للمصنف فی ھذہ العبارۃ ما لھا فائدۃ فان الذہبی قال فی تاریخ الاسلام العلامۃ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الامام القرطبی امام متفنن متبحر فی العلم لہ تصانیف مفیدۃ تدل علی کثرۃ اطلاعہ و وفور عقلہ وفضلہ ثم ذکر موتہ وقال بعدہ وقد سارت بتفسیرہ العظیم الشان الرکبان ولہ الاسنی فی شرح الاسماء الحسنی والتذکرۃ واشیاء تدل علی امامتہ وذکائہ وکثرۃ اطلاعہ انتھی اور کسی نے اِس کلام کے بعد یہ لکھا غفر اللہ لک اذا کان الذہبی ترجمہ بما ذکرت وھو واللہ فوق ذلک فکیف تقول ان مشاحۃ شیخک لا فائدۃ فیھا وتسیئ الادب معہ وتقول ان کلامہ لا فائدۃ فیہ فاللہ یستر علیک انتھی تمام ہوا کلام نفح الطیب کا جمع اشتات مین کہا ہے قرطبی بضم قاف منسوب ہے طرف قرطبہ کے وہ ایک بلدہ ہے مغرب مین کذا فی القاموس وھو العلامۃ الکبیر الحافظ المحدث ابو عبد اللہ محمد بن حسن بن ابی بکر بن فرح الانصاری الاندلسی من ائمۃ الحدیث لہ التذکرۃ فی علوم الآخرۃ انتھی نفح الطیب مین اس شہر کا بیان خوب بسط سے کیا ہے وہان کے انہار وبساتین ومکانات وآب وہوا اور علماء وفضلاء کا تفصیلوار حال لکھا ہے اتحاف النبلاء مین کہا ہے تذکرۃ القرطبی شیخ محقق شمس الدین محمد بن احمد بن فرح انصاری اندلسی متوفی سنہ احدی وسبعین وستمائۃ یہ ایک کتاب مشہور ہے ایک مجلد ضخیم مین اول اوسکا یہ ہے الحمد للہ العلی الاعلی اسمین ذکر موت وموتی وحشر ونشر وجنت ونار وفتن و وشرور اور جواوس سے تعلق رکہتا ہے کتب آثار سے جمع کرکے ابواب پر مبوب کیا ہے ہر باب کے بعد ایک فصل بیان غریب وایضاح مشکل مین منعقد کی ہے اور نام اوسکا التذکرہ باحوال الموتی والآخرہ رکہا ہے بعض اہل علم نے اوسکو مختصر کیا ہے انتھی +

ترجمہ امام شعرانی رضی اللہ عنہ مؤلف مختصر تذکرۂ قرطبی رحمہ اللہ

تاج مکلل مین فرمایا ہے شیخ عبد الوہاب احمد بن علی شعرانی اور شعراوی بہی کہتے ہین عالم محدث صوفی صاحب

کپڑون سے اعلی قسم کا استعمال فرماتے تھے غالب اوقات اونکا لباس سفید ہوتا تھا اکثر اوقات عمدہ عطر ملتے تھے اور فرماتے کہ مین دوست نہین رکہتا ہون کہ حق تعالی کسی کو نعمت وثروت دے اور اوسکا اثر اوسپر ظاہر نہو کیونکہ کتمان نعمت کا ایک نوع ہے کفران کی بستان المحدثین مین اسجگہ فرمایا ہے کہ نفاست ثیاب اور اوسکی ضد مین سلف صالح کی نیت صالح تہی جو شخص نفاست کو دوست رکہتا تہا وہ اظہار نعمت الٰہی کے واسطے کوشش کرتا تہا اور جو شخص لباس دون اختیار کرتا بہ نیت تواضع وعدم شہرت کے کرتا تہا پس اونمین سے ہر ایک مصیب ہے اور ہر کسیکو ثواب مطابق اسکی نیت کے نصیب انتہی اشہب شاگرد امام مالک نے کہا ہے کہ امام جسوقت عمامہ سر پر باندہتے تو ایک پلہ اوسکا ٹہوڑی کے نیچے سے نکال کر اوسکو پیچ دیتے اور ایک جانب اوسکے درمیان دونون شانون کے چہوڑ دیتے اس دیار کے عرف مین اوسکو شملہ کہتے ہین اور عرب عذبہ بولتے ہین اور جسوقت بضرورت آنکہہ مین سرمہ لگاتے تو گہر مین بیٹہے رہتے باہر نہین آتے تہے اور بغیر علت ومرض کے سرمہ لگانے کو مکروہ رکہتے تہے انگشتری اونکی چاندی کی تہی نگینہ اوسکا سیاہ تہا اور یہ آیت کریمہ اوسپر منقوش تہی حسبنا اللہ ونعم الوکیل سطر اونکے شاگرد نے وجہ اختیار کرنے اس نقش کی پوچہی تو فرمایا کہ اللہ تعالی نے اپنے کلام مین مومنین کے حق مین فرمایا ہے قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل مینے چاہا کہ مضمون اس کلمے کا میرے نصب العین اور میرے دل کا نقش ہوا اپنے دروازے پر یہ کلمہ لکہا تہا ماشاء اللہ جب پوچہا تو فرمایا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے ولولا اذ دخلت جنتك قلت ماشاء اللہ اور میری جنت میرا گہر ہے مینے چاہا کہ ہر بار گہر مین آؤن تو یہ کلمہ مجہے یاد آجائے اور میری زبان پر جاری ہو انکا گہر مدینے مین حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا گہر تہا جو کہ کبار صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہین اور جای نشست مسجد شریف نبوی مین حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مجلس تہی فرماتے تہے کہ مینے تمام عمر کسی سفیہ وسبک عقل کے ساتہہ ہمنشینی نہین کی امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ایک امر عظیم ہے کہ ہرگز سوای امام مالک کے غیر کو میسر نہین ہوا زمرہ علماء مین اس سے بہتر کوئی فضیلت نہین ہے کیونکہ صحبت سفہاء کی نور علم کو تیرہ وتاریک کر دیتی ہے کم سے کم ہمنشین انکا ذروہ تحقیق سے حضیض

شرح الصدور وغیرہ مین نقل کیا ہی ترجمۂ امام مالک رضی اللہ عنہ

ابو عبد اللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث بن غیمان بن خثیل بن عمرو بن ذی اصبح
غیمان بغین معجمہ و یای تحتیہ اور عثمان بعین مہملہ وثای مثلثہ بہی کہتے ہین اور جثیل بجیم وثای مثلثہ
و یای ساکنہ قالہ ابن خلکان اور ابن سعد سے نقل کیا ہے کہ وہ خثیل بخای معجمہ ہے اور اسی طرح
حافظ ابن حجر نے اصابہ مین ضبط کیا ہے اور ذی اصبح کا نام حارث اصبحی مدنی ہے ذہبی نے تجرید
الصحابہ مین ابو عامر جد اعلای امام مالک کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے مینے اوس شخص کو نہین دیکہا جسنے
ابو عامر کو منجملہ صحابہ کے ذکر کیا ہے اور وہ زمانۂ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تہے اور اونکے بیٹے
مالک کو حضرت عثمان وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور ایسا ہی اصابہ مین ہے محمد بن
ابراہیم بن خلیل نے شرح مختصر خلیل مین جو کہ فقہ مالکی مین ہے یون کہا ہے کہ ابو عامر مالک کے والد صحابی
ہین سوای بدر کے اور سارے مغازی مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوئے
واللہ اعلم بالجملہ امام مالک دار الہجرۃ اور فرد کامل ائمۂ اعلام سے ہین انکی ولادت ۹۳ سنہ ہجری مین ہوئی
یحیی بن بکیر نے اسی طرح کہا ہے انکے حمل کی مدت دراز ہوئی تہی کسی نے دو سال کسی نے تین
سال بتائی ہے حلیہ شریف اونکا یہ ہے کہ دراز قد فربہ اندام سفید رنگ مائل بزردی کشادہ چشم خوش
صورت بلند بینی تہے سر کے بال پیشانی مین کم تہے ایسے شخص کو لغت عرب مین اصلع کہتے ہین جناب
امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بہی اصلع تہے داڑہی اونکی دراز
وانبوہ تہی سینے تک پہونچتی تہی موچہون کے بال کنارۂ لب سے لیتے تہے اور اوسکے حلق کو مکروہ جانتے
اور کہتے کہ یہ باب مثلہ سے ہے بروت انکی وافر تہی اس بات مین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
کے فعل کے ساتہہ تمسک کرتے تہے کیونکہ اونسے مروی ہے کہ جسوقت اونکو کام مہم پیش آتا تو وہ اپنے
بروت کو تاؤ دیتے واقدی نے کہا کہ امام مالک نے نوّے ۹۰ برس کی عمر پائی اور سفید بالون کو خضاب نہین
کرتے تہے اور کبہی حمام کے اندر نہین گئے نہایت خوش لباس تہے اور جامہای عدن کہ ایک شہر ہے
یمن مین اور وہان کے کپڑے بنہایت نفیس و بیش قیمت ہوتے ہین پہنتے تہے اور مصر و خراسان کے

دروازے پر آتا تو اپنی لونڈی سے کہتے جا اور پوچھ کہ فتوی چاہتا ہے یا حدیث اگر کہتا کہ فتوی چاہتا ہون تو باہر آکے اوسکے فتوی کا جواب دیدیتے اور اگر کہتا حدیث چاہتا ہون تو اوسکو بٹھاتے اور تازہ غسل کرتے لباس پاکیزہ پہنتے اور خود کو مطیب و منظف کرتے وسادہ رکھتے وسادی پر باہیبت و وقار جلوس کرتے اوسوقت اجازت دیتے تو وہ شخص آتا اور اوسکو حدیث سنواتے جب اس باب مین گفتگو کی تو فرمایا مین دوست رکھتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کی تعظیم کرون اور اوسکو بیان نہ کرون مگر طہارت پر متمکن ہوکر راہ مین اور کھڑے اور جلدی حدیث نہین کرتے تھے اور فرماتے مین دوست رکھتا ہون کہ جو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث کرتا ہون اوسکو سمجھون باوجود ضعف وکبرسن کے مدینہ منورہ مین سوار نہین ہوتے تھے اور فرماتے مین سوار نہین ہوتا ہون اوس شہر مین جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جثہ مبارک مدفون ہے **حکایت** ابن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایک دن نزدیک امام کے حاضر ہوا اور امام روایت حدیث فرمارہے تھے بچھو نے ڈنک مارا اور دس بار یا زیادہ مارا امام کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا اور زرد پڑگیا لیکن روایت حدیث کی قطع نہین کی اور کوئی لغزش کلام مین ظاہر نہ ہوئی بعد تمامی مجلس اور متفرق ہوجانے لوگون کے مینے کہا یہ کیا تھا فرمایا یہ صبر مینے واسطے اظہار تجلد و دلیری و شکیبائی کے نہین کیا بلکہ محض واسطے تعظیم حدیث شریف کے یہ تحمل کیا **حکایت** سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اونکی مجلس مین حاضر ہوئے اور عظمت و جلال و شوکت و ابہت اوس مجلس کو اور کثرت انوار و برکات کو دیکھا تو یہ قطعہ پڑھا **قطعہ**

یدع الجواب فلا یراجع ھیبۃً	والسائلون نواکس الاذقان
ادب الوقار و عز سلطان التقیٰ	فھو المھاب ولیس ذا سلطان

حکایت بشر حافی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ منجملہ زینت دنیا کے یہ نعمت ہے کہ کوئی کہے حدثنا مالک یعنی اونکی شوکت و ابہت کا رتبہ وہانتک پہونچا ہے کہ اونکا تلمذ مفاخر دنیاوی مین معدود ہے باوجود اسکے کہ حقیقت مین وسائل آخرت و امور دین سے ہے امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ اس بیت کو بہت پڑھا کرتے تھے **ع**

تقلید کی طرف تنزل کرتا ہے یہ بات نفاست علم مین قدح کرتی ہے امام مالک کو کسی نے کہانے پینے
مین نہین دیکھا یہ کام تنہائی مین کرتے اور باوجود اس تمام تمکین و وقار کے حسن خلق مین ساتھ اہل
و اولاد و خدم و حشم کے مرتبۂ عظیم مین تھے اس باب مین اتباع سنت و طریقۂ صحابۂ کرام کی رعایت فرماتے تھے
طلب علم کی حرص اونپر غالب تھی شروع طلب مین کہ سرمایۂ ظاہری اتنا نہ تھا گھر کی چھت او کھاڑ کر اوسکی
لکڑیون کو فروخت کر کے کتاب کے کام مین صرف کرتے بعد اسکے دنیا اونپر ہجوم کر آئی اور فتوح عظیم
ہوئی ابن خلکان نے کہا کہ اونہون نے قرارت بطور عرض کے نافع بن ابی نعیم سے اخذ کی اور
زہری و نافع مولای حضرت ابن عمر و محمد بن منکدر اور جماعت دیگر تابعین و تبع تابعین سے سماعت حدیث
کی اور اونسے اوزاعی و یحیٰی بن سعد نے اخذ کیا اور ہمراہ ربیعہ رای کے نزدیک سلطان کے فتوی
دیا کرتے تھے کہ کم کوئی شخص ہے کہ اوس سے مینے علم سیکھا مگر وہ میرے پاس آیا اور مجھسے فتوی
پوچھا ابن وہب نے کہا کہ مینے مدینہ منورہ مین منادی سنی کہ کوئی شخص فتوی نہ دے لوگون کو مگر
مالک بن انس اور ابن ابی ذئب حفظ بدرجۂ اتم رکھتے تھے فرماتے ایسا نہین ہوا کہ کسی چیز کو مینے اپنے
حافظے مین جگہہ دی ہو اور پھر اوسکو فراموش کیا ہو **حکایت** ابتدار جلوس کی مجلس افتا و تعلیم مین
سترہ برس کی عمر مین تھی کہتے ہین کہ اون دنون مین ایک عورت نے مدینے کی عمدہ عورتون مین سے
قضا کی تھی غسالہ نے جسوقت نہلانے مین اوسکی شرمگاہ پر ہاتھہ رکھا تو کہا کہ یہ فرج کیا زنا کار تھی
ہاتھہ فرج سے چپک گیا ہر چند تردد و تلاش کیا ہاتھہ اوس جگہہ سے جدا نہوتا تھا فقہا و علما کی طرف
رجوع کر کے چارہ کار چاہا سب کے سب علاج سے عاجز ہوئے حضرت امام حقیقت کو سمجھہ گئے فرمایا اس
غسالہ کو قذف کی حد لگاؤ اسی درے لگائے کہ ہاتھہ فرج سے جدا ہو گیا اوس دن سے انکی امامت
و ریاست لوگون کے ذہن مین مستقر و راسخ ہو گئی فرماتے تھے کہ مینے اپنے ہاتھہ سے ہزار حدیثین لکھی ہین
ابن حبیب کہ اونکے اصحاب برگزیدہ سے ہین کہتے ہین کہ امام تمام مجلس افادہ و اسماع حدیث مین ایک
طور پر جلوس فرماتے تھے زانو نہین بدلتے تھے واسطے تادب کے ساتھہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے اونکو اس باب مین نہایت احتیاط تھا جب کوئی شخص واسطے طلب علم کے اون کے

پیش آئے مالک بن انس سے پوچہہ **حکایت** اسی کتاب مین ہے کہ ابو عبداللہ مولای لیشیین کہ آدمی
متقی و عابد تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا دیکہا کہ آپ مسجد مین تشریف رکہتے ہین
اور لوگ آپکے گرد حلقہ مارے ہوئے ہین اور امام مالک آپکے روبرو کہڑے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے آگے مشک کہا ہوا ہے آپ اوس مشک سے مٹہی مٹہی امام کو عنایت فرماتے ہین امام بطریق نثار اوسکو
لوگون پر چہڑکتے ہین تعبیر اسکی دل مین ایسی آئی کہ علم نبوی اول امام مالک مین ظاہر ہوا بعد اسکے اونکے
واسطہ سے دوسرے لوگون کو پہونچا **حکایت** محمد بن رمح مصری اوستاد مسلم صاحب صحیح نے کہا کہ
ایک دن مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا اور عرض کیا کہ ہم لوگ مالک ولیث کے حق
مین مختلف ہین کہ ان دونو مین سے کون زیادہ تر عالم ہے فرمایا مالک میرے تخت کا وارث ہے اوسوقت مین
ایسا سمجہا کہ گویا مراد تخت سے علم ہے **حکایت** واقدی نے کہا کہ امام مالک اول مسجد مین آتے جمعہ و
جنائز کی نمازون مین حاضر ہوتے بیمارونکی عیادت کرتے اور بعض حقوق اونکے ادا فرماتے مسجد مین
جلوس کرتے لوگ اونکے پاس جمع ہوتے تہے بعد اسکے بیٹہنا ترک کیا نماز پڑہکر گہر چلے جاتے اور جنائز
مین نہ آتے بلکہ اونکے گہر والون کی تعزیت کرتے بعد اسکے یہ سب چہوڑ دیا جب اسمین گفتگو کی تو فرمایا
لیس کل الناس یقدر ان یتکلم بعذرہ یعنی سب لوگ اپنا عذر بیان نہین کرسکتے ہین **حکایت**
ہارون رشید نے امام مالک کو تین ہزار دینار دئے اور کہا میرے ہمراہ مدینہ سے باہر چلو تاکہ تمسے علم دین کا فائدہ
حاصل کرون امام نے فرمایا مین ساری دنیا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینے پر اختیار
نہین کرتا ہون یہ تیرے دینار ہین تو چاہے تو لیلے چاہے اونکو چہوڑ دے **حکایت** ہارون
رشید نے امام مالک سے کہا کہ آپ ہمارے پاس آیا کرین تاکہ ہمارے بچے آپ سے سنین یعنی موطا کو
فرمایا اے امیر المومنین یہ علم تمسے باہر آیا ہے تم چاہو اوسکا اعزاز کرو تو وہ معزز ہوگا تم چاہو ذلیل
کرو تو وہ ذلیل ہوگا العلم یوتی ولا یاتی یعنی علم کے پاس آتے ہین علم خود نہین آتا ہارون نے
کہا سچ کہتے ہو اور اطفال کو فرمایا کہ مسجد مین جاکر ہمراہ دوسرون کے سنین امام مالک تبع تابعین سے
ہین بعض نے اونکو تابعین سے شمار کیا ہے کیونکہ اونہون نے عائشہ دختر سعد بن ابی وقاص

بستان المحدثین مین فرمایا ہے کہ یہ شعر باب حکمت سے ہے کہ مضمون حدیث نبوی کو نظم فرمایا ہے منجملہ
اونکے کلام کے ایک یہ ہے کہ لیس العلم بکثرۃ الروایۃ انما ھو نور یضعہ اللہ فی القلب
یہ کلمہ انکا ایک تحقیق رکھتا ہے بس عمیق کما لا یخفی ایک دن اونسے پوچھا کہ آپ طلب علم مین کیا
فرماتے ہین فرمایا حسن جمیل لکن انظر ما یلزمک من حین تصبح الی ان تمسی فالزمہ
اونکے اس کلام مین بھی غور کرنا چاہیے اور فرمایا لا ینبغی للعالم ان یتکلم بالعلم عند من لا
یطیقہ فانہ ذل واھانۃ للعلم انتھی تمام عمر حد حرم مدینہ منورہ مین قضای حاجت نہین کی حرم
شریف سے باہر جاتے تھے مگر مرض وضرورت مین اونکی مجلس مین شور وغوغا اور آواز بلند نہین ہوتی
تھی اور خود کسی پر نہین پڑہتے تھے تلامذہ پڑہتے اور خود سنتے تھے یہ تقید اس واسطے تہا کہ اونکے
زمانے مین ایک جماعت اہل عراق کی قرارت علی الشیخ کو وجوہ تحمل حدیث سے شمار نہین کرتے تھے
اور لفظ شیخ سے سماع چاہتے تھے اوس جماعت کے وہم دور کرنے کو اکثر علماء مدینہ منورہ وحجاز نے
یہ روش اختیار کی تھی ورنہ قدیم مین نزدیک محدثین کے قرارت الشیخ علی التلمیذ مروج ومعمول تھی باوجود
اسکے یحیی بن بکیر نے چودہ بار کتاب موطا کو امام مالک سے بقرارت اونکی سنا **حکایت** ابو عروہ
نے کہا ہے کہ مین ایک دن امام مالک کے پاس تہا کہ ایک شخص آیا اور عیوب ونقائص صحابہ رضی اللہ
عنہم کے ذکر کرنے لگا امام نے اوس سے فرمایا سُن اور یہ آیت کریمہ پڑہی محمد رسول اللہ والذین
معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم اور یہانتک پہونچے لیغیظ بھم الکفار اور فرمایا کہ جو شخص
اصحاب پیغمبر کے ساتھہ باطن مین بُرا ہو اور اونسے ناخوش زندگی کرے تو وہ اس لفظ مین داخل ہے
اسکو سمجھ لے **حکایت** حافظ ابو نعیم اصفہانی رضی اللہ عنہ نے حلیۃ الاولیاء مین بسند صحیح امام
مالک کے ذکر مین کہا ہے کہ ایک شخص نے اصحاب ابن مبارک سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو خواب مین دیکہا عرض کیا یا رسول خدا آپ کا زمان برکت نشان منقضی ہوچکا اب اگر
امور دین مین ہمکو کوئی شک وشبہہ دل مین آئے تو کس آدمی سے تحقیق کرین فرمایا کہ جو مشکل تجکو

ف شعبی از اولاد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ۲۷۷

عوف بن قاسط بن مازن بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل بن
قاسط بن ہنب بن اقصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان شیبانی مروزی
اِنکے نسب مین صحیح یہی ہے اِنکی والدہ شریفہ حالت حمل مین بلدہ مَرو سے نکلین اور بغداد مین آئین۔
ربیع الاول کی بارہوین یا دسوین تاریخ ۱۶۴ھ ہجری کو یہ پیدا ہوئے بعض نے کہا کہ مَرو ہی مین متولد ہوئے
اور بحالت شیرخوارگی بغداد کو لیگئے یہ امام محدثین روی زمین ہین انہون نے اپنی مسند مین وہ حدیثین
جمع کی ہین کہ اِنکے غیر کو اتفاق نہین ہوا اور انکو الف الف حدیثین یاد تہین یہ امام شافعی رضی اللہ
عنہ کے اصحاب سے ہین ہمیشہ اونکے مصاحب رہے یہانتک کہ امام شافعی نے مصر کی طرف سفر کیا اِنکے
حق مین فرماتے تھے کہ مین بغداد سے نکلا اور مینے وہان اِنسے زیادہ تر متقی و فقیہ نہین چھوڑا حضرت
شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح نے اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ شریف مین لکھا ہے کہ امام احمد حدیث
وفقہ و زہد و ورع و عبادت مین پیشوا و مقتدا تھے اِنہین کے سبب سے صحیح سقیم سے اور مجروح معدل
سے پہچانا گیا اِنکا نشو و نما بغداد مین ہوا دس دیار مین طلب علم و تحصیل حدیث کی اور جب اوس طرف
کے مشائخ کی سماع حدیث سے فارغ ہوئے تو واسطے تحصیل سند عالی اور سماع حدیث کے اپنے
وطن سے طرف کوفہ و بصرہ و مکہ و مدینہ و یمن و شام و جزیرہ کے رحلت کی اِن شہرون کے علماء
و مشائخ سے کتابت و سماع حدیث فرمائی یزید بن یحییٰ بن سعید بن قطان اور سفیان بن عیینہ اور بہت
خلائق سے روایت رکہتے ہین اور اِنسے مشائخ عظام و علماء اعلام روایت رکہتے ہین جیسے محمد بن
اسمعیل بخاری و مسلم بن حجاج قشیری و ابو زرعہ و ابو داؤد سجستانی اور غیر اِنکے اسحٰق بن راہویہ رحمہ اللہ
نے اِنکے حق مین کہا ہے کہ احمد بن حنبل حجت ہین درمیان خدا اور بندگان خدا کے روی زمین پر
احمد سعید دارمی نے کہا مینے کسی جوان کو نہین دیکہا کہ وہ زیادہ تر حافظ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی حدیث کا احمد بن حنبل سے اِنکا مسند درمیان لوگون کے مشہور و معروف ہے اور اِنکی
کتاب انہین کے زمانے مین اعلیٰ و ارفع و اجمع کتب تہی ابوداؤد سجستانی سے منقول ہے کہ کہا مجالست
ساتھ احمد بن حنبل کی مجالست آخرت کی ہے اور کسی چیز کی امور دنیا سے اونکی مجلس مین یاد نہوتی تہی

رضی اللہ عنہا کو دیکھا ہے اور وہ صحابیات مین تہین یہ کبہی مدینہ منورہ سے باہر نہین گئی مگر ایک بار حج کے واسطے مدت العمر مسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور روضہ شریف مین درس کہتی تہی **حکایت** حافظ ابو عبد اللہ حمیدی نے جذوۃ المقتبس مین قعبنی سے روایت کیا ہے کہ مین امام کے پاس آیا اونکے مرض موت مین اور سلام کر کے بیٹہہ گیا مینے دیکہا کہ وہ روتے ہین مینے کہا آپ کیون روتے ہو فرمایا مین کیون نہ روؤن مجہسے زیادہ تر حقدار رونیکا کون ہے قسم ہے خدا کی مین دوست رکہتا ہون کہ عوض ہر فتوی و مسئلے کہ مینے اپنی رای سے کہا ہے مجہکو کوڑے مارے جاتے مجہے گنجایش تہی اوس امر مین جسکی طرف مینے سبقت کی کاش مین فتوی نہ دیتا **حکایت** امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ میری پہوپہی نے مجہسے کہا کہ مینے آجکی رات ایک عجیب خواب دیکہا ہے گویا کوئی کہتا ہے کہ آجکی رات وہ شخص جو کہ ساری زمین والون سے علم و فقہ و دین مین زیادہ تہا مر گیا جب مینے اوس رات کا حساب کیا تو وہ رات امام مالک کی وفات کی تہی اونکی وفات سنہ یکصد و ہفتاد و نہ ہجری مین ہوئی کسی بزرگ نے اونکے تولد و عمر و وفات کی تاریخ اس رباعی مین نکالی ہے **رباعی**

	نعم الامام السالک		فخر الایمۃ مالک
	وفاتہ فاز مالک		مولدہ نجم الھدی

ابن الفرات نے اپنی تاریخ مین کہا ہے کہ دہم ربیع الاول کو وفات ہوئی اور ولادت ۹۰ سنہ نوے یا پچانوے مین اور سمعانی نے کہا تر انوے یا چورانوے مین بقیع مدینہ منورہ مین مدفون ہوئے جناب توفیق دام مجدہ فرماتے ہین کہ جب ۱۲۸۶ سنہ ہجری مین بحضور مدینہ منورہ شرف اندوز ہوا تو اونکے مزار مبارک پر کہ اندر گنبد رفیع کے ہے پہونچکر دعای ماثور و فاتحہ پڑہی و للہ الحمد یہ تلخیص ہے اتحاف النبلاء کی امام عالی مقام کے مناقب بسیار و بیشمار ہین ایمہ دین نے اس باب مین مستقل کتابین لکہی ہین حطہ و تاج مکلل و بستان المحدثین مین بہی خوب بسط سے انکا ترجمہ لکہا ہے رحمہ اللہ تعالی +

ترجمہ امام احمد رضی اللہ عنہ صاحب مسند

ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبد اللہ بن حیان بن عبد اللہ بن انس بن

حکایت ابوالفرج بن جوزی نے کتاب اخبار بشر بن حارث حافی کے باب چھیالیس مین ذکر کیا ہے کہ
ابراہیم حربی نے حدیث کی کہا کہ مینے بشر حافی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا گو یا وہ باب مسجد رصافہ سے خارج
ہوئے اور اونکی آستین مین کوئی شئی حرکت کرتی تہی مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور
میرا اکرام کیا مینے کہا کہ آپ کی آستین مین یہ کیا ہے کہا ہمپر رات کو احمد بن حنبل کی روح آئی سو اوسپر دُر و یاقوت
نثار ہوئے پس یہ اونہین سے ہین جو مینے اوٹہا لیئے تہے مینے کہا کہ یحیی بن معین و احمد بن حنبل نے کیا
کیا کہا مین نے اونکو چہوڑا ہے کہ اونہون نے رب العالمین کی زیارت کی اور اونکے لیئے دسترخوان رکہے
گئے ہین مینے کہا کہ تمنے کیون اونکے ساتہہ نہ کہایا کہا اوسنے جان لیا کہ کہانا میرے نزدیک بی قدر ہے اسلئے
اوسنے اپنی وجہ کریم کی طرف نظر کرنا میرے لئے مباح کر دیا ہے انتہٰے یہ خواب اور اسکے سوا اور خواب آخر
کتاب مین مذکور ہین امام احمد رضی اللہ عنہ کے دو فرزند تہے عالم کامل ایک صالح دوسرے عبداللہ اول
صالح کا انتقال ہوا رمضان ۲۶۶؁ھ دوسو چہیاسٹھ کو اصفہان مین اور وہ وہانکے قاضی تہے ولادت
اونکی ۲۰۳؁ھ دوسوتین مین ہوئی تہی او عبداللہ ۲۹۰؁ھ دوسونوے تک باقی و زندہ تہے اونکی وفات روز
یکشنبہ ہشتم جمادی الاولی یا اُخری بعمر ۷۷؁ سال ہوئی اُنکی کنیت ابوعبدالرحمن ہے امام احمد انہین کے
ساتہہ کنیت کیئے جاتے تہے انہین نے اپنے والد کی مسند کو ترتیب دیا اور اوسپر زیادہ کیا رحمہم اللہ تعالی

ترجمۂ امام بخاری صاحب جامع صحیح رضی اللہ تعالی عنہ

محمد بن ابی الحسن اسمعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن احنف جعفی بالولا بخاری حافظ حجہ علم حدیث مین صاحب
جامع صحیح و تاریخ طلب حدیث مین طرف اکثر محدثین اعصار کے رحلت کی خراسان و جبال و مدن و عراق
و حجاز و شام و مصر مین لکہا بغداد مین آئے وہان کے لوگ اونکے پاس جمع ہوئے اونکے فضل کا اعتراف
کیا او علم روایت و درایت مین اونکے تفرد کی شہادت دی حمیدی نے جذوۃ المقتبس مین اور خطیب نے تاریخ
بغداد مین ذکر کیا ہے کہ جب بخاری بغداد مین پہونچے تو اہل بغداد نے کہ اصحاب حدیث تہے اونکی خبر سُنی واسطے
امتحان کے متن و اسناد ایک سو حدیث کے مقلوب کئے اور ایک حدیث کا متن دوسری حدیث کی اسناد کو
دیا اور وہ سو حدیثین بحساب فی کس دس حدیث کی دس آدمیون کے سپرد کین اور کہا کہ تم ان حدیثون

حکایت کہتے ہین کہ اونہون نے فقر اختیار کیا تہا ستر برس اوسپر صبر کیا کسی آدمی سے کوئی چیز
قبول نہین کی محمد بن موسی کہتے ہین کہ حسن بن عبدالعزیز کے لئے اونکی میراث ایک لاکہہ دینار زر سرخ
مصر سے لدواکر بغداد بہیجے اونہون نے اونمین سے تیس توڑے سونے کے کہ ہر ایک ہزار اشرفی کا تہا
واسطے امام احمد کے بہیجے اور کہا ای ابو عبداللہ یہ وجہ مجہکو میراث حلال سے پہونچے ہین تم انکو لے لو
اور اپنے عیال پر خرچ کرو امام احمد نے کہا مجہکو کچہہ حاجت نہین ہے اور اوسمین سے کچہہ قبول نہین کیا

گر بآبِ چشمۂ خورشید دامن تر کنم	٥	گرچہ گرد آلود فقرم شرم باد از ہمتم

باب صبر وتوکل واستغنا و ورع واحتیاط مین حکایات عجیب وغریب اونسے نقل کی ہین وہ دلالت
کرتی ہین اسپر کہ وہ درجۂ علیا و مرتبۂ قصوی کو پہونچے ہوئے تہے رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً کاملۃً
اقوای حجج واسنای براہین وعلو مقام ورفعت مکان وقوت مذہب واجتہاد اس امام اجل واکرم
سے یہ بات ہے کہ شیخ شیوخ وقدوۂ اولیا وقطب اقطاب وفرد احباب حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر
جیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ اونکے مذہب کے حامل وتابع اونکے اقوال کے ہین بہجۃ الاسرار مین اونکے
مناقب مین لکہا ہے وکان یفتی علی مذہب الشافعی واحمد بن حنبل یہان سے ظاہر
ہوتا ہے کہ آنحضرت[له] کا اجتہاد تہا کہ ان دونون مذہب مشہور سے ایک کے ساتہہ موافقت رکہتا تہا
مقرر وہی بات ہے کہ وہ حنبلی مذہب ہین اور ذکر اونکا حنابلہ مین واقع وثابت ہے غرضکہ مناقب انکے
بحد ہین ایک جماعت نے انکے ترجمہ مین کتابین مستقل تالیف کی ہین یہ بطور نمونہ کے اتحاف النبلاء
سے نقل کیا گیا ہے حطہ وتاج مکلل وغیرہ مین نہایت بسط کے ساتہہ انکا ترجمہ منقول ہے وفات
انکی روز جمعہ بارہوین ربیع الاول یا تیرہوین یا ربیع الآخر ۲۴۱ھ دو سو اکتالیس ہجری کو بغداد مین
ہوئی مقبرۂ باب حرب مین مدفون ہوئے باب حرب منسوب ہے طرف حرب بن عبداللہ کے یہ ایک شخص
تہے اصحاب ابو جعفر منصور سے اور محلۂ حربیہ بہی اسی دروازے کی طرف منسوب ہے قبر امام احمد کی
وہان مشہور ہے یزار ویتبرک بہ جب ہمراہیان جنازۂ امام کا شمار کیا تو آٹہہ لاکہہ مرد اور ساٹہہ ہزار عورتین
تہین کہتے ہین کہ اونکے وصال کے دن بیس ہزار نصرانی ویہودی مسلمان ہوگئے قالہ ابن خلکان

له یعنی حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ

زیادہ تر حدیث کا جاننے والا اور زیادہ تر یاد رکھنے والا اون سے بعض علماء نے کہا ہے کہ وہ ایک
آیت تھی آیات الٰہی سے کہ روی زمین پر چلتی ہے انکے والد ابرار اخیار واہل روایت سے تھے ابن مبارک
کے ساتھہ صحبت رکھتے اور اونکو روایت حدیث کی اصحاب امام مالک اور اونکے طبقے سے تھے اور مستجاب الدعوۃ
تھے یہانتک کہ بارہا کہتے خداوندا میری دعاؤن کو مستجاب مت کر اور کچھہ واسطے آخرت کے رکھہ چھوڑ انکی
والدۂ شریفہ بھی مستجاب الدعوت تھین کہتے ہین کہ دس برس کی عمر مین ملہم بحفظ حدیث ہوئے
گیارہوین برس مین اپنے شیخ کی غلطی بیان کی سولہ برس کی عمر مین کتاب ابن مبارک و وکیع حفظ کر ڈالے
اور کتب اصحاب رای پر اطلاع پائی اوسوقت انکے والد مع والدہ و برادر انکو واسطے حج کے لے گئے
اٹھارہ برس کے سن مین کتاب قضایای صحابہ و تابعین تصنیف کی بعد اسکے مدینۂ منورہ مین حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی قبر معطر و منور و مطہر کے نزدیک تاریخ کبیر تالیف فرمائی چاندنی راتون مین لکھتے واسطے
سماع وقرارت حدیث شریف کے متعدد سفر بلاد اسلام کے کئے اونسے منقول ہے کہ کہا مینے دوبار واسطے
استفادۂ حدیث شریف کے مصر وشام کا سفر کیا اور چار بار بصرے مین آیا اور چھہ برس حجاز مین اقامت
کی اور مین شمار نہین کرسکتا ہون کہ کتنی بار ہمراہ محدثون کے کوفہ و بغداد مین آیا اور فرمایا کہ مین ایک
ہزار اسّی آدمیون سے روایت رکھتا ہون اور حفظ کتاب حدیث کا اونسے کیا ہے اور اس عدد مین
غیر صاحب حدیث کا نہ تھا مشائخ انکے پانچ طبقے پر ہین تبع تابعین[۱] و اتباع تبع[۲] و اقران[۳] اور اصحاب[۴]
اونکے اور بعض[۵] اونکے شاگرد ہین کہ اونسے بھی روایت کی ہے اونسے منقول ہے کہ فرمایا محدث کامل
نہین ہوتا ہے یہانتک کہ لکھے اپنے مِن فوق اور اپنے مثل اور اپنے مِن دون سے اور بہت سے
خلائق اونسے روایت حدیث رکھتے ہین جیسے مسلم اپنے غیر صحیح مین اور ترمذی و ابن خزیمہ و فربری
اور انکے سوا اور ہین اور قریب ایک لاکھہ آدمیون کے بخاری سے حدیث کی روایت رکھتے ہین
ذکر کیا ہے کہ امام بخاری بغایت متمول تھے بسبب اوس مال کے جو اونکو اپنے والد کی میراث سے پہونچا
تھا اور جوانمرد و سخی و صاحب مروت و متورع و محتاط تھے سارے امور مین اور فقراء پر تصدق کرتے
طالبان علم حدیث شریف کی بہت رعایت فرماتے تھے اور بغایت کم کھاتے تھے مروی ہے کہ ایکبار

کو مجلس معین مین بخاری سے پوچھو جب مجلس حدیث منعقد ہوئی اور اصحاب حدیث کہ اونمین بعض غربای
خراسان وغیرہ بھی تھے حاضر ہوئے ایک آدمی نے اون دس آدمیون سے نکل کر ایک حدیث
اون حدیثونمین سے پوچھی بخاری نے کہا لااعرفہ یعنی مین اس حدیث کو نہین پہچانتا ہون دوسری
حدیث کا پوچھا یہی جواب پایا یہانتک کہ ساری حدیثون کا سوال کر کے فارغ ہوا فقہای مجلس سے
بعض نے بخاری کی فطانت کا حکم لگایا بعض نے عجز و تقصیر کا حکم کیا اسکے بعد دوسرا آدمی اوٹھا
اور ایک حدیث کا پوچھا بخاری نے کہا لااعرفہ پس ہر حدیث کو سائل نے یکی بعد دیگری پیش کیا
یہانتک کہ اپنی دس حدیثون سے فارغ ہوا اور بخاری اس طرح لااعرفہ کہتے تھے بعد اسکے تیسرا چوتھا
آدمی اوٹھا اور پوچھا یہانتک کہ دس کے دس آدمی فارغ ہو گئے اور کوئی باقی نرہا بخاری نے سائل
اول کی طرف توجہ کی اور کہا کہ تیری پہلی حدیث ایسی اور دوسری ایسی ہے یہانتک کہ دسون کو بیان
کیا ہر متن کو اوسکی اسناد کی طرف اور ہر اسناد کو اوسکے متن کی طرف قلب کیا اسی طرح دوسرون کے
ساتھہ کیا لوگ اونکے فضل وحفظ کے مقر و مذعن ہوئے ابن صاعد جب بخاری کا ذکر کرتے تو کہتے
الکبش النطاح یعنی مینڈھا سینگ مارنے والا ابو یعلی خلیلی نے کہا یعنی کتاب الارشاد مین کہ ولادت
بخاری کی بارہوین رات شوال روز جمعہ بعد نماز عشا ۱۹۴ھ ایک سو چورانوے مین ہوئی ایک مرد لاغر جسم
تھے نہ دراز نہ کوتاہ اول شخص جو انکے لوگون مین سے مسلمان ہوا وہ مغیرہ ہین اول مجوسی تھے یمان
جعفی والی بخارا کے ہاتھہ پر اسلام لائے اس واسطے بخاری کی نسبت طرف جعفی کی کہتے ہین بخاری پیشوا
ومستند افن حدیث اور اہل حدیث کے تھے اشعۃ اللمعات مین لکھا ہے کہ اونکے لقب درمیان محدثین کے
امیر المومنین فی الحدیث اور ناصر الاحادیث المصطفویہ وناشر المواریث المحمدیہ ہین علمای زمان نے
اونکی بیحد و اندازہ مدح وتعظیم کی ہے مسلم صاحب صحیح جب اونکے پاس آتے تو کہتے کہ تم مجھے چھوڑ دو تا کہ
مین تمہارے پاؤن کا بوسہ لون ای طبیب الاحادیث اور ای استاذ الاوستاذین اور ای سید المحدثین
ترمذی نے کہا مینے اونکی مثل نہین دیکھا اللہ تعالی نے اونکو اس امت کی زینت کیا ہے ابن المدینی
فرماتے تھے کہ اونہون نے اپنا مثل نہین دیکھا ابن خزیمہ نے فرمایا کہ نہین ہے نیچے کبود می آسمان کے

کہڑے رہنے کا کیا سبب ہے فرمایا انتظار محمد بن اسمعیل یعنی مین محمد بن اسمعیل کا انتظار کر رہا ہون بعد چند دن کے امام بخاری کی وفات کی خبر پہونچی مینے جب اونکی وفات کا وقت تفحص کیا تو وہی گہڑی تہی جو کہ خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے دیکہا تہا ماشاء اللہ تعالی ع

بچہ ناز رفتہ باشد زجہان نیازمندی		کہ بوقت جان سپردن بسر ش رسیدہ باشی	

جب اونکو دفن کر چکے تو اونکی قبر شریف سے مشک اذفر کی خوشبو اوڑی اور اس خوشبو کو ایک مدت اونکی قبر کی مٹی سے سونگہتے تہے لوگ زیارت کے واسطے آتے اور وہانکی خاک تبرکاً لیجاتے تہے یہانتک کہ اونکی قبر شریف مین ایک گڑہا پڑ گیا لوگون نے اوسپر لکڑی کا پنجرہ بنا دیا پہر لوگ اوس پنجرے کے گرد کی مٹی لیجاتے اور وہی خوشبو سونگہتے مدت مدید تک وہ خوشبو باقی رہی ع

ہر جا کہ تو بگذری و بر داری پی	ع	گل روید و لالہ روید اندر پی وے
جمال ہمنشین در من اثر کرد		وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

ذکر ذلک فی اشعۃ اللمعات امام بخاری رضی اللہ عنہ مستجاب الدعوۃ تہے اونہون نے واسطے قاری صحیح کے بہی دعا کی ہے وہ ضرور مستجاب ہوئی ہوگی الحمد للہ کہ یہ عاصی اونکے صحیح کے پڑہنے بلکہ پڑہانے کے ساتہہ موفق ہوا اونکے نفس مبارک سے کہ حق مین قاری کے جاری ہوا کون امید ہے کہ دامنگیر دل کی نہین ہوتی ہے اور نیز یہ بندہ بخاری الاصل ہے اگرچہ یہ نرا اشتراک نسبت ہے ولیکن بر اس اضافت کی خواہی نخواہی مامول و مرجو ہے کما قیل ع

فی الجملہ نسبتی بتو کافی بود مرا		بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس ست	

رزقنا اللہ تعالی علومہم واعمالہم وحشرنا یوم القیامۃ فی زمرتہم واولانا احوالہم انہ قریب مجیب یہ تلخیص ہے اتحاف النبلاء کی انکا ترجمہ حطہ و تاج مکلل مین بہت طویل لکہا ہے طالب راغب ان کتب کی طرف رجوع کر سکتا ہے +

ترجمہ امام مسلم بن حجاج صاحب جامع صحیح

ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری بن ورد بن کرشاد النیسابوری صاحب جامع صحیح ایک امام تہے

نمازیں تھے زنبور نے سترہ بار ڈنک مارا نماز نہیں توڑی امام بخاری رضی اللہ عنہ کے سوای جامع صحیح کے اور کتابیں بھی ہیں جیسے کتاب ادب مفرد وغیرہ اِن دنون مین جناب توفیق دام ظلہ نے کتاب ادب مفرد کا ترجمہ زبان اُردو مین لکھا ہے اور اوسکا نام توفیق الباری لترجمۃ الادب المفرد للبخاری رکھا ہے یہ ترجمہ نہایت سلیس عام فہم خوش عبارت خوش اسلوب ہے حیز طبع مین ہے اللہ سبحانہ اوسکو قبول فرمائے اور توفیق حسن عمل کی روزی کرے اور اونکے فیض کو تادیر گاہ قائم دائم رکھے اور عافیت دارین اور حسن خاتمہ ارزانی فرمائے آمین ثم آمین **حکایت** جسوقت بخاری بخارا سے باہر گئے اور یہ خبر سمرقند مین پہونچی تو سمرقند والون نے ایک خط لکھا اور درخواست کی کہ سمرقند مین تشریف لائیں امام بخاری سمرقند کی طرف متوجہ ہوئے جب قریۂ خرتنگ مین پہونچے تو معلوم ہوا کہ وہان کے لوگ اِنکے رہنے مین اختلاف رکھتے ہین اوس جگہہ توقف کیا کہ دیکھین کہ امر کس بات پر قرار پاتا ہی ایک رات ملاحظۂ اختلاف و اختلاط اخلائق اور اونکے فتنے مین واقع ہونیکے خوف سے ملول دل تنگ تھے بعد نماز تہجد کے دعا کے واسطے ہاتھہ اوٹھائے اور کہا اللھم ضاقت علی الارض بما رحبت فاقبضنی الیک اوسی ماہ مین وہان زخمی ہوئے اور بعد نماز عشا غرۂ شوال ۲۵۶ھ دوسو چھپن شب شنبہ کو وفات پائی اور روز عید الفطر بعد نماز ظہر مدفون ہوئے خرتنگ بفتح خای معجمہ وسکون را ایک گانون ہے سمرقند کے گانون سے اور بخارا ایک شہر ہے مدن ماوراالنہر سے درمیان اوسکے اور سمرقند کے آٹھہ دن کی مسافت ہے کسی شخص نے تاریخ ولادت و وفات و سالہای عمر کے اِس رباعی مین نظم کی ہے

رباعی

کان البخاری حافظا و محدثا	جمع الصحیح مکمل التحریر
میلادہ صدق و مدۃ عمرہ	فیہا حمید و انقضی فی نور

حکایت ابوبکر خطیب بغدادی نے بسند خود عبدالواحد طراد سے نقل کیا ہے کہا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ ساتھہ ایک جماعت کے اصحاب سے کھڑے ہوئے انتظار فرماتے ہین مینے سلام عرض کیا آپنے میرے سلام کا جواب دیا مینے عرض کیا یا رسول اللہ اس جگہہ مین آپ کے

ترجمہ محمد بن عیسیٰ ترمذی صاحب جامع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک السلمی الضریر البوغی الترمذی حافظ مشہور ایک امام ہین اون ائمہ مین سے جو کہ علم حدیث مین مقتدا و پیشوا ہوئے ہین کتاب الجامع والعلل انکی تالیف ہے اتقان و احکام مین انکی مثل بیان کرتے ہین یہ شاگرد ہین امام بخاری کے اور بعض شیوخ مین اونکے مشارک ہین جیسے قتیبہ بن سعید و علی بن حجر و ابن بشار وغیرہ انکو خلیفہ بخاری کہتے ہین انکا تورع و زہد و خوف اتنا تہا کہ اوس سے فوق متصور نہین ہے خوف الٰہی سے کئی سال گریہ وزاری کی اور نابینا ہو گئے **حکایت** انکے حفظ کی صحیح حکایات سے ایک یہ قصہ ہے کہ مکے کی راہ مین ایک شیخ سے ملے سابق اس شیخ سے دو جزو حدیث کے لکہہ لئے تہے اور فرصت عرض و قرارت کی نہین پائی تہی اسوقت شیخ سے درخواست سماع کی کی شیخ نے قبول کیا اور کہا اجزای مرقومہ لاو اور اپنے ہاتہہ مین رکہہ تاکہ مین پڑہون اور اونکا مقابلہ کر اتفاقاً وہ دو جزو گم ہو گئے تہے بسبب کمال شوق کے شاگردونکی طرح بیٹہے اور شیخ نے پڑہنا شروع کیا ناگاہ شیخ نے نظر کی دیکہا کہ اونکے ہاتہہ مین سفید جزو ہین بہت غضبناک ہو کر فرمایا کہ تو مجہسے ٹہٹہا کرتا ہے کہا کہ مینے اپنے اجزای مرقومہ گم کر دئے ہین لیکن حدیثون کو محفوظ رکہتا ہون بہتر لکہے ہوئے سے شیخ نے کہا پڑہ سب کو یاد سے پڑہ دیا تعجب شیخ کا زائد ہوا اور کہا مجہے یقین نہین آتا ہے کہ بمجرد ایک بار سننے کے یاد کرلیتا ہو سابق سے تو یاد رکہتا ہے ترمذی نے کہا امتحان کرنا چاہئے شیخ نے دوسری چہل حدیث اپنے غرائب سے کہ دوسرے کے نزدیک نہین تہی پڑہی اونہون نے وہ تمام مع اونکی اسانید کے فی الفور اعادہ کی اور کسی جگہہ خطا نہین پڑہا اس قسم کا امتحان بارہا در بارہ حفظ واقع ہوا کذا فی البستان وفات امام ترمذی کی روز دوشنبہ شب سیزدہم رجب ۲۷۹ہجری کو ترمذ مین اتفاق ہوا اور سمعانی نے کہا انکی وفات قریہ بوغ مین ۲۷۵ مین ہوئی ابن خلکان نے کہا بوغ بضم بای موحدہ و سکون واو ایک قریہ ہے قرای ترمذ سے چہہ فرسنج پر انتہے بستان المحدثین مین زیادہ لکہا ہے کہ ترمذ ایک شہر قدیم ہے کنارۂ آب مویہ پر کہ اوسکو جیحون و نہر بلخ بہی کہتے ہین اور لفظ ماوراء النہر مین یہی نہر مراد ہوتی ہے ترمذی شاگرد بخاری کے

ایمۂ حفاظ و اعلام محدثین سے طلب علم مین حجاز و شام و عراق و مصر کی طرف سفر کیا اور یحیی بن یحیی نیسابوری اور امام احمد بن حنبل و اسحق بن راہویہ و عبد الله بن مسلمۂ قعنبی وغیرہم سے سماعت کی اور بارہا بغداد مین تشریف لائے بغدادی اونسے روایت رکہتے ہین آخر آنا اونکا بغداد مین ۲۵۹ سنہ ہجری مین تہا ترمذی انسے راوی ہین یہ ثقات حفاظ سے تہے سوای صحیح کے انکی اور تصنیفا بہی ہین انکی ولادت ۲۰۴ھ دوسو چہہ مین ہوئی اور وفات بالاتفاق شام یکشنبہ بست و پنجم رجب سنہ ۲۶۱ دوسو اکسٹھہ مین ہوئی عمر انکی ۵۵ سال کی تہی روز دوشنبہ کو دفن ہوئے **حکایت** کہتے ہین کہ مجلس مذاکرۂ حدیث مین ایک حدیث اونسے پوچہی اوسکو انہون نے نہ پہچانا گہر آئے اپنی کتابون مین اوسکے ڈہونڈہنے کے واسطے مشغول ہوئے کہجورون کا ٹوکرا اونکے روبرو رکہا تہا ایک ایک بطور نقل کے اوٹہا کر کہاتے تہے یہانتک کہ کہجورین تمام ہوگئین اور حدیث کی فکر مین کچہہ شعور نرہا اور حدیث ملگئی یہ کثرت اکل اونکی موت کا سبب ہوگئی **حکایت** ابو حاتم رازی نے کہ اجلۂ محدثین سے ہین جناب مسلم کو خواب مین دیکہا اور اونکا حال پوچہا کہا حق تعالی نے مجہپر جنت کو مباح کردیا ہے جس جگہہ چاہتا ہون رہتا ہون **حکایت** ابو علی زاغونی رحمہ الله کو بعد وفات کے کسی نے خواب مین دیکہا اور پوچہا تمنے کس چیز کے سبب سے نجات پائی کہا بسبب اس جزو کے جو کہ میرے ہاتہہ مین ہے وہ جزو صحیح مسلم کا تہا کذا فی بستان المحدثین جناب توفیق دام ظلہ فرماتے ہین کہ اگر بسبب ایک جزو صحیح مسلم کے عاصیون کو بخشتے ہین تو تعجب نہین ہے کہ وہ لوگ جو تمام جزو اوسکے بلکہ صحاح ستہ بلکہ سوای اوسکے اور بعض کتب حدیث کے اپنے نزدیک رکہتے ہین اور تمام ہمت اونکی اونکے تحصیل و تدریس و مذاکرہ مین بسر ہوتی ہے اور اعتقاد بمنوجب اونکے مضامین کے حاصل کیا ہے یہ خبر نیک سبب اونکی شادی مرگ کا ہوجائے وما ذلک علی الله بعزیز ○

الٰہی تا غفور اسمت شنیدم	گنہ راست شادی مرگ دیدم

اللهم اجعلنا ممن غفرتہم بسبب حدیث النبی صلی الله علیہ وآلہ وسلم والحقنا بہم فی ہذہ الدار و دار السلام برحمتک یا ارحم الراحمین کذا فی اتحاف النبلاء المتقین ٭

کی ہے اور جب رواۃ الاربعۃ بولین تو مراد یہ چار آدمی ہین سوای بخاری و مسلم کے اِنکی چند حدیثین مثلاً
ہین فضل قزوین مین ایک حدیث لائے ہین کہ منکر بلکہ موضوع ہے اِسی جہت سے طعن کی ہے فضل قزوین
مین بہت سی حدیثین آئی ہین کہ وہ سب محدثون کے نزدیک موضوع ہین میسرہ نام ایک شخص نے اونکو
وضع کیا ہے واللہ اعلم

ترجمۂ امام نسائی صاحب سُنن رضی اللہ عنہ

ابو عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر نسائی بہمزۂ مکسورہ بی مد نسبت ہے طرف نسائ
کے کہ ایک شہر ہے خراسان کا اور عرب کبھی اس نسبت مین نسوی کہتے ہین ہمزہ کو واو سے بدل کرتے
ہین قیاس کے موافق بھی یہی ہے لیکن اول اشہر ہے ولادت اِنکی سنہ دو سو چودہ یا پندرہ مین یا اکیس
مین ہوئی علی اختلاف الاقوال یہ ایک شخص ہین حفاظ حدیث و ایمۂ فقہ سے اور مقدم و مشار الیہ و عمدہ
و قدوہ و امام اپنے زمانے کے ہین بلا خلاف انہون نے شیوخ کبار کو پایا ہے خراسان و حجاز و عراق
و جزیرہ و شام و مصر وغیرہ کی طرف گئے ہین اول رحلت اِنکی پندرہ برس کی عمر مین تھے طرف قتیبہ
بن سعید بلخی کے اونکے پاس ایک سال و دو ماہ ٹھیرے اور علم حدیث کا کسب کیا بعد اوسکے اسحق بن
راھویہ و علی بن خشرم و محمود بن غیلان و ابو داؤد سجستانی کی خدمت سے اخذ کیا اور روایت کی اور عبد اللہ
بن امام احمد بن حنبل سے ملاقات فرمائی طحاوی و ابو بکر بن السنی و ابو القاسم طبرانی انکے شاگرد ہین مذہب
شافعی رکھتے تھے جیسا کہ اس پر اونکا منسک دال ہے ابو علی نیسابوری نے کہا کہ مینے اپنے وطن و سفر
مین چار آدمیون کو ایمۂ حدیث سے دیکھا اور اول نسائی کا نام لیا حاکم نے کہا کہ نسائی اپنے زمانے مین افقہ
و اعرف مشائخ تھے ساتھہ صحیح و سقیم آثار و رجال کے ذہبی نے کہا کہ وہ مسلم سے احفظ ہین دار قطنی
نے کہا کہ جن لوگون کا علم حدیث و جرح و تعدیل رُوات حدیث کے ساتھہ ذکر کیا جاتا ہے نسائی اون پر
مقدم ہین انکی کتابین معتبر ہین حدیث و علل مین کتاب سنن اون سب سے زیادہ تر مشہور ہے حاکم نے
کہا کہ اِنکا کلام فقہ حدیث پر اوس سے زیادہ تر ہے کہ ذکر کیا جائے جو شخص اونکی کتاب سنن مین نظر کرتا ہے
وہ اونکے حسن کلام مین حیران ہوتا ہے اور بغایت ورع و پرہیز گار تھے اِسی جگہہ سے یہ بات ہے کہ اپنے

ہین اور اونکی روش سیکھی ہے بصرہ وکوفہ وواسط وری وخراسان وحجاز مین سالہا طلب علم حدیث مین بسر کئے بہت سی تصانیف اس فن شریف مین اونسے یادگار ہین رحمہ اللہ تعالی کذا فی اتحاف النبلاء +

ترجمہ ابن ماجہ صاحب سنن رضی اللہ تعالی عنہ

ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ ربعی بولا قزوینی حافظ مشہور مصنف کتاب سنن در حدیث یہ حدیث مین امام اور علوم حدیث کے عارف اور جو کچھ اوس سے تعلق رکھتا ہے اوس سب کو جانتے تھے عراق و بصرہ وکوفہ و بغداد و مکہ و شام و مصر و ری کی طرف واسطے حدیث لکھنے کے رحلت کی انکی تفسیر قرآن کریم اور تاریخ ملیح ہے اور انکی کتاب ایک کتاب ہے صحاح ستہ سے ۲۰۹ھ ہجری مین پیدا ہوئے جبارۃ بن مغلس وابراہیم بن منذر وابن نمیر وہشام بن عمار اور اس طبقے کے دوسرے اجلہ سے علم حدیث کا اخذ کیا اور ابو بکر بن شیبہ سے استفادہ فرمایا ابو الحسن قطان کہ اونکے سنن کے صاحب روایت ہین اونکے اعیان تلامذہ سے ہین صحیح یہ ہے کہ ماجہ بتخفیف جیم انکی مان تہین پس بن کے اوپر الف لکھنا چاہیے کہ ابن ماجہ صفت محمد کی ہے نہ عبد اللہ کی جیسے عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ ازدی صحابی مشہور اور جیسے اسمعیل بن ابراہیم ابن علیہ معاصر امام شافعی رحمہ اللہ اور انکی وفات پیر کے دن بائیسوین تاریخ رمضان ۲۷۳ھ ہجری کو ہوئی انکے بہائی ابو بکر نے انپر نماز پڑہی اور انکے بیٹے عبد اللہ متولی دفن کے ہوئے اور ربعی بفتح را و سکون بای موحدہ نسبت ہے طرف ربیعہ کے کہ نام چند قبائل کا ہے معلوم نہین کہ انہین سے کونسے کی طرف نسبت ہے قزوینی بفتح قاف وسکون زای نسبت طرف قزوین کے ہے کہ مشہور ترین مدن عراق عجم سے ہے ایک جماعت علما کی وہانسے اوٹھی ہے اشعۃ اللمعات مین لکھا ہے کہ وہ پیشوایان وحافظان حدیث سے ہے اور ثقہ و مجمع بہ ہین اصحاب امام مالک ولیث سے حدیث کا سماع کیا اور حدیث کی طلب مین بلاد کا سفر کیا اور اونکی کتاب کتب اسلامیہ سے ایک کتاب ہے کہ درمیان علماء کے ساتھ اصول و کتب ستہ و صحاح ستہ کی مشہور ہوئی ہین جب محدث کہین کہ رواہ الجماعۃ تو مراد یہ ہے کہ ان چھ آدمیون نے ان چھ کتابون مین روایت

انتہے لفظ ابن خلکان کا یہہ ہے وکان یتشیع فما زالوا یدفعون فی حضنہ حتی اخرجوہ من المسجد وفی روایة اخری یدفعون فی خصیتیہ ودا سوہ ثم حمل الی الرملة فمات انتہی اور جب اونکے خادم اونکو اوٹھا کر گھر لائے تو فرمایا کہ مجھے اسی دم مکہ معظمہ کو روانہ کرو تا کہ مکے مین یا مکہ کی راہ مین مرون کہتے ہین کہ مکے مین وفات پائی اور درمیان صفا و مروہ کے مدفون ہوئے انکی وفات روز دوشنبہ تیرہوین صفر کسی نے کہا شعبان ۳۰۳ ہجری مین ہوئی قالہ الدار قطنی ابونعیم اصفہانی نے کہا کہ جب اونکو دمشق مین روندا تو روندنے کے سبب سے وفات پائی انہون نے کتاب خصائص فضل حضرت علی واہلبیت علیہم السلام مین تصنیف فرمائی اور اکثر روایتین انکی اوس کتاب مین امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے ہین اور نیز دار قطنی نے کہا ہے کہ انکو دمشق مین محنت پہونچی پس شہادت پائی اور مکے مین انتقال کیا کسی نے کہا رملہ مین ارض فلسطین سے بعض نے کہا کہ اونکی نعش کو رملہ سے مکے مین پہونچایا واللہ اعلم رضی اللہ عنہ کذا فی الاتحاف

ترجمہ ابو داؤد صاحب سنن رضی اللہ تعالی عنہ

ابو داؤد سلیمان بن اشعث بن اسحق بن بشیر ازدی سجستانی رحمہ اللہ ایک حافظ ہین حفاظ حدیث شریف وعلم علل حدیث سے درجہ عالیہ مین تھے نسک وصلاح سے گشت بلاد کا کیا اور عراقیون خراسانیون سے شامیون مصریون جزریون سے لکھا انکے سنن کتاب قدیم ہے جسکو بغداد مین تالیف کیا اور اوس ناحیہ کے لوگون نے اوسکی روایت اونسے کی اور امام احمد پر اوسکو عرض کیا اور اونہون نے اوسکو جید و مستحسن کہا اون سے منقول ہے کہ مین پانصد ہزار حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قید کتابت مین لایا اور اپنے سنن کو اونسے نکالا اور اوس کتاب مین چار ہزار چہ سو حدیث کو وارد کیا جو کہ صحیح ہین یا مقارب صحیح انکے مذہب مین اختلاف ہے ابو اسحق شیرازی نے اونکو طبقات الفقہا مین منجملہ اصحاب امام احمد شمار کیا ہے اور بعض کہتے ہین کہ شافعی تھے ابراہیم حربی نے کہا کہ جب ابو داؤد نے کتاب سنن تصنیف کی تو حدیث واسطے اونکے مثل لوہے کے واسطے داؤد علیہ السلام کے نرم و آسان ہوگئی حافظ ابو طاہر سلفی نے اس مضمون کو نظم کیا اور کہا **نظم**

سنن مین حارث بن مسکین سے روایت کرتے ہین جو کہ عالم صالح اور قاضی مصر تھے باین طریق کہ قرئ
علیہ وانا اسمع اور یون نہین کہتے کہ حدثنا و اخبرنا جسطرح وقت روایت کے اپنے دوسرے مشائخ سے
کہتے ہین اسلیئے کہ درمیان اونکے اور حارث کے کچہہ خشونت ہوگئی تھی اونکی مجلس مین ظاہر نہین ہو سکتے
تھے پس اونکی روایت کے وقت گہر کے کونے مین چہپکر اس طور پر حدیث سنتے تھے کہ حارث کی آواز کو تو
سنین اور اپنا شخص اونپر ظاہر نہ کرین عراقی نے فرمایا ہے کہ انکے طریقے مین اتساع ہے تخریج احادیث مین
اون لوگون سے جو کہ مختلف فیہ ہین اور انہون نے کہا ہے کہ میرے نزدیک آدمی متروک نہین ہوتا ہے
مگر اوسوقت کہ سب اوسکے ترک پر اتفاق کرین اور اگر ایک توثیق کرتا ہے اور دوسرا تضعیف تو مین اوسکو
بسبب تشدید بعض کے ترک نہین کرتا ہون کہتے ہین کہ ابوداؤد بہی اسی راہ پر چلتے ہین بعض مواضع
مین کہ ابوداؤد و ترمذی نے اخراج حدیث کا کیا ہے نسائی اوس سے اجتناب کرتے ہین بلکہ اخراج حدیث
سے بعض رجال شیخین کے بہی اجتناب فرماتے ہین بالجملہ یہ ایک بزرگ ہین بزرگان حدیث سے صوم داؤدی
پر مواظبت و مداومت رکہتے تھے اور باینہمہ کثیر الجماع تھے انکی چار بی بیان تہین نزدیک ہر ایک کے
ایک رات بسر کرتے تھے اور لونڈیان بہی بہت تہین قالہ ابن عساکر مصر سے انکا نکلنا ماہ ذیقعدہ
۳۰۲ تین سو دو مین ہوا **حکایت** تاریخ ابن خلکان و تاریخ امام یافعی رضی اللہ عنہ و اشعۃ اللمعات و
بستان المحدثین وغیرہا مین انکی موت کا سبب یہ لکہا ہے کہ جب تصنیف مناقب مرتضوی یعنی خصائص
کبری سے فارغ ہوئے تو چاہا کہ اوس کتاب کو جامع دمشق مین برملا بیان کرین تاکہ جو لوگ اوس جگہہ
کے بسبب طول سلطنت بنی امیہ کے اوس دیار مین مائل طرف مذہب نواصب کے ہوئے ہین ہدایت
پا جائین کسی قدر اوس کتاب سے ذکر کیا تہا کہ ایک سائل نے کہا کہ مناقب امیر المومنین معاویہ مین بہی کچہہ
تمنے لکہا ہے انہون نے کہا اما یرضی معاویۃ ان یخرج راسا براس حتی یفضل یعنی معاویہ کو
یہی بس ہے کہ سر بسر نجات پائین اونکے مناقب کہان ہین ایک روایت مین یہ آیا ہے کہ یہ کلمہ کہا ما
اعرف لہ فضیلۃ الا لا اشبع اللہ بطنہ عوام لوگون نے اونکو تشیع کی تہمت لگا کر لکد کوب
کیا بستان المحدثین مین فرمایا ہے کہ چند ضرب اونکے خصیتین مین پہونچی کہ بسبب اونکے نیم جان ہو گئے

طرف سجستان یا سجستانہ کے ہے جو کہ ایک قریہ ہے قرای بصری سے انتہے البستان المحدثین مین فرمایا ہے کہ ابن خلکان باوجود کمال تاریخ دانی و تصحیح انساب کے اس نسبت مین اونکو غلط ہوا شیخ تاج الدین سبکی نے بعد نقل اونکی عبارت کے کہا ہے کہ یہ وہم ہی اور صواب یہ ہے کہ یہ نسبت ہے طرف اقلیم معروف کے جسکی سرحد بلاد ہند سے ملی ہوئی ہے انتہی یعنی یہ نسبت طرف سیستان کے ہے جو کہ ایک ملک مشہور ہے مابین سند وہرات متصل قندہار کے اور چشت کہ مکان بزرگان چشتیہ کا ہے وہ بہی اس ملک مین واقع ہے اور بست قدیم الزمان مین پای تخت اوس ملک کا تہا اور عرب اس ملک کی نسبت مین سجزی کبہی کہتے ہین انتہے کذا فی اتحاف النبلاء

ترجمہ ابوداؤد الطیالسی رضی اللہ عنہ

سلیمان بن داؤد بن جارود طیالسی اصل مین شہر فارس کے تہے آخر کو بصرے کی سکونت اختیار کی وہان کے محدثون سے جیسے شعبہ وہشام دستوائی وابن عون وغیرہم بہت سی روایات رکہتے ہین احادیث طویلہ کو بہت خوب یاد رکہتے تہے اس صفت مین اپنے اہل زمان مین معروف وممتاز تہے علم حدیث ہزار شیخ سے اخذ کیا اور اونسے بہت سی خلق نے روایت کی اور منتفع ہوئے کہتے ہین کہ جو کچہہ اونسے لکہا ہے شمار مین چالیس ہزار حدیث کو پہونچا ہے یعنی مع طرق وآثار موقوفہ کے یحیی بن معین وابن مدینی وفلاس ووکیع اور دوسرے علماء اسمای رجال نے اونکی تعدیل وتوثیق مفرط کے ہے حق یہ ہے کہ وہ اسی قسم کے آدمی تہے ساٹہہ برس زندہ رہے سنہ ۲۰۴ دوسو چار مین انتقال کیا یہ ابوداؤد صاحب سنن کے غیر ہین کیونکہ یہ اونپر بہت زمانہ مقدم ہین جیسا کہ انکی تاریخ وفات سے ظاہر ہے اصحاب صحاح ستہ غالباً اونسے بیک واسطہ روایت کرتے ہین کذا فی بستان المحدثین

ترجمہ ابونعیم صاحب کتاب حلیۃ الاولیاء رضی اللہ عنہ

ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحق بن موسی بن مہران اصبہانی حافظ مشہور صاحب کتاب حلیۃ الاولیاء اعلام محدثین واکابر حفاظ دین وثقات صوفیہ متقین سے ہین سنہ ۳۳۶ ہجری مین پیدا ہوئے چہہ برس کی عمر مین مشائخ عمدہ حدیث نے بطریق تبرک اونکو اجازت دی اور جب جوان ہوئے تو اجلہ مشائخ سے

لامام اهلیه ابی داؤد	ان الحدیث وعلمه بکماله
لنبی اهل زمانه داؤد	مثل الذی لان الحدید وسبکه

حکایت سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ انکے پاس آئے اور کہا مین تمسے ایک کام رکھتا ہون کہا کیا ہے کہا اگر اتم کرو باامکان کہا اگر ممکن ہے تو مین ضرور کرونگا کہا تم اپنی زبان نکالو کہ جسکے ساتھہ تمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث کی ہے کہ مین اوسکو بوسہ دون ابوداؤد نے زبان نکالی تستری نے اوسکو چوما **ولادت** انکی سنہ ۲۰۲ ہجری مین ہوئی بارہا بغداد مین آئے بعد اسکے بصرے کی سکونت اختیار کی اور اکثر بلاد اسلام مین خصوصاً مصر وشام وحجاز وعراق وخراسان وجزیرے مین گشت کرکے علم حدیث کا اخذ کیا حفظ حدیث واتقان روایت وتقوی واحتیاط مین درجۂ عالی رکھتے تھے ایک آستین انکی کشادہ اور دوسری تنگ تہی اسبات کا اونسے پوچھا تو کہا کہ کشادہ واسطے رکھنے اجزاء کتاب کے ہے اور دوسرے کو کشادہ رکھنا اسراف ہے یہ شاگرد ہین امام احمد وقعبنی وابوالولید طیالسی ومسلم بن ابراہیم ویحیٰی وغیرہم کے اور ترمذی ونسائی واحمد بن خلال وغیرہم انسے روایت رکھتے ہین انکی تلامیذ سے چار آدمی سرآمد محدثین ہوئے ایک تو انکے فرزند ابوبکر دوسرے ابن اعرابی تیسرے لولوی چوتھے ابن واسہ امام احمد رحمہ اللہ باوجودیکہ انکے استاذ ہین غیرت کی حدیث کو انسے روایت کیا موسی بن ہارون نے کہ ایک بزرگ ہین بزرگان اوس عہد کے انکے حق مین کہا ہے کہ ابوداؤد دنیا مین واسطے حدیث کے اور عقبی مین واسطے جنت کے پیدا کئے گئے ہین وفات انکی سولہوین شوال سنہ ۲۷۵ دوسو پچہتر ہجری مین بعمر تہتر سال ہوئی بصرے مین مدفون ہین انکے فرزند **ابوبکر عبداللہ بن ابی داؤد** رحمہ اللہ اکابر حفاظ بغداد سے تہے عالم متفق علیہ امام بن امام انکی کتاب مصابیح ہے اپنے والد کے شیوخ مین مصر و شام مین شریک رہے اور بغداد وخراسان واصفہان وسجستان وشیراز مین سماعت کی سنہ ۳۱۶ تین سو سولہ ہجری کو انکی وفات ہوئی مصنفان صحیح سے ابوعلی حافظ نیسابوری وابن حمزۂ اصفہانی نے انکے ساتھہ احتجاج کیا ہے ابن خلکان نے کہا کہ سجستانی بکسر سین مہملہ وجیم وسکون سین ثانیہ وفتح تاء مثناۃ فوقیہ اور بعد الف نون نسبت ہے طرف سجستان اقلیم مشہور کے اور کہا گیا ہے بلکہ انکی نسبت

کا شش دریا کے ہے تو یہ مجمع انہار ہوگا ✦

۱۳

ترجمہ ابن ابی شیبہ صاحب مصنف رضی اللہ عنہ

ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان عبسی صاحب مصنف فی الحدیث موالی بنی عبس
بباے موحدہ ساکنہ بعد عین مہملہ سے تھے اسلیئے اونکو عبسی کہتے تھے بستان المحدثین میں لکہا ہے کہ یہان
تین صورتین مشتبہ کتب حدیث مین وارد ہوتی ہین پس علامت فارقہ درمیان ہر تین کے یہ ہے کہ اگر
وہ شخص جسکی نسبت مین یہ صورت ہو اہل کوفہ سے ہے تو وہ عبسی بباے موحدہ و سین مہملہ سے ہے
اور اگر اہل بصرے سے ہے تو عیشی ہے بیاے تحتیہ و شین معجمہ اور اگر اہل شام سے ہے تو عنسی ہے
بنون و سین مہملہ اور یہ ابوبکر اہل کوفہ سے ہین اور آنکے سواے اس مصنف کی ایک اور مسند اور بعض تصانیف
بہی ہین استفادہ علم حدیث کا شریک بن عبداللہ قاضی کوفہ اور ابوالاحوص اور ابن المبارک اور ابن عیینہ
و جریر بن عبدالحمید اور اونکے اقران سے کیا اور اونسے ابو زرعہ و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ
اور خلائق بسیار نے یہ علم حاصل کیا ہے یہ ایمہ فن حدیث شریف سے ہین ابو زرعہ نے کہا کہ ہمارے
زمانے مین علم حدیث کا چار آدمیون کی طرف منتہی ہوا ہے ابوبکر بن ابی شیبہ کہ سرد حدیث مین یکتا
ہین اور احمد بن حنبل فقہ و فہم حدیث مین مستثنیٰ ہین اور ابن معین جمع و تکثیر حدیث مین ممتاز ہین اور
علی بن مدینی علل حدیث اور اوسکے مخرج مین یگانہ و بے ہمتا ہین لیکن وقت مذاکرہ مین ابوبکر سارے
اہل عصر سے احفظ تر ہین تہذیب و ترتیب مین بہی اپنے اقران پر امتیاز رکہتے ہین ماہ محرم ۲۳۵ سنہ ہجری
مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالیٰ ✦

۱۴

ترجمہ خطیب صاحب تاریخ بغداد رضی اللہ عنہ

ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت بغدادی معروف بخطیب حفاظ متقنین و علماء
متبحرین سے تھے کہا ہے کہ اگر سواے تاریخ کے اونکی اور کوئی کتاب نہوتی تو یہی کتاب کفایت کرتی کیونکہ
یہ اونکی اطلاع عظیم پر دلالت کرتی ہے لیکن اونکی مصنفات ساٹھہ کتابون سے زیادہ قریب سو کے
ہین اونکا فضل اونکے وصف سے اشہر ہے منجملہ اونکی کتب کے موتلف و مختلف اور کتاب الرواۃ عن

سماع کیا اور حدیث حاصل کی طبرانی و ابوالشیخ وحجابی و ابوعلی صواف و ابوبکر آجری و ابن خلاد نصیبی بن
عبدالکبیر خطابی سے استفادۂ تامہ کیا جب بڑہاپے کو پہونچے اور متوجہ افادہ کے ہوئے تو حفاظ
فن حدیث شریف نے اونکی طرف رجوع کیا اور اونکے دروازے پر ہجوم کیا اور بہت فائدہ حاصل کیا
خطیب بغدادی انکے اخص تلامذہ سے ہین اور ابوسعید مالینی اور بہت سے محدث انکے شاگرد ہین
اشتغال علم حدیث مین یہانتک نوبت پہونچی تہی کہ سوای سماع حدیث اور اوسکی تصنیف کے اونکی
غذا نہ تہی اول آدمی جو انکے اجداد سے مشرف باسلام ہوا مہران ہین اور مہران مولی ہین عبداللہ
بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے انکی بہت تصنیف ہے منجملہ اوسکے کتاب معرفۃ الصحابۃ
اور کتاب دلائل النبوت دو جلد اور مستخرج بخاری و مسلم پر اور تاریخ اصفہان اور کتاب صفۃ الجنۃ
اور کتاب الطب اور کتاب فضائل الصحابہ اور کتاب المعتقد اور رسائل دیگر بہی ہین سنہ ۴۰۳ ہجری
ہشتم محرم کو دار آخرت کی طرف رحلت فرمائی ۹۴ برس کی عمر تہی کذا فی اتحاف النبلاء رحمہ اللہ تعالی

ترجمہ ابویعلی موصلی رضی اللہ عنہ

ابویعلی احمد بن علی بن مثنی بن یحیی بن عیسی بن ہلال تمیمی موصلی انکی ولادت سنہ ۲۲۰ مین ہوئی پندرہ
برس کے تہے کہ طلب علم حدیث کے شوق مین سفر کیا اور عمر طویل پائی علی بن جعد اور یحیی بن معین
و دیگر محدثین عمدہ کے شاگرد ہین ابن حبان و ابوحاتم و اسمعیل انکے شاگرد ہین لوگون کو انکے صدق
و دیانت و امانت و علم و تقوی و دیگر صفات محمودہ مین اعتقاد عظیم تہا تصنیف و ترویج علم مین نیت
صالحہ رکہتے تہے محض حسبۃً للہ تعلیم علم حدیث شریف مین مشغول رہتے تہے انکی ثلاثیات بہی
ہین کہ درمیان انکے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین واسطے سے زیادہ نہین ہین ابن حبان
نے انکا ذکر ثقات مین کیا ہے وفات انکی سنہ ۳۰۷ مین ہوئی جسدن انہون نے انتقال فرمایا
اوسدن موصل کے بازار بند ہو گئے لوگ گریان و سوزان انکے جنازے پر جمع ہوئے ؎

گریان جگر زمین کشادند	وان کان ہنر دران نہادند

رحمہ اللہ تعالی اسمعیل بن محمد فضل تمیمی نے کہا ہے کہ ساری مسانید مثل نہرون کے ہین اور مسند ابویعلی

کسی حدیث کو ذکر نہ کرین جبتک کہ اوس حدیث کو خطیب پر پیش نہ کرین اور وہ اجازت نہ دین **حکایت**
اِنکے عہد مین بعض یہودیون نے جو کہ خیبر مین سکونت رکھتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت
مین وہان سے اوٹھکر اطراف و جوانب شام مین منتشر ہو گئے تھے روبکاری خلیفہ مین حضور صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کا نامۂ مبارک پیش کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خط تھا اور مہر نبوی اور شہادت ایک جماعت
کثیر صحابہ کی اوسپر ثبت تھی مضمون خط کا یہ تھا کہ مینے فلان فلان قبیلۂ یہود سے جزیہ ساقط کیا اور
معاف کردیا خلیفہ نے اوسکو خطیب کے پاس بھیجا خطیب نے بعد تامل کے فرمایا کہ یہ تمام زور و جعل ہے
اسواسطے کہ اوسمین گواہی معاویہ و سعد بن معاذ کی ثبت ہے اور معاویہ فتح خیبر کے وقت مسلمان نہ تھے
اور شرف صحبت حاصل نہ کیا تھا اور سعد نے غزوۂ خندق مین تیر کا زخم کھایا اور متصل غزوۂ بنی قریظہ کے
وفات پائی فتح خیبر کے وقت وہ زندہ نہ تھے یہ حکایت بستان المحدثین مین لکھی ہے سید علامہ محمد
بن اسمعیل امیر رسالۂ افادۃ الامہ بذکر احکام اہل الذمہ مین بتفصیل اوسکو لائے ہین جناب خطیب باوجود اس
علم و فضل کے شعر کے ساتھہ بھی الفت رکھتے تھے ایک قطعہ بغایت فصیح و بلیغ اونکی نظم شریف کا
اتحاف مین ذکر فرمایا ہے جب بیمار ہوئے تو خلیفہ سے کہلا بھیجا کہ مین کوئی وارث نہین رکھتا ہون میرا
مال بیت المال کو پہونچتا ہے اگر اذن ہو تو مین اوسکو بطور خود للہ صرف کر دون خلیفہ نے کہا مبارک
ہے تمام کتابون کو وقف کردیا اور تمام اجناس مال کو راہ خدای تعالیٰ مین صرف کیا ساتوین ذی حجہ
سنہ ۴۶۳ہجری کو بغداد مین وفات پائی سمعانی نے کہا کہ شوال مین انتقال کیا شیخ ابو اسحٰق شیرازی نے
کہ مشاہیر مشائخ شافعیہ سے اور جامع علوم ظاہر و باطن تھے اونکے جنازے کو اپنے کاندہے پر لیا
کہتے ہین کہ اونہون نے اوسے بہت نفع حاصل کیا تھا اور اونکی تصانیف مین مراجعت کرتے تھے خطیب
اپنے وقت مین حافظ مشرق تھے اور ابن عبد البر حافظ مغرب لطف یہ ہے کہ دونون نے ایک ہی سال
مین انتقال کیا رحمہما اللہ تعالیٰ **حکایت** محب الدین بن نجار نے تاریخ بغداد مین کہا ہے کہ ابو البرکات
اسمعیل بن ابی سعد صوفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ شیخ ابو بکر بن زہرا صوفی نے ایک گور جانب قبر
شریف حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ کے اپنے واسطے بنائی تھی ہر ہفتہ کو وہان جا کے اوسمین سوتے

مالک اور روایۃ الابناء عن الآباء وغیرہ کتب مفیدہ ہین ولادت انکی روز پنجشنبہ بست و چہارم ذی قعدہ
۳۹۲ یا چہٹی تاریخ ماہ جمادی الآخرہ کو ہوئی انکے والد ماجد بہی علم حدیث کے ساتہہ مناسبت رکہتے تہے
وہ انکو اس فن شریف کی تحصیل پر حرص دلاتے تہے گیارہ برس کے تہے کہ طلب علم مین شروع کیا اور
سفر اختیار کئے بصرہ و کوفہ و نیشاپور و اصفہان و دینور و ہمدان و ری و حجاز مین ابو نعیم صاحب حلیہ
اور ابو سعید مالینی و ابو الحسن بن بشران و دیگر علماء سے استفادہ کیا اور فقہ ابو الحسن محاملے و قاضی
ابو الطیب طبری وغیرہ سے حاصل کی باوجود اسکے کہ فقیہ تہے حدیث شریف و تاریخ اونپر غالب آگئی
تہی ابن ماکولا کہ محدث مشہور ہین منجملہ اونکے شاگردون کے ہین صحیح بخاری مکہ معظمہ مین ستی کریمہ
پر کہ مشاہیر رُوات بخاری سے ہین پانچ دن مین ختم کی اور ابو عبد الرحمن اسمعیل بن احمد حیری
نیسابوری معروف بفریری پر بخاری شریف تین مجلس مین پڑہی اور کشمیہنی سے بہی بخاری شریف
کا سماع کیا وقت مغرب کے اوسکا پڑہنا شروع کرتے اور متصل نماز فجر کو بس کرتے اسی طرح کئی
راتین گزارین اور تیسرے دن چاشت سے مغرب تک اور مغرب سے صبح تک پڑہتے گئے اور تمام کیا ذہبی
نے کہا کہ یہ قوت دماغ کی اور مہارت پڑہنے مین نوادر سے ہے بعد فراغ کے ان کتب سے بغداد مین اقامت
اختیار کی اور تصنیف و روایت حدیث مین اوقات اپنے معمور کئے یہانتک کہ دار الرضوان کی طرف دوڑ گئے
ہر روز قرآن شریف کا ختم کرتے اور بتجوید و ترتیل سے پڑہتے تہے سفر حج مین لوگ اونسے لفظ بلفظ سنتے
اور باوجود سفر کی تکان کے اس ورد کو ناغہ نہین کرتے تہے اللہ تعالی نے ثروت ظاہرہ بہت
کچہہ اونکو بخشی تہی طالبان اس فن شریف پر صدقات و خیرات بہت جاری رکہتے تہے حج مین جب
متصل آب زمزم پہونچے تو تین بار اوس آب مبارک سے سیر ہو کر پیا اور تین چیز کی اللہ تعالی سے دعا کی
کیونکہ دعا اوس حالت مین مستجاب ہوتی ہے اول یہ کہ تاریخ بغداد کی روایت کرین اور وہ منتشر ہو جائے
دوسرے یہ کہ جامع منصور مین جو کہ بہترین بقاع بغداد ہے املاء و تعلیم حدیث شریف مین مشغول ہون
تیسرے یہ کہ مدفن اونکا متصل حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ کے ہو یہ تینون حاجتین اونکی روا ہوگئین
اور بغداد مین اونکا مرتبہ یہانتک پہونچا کہ خلیفہ وقت نے حکم کیا کہ کوئی آدمی واعظان و خطیبان اور دیگر اصناف علماء سے

محنت و مشقت ہوئی تیس برس تک بوریئے پر سوئے اور راحت و آرام اپنے اوپر حرام کر لیا توسع علم حدیث و کثرت روایت حدیث مین ممتاز و مستثنیٰ تھے ابو العباس احمد بن منصور شیرازی نے کہا کہ مینے طبرانی سے تین لاکھ حدیثین لکھی ہین آخر عمر مین بوجہ رد مذاہب قرامطہ اسماعیلیہ کہ اوسوقت مین اعدای اہل سنت تھے انپر سحر کیا دونون آنکھین بصارت ظاہری سے عاری ہوگیئن آٹھوین ذیقعدہ ۳۶۰ھ ہجری مین وفات ہوئی حافظ ابو نعیم صاحب حلیۃ الاولیاء نے انپر جنازے کی نماز پڑہی انکی عمر یکصد سال و دو ماہ کی ہوئی ابن خلکان نے کہا انکی پیدائش ۲۶۰ھ کو طبریہ شام مین ہوئی سکونت اصفہان مین رکہتے تھے تا وفات کہتے ہین کہ روز شنبہ ماہ ذی قعدہ یا شوال مین مرے اور جانب جمجمہ دوسی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین مدفون ہوئے طبرانی بفتح طای مہملہ و بای موحدہ نسبت ہے طرف طبریہ کے اور لخمی بفتح لام و سکون خای معجمہ نسبت ہے طرف لخم کے اور نام انکا مالک بن عدی ہے اور وہ جذام کے بہائی ہین اور مُطَیر تصغیر ہے مطر کی رحمہ اللہ تعالیٰ ؂

ترجمۂ حاکم صاحب مستدرک رضی اللہ عنہ

ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم بن حکم ضبی طہمانی حاکم نیسابوری حافظ معروف بابن بیّع اپنے زمانے مین امام اہل حدیث تھے اور اسباب مین کتابین تالیف کین کہ مثل اونکے مسبوق نہین ہوئین حاکم عالم عارف واسع العلم ہین ابو سہل محمد بن سلیمان صعلوکی پر تفقہ کر کے اور ابو علی بن ابی ہریرہ فقیہ پر قرات کی اور طلب حدیث شریف کی فرمائی حدیث شریف انپر غالب ہوگئی اور اوس کے ساتہ شہرت پائی حدیث شریف کو ایک جماعت لاتحصیٰ سے سُنی انکے شیوخ کی معجم دو ہزار آدمیون کو پہونچتی ہے انکی تصانیف علوم مین ایک ہزار پانسو جزء کو پہونچتی ہے منجملہ اونکے مدخل الی علم الصحیح اور مستدرک علی الصحیحین ہین دارقطنی کے ساتہ مباحثہ کیا اور دارقطنی نے اوسکو پسند فرمایا ۳۵۹ھ مین قاضی نیسابور کے ہوگئے تھے ایام دولت سامانیہ مین بعد اوسکے قاضی جرجان کے ہو کر ممتنع ہوگئے بستان المحدثین مین فرمایا ہے کہ انکو حاکم اسلئے کہتے ہین کہ یہ قاضی ہوگئے تھے اور طہمانی نسبت ہے طرف ایک جد کے انکے اجداد سے جسکا نام طہمان تہا اور ابن البیع بفتح موحدہ و تشدید تحتیہ اوس سبب سے کہتے ہین کہ ایک

اور قرآن شریف پڑہتے تہے جب خطیب نے انتقال کیا اور وصیت کی کہ جانب قبر حضرت بشر حافی مین دفن کرنا تو اصحاب حدیث نے ابن زہرا کے پاس آکے اوس قبر مین دفن خطیب کے درخواست کی وہ سخت ممتنع ہوئے اور کہا کہ جو جگہہ مینے برسون سے اپنے واسطے بنائی ہے وہ کیونکر مجہسے لیجاتی ہے جب یہ حال دیکہا تو میرے والد ابو سعد سے آکر ماجرا کہا میرے والد نے اونکو اپنے پاس بلاکر کہا کہ ہم یہ نہین کہتے ہین کہ تم قبر کی یہ جگہہ اونکو دو ولیکن ہم تو یہ کہتے ہین کہ اگر حضرت بشر حافی زندہ ہوتے اور تم اونکے پہلو مین ہوتے اور ابو بکر خطیب آتے اور تمسے زیادہ تر پست جگہہ مین بیٹہتے تو آیا تمکو اچہا لگتا کہ تم اونسے بالا تر بیٹہو کہا نہین بلکہ مین اوٹہتا اور اپنی جگہہ مین اونکو بٹہاتا کہا تو پہر اسی طرح اس وقت مین بہی چاہیے شیخ کا دل اس بات سے خوش ہوگیا اور اذن دفن کا دیا پس اونکو جانب بشر باب حرب مین دفن کردیا **حکایت** بعض صلحای بغداد نے بعد وفات کے انکو خواب مین دیکہا اور اونکے حال سے پوچہا تو کہا انا فی رَوحٍ و ریحانٍ وجنۃ نعیم

ترجمۂ طبرانی صاحب معاجم ثلاثہ رضی اللہ تعالی عنہ

ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر لخمی طبرانی بلاد شام کے شہر عکہ مین سنہ ۲۶۰ ہجری ماہ صفر کو پیدا ہوئے اور سنہ ۷۳ مین طلب علم شروع کی اکثر بلاد شام وحرمین شریفین و یمن و مصر و بغداد و کوفہ و بصرہ و اصفہان و جزیرہ و دیگر معمورہای اسلام مین گشت کیا اور ہزار شیخ بلکہ زیادہ سے سماعت و استفادہ کیا نسائی و علی بن عبد العزیز لغوی و بشیر بن موسی و ادریس عطار و ابو زرعہ ثقفی اور انکے اقران طبرانی کے شیوخ مین معدود ہین انکے باپ طلب علم حدیث پر تحریص و تاکید کرتے تہے اور اونکو اپنے ہمراہ لیکر شہر بشہر گشت کرتے تہے اور اساتذہ کے حضور مین پہونچاتے تہے انکی بہت تصانیف ہین اور انکے معاجم ثلاثہ اشہر ترین کتب ہین حافظ ابو نعیم اور ایک خلق کثیر انسے راوی ہے اور کتاب الدعا انکی مؤلفہ جس سے صاحب حصن حصین ناقل ہین ایک بڑا مجلد ہے اور کتاب المسالک و کتاب عشرۃ النساء و کتاب النوادر و کتاب دلائل النبوۃ اور انکی ایک تفسیر ہے بہت بڑی اور انکے سوا اور توالیف ہین کہ بالفعل وہ میسر نہین ہوتی ہین حافظ ابن مندہ نے اون سب کو ذکر کیا ہے اونکو طلب علم حدیث مین بہت

معتمد افقہ امام شافعی کی طرف بھی میل رکھتے ہین کتاب الدرر فی اختصار المغازی والسیر اور کتاب العقل والعقلاء وما جاء فی اوصافہم اور کتاب بہجۃ المجالس وغیرہ انکی تصنیف ہین روز جمعہ آخر روز ربیع الآخر ۴۶۳ھ کو مدینۂ شاطبہ شرقی اندلس مین انتقال کیا انتقال خطیب بغدادی کا بھی اسی سال مین ہوا یہ حافظ مغرب تھے اور وہ حافظ مشرق اور اس فن مین دونون امام وقت تھے نمری نسبت ہے طرف نمر بن قاسط کے کہ ایک قبیلہ کبیر و مشہور ہے رحمہ اللہ تعالی تمہید کا پورا نام یہ ہے التمہید لما فی الموطا من المعانی والاسانید انکی ایک کتاب استذکار لمذاہب ایمۃ الامصار فیما تضمنہ الموطا من المعانی والآثار ہے یہ کتاب بڑی ہے بخط جلی قریب تیس جلد کے اور بخط خفی پندرہ جلد کے ہے +

ترجمہ مروزی رحمہ اللہ تعالی

(۲۵)

ابو اسحق مروزی ابراہیم بن احمد ایک امام ہین ایمۂ دین واصحاب وجوہ سے ابن شریح پر تفقہ کیا امام جلیل زاہد ورع بحر خضم غواص معانی دقیقہ تھے ریاست علم کی بغداد مین انکی طرف منتہی ہوئی اور فقہ نے انکے اصحاب سے بلاد مین انتشار پایا انہون نے شرح مختصر مزنی اور کتب دیگر اصول مین تصنیف کین آخر عمر مین مصر آ گئے سال بھر واسطہ مین اور یہ امام شافعی کی مجلس مین بیٹھے اور لوگ انپر جمع ہوئے اور انکی مجلس سے نشر امام اصحاب حدیث کے آفاق واطراف کو گئے اور آفاق سے سواریان کس کر لوگ طرف انکے آئے وفات انکی مصر مین ۳۴۰ھ مین ہوئی نزدیک امام شافعی رضی اللہ عنہ کے دفن ہوئے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے حسن المحاضرہ مین انکا ذکر کیا ہے ابن خلکان فرماتے ہین کہ یہ اپنے زمانے کے امام تھے فتوی وتدریس مین فقہ ابو العباس بن سریج سے اخذ کی اور اوسمین بارع وفائق ہوئے درب مروزی بغداد مین انہین کی طرف منسوب ہے مروزی بفتح میم وسکون راء وفتح واو وبعد اوسکے زای معجمہ نسبت ہے طرف مرو شاہجان کے جو ایک کرسی ہے کراسی خراسان سے یعنی پای تخت او خراسان کے کراسی چار ہین نیسابور ہرات بلخ مرو اوسکو مرو شاہجان واسطے تمیز کے مرو الرود سے کہتے ہین بانی اوسکا اسکندر ذو القرنین تھا اور پای ملک خراسان کا ہے اوسکی نسبت مین زاء زیادہ کردیا جیساکہ نسبت ری مین رازی بولتے ہین اور اصطخر مین اصطخرزی ولیکن یہ زیادت مختص

شخص انکے اجداد سے بیع تہابیع کو لغت ہندی مین بیوپاری کہتے ہین انکی ولادت ۳۲۱ھ کو نیسابور
مین ہوئی انکے والد نے مسلم کو دیکھا تھا اور یہ اپنے باپ سے روایت رکھتے ہین اور ابو العباس اصم و
ابوعبداللہ اخرم وابو العباس بن محبوب وابو عمرو بن السماک وابو علی نیسابوری و دیگر اجلۂ علمای
اس فن سے اور ابوذر صاحب روایت بخاری وابو یعلی خلیل وابو القاسم قشیری وبیہقی و دیگر اساتذہ
اس صنعت کی انسے روایت کرتے ہین **حکایت** انکی وفات عجیب طور پر واقع ہوئی ایک دن حمام
مین آئے اور غسل کیا جب وہان سے نکلے تو ایک آہ کہینچی اور جان دیدی ہنوز لنگ بندہا ہوا تہا
اور کپڑے نہین پہنے تہے یہ واقعہ ماہ صفر ۴۰۵ھ مین ہوا بعد وفات کے انکو خواب مین دیکہا کہتے
تہے مینے نجات پائی پوچہا کس چیز مین کہا حدیث کے لکہنے مین انتہے ایسی ہے حدیث شریف ایسی
ہی چیز ہے کہ اسکا لکہنا نجات بخشتا ہے تو پہر اسکے پڑہنے اور روایت کرنے اور اسکے پہونچانے کا
طرف لوگون کے اور خود اوسپر عمل کرنے کا کیا پوچہنا ہے اللهم اجعلنا منهم واحشرنا فی
زمرتهم بجاه صاحب الحدیث صلی الله علیه واله وسلم وارزقنا شفاعته یوم
القیامة آمین حمدویہ بفتح حای مہملہ وسکون میم وضم دال مہملہ وسکون واو وفتح یای تحتیہ قالہ ابن خلکان

ترجمۂ ابن عبدالبر صاحب کتاب تمہید واستیعاب رضی اللہ عنہ

یوسف بن عبدالبر بن محمد بن عبدالبر بن عاصم نمری قرطبی کبار علمای مغرب سے ہین حدیث شریف
واثر وما یتعلق بہا مین امام عصر تہے جمعے کے دن کہ امام خطبے مین تہا ۳۶۸ھ ماہ ربیع الاول مین پیدا
ہوئے یہ اگرچہ خطیب بغدادی کے معاصر ہین لیکن انکا طلب کرنا علم حدیث کو قبل تولد خطیب سے ہے
انہون نے قرطبہ مین ایک جماعت علماء سے علم اخذ کیا اور روایت کی اور علماء دور دست نے انکے
واسطے اجازتین لکہین حفظ واتقان مین سرآمد اہل زمان تہے موطا مین کتب مفیدہ تالیف کین منجملہ
اونکے کتاب التمہید ہے مرتب اسماء شیوخ مالک پر یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ پہلے اسکے مثل نہین ہوئی
اور یہ شرح جزری ہے یہ کتاب نادرۂ روزگار و سرمایۂ مجتہدان اولی الایدی والابصار سے ہے اور جمع اسماء
صحابہ مین ایک کتاب مفید جلیل لکہی مسمی باستیعاب اول امر مین ظاہری تہے بعد اوسکے مالکی ہوگئے

انکا ذکر کیا ہے اور انپر ثنا کی ہے بعد اوسکے کہا کہ روایات مین خطا بھی رکھتے ہین بیشتر اپنے حفظ و یاد پر اعتماد کرتے تھے اور نسخہ صحیحہ کو نہین دیکھتے تھے بایں وجہ انکی روایت مین خطا واقع ہوتی تھی سنہ ۲۹۲ ہجری میں رملہ مین بلاد شام سے وفات پائی رحمہ اللہ انکی مسند کو مسند کبیر بھی کہتے ہین اول اوسکا مسند ابی بکر ہی

ترجمہ ابن سعد صاحب الطبقات رحمہ اللہ تعالی

ابو عبد اللہ محمد بن سعد زہری کاتب واقدی ایک فاضل نبیل ہین واقدی کے مصاحب رہے سفیان بن عیینہ اور اونکے انظار و امثال سے سماع کیا اور انسے ابو بکر بن ابی الدنیا و ابو محمد حارث بن ابی اسامہ تیمی نے روایت کی اور ایک بڑی کتاب طبقات صحابہ و تابعین اور اپنے وقت تک کے خلفا مین تصنیف کی اوسمین اجادہ و احسان کیا وہ پندرہ مجلد مین داخل ہوتی ہے صدوق ثقہ تھے اور کثیر العلم غزیر الحدیث والروایہ کثیر الکتب یعنی کتب حدیث و فقہ وغیرہا تھے خطیب نے تاریخ بغداد مین کہا ہے کہ محمد بن سعد ہمارے نزدیک اہل عدالت سے تھے اور انکی حدیث انکے صدق پر دال ہے کیونکہ اپنی بہت سی روایت مین تحری کرتے تھے بنی العباس کے موالی مین سے تھے سنہ ۲۳۰ ہجری بغداد مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالی کذا فی التاج المکلل +

ترجمہ ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ تعالی

ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن سفیان قرشی مولی بنی امیہ کے معروف بابن ابی الدنیا تھے انکی ولادت سنہ ۲۰۸ مین ہوئی مکتفی باللہ کے مودب و اتالیق تھے اونکے لڑکا پن مین یہ ایک شخص ہین ثقات مصنفین اخبار و سیر سے انکی بہت سی کتابین ہین زیادہ ایک سو تالیف سے مشائخ حدیث سے جیسے علی بن جعد و خلف بن ہشام و سعید بن سلیمان اور عمدہ محدثون سے سماعت کی اور انسے ایک جماعت نے روایت کی منجملہ اونکے ابو بکر شافعی صاحب غیلانیات اور حارث بن اسامہ صاحب مسند اور ابو بکر نجار و احمد بن خزیمہ وغیرہم اس فن کے علماء ہین ابن ابی حاتم نے کہا کہ مینے اپنے والد کے ہمراہ انسے لکھا اور یہ صدوق تھے اور جسوقت کسی کی مجالست کرتے تو اگر چاہتے اوسکو ہنسا دیتے اگر چاہتے تو رلا دیتے سنہ ۲۸۱ مین وفات پائی ذکرہ فی فوات الوفیات کذا فی الاتحاف +

بہ بنی آدم سے ہے نزدیک اکثر اہل علم بہ نسب کے پس فلان مروزی کہین گے نہ ثوب مروزی بلکہ اوسکی نسبت
مین مروی بولین گے بسکون را مہملہ اور بعض نے یہ فرق نہین کیا ہے +

۲۶

ترجمۂ محمد بن نصر مروزی رحمۃ اللہ تعالی

ابو عبد اللہ امام فقہا بغداد مین پیدا ہوئے اور نیشاپور مین نشو و نما پایا ایک مدت مصر مین اقامت
کی بعدہ سمرقند مین وطن اختیار کیا اختلاف صحابہ و تابعین و من بعد ہم سب سے زیادہ تر جانتے تھے انکی تصانیف
جلیلہ ہین حدیث و فقہ و عبادت مین سردار تھے انکے شیخ محمد بن عبد الحکم ہین محرم ۲۹۴ سنہ مین انتقال کیا اور وہ
نوے کی دہائی مین تھے ابن کثیر نے اپنی تاریخ مین کہا ہے مروی ہے کہ دیار مصریہ مین محمد بن نصر اور محمد
بن جریر و محمد بن منذر جمع ہوئے اور گہر مین واسطے کتابت حدیث کے بیٹھے اونکے پاس قوت نہ تھا قرعہ
ڈالا تاکہ جسکے نام کا قرعہ نکلے وہی دوسرون کے کہانے کے واسطے سعی کرے قرعہ اونمین سے ایک کے
نام پر نکلا وقت قیلولہ کا تھا اونہون نے اوٹھکر نماز شروع کی اور اللہ تعالی سے دعا کی نائب مصر کہ اوس وقت
سوتا تھا اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین تو سوتا ہے اور محمدین
کے پاس کوئی چیز نہین ہے کہ اوس سے قوت کرین امیر بیدار ہوا حال دریافت کیا لوگون نے ان
تین آدمیون کا ذکر کیا فی الفور ہزار دینار اونکی خدمت مین پہونچائے رحمہم اللہ تعالی +

۲۷

ترجمہ بزّار رضی اللہ عنہ

ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بزّار بتقدیم زای معجمہ بر را مہملہ جو کہ تخم فروشی کرتا ہے ہندی مین اوسکو
پنساری کہتے ہین یہ اہل بصرہ سے ہین علم حدیث شریف کا ہدبۃ بن خالد شیخ بخاری و مسلم اور عبد الاعلی
بن حماد و حسن بن علی بن راشد و عبد اللہ بن معاویہ جُمَحی سے حاصل کیا اور انسے ابو الشیخ و طبرانی و عبد الباقی
بن قانع اور دیگر محدثین روایت رکہتے ہین اپنی آخر عمر مین واسطے تعلم علم اور نشر کرنے اون حدیثون کے
جو اونکے نزدیک تہین سفر کیا برعکس اوسکے جو متعارف ہے کہ ایام جوانی مین واسطے تحصیل و استفادہ
و تعلم کے سفر کرتے ہین اور ایک مدت اصفہان و شام مین باین نیت صالحہ اقامت کی کہ کہا ہے
تحصیل العلم من المہد الی اللحد اور ایک خلق کثیر کو علم حدیث شریف کا فیض دیا دارقطنی نے

تخریج تخاریج کے جمع و تالیف مین احادیث محفوظہ پر خوب کلام کرتے تھے دمشق کی تاریخ کبیر اسی جلد
مین انکی تالیف ہے تاریخ بغداد کے طور پر ہے اوسمین عجائب لائے ہین سوای اسکے اونکی اور تولیف
بہی ہین اور شعر لاباس بہ کہتے تھے انکی ولادت اول محرم ۴۹۹ھ مین ہوئی اور ۵۷۱ھ کو دمشق مین
وفات پائی نزدیک اپنے والد و اہل کے مقابر باب الصغیر مین مدفون ہوئے سلطان صلاح الدین
و شیخ قطب الدین نیشاپوری نماز جنازے مین حاضر ہوئے دو شخص اور با بن عساکر معروف ہین ایک
تو ابو منصور عبد الرحمن بن محمد بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی ملقب بہ فخر الدین معروف
بابن عساکر فقیہ شافعی علم و دین مین اپنے وقت کے امام تھے یہ ابن عساکر صاحب تاریخ کے برادر زادے
ہین ولادت انکی ۵۵۰ھ مین ہوئی اور دسوین رجب روز چہارشنبہ ۶۲۰ھ کو انتقال کیا قبر انکی دمشق
کے باہر مقابر صوفیہ مین ہے دوسرے عبد الصمد بن عبد الوہاب بن زین الامناء ابی البرکات حسن بن محمد
بن عساکر امام محدث زاہد امین الدین ابو الیمن دمشقی شافعی نزیل حرم یہ اپنے دادا اور شیوخ عصر سے سماعت
کہتے ہین انکی ولادت ۶۱۴ھ مین ہوئی اپنے وقت مین حجاز کے شیخ تھے حدیث شریف مین انکی
تالیف ہے امام نووی رضی اللہ عنہ کے ہمعصر ہین ۶۸۶ھ مین وفات پائی کذا فی الاتحاف ٭

ترجمہ اسماعیلی صاحب صحیح رحمہ اللہ تعالی

ابو بکر احمد بن ابراہیم بن اسمعیل بن عباس اسماعیلی یہ شہر جرجان مین امام وقت تھے فقہ و حدیث
مین لوگ انکو مقتدا شمار کرتے تھے ۲۷۷ھ مین اکیس برس بعد وفات امام بخاری سے پیدا ہوئے
بعض محدثین عمدہ نے کہا ہے کہ اونکو لائق تھا کہ کوئی کتاب مستقل سنن مین تصنیف کرتے کیونکہ وہ درجہ
اجتہاد کو پہونچ گئے تھے بہت سی کتابین اونکو یاد تہین اور علم وافر و ذہن سلیم اونکو نصیب ہوا تھا
نہ یہ کہ تابع بخاری کے ہون اور فقط اونکی مرویات کی اسانید کو بیان کرین حضرت شاہ عبد العزیز محدث
دہلوی قدس سرہ بستان المحدثین مین فرماتے ہین کہ سوای اس مستخرج کے اونکی اور تصانیف بہی ہین
ایک معجم اور مسند کبیر بہت بڑا قریب سو جلد کے ہے لیکن وہ مسند مشہور نہوا وفات اونکی غرۂ صفر ۳۷۱ھ
کو ہوئی یہ صحیح مستخرج ہے صحیح بخاری پہ شیخ اسنہ ابو الفضل ابن حجر رحمہ اللہ نے اوس سے انتخاب کیا

ترجمۂ ابو بکر شافعی صاحب غیلانیات رحمہ اللہ تعالی

ابو بکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم عبدربہ یہ بہی محدثین عراق سے ہین بغداد مین سکونت رکہتے تھے
ولادت انکی جہل مین کہ ایک شہر ہے متصل واسط کے سنہ ۲۶۰ ہجری مین ہوئی سنہ ۲۷۶ مین آغاز طلب علم
کا کیا یہ بزاز تھے کپڑے فروخت کیا کرتے تھے موسی بن دشاکہ آخرین اصحاب اسمعیل بن عُلیہ کے
تھے انسے استفادہ اس صنعت کا کیا اور محمد بن شداد کہ خاتمۂ یاران یحیی قطان کے تھے انسے بہی
تکمیل کی اور ابو بکر بن ابی الدنیا وابو قلابہ رقاشی اور دیگر محدثین اجلہ کا تلمذ کیا طرف جزیرہ و مصر اور
دور شہرون کے واسطے طلب اس علم شریف کے سفر کئے دارقطنی وعمر بن شاہین وابن المحاملی وابو
طالب بن غیلان وابن بشران وابو علی بن شاذان ودیگر علما اس فن کے انکے شاگرد ہین دارقطنی و
خطیب نے انکی تعریف وتوصیف کی ہے انکی وفات سنہ ۳۵۴ ہجری مین ہوئی فوائد انکی کتاب ہے جسکو
غیلانیات بہی کہتے ہین اسلئے کہ شیخ ابو طالب محمد بن محمد بن ابراہیم بن غیلان سروی نے اس کتاب
کی روایت کی اونکی طرف نسبت مشہور ہوگئی یہ کتاب کل گیارہ جزو ہے دارقطنی نے انکی رباعیات
کو رسالۂ مستقل مین جدا لکہا ہے کہ اکثر متداول ہے اور وقت تحصیل اجازت وسماع کے اوسکو پڑہتے ہین

کذا فی بستان المحدثین

ترجمۂ ابن عساکر صاحب تاریخ دمشق رحمہ اللہ تعالی

حافظ ابو القاسم علی بن ابی محمد الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن حسین معروف بابن عساکر دمشقی ملقب بہ
ثقۃ الدین اپنے وقت مین محدث شام کے اور اعیان فقہای شافعیہ سے تھے حدیث شریف او نپر
غالب ہوئی اور اوسکے ساتھہ مشہور ہوگئے اور حدیث کی طلب مین مبالغہ کرکے ایسی چیز جمع کی
کہ انکے غیر کو اتفاق نہوا رحلت وطواف وگشت وسفر بلاد کا کیا اور مشائخ سے ملاقات کی رحلت
مین حافظ ابو سعد عبدالکریم بن سمعانی کے رفیق تھے درمیان متون واسانید کے جمع کرکے حافظ
دنیا ہوئے سماعت انکی بغداد مین سنہ ۵۲۰ مین اصحاب برمکی وتنوخی وجوہری سے ہے دمشق کی طرف رجوع
کیا خراسان گئے نیشاپور وہرات واصبہان وجبال مین داخل ہوئے تصانیف مفیدہ تالیف کئے

	فعلی النبی صلی اللہ وسلامہ		نطق النبی لنا بہ عن ربہ

کذا فی البستان تاج المکلل مین انکا ترجمہ حافلہ لکہا ہے اور انکا نسب یون ذکر کیا ہے کہ ابوزکریا یحییٰ بن معین بن عون بن زیاد بن بسطام مری بغدادی حافظ مشہور امام عالم حافظ متفنن تہے کہتے ہین کہ یہ قریہ نقیا ی نام کے تہے جو کہ انبار کی طرف ہے اور انکے والد عبد اللہ بن مالک کے کاتب تہے کسی نے کہا خراج رئی پر تہے او نکا انتقال ہوا تو اپنے فرزند یحییٰ کے واسطے الف الف درہم اور پچاس ہزار درہم چہوڑے انہون نے سارا مال حدیث شریف پر خرچ کر دیا کسی نے اِنسے پوچہا کہ تمنے کتنی حدیثین لکہین کہا مینے اپنے اس ہاتہہ سے چہہ لاکہہ حدیثین لکہین راوی اس خبر کے احمد بن عقبہ نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ محدثین نے اِنکے واسطے اپنے ہاتہون سے بارہ[۱۲] لاکہہ حدیثین لکہین خطیب نے اِنکی وفات ساتوین ذی قعدہ ۲۳۳ھ ہجری مین لکہی ہے پہر صاحب تاج نے اِسکو غلط کہا ہے اِسلئے کہ وہ حج کے واسطے مکے گئے پہر مدینہ منورہ کی طرف آئے اور وہین انتقال کیا جس شخص نے حج کیا وہ کیونکر اوس سال کے ذی قعدہ مین مر سکتا ہے پہر ابن خلکان سے نقل کیا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ قبل حج کرنیسے مرے +

ترجمہ ابن حبان رحمہ اللہ صاحب صحیح

ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ بن معبد انکا نسب زید مناۃ بن تمیم کی طرف پہونچتا ہے پس یہ تمیمی ہین اور انکو بستی بہی کہتے ہین اِسلئے کہ بست مین ساکن تہے جو کہ سیستان مین ہے یہ شاگرد ہین نسائی کے اور ابو یعلی موصلی و حسن بن سفیان و ابو بکر بن خزیمہ صاحب صحیح سے بہی تلمذ کیا ہے خراسان سے مصر تک سیر کیا اور ہر عالم سے فیض لیا سوای علم حدیث کے اور علوم بہی رکہتے تہے فقہ لغت طب نجوم کو خوب جانتے تہے حاکم نے انسے اخذ کیا اور اِنکی شاگردی کی اور خود ابن حبان نے کتاب الانواع مین کہا ہے کہ لعلنا کتبنا عن الفی شیخ اِنکی وفات ۳۵۴ھ دوسری شوال روز جمعہ مین ہوئی اِنکی صحیح کو تقاسیم و انواع بہی کہتے ہین اِسکے سوا اور تصانیف کثیر مشہور ہین بستان المحدثین مین بعض کتب کا ذکر فرمایا ہے کشف الظنون مین کہا ہے ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن جعفر

تعلیقات بخاری کو کہ اسماعیل نے اونکا وصل کیا ہے جدا لکھا ہے اوسکو منتقی ابن حجر کہتے ہین انکا حال بتفصیل بستان مین لکھا ہے

ترجمہ یحیی بن معین رضی اللہ عنہ صاحب تاریخ

فی اسماء الرجال ابوزکریا یحیی بن معین مُرّی یہ موالی بنی مرہ سے تھے انکا وطن بغداد ہے ۱۵۸ھ ہجری مین پیدا ہوئے انکے والد عمدۂ نولیسندگان دفتر سے تھے اور انشا مین بہی خوب دستگاہ رکہتے تھے کہتے ہین کہ یحیی بن معین کو اپنے والد کی میراث سے لاکہ درہم نقد ہاتہہ آئے تھے باین سبب وہ کمال ثروت رکہتے تھے ہشیم وابن مبارک ومعمر بن سلیمان بن طرخان اور انکے اقران سے سماع رکہتے ہین امام احمد وبخاری ومسلم وابوداؤد نے انسے استفادہ کیا ہے اس فن کے امامون سے ایک امام ہین نقد احادیث ومعرفت احوال رجال وکثرت معلومات ومحفوظات مین اپنا نظیر نہین رکہتے تہے انکے منقول ہے کہ مین نے اپنے ہاتہہ سے لاکہ حدیثین لکہی ہین **حکایت** انکو بعد وفات کے خواب مین دیکہا پوچہا کہ اللہ تعالی نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا کہ مجہکو بخشش وبہت عطایا دیئے منجملہ اونکے تین سو عورتون حورعین سے میرا نکاح کیا **حکایت** ۲۳۳ھ ہجری مین بغداد سے حج کو روانہ ہوئے اول مدینہ منورہ مین پہونچکر زیارت سے فارغ ہوئے پہر خانہ کعبہ کا قصد کیا اول منزل مین سو رہے تہے کہ ایک ہاتف نے اونکو آواز دیا کہ ای ابوزکریا تو ہماری ہمسائگی سے کہان جاتا ہے معلوم کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک ہے کہ اونکو ساتہہ اوس تشریف کے مشرف فرمایا جلد پہر گئے اور مدینے مین اقامت کی اور بعد تین روز کے وفات پائی انکی سعادت سے ایک یہ بات ہے کہ انکو اوسی تختے پر غسل دیا کہ جسپر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا تہا انکو نظم کی طرف بہی میل تہا یہ چند بیت اوس سے ہین ۵

المال یںفد حلہ وحرامہ	یوما ویبقی فی غد آثامہ
لیس التقی بمتق فی دینہ	حتی یطیب شرابہ وطعامہ
ویطیب ما یحوی وتکسب کفہ	ویکون فی حسن الحدیث کلامہ

یاران کذائی کی اوسکو بہی ہاتہہ سے نہ دیتے تہے ایک بار موسم نخنگی سیب مین باغ کے اندر آئے اور یارون رفیقون کو بہی بلایا اور طعام و شراب بتکلف حاضر کرکے لہو و طرب مین مشغول ہوئے یہانتک کہ مستی غالب ہوئی اور بیہوش ٹپرے آخر سحر کو بیدار ہوئے چاہا کہ چنگ لیکر بجائین دیکہا کہ چنگ آواز نہین دیتا ہے چونکہ اس کام مین مہارت تمام رکہتے تہے اوسکے تارون کو مضبوط و محکم کیا پہر بہی اوسنے آواز نہ دی اور اللہ کی قدرت سے بولا اور یہ آیت شریف پہی الم یأن للذین امنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ وما نزل من الحق انہون نے متنبہ ہوکر چنگ کو توڑ پہوڑ ڈالا نبیذ کو پہینک دیا جامہای منقش ورنگارنگ کو پہاڑ کر علم و عبادت کی طلب کے واسطے نکلے اس حکایت کو ابو عبد اللہ بن حماد بہمین اسلوب تاریخ مختصر المدارک مین لائے ہین اور طبقات کفوی مین اور طرح مذکور ہے بعد ذکر قصہ باغ و شرب و سکر کے کہا ہے کہ جب وہ سوئے تو دیکہا کہ ایک جانور خوش الحان اونکے سر پر کسی درخت کے اوپر یہی آیت پڑہ رہا ہے بستان المحدثین مین فرمایا ہے احتمال ہے کہ اول خواب مین جانور کی آواز سے خبر کی ہو پہر بیداری مین بآواز چنگ اوسکی تاکید فرمائی ہو بہر حال اس شغل مین مراد و مجذوب وہی تہے اول امر مین حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگردون سے تہے اور اونکی فقہ کا طریق سیکہتے تہے جب حضرت امام نے وفات پائی تو مدینہ منورہ مین نزدیک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے تفقہ کیا اس جگہہ سے اونکا اجتہاد گویا ہیئت مجموعیہ ہر دو طریق کا ہے اسی لئے حنفیہ اونکو خود سے شمار کرتے ہین اور مالکیہ اپنے طبقات مین لکہتے ہین اور محدث اپنے طبقات مین لاتے ہین تمام عمر اونکی سفر مین گزری کبہی حج مین کبہی غزو مین کبہی تجارت کے واسطے اقالیم اسلام مین گشت کیا امام مالک و سفیان ثوری و سفیان بن عیینہ و ہشام بن عروہ و عاصم احول و سلیمان تیمی و حمید طویل و خالد حذاء و دیگر علماء کبار تابعین و تبع تابعین سے علم حدیث شریف کا اخذ کیا اور سائر طبقات عمدہ محدثین کے جیسے عبد الرحمن اسدی و یحیی بن معین و ابو بکر و عثمان پسران ابی شیبہ و امام احمد و حسن بن عرفہ اونکے شاگرد ہین وہ فرماتے تہے کہ مینے چار ہزار شیخ سے علم جمع کیا ہے لیکن مین روایت نہین کرتا ہون مگر ہزار آدمی سے عجائب سے یہ بات ہے کہ سفیان ثوری کہ اونکی اجل شیوخ سے ہین اونسے اخذ

البستی المعروف بابی الشیخ الحافظ المتوفی سنۃ اربع وخمسین وثلثمائۃ *

ترجمۂ ابن مبارک رضی اللہ عنہما صاحب کتاب الزہد والرقاق

ابوعبدالرحمن عبداللہ بن مبارک بن واضح حنظلی مروزی انکے والد ماجد غلام ترک ایک تاجر کی تجار ہمدان سے مملوک تھے وہ تاجر بنے حنظلہ سے تہا جوکہ ایک قبیلہ ہے بنی تمیم سے اسلئے اونکو حنظلی کہتے ہین لسبب نسبت ولا کے **حکایت** تاریخ عامری مین کہا ہے کہ انکے والد جناب مبارک نہایت متورع ومتقی تھے اونکو اونکے مالک نے اپنے باغ کا دار وغہ کیا تہا مالک نے کہا کہ ایک ترش انار باغ سے لاؤ وہ گئے لے آئے انار شیرین نکلا کہا کہ مینے تو ترش انار منگایا تہا مبارک نے کہا مین کیا جانون کو درخت مین شیرین لگتے ہین اور کس درخت مین ترش ہوتے ہین جسنے اونکو چکہا ہو وہ یہ فرق جانتا ہے مالک نے کہا تونے ابتک نہین چکہا کہا آپنے چکہنے کا اذن نہین دیا ہے مین تو نگہبانی بجالاتا ہون جوکہ میری خدمت کا لازمہ ہے مالک اونکی اس دیانت وامانت سے بہت خوش ہوا اور کہا تو تو اسکے قابل ہے کہ میری مجلس مین رہے اور باغبانی دوسرے کے سپرد کردی ابن خلکان نے اس حکایت کو بحوالۂ بعض نسخ حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا ہے اور اسی طرح طرطوشی نے اول سراج الملوک مین اوسکو ذکر کیا ہے لیکن بستان المحدثین مین موافق اس کتاب کے ذکر فرمایا ہے اور کہا ہے۔

حکایت اونکے مالک نے ایکدن اپنی لڑکی کی شادی کے باب مین جوکہ حد جوانی کو پہونچ گئی تہی اونسے مشورہ پوچہا مبارک نے کہا کہ جاہلیت کے عرب تو اپنی بیٹی حسب ونسب کے واسطے دیتے تھے اور یہود واسطے مال کے اور نصاری واسطے جمال کے اور اسلام مین اعتبار دین کا ہے ان چار مین سے جو پسند خاطر شریف ہو وہ اختیار فرمائین انکے مالک کو انکی عقل بہت پسند آئی گہر مین جاکر لڑکی کی مان سے یہ مشورہ بیان کیا اور کہا مین چاہتا ہون کہ لڑکی مبارک کو دون کہ وہ ورع وتقوی ودینداری مین سرآمد زمانہ ہے گو غلام ہے اونکی مان بہی راضی ہوگئی لڑکی اونکو دیدی اوس سے عبداللہ بن مبارک پیدا ہوئے انکا تولد ۱۱۳ھ یا ۱۱۹ھ مین ہوا انہون نے اوس تاجر کا بہت سا مال وراثت مین پایا ایام جوانی مین مبتلای شرب نبیذ تھے اور جو کچہ اس شغل کے لوازم سے ہے یعنی ملاہی وسرود سننا اور صحبت

واذا صاحبت فاصحب ماجدا		ذا عفاف وحیاء وکرم
قوله للشیئ لا ان قلت لا		واذا قلت نعم قال نعم

اونکے کلام بلاغت نظام سے یہ چند لولوی آبدار وگوہر شاہوار ہین کہ واسطے آویزۂ گوش حق نیوش طالب صادق کے کافی وافی ہین تعلمنا العلم للدنیا فدلنا علی ترک الدنیا یعنی ہمنے علم کو دنیا کے واسطے سیکہا سو اوسنے ہمکو ترک دنیا پر رہنمائی فرمائی یہ بہی فرماتے تہے کہ اول علم مین چاہیے کہ نیت صحیح ہو بعد اوسکے حرف استادون کا بکمال توجہ سننا بعد اوسکے بتامل فہم کرنا بعد اوسکے اوسکو حفظ کرنا بعد اوسکے تلامذہ ومستفیدون مین نشر کرنا پہیلانا اور جسنے ان پانچ شرطون سے ایک کو فوت کیا اوسکے علم مین نقصان ظاہر ہوا یہ بہی فرماتے تہے کہ مینے چار ہزار حدیث سے چار باتین انتخاب کی ہین ایک یہ کہ دنیا کے مال پر مغرور نہ ہونا چاہیے اور فریب نہ کہانا چاہیے دوسرے یہ کہ پیٹ مین اوس چیز کو داخل نہ کرنا چاہیے جسکے ہضم کی کماً وکیفاً طاقت نہین رکہتا ہے تیسرے یہ کہ علم سے اوس قدر سیکہنا چاہیے کہ نافع ہو چوتہے یہ کہ عورت پر کسی چیز مین اعتماد نہ کرنا چاہیے جب اونکی وفات قریب ہوئی اور علامات احتضار کے ظاہر ہوگئے تو اپنے غلام نضر نام کو جو کہ معتبرین رُوات حدیث سے ہے فرمایا کہ مجہکو فرش سے خاک پر ڈالدے غلام رونے لگا فرمایا تو کیون روتا ہے کہا آپ کی ثروت ودولت یاد آئی اور آپ کی یہ حالت غربت ومسافرت وبیکسی کی دیکہکر بیتاب ہوگیا فرمایا خاموش مین ہمیشہ خدا سے چاہتا تہا کہ زندگانی میری دولتمندون کی زندگانی ہو اور مرنا میرا مثل مرنے خاکسارون کے انکی وفات کا غربت وسفر مین اتفاق ہوا غزو سے پہرے تہے راہ مین قصبۂ ہیت کو پہونچے جو کہ توابع موصل سے ہے بیمار ہوگئے جان بحق تسلیم کی یہ واقعہ رمضان ۱۸۱ سنہ ہجری مین واقع ہوا بعد وفات کے صالح آدمیون نے خواب مین دیکہا کہ کہنے والا کہتا ہے کہ ابن مبارک فردوس اعلے مین پہونچے موضع ہیت بکسرہا وسکون تحتانیہ اور بعد اوسکے فوقانیہ ایک شہر ہے فرات پر فوق انبار اعمال عراق سے لیکن ربہ شام مین ہے اور انبار ربہ بغداد مین اور فرات درمیان ان دونون کے فاصل ہے جیسا کہ دجلہ میان انبار وبغداد کے فاصل ہوا ہے اور انکی

کیا ہے سفیان ثوری رضی اللہ عنہ باوجود اوس کمال کے جو حیرت دہ اہل کمال ہے فرماتے تھے کہ
مینے بہت جہد کیا کہ تین رات دن تمام سال مین ابن مبارک کی وضع پر گزار دن مجھکو میسر نہوا کبھی یون
فرماتے کہ کاش میری تمام عمر برابر اوسکے تین دن رات کے ہوتی **حکایت** حسن بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے
ہین کہ ایک دن نماز عشا پڑھکر ہمراہ ابن مبارک کے نکلا وہ چاہتے تھے کہ اپنے گھر جائین اور رات بہت
سرد تھی جب ہم دروازۂ مسجد پر پہونچے تو مینے اونسے ایک حدیث کا ذکر کیا اونہون نے جواب مین
شروع کیا مین اوسی جگہہ کھڑا رہا یہانتک کہ مؤذن آیا اور فجر کی اذان دی اونکی تورع کی حکایات عجیب
منقول ہین بستان المحدثین وغیرہ کتب مین اونکو ذکر کیا ہے **حکایت** جسدن کہ ابن مبارک شہر رقہ
مین داخل ہوئے ہارون رشید خلیفۂ عباسی بھی وہان تھے تو تمام شہر مین شور پڑا اور غلغلہ بلند ہوا اور
لوگ دوڑے زنان خاصہ ہارون رشید مین سے ایک عورت نے محل کے اوپر سے یہ شور وغوغا دیکھکر پوچھا
کہ یہ سب غوغا کیا ہے اور کسکے واسطے ہے کہا کہ ایک عالم خراسان سے آیا ہے اوسکو عبد اللہ بن مبارک
کہتے ہین وہ بولے کہ بادشاہی حقیقت مین یہی ہے جو یہ شخص رکھتا ہے نہ وہ جو ہارون رشید رکھتا ہے
کیونکہ وہ بزور چابک وچوبدستی لوگون کو جمع کرتا ہے **حکایت** حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ
عنہ نے اونکے حق مین فرمایا ہے قسم ہے اس گھر کے رب کی کہ میری دونون آنکھون نے اوسکا مثل
نہین دیکھا ہے ایک دن لوگ اونکے پاس واسطے طلب علم حدیث شریف کے آئے اور کہا ای عالم
دمشق کے ہمکو حدیث کرو حضرت سفیان ثوری وہان بیٹھے ہوئے تھے فرمایا ویحکم عالم المشرق
والمغرب وما بینہما ان کنتم تعلمون یعنی تمہاری خرابی ہو وہ تو مشرق مغرب کے اور جو اونکے بیچ ہے
اوسکے عالم ہین اگر تم جانتے ہو **حکایت** ابو علی غسانی نے کہا کہ ابن مبارک سے پوچھا کہ کون افضل
ہے معاویہ بن ابی سفیان یا عمر بن عبد العزیز فرمایا وہ غبار جو معاویہ کی ناک مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے گھسا وہ ہزار بار عمر بن عبد العزیز سے بہتر ہے معاویہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور جب آپنے کہا سمع اللہ لمن حمدہ تو معاویہ نے کہا ربنا ولک الحمد کہا پھر
اسکے بعد اور کیا ہوگا یہ دو شعر بہت پڑھا کرتے تھے ؎

مجز اس کتاب کے ہین اور فرماتے ہین کہ ہمنے آج کتاب فقیہ احمد سے ساتھہ جزو لکھے یا پڑہے **حکایت**
ایک اور فقیہ نے بھی امام شافعی کو خواب مین دیکھا کہ جامع مسجد مین ایک تخت پر بیٹھے ہوئے ہین اور
فرماتے ہین کہ آج ہمنے کتاب فقیہ احمد یعنی بیہقی سے فلان حدیث استفادہ کی **حکایت**
محمد بن عبد العزیز مروزی فقیہ مشہور فرماتے ہین کہ مین ایک دن خواب مین دیکھتا ہون کہ ایک صندوق
زمین سے طرف آسمان کے اوڑتا ہوا جا رہا ہے اور گرداگرد اوسکے ایک ایسا نور درخشندہ ہے کہ آنکھہ کو
خیرہ کئے دیتا ہے مین پوچھتا ہون کہ یہ کیا چیز ہے فرشتے کہتے ہین کہ یہ صندوق بیہقی کی تصانیف
کا ہے کہ بارگاہ کبریا مین مقبول ہوا کبھی شعر کی طرف بھی مائل ہوتے تھے یہ چند بیتین اونکے نظم
شریف سے ہین ؎

من اعتز بالمولی فذاك جليل	ومن رام عزا عن سواه ذليل
ولو ان نفسی مذ براها مليكها	مضی عمرها فی سجدة لقليل
احب مناجاة الحبيب با وجه	ولكن لسان المذنبين كليل

انکی ولادت ماہ شعبان ۳۸۴ھ مین ہوئی اور دہم ماہ جمادی الاولی ۴۵۸ھ کو شہر نیشاپور مین وفات پائی
لیکن ایک تابوت مین رکھکر بیہق کو لیگئے اور خسروجرد مین دفن کیا بیہقی نسبت ہے طرف بیہق کے کہ
نام چند دیہہ ست متصل ہم در بست کروہی نیشاپور مجموع آن دیہات را بیہق گویند مثل بارہہ دہریانہ در
نواح دہلی و کلان ترین آن دہات خسروجرد ست مدفن بیہقی ابن خلکان نے کہا خسروجرد بضم خاء معجمہ
وسکون سین وفتح راء مہملتین وسکون واو وکسر جیم بعد اوسکے راء و دال مہملتین ہین رحمہ اللہ تعالے

ترجمہ عبد بن حمید رحمہ اللہ صاحب مسند

ابو محمد عبد الحمید بن حمید بن نصر کشی شروع ۲۰۰ھ ہجری کو اپنے وطن سے رحلت کی انکو علم حدیث
شریف کے طلب کرنیکا شوق جوانی مین پیدا ہوا یزید بن ہارون و عبد الرزاق و محمد بن بشیر و دیگر ائمہ
فن حدیث سے استفادہ کیا مسلم رحمہ اللہ صاحب صحیح و ترمذی رحمہ اللہ و دیگر محدثین کرام انسے بہت
روایت رکھتے ہین امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح کی دلائل النبوۃ مین بطریق تعلیق انسے روایت

قبر ظاہر ہے زیارت کی جاتی ہے رضی اللہ عنہ

ترجمۂ بیہقی رضی اللہ عنہ صاحب دلائل النبوۃ و شعب الایمان وغیرہ مؤلفات نافعہ ابو بکر

احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسی بیہقی خسروجردی فقیہ شافعی حافظ کبیر مشہور اپنے وقت مین پیشوایان و مقتدایان حدیث و فقہ سے ایک شخص تھے انکی تحقیقات علوم مین بہت ہین مباحثہ و مناظرہ مین بغایت انصاف کے رعایت فرماتے تھے تصانیف انکی بیشمار ہین کہتے ہین کہ ایک ہزار جزکو پہونچی ہین علم مین انکا ثانی نہین ہے بعض نے کہا ہے سات آدمی ہین کہ اونہون نے اسلام مین تصنیف کی اور مسلمانون نے اونکی تصانیف سے نفع لیا ایک دارقطنی دوسرے حاکم ابوعبداللہ نیسابوری تیسرے ابومحمد عبدالغنی بن سعید لذوی مصری چوتھے ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی پانچوین ابوعمرو بن عبدالبر نمری حافظ اہل مغرب چھٹے بیہقی ساتوین خطیب بغدادی انہون نے فقہ کو شیخ صعلوکی سے حاصل کیا اور حدیث کی سوایت حاکم نیسابوری و ابوطاہر محمد بن زیادی و ابن فورک و ابوعبداللہ سلمی سے کی انکی تصانیف مشہورہ سے یہ کتب ہین کتاب السنن دو جلد کتاب دلائل النبوۃ تین جلد کتاب معرفۃ العلوم کتاب بعث و نشور ایک جلد کتاب آداب کتاب فضائل صحابہ کتاب فضائل اوقات کتاب شعب الایمان دو جلد کتاب خلافیات ۲ جلد کذا فی اشعۃ اللمعات بستان المحدثین مین لکھا ہے کہ معمورہای اسلام کا گشت کیا اور باوجود اس تمام تبحر و علو اسناد کے سنن نسائی و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ اونکے نزدیک نہ تھے ان تین کتابون پر کما ینبغی اطلاع نہین رکھتے تھے حق تعالی نے اونکے علم مین برکت عظیم دی اور بکمال قوت فہم عطا فرمائی تصانیف عجیبہ اونسے یادگار ہین کہ مثل اونکے تصانیف سابقین سے ظاہر نہوا منجملہ اونکی تصانیف گزیدہ و نافعہ سے کتاب الاسماء و الصفات دو مجلد ہے سبکی نے کہا لا اعرف لہ نظیر اور کتاب الاعتقاد ایک جلد اور کتاب دعوات الکبیر ایک جلد سبکی نے کہا مین اسپر قسم کہا تا ہون کہ ان کتابون کا عالم مین نظیر نہین ہے اور کتاب الزہد ایک جلد اور کتاب الترغیب والترہیب ایک جلد **حکایت** جب انہون نے تصنیف کتاب معرفۃ السنن و الآثار مین شروع کیا تو ایک صالح نے خواب مین دیکھا کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کسی جگہہ مین ہین اور اونکے دست مبارک مین چند

تو اونکے فرزند ابو مسلم احمد بن شہردار دیلمی اور ایک اور جماعت نے اونکے شاگردون سے اس کتاب کو اونسے روایت کی وفات شہردار کی ۵۵۸ھ مین ہوئی النسب اس خاندان کا فیروز دیلمی کی طرف پہونچتا ہے جو کہ اسود عنسی کے قاتل تھے اونکے حق مین جناب رسالتمآب نے فرمایا ہے فاز فیروز اور وہ صحابی تھے رض

ترجمہ ابن المنذر صاحب کتاب الاشراف فی مسائل الخلاف رضی اللہ عنہ

ابو بکر محمد بن ابراہیم بن المنذر نیشاپوری حرم شریف کے مجاور رہتے وہان علم حدیث کی تعلیم کرتے تھے اسلئے انکو شیخ الحرم بھی کہتے ہین انکی کتابین نادرہ وقت تھین کہ اِنسے پہلے اسلام مین مثل اونکے تصنیف نہین ہوئین منجملہ اونکے ایک یہ کتاب ہے دوسری کتاب المبسوط فقہ مین اور کتاب الاجماع و کتاب التفسیر و کتاب السنن وغیرہ بالجملہ انکی تصانیف مایۂ اجتہاد و تحقیق ہین علم فقہ و معرفت اختلاف علما اور ہر ایک کی ماخذ و دلیل پہچاننے مین بہت ماہر تھے اور خود مجتہد تھے کسی کی تقلید نہین کرتے تھے لیکن ابو اسحٰق نے اونکو اپنے طبقات مین زمرۂ فقہاء شافعیہ مین لکھا ہے اسلئے کہ امام شافعی کے اجتہاد کے ساتھ اونکا اجتہاد بکثرت متولد ہوتا تھا شیخ ابو اسحٰق نے کہا ہے کہ اونکی تصانیف کی سب کو احتیاج ہے خواہ اونکے مذہب کے موافق ہو یا مخالف کیونکہ آئین استنباط و طریق اجتہاد سیکھتا ہے علم حدیث مین محمد بن میمون و ربیع بن سلیمان و محمد بن اسمٰعیل صائغ و محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکیم و دیگر اجلۂ محدثین کے شاگرد ہین اور دمیاطی محمد بن یحییٰ بن عمار اور ابو بکر بن المقری اور دیگر محدث عمدہ انکے شاگرد ہین ۳۱۸ھ مین وفات پائی انکی کتاب الاشراف بنہایت نفیس ہے اسمین اختلاف علماء کا مع دلائل کے ذکر کیا ہے اور حدیثون کو اس طور پر بیان کیا ہے کہ اجتہاد و استنباط آسان ہو گیا رحمہ اللہ تعالےٰ

کذا فی البستان

ترجمہ سعید بن منصور صاحب سنن رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عثمان سعید بن منصور بن شعبہ مروزی کہتے ہین کہ یہ اصل مین طالقانی ہین آخر کو بلخ مین سکونت اختیار کی جب انکی عمر آخر کو پہونچی تو مکہ معظمہ مین مجاور ہو گئے ماہ رمضان ۲۲۹ھ کو وہین وفات پائی انکی عمر درمیان اسی اور نوے ۹۰ کے تھی امام مالک رحمہ اللہ سے موطا اور حدیث دیگر حاصل کئے

کہتے ہین یہ اس فن کے ایمہ سے تھے اور بہت ثقہ و معتبر تھے سنہ ۲۴۳ مین رحلت فرمائی انکی تصانیف
سے ایک تو مسند ہے جسکو مسند کبیر کہتے ہین اسلئے کہ اس مسند سے ایک انتخاب کرکے مسند صغیر بنایا ہے
دوسری ایک تفسیر ہے جو کہ دیار عرب مین متداول و مشہور ہے انکے سوا اور تصانیف بھی ہین رحمہ اللہ
کذا فی البستان کش بالفتح ایک گانوں ہے جرجان مین +

ترجمۂ دیلمی صاحب فردوس رحمہ اللہ تعالی

حافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی یہ ہمدان مین تھے تاریخ ہمدان بھی انکی تصانیف سے ہے
یوسف بن محمد بن یوسف مستملی و سفیان بن حسن بن فنحویہ و عبدالحمید بن حسن قضاعی و عبدالوہاب بن مندہ
و احمد بن عیسی دینوری و ابو القاسم بن السری و دیگر علمای بیشمار سے علم حدیث کا اخذ کیا ہمدان و
اصفہان و بغداد و قزوین و دیگر شہرہای اسلام کا گشت کیا حافظ یحیی بن مندہ نے انکے حق مین کہا
ہے کہ ایک جوان زیرک حسن الخلق مذہب سنت مین متصلب اور اعتزال سے دور ہے مرد کم گو دلیر دل ہے
لیکن اوسکے اتقان معرفت و علم مین قصور ہے صحیح سقیم حدیثون مین تمیز نہین کرتا ہے اسی لئے اوسکی
اس کتاب مین موضوعات و واہیات تودہ تودہ مندرج ہین انکا بیٹا شہردار دیلمی اور حافظ ابو موسی
مداینی و حافظ ابو الفلا حسن بن احمد عطار رازی اِنسے روایت رکھتے ہین نہم رجب سنہ ۵۰۹ ہجری مین
وفات پائی انکے فرزند شہردار بن شیرویہ بن شہردار دیلمی کی کنیت ابو منصور ہے حدیث شریف کے علم کی
معرفت و فہم مین اپنے والد سے بہتر تھے چنانچہ سمعانی نے بھی انکے حق مین فہم و معرفت کی گواہی
دی ہے اور علم ادب کو بھی خوب جانتے تھے صدوق و عابد تھے اپنی مسجد مین جمے رہتے تھے غالبا
شغل اسماع حدیث اور اوسکے لکھنے مین اوقات بسر کرتے تھے طلب علم حدیث مین اپنے والد کے
ساتھ شریک تھے سنہ ۵۰۵ سفر اصفہان مین اونکے ہمراہ تھے اور بعد وفات اپنے والد کے سنہ ۳۰
مین طرف بغداد کے جاکر بہت سے استادون سے تحصیل کی اور بعض محدثون سے اجازت حاصل فرمائی
کتاب فردوس مثل جامع صغیر کے حروف تہجی پر مرتب ہے اوسکو اس وضع پر انھون نے ترتیب
دی ہے اور اس کتاب کی سندون کو بحسنت تمام جمع کیا ہے جب اوسکی تنقیح و ترتیب سے فارغ ہوئے

ترجمہ عبد الرزاق صاحب مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع حمیری بالولاء ساکن صنعاء تھے جو کہ یمن کا دار الملک ہے عبید اللہ
بن عمر عمری سے قلیل للروایت ہین اور ابن جریج و اوزاعی و ثوری سے بہت استفادہ کیا ہے امام احمد و
اسحق بن راہویہ و یحیی بن معین نے انسے حدیث شریف کا استفادہ کیا ہے اور یہ اجل تلامذہ معمر سے
ہین سات برس تک اونکی صحبت مین رہے ہین اسی لئے معمر کی حدیث کے حفظ مین مشہور و ممتاز ہین
انکی روایت صحاح ستہ مین واقع ہوئی ہے انمین کوئی عیب نہین پایا مگر اتنا کہ فی الجملہ تشیع رکہتے تھے
لیکن غالی نہ تھے اور باوجود اس تشیع کے کہتے تھے کہ مین تفضیل امیر المومنین علی پر اوپر امیر المومنین
ابو بکر و عمر کے جرأت نہین کر سکتا ہون اور دل میرا اسکے ساتھہ یاری نہین دیتا ہے کیونکہ امیر المومنین
علی سے اوسقدر متواتر ہوا ہے کہ مجھکو ان دونون پر تفضیل مت دو کہ سر صدیقین کو پہونچ گیا ہے
رضی اللہ عنہم اجمعین شیعی کا کام نہین ہے کہ وہ حضرت امیر المومنین علی کے فرمائے ہوئے سے تجاوز
کرے نصف شوال ۲۱۱ ہجری کو وفات پائی عمر طویل ہوئی ۸۵ برس جئے رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف

ترجمہ حکیم ترمذی صاحب نوادر الاصول رضی اللہ عنہ

ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسین بن بشیر مؤذن ملقب بحکیم ترمذی اپنے وقت کے رئیس زہاد تھے اپنے
والد علی اور قتیبہ بن سعید بلخی و صالح بن عبد اللہ ترمذی اور انکے اقران سے روایت کرتے ہین اور قاضی
یحیی بن منصور اور دیگر علماء نیشاپور نے انسے روایت کی ہے **حکایت** ۲۸۵ ہجری مین وارد
نیشاپور ہوئے ظاہر مین لوگون نے جبکہ انکی کتاب ختم الاولیاء و علل الشریعہ مین نظر کی تو اونہون نے
ان کتابون سے تفضیل ولایت کی نبوت پر یعنی فضیلت اولیاء کی انبیاء پر اور اسکا اونکا مذہب ہونا
استنباط کیا اور اونکا احتجاج بہی اس معنی کا شاہد ہے کیونکہ اونہون نے اس لفظ سے تمسک کیا
ہے کہ یغبطہم النبیون والشہداء اور کہا ہے کہ اگر بعض اولیاء انبیاء و شہداء سے افضل نہین
ہین تو غبطہ کیون ہے ترمذ کے لوگون نے بسبب اس عقیدۂ وحشت ناک کے اونکو وہان سے نکالدیا
جب بلخ مین پہونچے تو وہان کے لوگون نے اونکو قبول کیا اور حکیم نے اونکے آگے ان کلمون کا

لیث بن سعد و ابو عوانہ و فلیح بن سلیمان و دیگر محدثین اوس طبقے سے استفادہ کیا امام احمد و مسلم و ابو داؤد و خلائق بسیار نے انسے روایت کی امام احمد رحمہ اللہ انکی بہت تعظیم فرماتے تھے اور انکی ثناء و تعریف کرتے تھے ابو حاتم نے اِنکی توثیق و تعدیل واجبی کی ہے یہ قوی الحفظ تھے دس ہزار حدیثین یاد سے لکھواتے تھے رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ ابو عوانہ صاحب صحیح یعنی مستخرج صحیح مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ

۴۱

ابو عوانہ یعقوب بن اسحٰق بن یزید اسفرائن کے لوگون مین سے ہین آخر کو نیشاپور مین سکونت اختیار کی خراسان و عراق و یمن و حجاز و شام و جزیرہ و فارس و اصفہان و مصر و ثغور کا گشت کیا علماء وہان سے حدیث جمع کی مذہب مین شافعی تھے امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب کو پہلے پہل اسفرائن مین یہی لائے اور رواج دیا فقہ مین شاگرد مزنی و ربیع کے ہین جو کہ اَجَلّ اصحاب امام شافعی سے ہین اور حدیث مین مسلم بن حجاج و یونس بن عبد الاعلی و محمد بن یحیی ذہلی کے شاگرد ہین طبرانی و اسمٰعیلی و ابو علی نیشاپوری و دیگر محدثین عمدہ اِنکے شاگرد ہین حاکم نے اِنکے حق مین کہا ہے کہ ابو عوانہ علماء حدیث اور اونکے اثبات سے ہین مینے اونکے فرزند محمد سے سُنا ہے کہ سنہ ۳۱۶ مین اونکی وفات ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی البستان +

ترجمہ ابن جریر صاحب تفسیر کبیر و تاریخ شہیر رحمہ اللہ تعالیٰ

۴۲

ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد الطبری و قیل یزید بن کثیر بن غالب صاحب تفسیر کبیر و تاریخ شہیر فنون کثیرہ مثل تفسیر و حدیث و فقہ و تاریخ وغیرہ مین امام تھے فنون عدیدہ مین انکی مصنفات ملیحہ ہین وہ اِنکے سعت علم و غزارت فضل پر دلالت کرتے ہین یہ ایک مجتہد ہین ایمہ مجتہدین سے تقلید کسی کی نہین کی ابو الفرج معافی بن زکریا نہروانی معروف با بن طرار اِنکے مذہب پر تھے نقل مین معتمد ہین تاریخ اِنکی اصح التواریخ ہے شیخ ابو اسحٰق شیرازی نے اِنکا ذکر طبقات فقہاء مین منجملہ مجتہدین کیا ہے ولادت اِنکی آمل طبرستان مین سنہ ۲۲۴ کو ہوئی اور وفات روز شنبہ آخر روز ۲۶ شوال سنہ ۳۱۰ کو بغداد مین ہوئی اپنے گھر کے اندر مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف +

مین امام ابونصر صاحب صحاح جوہری اسمعیل بن حماد ترکی لغوی احدار کان لغت نے وفات پائی کہتے ہین
کہ جودت وعمدگی خط مین طبقۂ ابن مقلہ ومہلہل مین تہے سفر بہت کیا پہر نیشاپور مین سکونت اختیار
کی کہا ہے کہ نیشاپور مین چہت پر سے گر کے انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی +

ترجمۂ قشیری صاحب رسالہ رحمہ اللہ تعالی

ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری فقیہ شافعی فقہ وتفسیر وحدیث واصول وادب وشعر وکتابت وعلم
تصوف مین علامہ تہے درمیان شریعت وحقیقت کے جمع کیا تہا ایک قافلے مین حج کو گئے اوسمین
شیخ ابومحمد جوینی والد امام الحرمین اور احمد بن حسین بیہقی اور ایک جماعت مشاہیر لوگون کی تہی او نسے
بغداد وحجاز مین حدیث شریف سنی اور اپنے واسطے املاء حدیث کی مجلس عقد کی خطیب نے اپنی تاریخ
مین انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ ہمپر آئے یعنی طرف بغداد کے ۴۴۸ھ مین اور بغداد مین حدیث
کی اور ہمنے اونسے لکہا ثقہ حسن الوعظ ملیح الاشارت تہے ابوالفتح محمد بن محمد فراوی نے کہا کہ
ابوالقاسم قشیری کسی شخص کے یہ شعر بہت پڑہا کرتے تہے ؎

لوکنت ساعۃ بیننا ما بیننا	وشہدت کیف نکرر التودیعا
ایقنت ان من الدموع محدثا	وعلمت ان من الحدیث دموعا

یہ دو نون شعر ذوالقرنین بن حمدان کے ہین ولادت انکی ۳۷۶ھ مین ہوئی اور روز یکشنبہ قبل طلوع شمس
۱۶ ربیع الاول ۴۶۵ھ کو شہر نیشاپور مین وفات پائی مدرسہ مین زیر قبر اونکے شیخ ابوعلی دقاق رحمہ اللہ تعالی
کے مدفون ہوئے انکے فرزند ابونصر عبدالرحیم امام کبیر تہے علوم ومجالس مین اپنے والد ماجد کے مشابہ
تہے مینے بعض مجامیع مین اونکے یہ ابیات دیکہے ہین اور سمعانی نے بہی اونکو ذیل مین ذکر کیا ہے

القلب نحوك نازع	والدهر فيك منازع
جرت القضية بالنوى	ما للقضية وازع
الله يعلم انني	لفراق وجهك جازع

انکی وفات ۵۱۴ھ مین نیشاپور مین ہوئی رحمہ اللہ تعالی کذا فی التاج المکلل +

عذر بیان کیا اور کہا کہ مین مذہب مین تمہارا سوافق ہون غرض میری تفضیل اولیاء کی انبیاء پر نہین ہے
ایک دن اونسے صفت خلق کا پوچہا کہا ضعف ظاہر و دعوی عریضہ منجملہ اونکے لطائف کے ایک یہ لطیفہ
ہے کہا کہ پانچ آدمیون کے واسطے پانچ جگہون سے بہتر نہین ہے لڑکے کو مکتب سے جوان کو مکان
سے طالب علم و بوڑہے آدمی کو مسجد سے اور عورت کو اپنے گہر سے اور موذی کو قید خانہ سے بستان
المحدثین مین بعد اسکے تحریر فرمایا ہے کہ انکی تصانیف مین غیر معتبر اور موضوع حدیثین بہت مندرج
ہین سبب اس حادثے کا خود اونہون نے بیان کیا ہے کہ مینے کبہی تامل و تفکر و تدبر کار تصنیف سے
پہلے نہین کیا ہے اور نہ میری یہ غرض ہے کہ کوئی ان مولفات کو میری طرف نسبت کرے بلکہ جب
مجہکو قبض وقت ہوتا تو تصنیف کے سبب سے تسلی و آرام خاطر ڈہونڈہتا تہا اور جو کچہہ دل مین آتا او سکو
لکہتا تہا یہان سے معلوم ہوا کہ اونکی اکثر مصنفات قبیل مسودات سے ہین نظر ثانی و تہذیب و حذف و
اصلاح کے محتاج رہے ۵۹۵ھ ہجری مین شہید ہوئے رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف ❖

ترجمہ دینوری صاحب کتاب المجالسہ رضی اللہ عنہ

(۴۵)

ابو بکر احمد بن مروان مالکی نزیل مصر اور اسی جگہہ انتقال کیا قاضی اسمعیل و یحیی بن معین و ابن ابی الدنیا
سے اخذ کیا انپر حدیث غالب ہو گئی انکی ایک کتاب ہے فضائل امام مالک مین ۲۹۳ھ مین بعمر ۸۴
سال بماہ صفر وفات پائی ابن فرحون نے انکا ذکر طبقات مالکیہ مین کیا ہے ذکرہ السیوطی
رحمہ اللہ فی حسن المحاضرۃ بستان المحدثین مین فرمایا ہے کہ کتاب المجالسہ دینوری کی ایک کتاب
مشہور ہے کتب قدیمہ مین اوس سے بہت نقل آئی ہے کشف الظنون مین کہا ہے کہ اس کتاب
کو کتب احادیث و اخبار سے اور محاسن نوادر و آثار سے اور حکم منتقی و اشعار سے جمع کیا ہے اور بعض
نے اوسکا انتخاب فرمایا ہے اوسکا نام نخبۃ المؤانسہ من کتاب المجالسہ رکہا ہے اور تاریخ مولف کی
انتقال کی ۳۱۰ھ لکہی ہے اتحاف النبلاء کے باب اول مین بہی اسی طرح ہے واللہ اعلم ❖

ترجمہ جوہری صاحب صحاح رحمہ اللہ تعالی

(۴۶)

امام یافعی رضی اللہ عنہ نے تاریخ مرآۃ الجنان مین بذیل حوادث ۳۹۳ھ ہجری تحریر فرمایا ہے کہ اسی سنہ

ہ ابدال سے شمار کئے جاتے تھے اور ایک جماعت علمار نے زہد و ورع تام و علم و عمل کی اونچائی
ہے انکی وفات ماہ محرم ۳۲۷ سنہ ہجری مین ہوئی کذا فی الاتحاف +

ترجمہ ابن مندہ صاحب تاریخ اصبہان رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عبداللہ محمد بن یحییٰ بن مندہ العبدی الحافظ المشہور حفاظ ثقات و خاندان کبیر سے تھے ایک جماعت علمار
کی اس خاندان سے اوٹھی اور یہ عبسیہ مین سے نہ تھے لیکن چونکہ انکی مان برّہ بنت محمد بنی عبد
یالیل سے تھین اس لئے طرف اخوال کے منسوب ہو گئے وفات انکی ۳۰۱ سنہ ہجری مین ہوئی
مندہ بفتح میم و دال ہے رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ خلال صاحب کرامات الاولیا رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو محمد حسن بن محمد بن حسن بن علی بغدادی ۳۵۲ سنہ مین متولد ہوئے ابو بکر وراق و ابو بکر بن شاذان اور
انکے طبقے سے علم حدیث شریف کا اخذ کیا خطیب بغدادی و ابو الحسین طیوری و جعفر بن احمد سراج و علی
بن عبدالواحد دینوری و دیگر محدثان عمدہ انسے روایت رکھتے ہین اور سب کے نزدیک ثقہ و معتبر تھے حفظ حدیث
شریف مین اپنے ابنار روزگار کے سر آمد تھے انکا ایک مسند ہے صحیحین پر لیکن وہ تمام نہوا ماہ جمادی الاول
۳۹ سنہ مین وفات پائی کذا فی البستان +

ترجمہ سلفی صاحب مشیخہ بغدادیہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو طاہر احمد بن محمد بن احمد سلفی اصفہانی ملقب بصدر الدین حفّاظ مکثرین سے ہین طلب حدیث شریف مین
رحلت کی اور اعیان مشائخ سے ملے شافعی المذہب تھے بغداد مین وارد ہوئے گیا ابی الحسن علی ہراسی پر فقہ
کا اشتغال کیا خطیب ابی زکریا یحییٰ بن علی تبریزی لغوی پر لغت کا شغل فرمایا ابو محمد جعفر بن السراج وغیرہ
ایسے اماثل حدیث شریف سے حدیث کی روایت کی بلاد و آفاق کا گشت کیا سیوطی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے
کہ امام متقن حافظ ناقد ثبت دین خیّر تھے انکی طرف علو اسناد منتہی ہوا انکی حیات مین حفاظ نے انسے
روایت کی انکی تصانیف ہین علم حدیث مین اپنے زمانے کے فرد اور قوانین روایت کو خوب جانتے
تھے انکا انتقال ہوا اور انکی عمر یکصد و شش سال کی تھی انتہےٰ انکے امالی و تالیق بہت ہین ولادت

ترجمہ ابن العربی رحمہ اللہ تعالی صاحب عارضۃ الاحوذی فی شرح الترمذی وغیرہ مؤلفات نافعہ

ابوبکر محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن احمد معروف بابن العربی معافری اندلسی اشبیلی حافظ مشہور
یہ حافظ متبحر ختام علماء اندلس اور آخر ائمہ وحفاظ اندلس ہین ابن بشکوال نے کتاب الصلہ مین کہا ہے
کہ مینے اونکو اشبیلیہ مین وقت ضحی روز دوشنبہ سوم ماہ جمادی الآخرہ ۵۱۶ھ کو دیکھا ہے وہ کہتے تھے کہ مینے
ہمراہ والد کے روز یکشنبہ مستہل ماہ ربیع الاول ۴۸۵ھ کو طرف مشرق کے رحلت کی شام مین داخل ہوا
ابوبکر محمد بن ولید طرطوشی پر تفقہ کیا اور بغداد مین آکر وہان کے اعیان مشائخ کی ایک جماعت سے سماعت
کر کے داخل حجاز ہوا ۴۸۹ھ کے موسم مین حج کر کے بغداد کی طرف عود کیا اور صحبت مین ابوبکر شاشی و
ابوحامد غزالی وغیرہما من العلماء والاوباء کے رہا اور اونکے پاس سے آکر مصر واسکندریہ مین ایک
جماعت محدثین سے ملا اون سے لکھا اور استفادہ کیا اور فائدہ دیا پھر ۴۹۳ھ مین اندلس کی طرف
لوٹ آیا اور اشبیلیہ مین علم کثیر لیکر آئے کہ اونسے پہلے کوئی مثل اونکے وہان داخل نہ ہوا تھا اون لوگون
مین سے جنہون نے طرف مشرق کے رحلت کی غرضکہ مینے اونکی ولادت کا پوچھا تو کہا کہ مین شب پنجشنبہ
بست ودوم ماہ شعبان ۴۶۸ھ کو پیدا ہوا اور وفات اونکی ۵۴۳ھ ماہ ربیع الآخر کو شہر فاس مین ہوئی
انکا ترجمہ اتحاف ولبستان وغیرہ کتب طبقات وتاریخ مین خوب بسط سے لکھا ہے انکی تصانیف کثیرہ
کا ذکر کیا ہے ✦

ترجمہ ابن ابی حاتم صاحب تفسیر وغیرہ مؤلفات نافعہ رضی اللہ عنہ

عبدالرحمن بن محمد بن ادریس بن المنذر بن داؤد بن مہران ابومحمد بن ابی حاتم التمیمی الحنظلی الامام
ابن الامام الحافظ بن الحافظ اپنے والد سے اور اور لوگون سے سماعت رکھتے ہین ابن مندہ نے
کہا کہ انکا مسند ہزار جزو مین ہے اور اونکی کتاب الزہد وکتاب الکنی وفوائد کبری وفوائد الرازئین ومقدمہ
الجرح والتعدیل ہے اور فقہ واختلاف صحابہ وتابعین وعلماء امصار مین بہی تصنیف کی ہے جرح
وتعدیل اونکی چند مجلد مین ہے اونکی سعت حفظ وامامت پر دلالت کرتی ہے اور کتاب الرد علی الجہمیہ
ایک بڑی کتاب ہے اور ایک تفسیر کلان ہے اور آثار مسندہ ہین چار مجلد مین ابوعلی خلیلی نے کہا ہے کہ

اونکے حفظ وسیع پر امام ثقہ حجت مقری مجود حسن المحاضرہ کیّس متواضع تھے انکی مشیخہ تین ہزار شیخ پر مشتمل ہے ستائیس سال سفر مین گزارے انکی ایک کتاب ہے القمر المنیر فی المسند الکبیر اوسمین ذکر ہر صحابی کا مع عدد اوسکی مرویات کے کیا ہے اور متولف و مختلف اوسپر ابن ماکولا نے ذیل لکہی ہے اور متفق و مفترق اور نسبتہ المحدثین الی الآباء و البلدان و کتاب عوالی و کتاب معجم و جنۃ الناظرین فی معرفۃ التابعین و الکمال فی معرفۃ الرجال اور الدرۃ الثمینۃ فی اخبار المدینۃ و نزہۃ الوریٰ فی اخبار ام القریٰ و غرر الفوائد چہہ مجلد مین اور مناقب امام شافعی رحمہ اللہ یاقوت نے معجم الادبا مین کہا ہے کہ اونہون نے مجھکو یہ شعر اپنے سُنائے ؎

وقائل قال یوم العید لی ورأئی	تملی و دموع العین تنھمر
مالی اراك حزینا باکیا اسفا	کان قلبك فیه النار تستعر
فقلت انی بعید الدار عن وطن	و ملق الکف و الاحباب تد ھجروا

کذا فی الاتحاف

ترجمۂ ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب تصانیف غرّا و تالیف زہرا

ابو الفرج عبد الرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد بن علی قرشی تیمی بکری بغدادی فقیہ حنبلی واعظ ملقب بہ جمال الدین حافظ نسل محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہین علم حدیث شریف و صناعت وعظ مین علامۂ عصر و امام وقت تھے فنون عدیدہ مین انکی تصانیف ہین انکی کتابین بیشمار ہین اور اپنے خط سے بہی بہت کچہہ لکہا ہے لوگ بطور مبالغہ کے کہتے ہین کہ اگر انکے لکہے ہوئے اجزاء کو جمع کر کے انکی مدت عمر کا حساب کرین اور اجزاء کو اوس مدت پر تقسیم کرین تو ہر دن نو جزو حساب مین آئین ابن خلکان نے بعد اسکے کہا ہے کہ یہ ایک شئ عظیم ہے لگتا نہین ہے کہ عقل اسکو قبول کرے **حکایت** کہا ہے کہ جب انکے قلمون کے چہیلن کو کہ جس سے اونہون نے حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیث شریف لکہی تہی جمع کیا تو ایک بڑا انبار ہو گیا وصیت کی کہ موت کے غسل کا پانی اسی سے گرم کرین بعد اوسکے اوس پانی سے غسل دین ایسا ہی کیا وہ چہیلن اس کام کو کافی ہوئی بلکہ کچہہ بچ گئی **اشارۃ لطیفۃ**

سنہ ۵۷۲ مین ہوئی تقریباً اصفہان مین اور بوقت چاشت روز جمعہ یا شب جمعہ پانچوین ربیع الآخر سنہ ۵۷۶ ثغر اسکندریہ مین وفات پائی اور وعلہ مین کہ ایک مقبرہ ہے داخل سور کے نزدیک باب اخضر کے دفن ہوئے اس قبرستان مین ایک جماعت صالحین کی ہے جیسے طرطوشی وغیرہ نسبت سلفی کے اونکے جد ابراہیم سلفہ کی طرف ہے بکسر سین مہملہ و فتح لام و فا اور آخر مین ہا ہے یہ لفظ عجمی ہے معنی اسکے تین ہونٹھ ہین اسلئے کہ اونکا ایک ہونٹھ چر گیا تھا مثل دو ہونٹھ کے ہوگیا تھا سوای دوسرے اصلی ہونٹھ کے اصل اسمین سلبہ بباے موحدہ ہے وہ فا سے بدل گئی یعنے سنہ ۳ لبہ واللہ اعلم رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف مقصد اول اتحاف مین کہا ہے کہ مشیخہ بغدادیہ شیخ امام ابو طاہر احمد بن محمد سلفی کا ہے اوسمین جم غفیر کو مع فوائد بیشمار جمع کیا ہے جملہ اوسکا سو جزو پر زیادہ ہے +

ترجمۂ اصبہانی صاحب ترغیب و ترہیب رحمہ اللہ تعالی

شیخ امام قوام السنہ ابو القاسم اسمعیل بن محمد طلحی اصبہانی متوفی سنہ ۵۳۵ منذری رحمہ اللہ تعالی اسنے فرمایا ہے کہ کتاب ابو القاسم مین جو کچھہ تھا کہ وہ کتب مذکورہ مین نہ تھا مینے اوس سب کا استیعاب کرلیا اور وہ قلیل ہے اور جو حدیثین کہ متحقق الوضع تھین اونکے ذکر سے اعراض کیا رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف

حمید بن زنجویہ صاحب فضائل الاعمال

اتحاف مین کہا ہے کہ ترغیب و ترہیب نام ایک کتاب ہے ابن زنجویہ حمید بن مخلد بن قتیبہ ازدی کی انکا انتقال سنہ ۲۴۸ ہجری مین ہوا ہے +

ترجمہ ابن النجار صاحب تاریخ بغداد رحمہ اللہ تعالی

محمد بن محمود بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن محاسن حافظ کبیر محب الدین بن النجار بغدادی صاحب تاریخ ماہ ذی قعدہ سنہ ۵۷۸ مین پیدا ہوئے ابن کلیب و ابن جوزی و اصحاب ابن الحصین اور ایک جماعت اہل علم سے سماع رکھتے ہین انہون نے شام و مصر و حجاز و اصفہان و خراسان و مرو و ہرات دنیار کی طرف بہت کچھہ سفر کیا اور بہت سماع فرمایا اور اصول و مسانید جمع فرمائے اور تاریخ خطیب پر ذیل لکھی اور اسمین اوپر استدراک کیا انکی یہ تاریخ نفیس مجلدین ہے وہ انکے تجربہ پر دلالت کرتی ہے اس شان مین اور

اونکے حفظ وسیع پر امام ثقہ حجت مقری مجود حسن المحاضرہ کیّس متواضع تھے انکی مشیخہ تین ہزار شیخ پر مشتمل ہے ستائیس سال سفر مین گذارے انکی ایک کتاب ہے القمر المنیر فی المسند الکبیر اوسمین ذکر ہر صحابی کا مع عدد اوسکی مرویات کے کیا ہے اور موتلف و مختلف اوسپر ابن ماکولا نے ذیل لکھی ہے اور متفق ومفترق اور نسبۃ المحدثین الی الآباء والبلدان وکتاب عوالی وکتاب معجم وجنۃ الناظرین فی معرفۃ التابعین والکمال فی معرفۃ الرجال اور الدرۃ الثمینۃ فی اخبار المدینۃ ونزہۃ الوری فی اخبار ام القری وغرر الفوائد چہ مجلد مین اور مناقب امام شافعی رحمہ اللہ یاقوت نے معجم الادبا مین کہا ہے کہ اونھون نے مجھکو یہ شعر اپنے سنائے ؎

وقائل قال یوم العید لی ورأی	تململی ودموع العین تنهمر
مالی اراک حزینا باکیا اسفا	کان قلبک فیه النار تستعر
فقلت انی بعید الدار عن وطن	ومملق الکف والاحباب تد هجرا

کذا فی الاتحاف

ترجمۂ ابن جوزی رحمہ اللہ تعالی صاحب تصانیف غرا وتالیف زہرا

ابو الفرج عبد الرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد بن علی قرشی تیمی بکری بغدادی فقیہ حنبلی واعظ ملقب بہ جمال الدین حافظ النسل محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہین علم حدیث شریف وصناعت وعظ مین علامۂ عصر وامام وقت تھے فنون عدیدہ مین انکی تصانیف ہین انکی کتابین بیشمار ہین اور اپنے خط سے بہی بہت کچھ لکھا ہے لوگ بطور مبالغہ کے کہتے ہین کہ اگر انکے لکھے ہوئے اجزاء کو جمع کر کے انکی مدت عمر کا حساب کرین اور اجزاء کو اوس مدت پر تقسیم کرین تو ہر دن نو جزو حساب مین آئین ابن خلکان نے بعد اسکے کہا ہے کہ یہ ایک شئ عظیم ہے لگتا نہین ہے کہ عقل اسکو قبول کرے **حکایت** کہا ہے کہ جب انکے قلمون کے چھیلن کو کہ جس سے اونھون نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث شریف لکھی تھی جمع کیا تو ایک بڑا انبار ہو گیا وصیت کی کہ موت کے غسل کا پانی اسی سے گرم کرین بعد اوسکے اوس پانی سے غسل دین ایسا ہی کیا وہ چھیلن اس کام کو کافی ہوئی بلکہ کچھہ بچگئی **اشارۂ لطیف**

سنہ ۴۷۲ھ مین ہوئی تقریباً اصفہان مین اور وقت چاشت روز جمعہ یا شب جمعہ پانچوین ربیع الآخر سنہ ۵۷۶ھ ثغر اسکندریہ مین وفات پائی اور وعلہ مین کہ ایک مقبرہ ہے داخل سور کے نزدیک باب الخضر کے دفن ہوئے اس قبرستان مین ایک جماعت صالحین کی ہے جیسے طرطوشی وغیرہ نسبت سلفی کے اونکے جد ابراہیم سِلفہ کی طرف ہے بکسر سین مہملہ و فتح لام وفا اور آخر مین ہا ہے یہ لفظ عجمی ہے معنی اسکے تین ہونٹھ ہین اسلئے کہ اونکا ایک ہونٹھ چر گیا تھا مثل دو ہونٹھ کے ہوگیا تھا سوای دوسرے اصلی ہونٹھ کے اصل اسمین سلبہ بباے موحدہ ہے وہ فا سے بدل گئی یعنے سہ لبہ واللہ اعلم رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف مقصد اول اتحاف مین کہا ہے کہ مشیخہ بغدادیہ شیخ امام ابو طاہر احمد بن محمد سلفی کا ہے اوسمین جم غفیر کو مع فوائد بیشمار جمع کیا ہے جملہ اوسکا سو جزو پر زیادہ ہے +

ترجمۂ اصبہانی صاحب ترغیب و ترہیب رحمہ اللہ تعالیٰ

شیخ امام قوام السنہ ابو القاسم اسمعیل بن محمد طلحی اصبہانی متوفی سنہ ۵۳۵ منذری رحمہ اللہ تعالیٰ اسنے فرمایا ہے کہ کتاب ابو القاسم مین جو کچھ تھا کہ وہ کتب مذکورہ مین نہ تھا مینے اوس سب کا استیعاب کرلیا اور وہ قلیل ہے اور جو حدیثین کہ متحقق الوضع تھین اونکے ذکر سے اعراض کیا رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف

حمید بن زنجویہ صاحب فضائل الاعمال

اتحاف مین کہا ہے کہ ترغیب و ترہیب نام ایک کتاب ہے ابن زنجویہ حمید بن مخلد بن قتیبہ ازدی کی انکا انتقال سنہ ۲۴۸ ہجری مین ہوا ہے +

ترجمہ ابن النجار صاحب تاریخ بغداد رحمہ اللہ تعالیٰ

محمد بن محمود بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن محاسن حافظ کبیر محب الدین بن النجار بغدادی صاحب تاریخ ماہ ذی قعدہ سنہ ۵۷۸ مین پیدا ہوئے ابن کلیب و ابن جوزی و اصحاب ابن الحصین اور ایک جماعت اہل علم سے سماع رکھتے ہین انہون نے شام و مصر و حجاز و اصفہان و خراسان و مرو و ہرات و دیار کی طرف بہت کچھ سفر کیا اور بہت سماع فرمایا اور اصول و مسانید جمع فرمائے اور تاریخ خطیب پر ذیل لکھی اور اسمین اوپر استدراک کیا انکی یہ تاریخ تیس مجلدین ہے وہ انکے تبحر پر دلالت کرتی ہے اس شان مین اور

خلق کثیر سے راوی ہین محمد بن اسحق ندیم نے انکا ذکر اپنی کتاب فہرست نام مین کیا ہے تصانیف انکی فقہ وحدیث مین بہت ہین ذکرہ الخطیب فی تاریخہ اور کہا ہے کہ ثقہ وصدوق دیّن تھے اور انکی تصانیف بہت ہین بغداد مین حدیث کی پہر مکے کی طرف انتقال کیا اوسمین سکونت کی یہانتک کہ وہین وفات پائی ایک جماعت حفاظ کی انسے راوی ہے منجملہ اونکے ابونعیم اصبہانی صاحب کتاب حلیۃ الاولیا و ابوالحسن بن بشران و ابوالحسن حمامی وغیرہم ہین کتاب الشریعہ سنت مین انکی تصانیف سے ہے زمانہ مجاورت مکہ معظمہ مین حجاج ومغاربہ کو انسے فیض اس علم کا بہت پہونچا عالم باعمل متبع سنت تہے **حکایت** کہتے ہین کہ جب مکے مین داخل ہوئے تو مکہ معظمہ انکو خوش آیا کہا اللہم ارزقنی الاقامۃ بہا سنۃ یعنی آلہی تو سال بہر ٹہیرنا مکے مین مجہے نصیب کر ایک ہاتف کو سُنا کہ کہتا ہے بل ثلثین سنۃ یعنی بلکہ تیس برس بعد اوسکے تیس سال زندہ رہے ماہ محرم ۳۶۰ھ مین مکے مین واصل رحمت حق ہوئے آجری **بفتح** ہمزۂ ممدودہ وضم جیم وتشدید رای مہملہ نسبت ہے طرف آجر کے مین نہین جانتا ہون کہ کون معنی سے طرف اوسکے منسوب ہین حاشیۂ کتاب الصلہ مین دیکہا کہ یون لکہا آجری منسوب ہین طرف ایک قریہ کے نواحی بغداد سے جسکو آجر کہتے ہین واللہ اعلم کذا فی الاتحاف

ترجمۂ عمر بن شبّہ صاحب تاریخ مدینہ سکینہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ

عمر بن شبہ نمیری متوفی ۲۶۲ھ کذا فی الاتحاف تاج مکلل مین لکہا ہے ابوزید عمر بن شبّہ نام انکا زید ہے اور شبہ لقب ابن عبیدہ بن زید کا اور ابن ابطہ نمیری البصری بہی کہتے ہین یہ صاحب اخبار ونوادر واطلاع کثیر تہے بصرہ کی تاریخ تصنیف کی انسے ابومحمد بن جارود نے سماع کیا ابوحاتم رازی سے کسی نے انکا پوچہا تو کہا کہ صدوق ہین حافظ محمد بن ماجہ صاحب سنن وغیرہ نے انسے روایت کی ہے ماہ رجب ۱۷۳ھ مین پیدا ہوئے اور ۲۶۲ھ یا ۲۶۳ھ کو سُرّمن رائی مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ +

ترجمۂ زبیر بن بکار صاحب موفقیات فی الحدیث رحمہ اللہ تعالیٰ

ابوعبداللہ زبیر بن بکار اور کنیت انکی ابوبکر بن عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن الزبیر بن العوام

کہتے تھے مجالس وعظ مین اجوبۂ نادرہ انسے منقول ہین منجملہ اونکے ایک یہ ہے **حکایت** بغداد مین درمیان
اہل سنت وشیعہ کے درباب مفاضلہ حضرت ابوبکر صدیق وحضرت علی رضی اللہ عنہما نزاع واقع ہوا دونون
فریق انکے جواب پر راضی ہوگئے یعنی جو کچھ وہ کہین ہم اوسکو قبول کرینگے ایک شخص کو پوچھنے کے واسطے
کھڑا کیا اور وہ مجلس وعظ مین اپنی کرسی پر تھے جواب دیا من کانت ابنتہ تحتہ اور فی الحال کرسی پر سے
اوتر پڑے تاکہ اس باب مین مراجعت کی صورت واقع نہو اہل سنت نے کہا کہ وہ ابوبکر ہین کیونکہ انکی صاحبزادی
عائشہ آپکی بی بی تھین اور شیعہ نے کہا کہ وہ علی ہین کیونکہ حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم انکی بی بی تھین ابن خلکان نے کہا کہ یہ جواب لطائف اجوبہ سے ہے اگر بعد فکر تام وامعان نظر کے
حاصل ہوتا تو غایت حسن مین تھا چہ جای اسکے کہ اونہون نے فی البدیہہ کہدیا سیوطی رحمہ اللہ نے
تاریخ الخلفاء مین کہا ہے کہ سائل اس سوال کا ناصر الدین اللہ خلیفۂ عباسی تھا اسکو میل تھا طرف مذہب
امامیہ کے انکی ایک کتاب تلبیس ابلیس نہایت عمدہ ہے لیکن خالی افراط وتجاوز حد اعتدال سے نہین ہے
اسی لئے اوسکے مطالعہ سے تحذیر کی ہے یہ بغداد مین تھے زمانہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ
العزیز مین اور اپنی کتابون مین حضرت شیخ کا ذکر نہین کیا خواجہ محمد پارسا رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے
کہ حضرت شیخ پر انکار کرنیکے سبب سے پانچ برس قید خانہ مین رہے حضرت شیخ عبد الحق رح نے اشعۃ اللمعات
مین نقل کیا ہے کہ بعض مشائخ وعلماء زمانہ ابن جوزی کو اوٹھا کر حضرت شیخ کے حضور مین لیگئے اور
اونسے عفو وصفح وتجاوز طلب کیا پس حضرت شیخ نے عفو کیا اور اونکے جریمہ سے درگذر فرمائی جب یہ قصہ
مینے شیخ عبد الوہاب متقی رحمہ اللہ سے ذکر کیا تو فرمایا الحمد للہ علی ذلک مرد عالم محدث کبیر ہے انکی ولادت سنہ ۵۰۸
یا سنہ ۵۱۰ مین ہوئی اور شب جمعہ ۱۲ رمضان سنہ ۵۹۷ مین وفات پائی اور باب حرب مین مدفون ہوئے جوزی
بفتح جیم وسکون واو نسبت ہے طرف فرضۃ الجوز کے کہ ایک موضع مشہور ہے کذا فی الاتحاف *

ترجمۂ آجری صاحب کتاب الشریعہ فی السنہ رحمہ اللہ تعالی

ابوبکر محمد بن حسین بن عبد اللہ آجری فقیہ شافعی محدث صاحب کتاب الاربعین حدیثا یہ کتاب انہین سے
مشہور ہے عابد صالح تھے ابو مسلم کجی وابو شعیب حرانی واحمد بن یحیی حلوانی ومفضل بن محمد جندی اور ایک

ہین سنہ ۹۰۱ مین وفات پائی کذا فی الفوائد البہیہ ✦

ترجمہ بزازی حنفی رحمہ اللہ تعالی

محمد بن محمد بن شہاب بن یوسف کردری برلقینی خوارزمی شہیر بہ بزازی صاحب فتاوی مسماۃ بوجیز معروف بہ بزازیہ فروع واصول مین افراد دہر سے تھے حائز قصبات سبق تھے علوم مین اپنے والد سے اخذ کیا اپنے بلاد مین ماہر ومشہور ہوئے یہ بلدہ سرای قریب نہر اتل مین تھے پھر رحلت کی طرف بلدہ قدیم کے یہ ایک بلدہ ہے خارج ترخان کے ساحل نہر مذکور مین وہان کئی برس رہے وہان ایمۂ اعلام سے مناظرہ کیا اور فقہا کو درس دیا پھر اپنے بلاد کی طرف لوٹ آئے پھر بلاد روم کی طرف رحلت کی وہان شمس الدین فناری کے ساتھہ مباحثہ کیا اور روم مین داخل ہونیسے پہلے وجیز کو جمع کیا آخر کتاب الاجارہ مین یون کہا ہے ثم وقد مضی جزء من اللیل فی اول ربیع الاول سنہ ۸۰۶ انکی ایک کتاب ہے بغایت نافع مناقب حضرت امام اعظم رحمہ اللہ مین مشتمل ہے مطالب عالیہ پر اواسط رمضان سنہ ۸۲۷ مین وفات پائی کذا فی الفوائد البہیۃ ✦

ترجمہ نسفی صاحب کنز رحمہ اللہ تعالی

عبد اللہ بن احمد بن محمود ابو البرکات حافظ الدین نسفی اپنے زمانے مین امام کامل عدیم النظیر فقہ واصول مین راس وسردار حدیث ومعانی حدیث مین بارع وفائق تھے شمس الائمہ محمد بن عبد الستار کردری اور حمید الدین ضریر اور بدر الدین خواہرزادہ پر تفقہ کیا انکی تصانیف معتبرہ ہین منجملہ اونکے وافی ایک متن لطیف ہے فروع مین اور اوسکی شرح کافی اور کنز الدقائق متن مشہور ہے فقہ مین اور مصفی شرح منظومۃ النسفیہ اور مستصفی شرح الفقہ النافع اور منار ایک متن ہے اصول مین اور اوسکی شرح کشف الاسرار اور اعتماد شرح العمدہ سنہ ۷۱۰ کو بغداد مین داخل ہوئے اور اسی سنہ مین اونکی وفات ہوئی علی قاری رحمہ اللہ نے انکی وفات سنہ ۷۰۱ مین لکھی ہے اور ذکر کیا ہے کہ مدارک تفسیر مین انکی تصانیف سے ہے کذا فی الفوائد البہیۃ مختصرا کشف الظنون مین بہی کنز الدقائق کو انہین کی تصنیف بتایا ہے

ترجمہ نسفی صاحب بحر الکلام رحمہ اللہ تعالی

شیخ امام ابو المعین میمون بن محمد النسفی الحنفی متوفی سنہ ۵۰۸ ہجری کذا فی کشف الظنون ✦

القرشی الاسدی اعیان علماء سے ہین قضای مکی کے متولی ہوئے کتب نافعہ تصنیف کیے منجملہ اونکے کتاب انساب قریش ہے اوسمین شئی کثیر جمع کی ہے اور لوگون کا اوسپر اعتماد ہے اپنے نسب کی معرفت مین اسکے سوا اور مصنفات ہین جو اونکی اطلاع وفضل پر دلالت کرتی ہین ابن عیینہ اور انکے طبقے سے راوی ہین انسے ابن ماجہ وابن ابی الدنیا وغیرہما نے روایت کی ہے **حکایت** زبیر نے کہا کہ میرے بھانجے نے میری بی بی سے کہا کہ میرے ماموں اپنی بی بی کے واسطے اچھے آدمی ہین کہ نہ سوت رکھتے ہین نہ لونڈی خریدتے ہین میری بی بی نے کہا کہ البتہ یہ کتابین مجھپر تین سوتون سے زیادہ ترسخت ودشوار تر ہین ذکرہ ابن خلکان وفات انکی ۲۵۶ھ بعمر ۸۴ سال مکہ معظمہ مین ہوئی رحمہا اللہ تعالی کذا فی الاتحاف ✦

ترجمۂ امام النسفی رحمہ اللہ صاحب عقائد النسفیہ

محمد بن محمد ابو الفضل البرہان النسفی امام عالم فاضل مفسر محدث اصولی متکلم انکا ایک مقدمہ خلاف مین مشہور ہے اور ایک تصنیف کلام مین ہے اور ایک تلخیص ہے تفسیر کبیر امام رازی کی انکی ولادت تقریباً ۶۰۰ھ مین ہے ماہ ذی حجہ ۶۸۶ھ مین وفات پائی جامع فوائد بہیہ کہتے ہین کہ علی قاری رحمہ اللہ نے تاریخ وفات ۶۷۹ھ بتائی ہے اور ذکر کیا ہے کہ پہلوی مشہد منور حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ مین دفن ہوئے انکی تصنیف کلام مین مشہور العقائد النسفیہ ہے جسکی شرح سعد الدین تفتازانی رحمہ اللہ وغیرہ نے لکھی ہے زرقانی وغیرہ نے اسی طرح ذکر کیا ہے اور صاحب کشف الظنون نے اس کتاب کو ابو حفص عمر بن محمد النسفی کی طرف منسوب کیا ہے جنکی وفات ۵۳۷ھ مین ہوئی کذا فی الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ لمولوی عبد الحی اللکنوی رحمہ اللہ تعالی آمین اور جناب توفیق مدمجدہ نے بھی البغیۃ الرائد فی شرح العقائد کے دیباچہ مین اس عقائد کو نجم الدین عمر النسفی کی طرف منسوب کیا ہے ✦

ترجمۂ نکساری حنفی رحمہ اللہ تعالی

محمد بن ابراہیم بن حسین محی الدین النکساری انہون نے حسام الدین توقانی بن شمس الدین محمد بن حمزہ فناری ومحمد بن ارمغان پر قراءت کی اور بمدرسۂ اسمعیل بلدۂ قسطمونی مین مدرس ہوئے علوم شرعیہ وفنون عقلیہ کے عالم اور قرآن عظیم کے بجمیع الروایات حافظ تھے شرح وقایہ وتفسیر بیضاوی پر انکے حواشی

ترجمۂ محاملی صاحب اَمالی رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عبد اللہ حسین بن اسمعیل بن محمد طبیبی بغدادی محاملی ایک محدث ہین محدثان بغداد سے اور ایک شیخ ہین مشائخ اوس بلدۂ مبارک بغداد سے انکو قاضی حسین بھی کہتے ہین اسلئے کہ قضاے کوفہ پر مدت ساٹھہ برس تک رہے ہین انکا تولد ۲۳۵ھ مین ہوا ہے ابتداے طلب مین ابو حذافہ سہمی راوی موطا سے اخذ اس علم کا سال ۲۴۴ھ مین کیا اور عمر بن علی فلاس و احمد بن مقدام و لیعقوب بن ابراہیم دورقی و محمد مثنی و زبیر بن بکار و دیگر علماء اوس طبقے سے روایت کی اور دارقطنی و جمیع و دعلج و دیگر محدث عمدہ نے انسے اقتباس کیا ہے انکے شیوخ اصحاب سفیان بن عیینہ سے قریب ستر آدمی کے ہین انکی مجلس املاء مین دس ہزار آدمی تقریبا حاضر ہوتے تھے آخر کو قضا سے استعفا دیا جبتک قاضی رہے محمود خلائق تھے کسی نے اونپر اعتراض داتہام نہین کیا انکا گھر کوفے مین مجمع اہل علم تھا ہر روز لوگ واسطے شغل اس علم شریف کے انکے گھر مین جمع ہوتے تھے اور فائدے لیتے تھے **حکایت** محمد بن حسین ایک بزرگ نے اوس عہد کے بزرگون سے کہا ہے کہ مین نے خواب مین دیکھا کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ حق تعالیٰ اہل بغداد سے بسبب برکت محاملی کے بلا کو دور کرتا ہے دوسری تاریخ ربیع الآخر ۳۳۰ھ ہجری کو بعد درس حدیث شریف حسب عادت اوٹھے اور بیمار ہو گئے بعد پندرہ روز کے وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف ؛

ترجمۂ ابن شاہین صاحب السنہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ابن شاہین عمر بن عثمان حافظ واعظ بغدادی حدیث شریف مین ثقہ و مکثر تھے ایک جماعت سے روایت و حدیث کی اور انسے بہت لوگون نے سماع کیا ولادت انکی ۲۹۷ھ مین اور وفات ۳۸۵ھ مین ہوئی انکی تالیفات مفیدہ ہین منجملہ اونکے ایک جزء ہے حدیث مین اور کتاب ناسخ و منسوخ حدیث ہے ابراہیم بن علی معروف بہ عبد الحق نے اوسکو مختصر کیا ہے کذا فی التاج المکلل رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

ترجمۂ بلقینی مصری رحمہ اللہ تعالیٰ

قاضی القضاۃ علم الدین صالح بن شیخ الاسلام سراج الدین البلقینی حامل لواے مذہب شافعی اپنے عصر مین تھے ۷۹۱ھ مین متولد ہوئے فقہ اپنے والد و برادر سے اخذ کی اور نحو شطنوفی سے اور اصول عز الدین بن جماعہ

٦٥

ترجمۂ حلیمی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عبد اللہ حسین بن حسن بن محمد فقیہ شافعی معروف بہ حلیمی جرجانی ۳۳۸ھ کو جرجان مین پیدا ہوئے اونکو طرف بخارا کے لیگئے حدیث شریف ابو بکر محمد بن احمد بن حبیب وغیرہ سے اخذ کی تفقہ ابو بکر اودنی اور ابو بکر قفال پر کیا امام معظم مرجوع الیہ ما وراء النہر کے ہین اِنکے وجوہ حسنہ ہین مذہب مین نیسابور مین تحدیث کی حاکم وغیرہ نے اِنسے روایت کی اِنکی وفات ۴۰۳ھ مین ہوئی اِنکی نسبت حلیمی طرف جدِ اعلیٰ حلیم نام کے ہے

کذا فی الاتحاف

٦٦

ترجمۂ صابونی صاحب کتاب المائتین رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو عثمان اسمعیل بن عبد الرحمن بن احمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن عابد بن عامر صابونی نیسابور مین رہتے وعظ وتفسیر مین مہارت تمام رکھتے تھے ۳۷۳ھ مین پیدا ہوئے علماء عہد سے اخذ کیا اور اِنسے خلائق بسیار نے روایت کی منجملہ اونکے ایک بیہقی ہین بیہقی نے اونکے حق مین یون کہا ہے کہ اخبرنا امام المسلمین و شیخ الاسلام ابو عثمان الصابونی بعد اِسکے ایک حکایت دراز بیان کی سارے علماء عصر نے اونکے کمال کی علم تفسیر وحفظ احادیث مین گواہی دی ستر برس متصل وعظ مین مشغول رہے اور جامع نیسابور مین بیس برس تک خطبہ وامامت نماز کی بہی کی اِنکی تصانیف بہت ہین یہ کتاب اِنکی دو سو حدیث دو سو حکایات دو سو قطعہ شعر پر مشتمل ہے کہ مناسب مضمون ہر حدیث کے لائے ہین روز جمعہ چوتھی تاریخ ماہ محرم ۴۴۹ھ مین وفات پائی وقت عصر کے نماز جنازہ پڑہکر اونکو دفن کیا **حکایت** بشارات عمدہ سے اِنکے حق مین امام الحرمین کا خواب ہے کہ جناب سالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رویت سے خواب مین مشرف ہوئے اِس خواب سے پہلے مذاہب فلاسفہ ومعتزلہ واہل سنت مین نظر کی اور ہر طرف کے دلائل کو با قوت دیکھکر سراسیمہ وحیران ہو گئے تھے اوس خواب مین جناب سالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علیك باعتقاد الصابونی یعنی تو عقیدۂ صابونی کو لازم پکڑ یہ عقیدہ مع دیگر عقائد اہل سنت کتاب معتقد المتقدمین بزبان اُردو مطبع انصاری دہلی مین مطبوع ہو چکا ہے عجب منور عقیدہ ہے کہ اوسکے ملاحظہ سے اوسکی قدر معلوم ہوتی ہے صابونی کا حال بستان المحدثین مین بسط سے لکہا ہے یہ بقدر ضرورت لکہا گیا ہے

وجلالت کے اِس علم شریف مین قائل ہوئے اور خود پر انکو تقدیم و ترجیح دی غرضکہ انکی وفات شب شنبہ ۲۱ ذی حجہ ۷۵۰ھ کو قاہرہ کہ مصر مین ہوئی اور قرافۂ صغریٰ متصل مزار بنی الجزولی کے مدفون ہوئے اِنکے جنازے مین لوگون کا ازدحام بہت ہوا بادشاہ نے بنفس نفیس تبرکاً انکا جنازہ اوٹہایا بعدہ امرا اور رؤسا دست بدست تا مزار اونکو لیگئے اور اِنکے مرنے سے فن حدیث شریف ختم ہوگیا سیوطی رحمہ اللہ نے حسن المحاضرہ مین کہا ہے کہ شہاب منصوری شاعر عصر نے مجھسے بیان کیا کہ وہ اونکے جنازے مین حاضر ہوئے تھے آسمان نے اونکے جنازے پر پانی برسایا اور مصلے تک قریب رہا حالانکہ زمانہ سطر کا نہ تہا یہ تو اِنکے ترجمے کے چند لفظ ہین اتحاف وغیرہ کتب طبقات مین انکا ترجمہ خوب بسط سے لکھا ہے اور علماء نے مستقل کتابین اس باب مین تالیف فرمائی ہین رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمۂ ابن وہب صاحب جامع رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو محمد عبد اللہ بن وہب بن مسلم قرشی بالولاء اپنے عصر کے ائمہ سے ایک امام تھے بیس برس امام مالک رحمہ اللہ کی صحبت مین رہے موطاء کبیر و موطاء صغیر تصنیف کی امام مالک نے اِنکے حق مین فرمایا ہے کہ یہ ایک امام ہے کہ اِسنے اصحاب ابن شہاب زہری سے بیس آدمیون سے زیادہ کو پایا ہے اِنکی قبر مین اختلاف ہے ولادت اِنکی ۱۲۵ھ یا ۱۲۴ھ کو مصر مین ہوئی اور وہین روز یکشنبہ ۵ شعبان ۱۹۷ھ کو وفات پائی فقہ مین اِنکی مصنفات معروفہ ہین اور یہ محدث تھے **حکایت** یونس بن عبد الاعلیٰ شاگرد امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ خلیفہ نے قضاءِ مصر کے باب مین اِنکی طرف لکھا یہ چھپ گئے اور اپنے گھر مین بیٹھ رہے اسد بن سعد اِنپر مطلع ہوگئے یہ اپنے گھر کے صحن مین وضو کر رہے تھے اِسنے کہا کہ تم کیون نہین لوگونکی طرف نکلتے کہ درمیان اونکے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حکم کرو اونکی طرف سر اوٹہایا اور کہا تیری عقل یہانتک پہونچی کیا تو نہین جانتا ہے کہ علماء کا حشر انبیاء کے ساتھ ہوگا اور قاضی سلاطین کے ساتھ محشور ہونگے یہ عالم صالح خائف للہ تعالیٰ تھے سبب اِنکی موت کا یہ ہوا کہ کتاب الاہوال اِنکے جامع کی اِنپر پڑہی گئی اونکو ایک شے نے مثل غشی کے پکڑ لیا اونکو اوٹھا کر گھر لائے اسی حال پر رہے یہانتک کہ اونکا انتقال ہوگیا کذا فی التاج المکلل رحمہ اللہ تعالیٰ ◆

حاصل کی اور جزء الجمعہ و ختم و لائل وغیرہ اپنے والد پر اور جز ابن نجیبہ شہاب حجی پر سماعت کیا
اور حافظ ابو الفضل عراقی کے نزدیک املا مین حاضر ہوسلئے اور مشیخہ خشابیہ کے متولی ہوئے
اور بعد اپنے بہائی کے برقوقیہ مین مدرس تفسیر ہوئے بعد تقی کے متولی تدریس شریفیہ کے ہوئے
مدرسہ قائتبائی مین حدیث کا درس کیا اور قضای اکبر کو پہونچے بعد عزل شیخ ولی الدین کے فقہ
مین اپنے زمانے کے منفرد تھے حجم غفیر نے اونسے اخذ کیا اصاغر کو ساتھ اکابر کے اور احفاد کو ساتھ
اجداد کے ملحق کر دیا ایک تفسیر قرآن شریف پر لکھی اور تدریب والد کو کامل فرمائی وغیر ذلک سیوطی رحمہ اللہ
حسن المحاضرہ مین فرماتے ہین کہ مینے اونپر قرارت کی اور اونہون نے مجھکو اجازت تدریس کی دی اور میری
تصدیر مین حاضر ہوئے مینے اونکا ترجمہ مستقل لکھا ہے روز چہارشنبہ پانچوین رجب ۸۶۸ھ کو وفات پائی

رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف

ترجمہ حافظ ابن حجر العسقلانی صاحب اصابہ و فتح الباری و دیگر مولفات ممتعہ نافعہ رضی اللہ عنہ

شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن علی بن محمود بن حجر کنانی عسقلانی ثم المصری الشافعی قاضی القضاۃ
۲۲ شعبان ۷۷۳ھ مین متولد ہوئے **حکایت** کہتے ہین کہ انکے والد ماجد کا بچا جیتا نہ تہا کبیدہ خاطر
شیخ صنافیری کے حضور مین آئے یہ اولیای کرام سے تہے شیخ نے فرمایا تیری پشت سے ایک ایسا لڑکا نکلیگا
کہ تمام دنیا کو اپنے علم سے بہر دیگا انکے علم مین واوقات مین جو برکت ہوئی وہ دعای شیخ سے تہی واسطے
طلب علم کے مصر سے اسکندریہ کو گئے اور شام و قبرس و حلب و حجاز و یمن کا گشت کیا عیون علوم سے
سیراب ہوگئے نظم و نثر مین قدرت تمام و پایۂ عالی رکہتے تہے سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ شعر سیکہا اوسمین
غایت کو پہونچے پہر حدیث شریف طلب کی بہت کچہ سماع کیا اور رحلت فرمائی اور حافظ ابو الفضل عراقی سے
تخریج کی اور اوسمین فائق ہوئے اور حدیث شریف فنون مین مقدم ہوئی رحلت و ریاست حدیث کی ساری
دنیا مین انکی طرف منتہی ہوئی سوا انکے عصر مین سوا انکے کوئی حافظ نہ تہا انتہی انکی ساری تصانیف
مقبول ہوئین انکی حیات مین دور دور سے لوگون نے انکی تصانیف طلب کئے اساتذہ و مشائخ انکی عظمت

اور خیثمہ بن سلیمان طرابلسی و احمد بن خدلم قاضی و حسن بن صلت حضایری و ابو میمون بن راشد و دیگر علمای خیار سے یہ علم حاصل کیا ابو الحسن سیدانی و ابو علی اہوازی و عبد العزیز بن احمد کتانی و احمد بن عبد الرحمن طریفی و دیگر محدثان عمدہ نے انسے تلمذ کیا یہ علل حدیث کے ساتھہ آشنا تھے اور معرفت رجال مین مہارت تمام رکھتے تھے حفظ حدیث و جمیع خیرات و محاسن مین اپنے زمانی مین ضرب المثل تھے وفات انکی تیسری محرم ۳۴۱ھ مین ہوئی شام کی حدیث مین انسے زیادہ تر حافظ کوئی نہین گزرا کذا فی البستان بستان مین انکی کتاب فوائد کا ذکر فرمایا ہے رحمہ اللہ تعالے

ترجمہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ تعالی صاحب طبقات

علامہ زین الدین ابی الفرج عبد الرحمن بن شہاب الدین ابی العباس احمد بن حسن بن رجب شیخ الحنابلہ والمحدثین نعمان افندی قساطلی نے اپنی کتاب روضۃ غناء تاریخ دمشق فیحاء مین کہا ہے کہ ابن رجب امام اصولی محدث فقیہ واعظ شہیر علوم مین امام تھے انکی مصنفات کثیرہ ہین منجملہ اونکے شرح بخاری و شرح اربعین نوویہ و طبقات حنابلہ و قواعد و ریاض الانس وغیرہا ہے دمشق مین انتقال کیا اور باب صغیر مین نزدیک قبر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مدفون ہوئے کذا فی التاج المکلل انکا ترجمہ محاسن اصطلاح المحسنین مین بھی لکھا گیا ہے رحمہ اللہ تعالی +

ترجمہ ابن السکن رحمہ اللہ تعالی

ابو علی سعید بن عثمان بن سعید بن السکن بفتح سین و کاف بغدادی نزیل مصر ۲۹۴ھ مین پیدا ہوئے ابو القاسم بغوی و ابن جوصا سے سماع کیا اور انسے عبد الغنی بن سعید نے اور اس شان و علم کے ساتھہ اعتنا کیا اور صحیح منتقی تصنیف کی آنکی فضیلت کا بلاد دور دست مین شہرہ ہوا ۳۵۳ھ مین وفات پائی کذا فی الاتحاف +

ترجمہ ابن ابی عاصم رحمہ اللہ صاحب السنہ

اتحاف مین لکھا ہے ابن ابی عاصم ابی بکر احمد بن عمرو شیبانی متوفی ۲۸۷ھ انکی ایک مسند کا ذکر کیا ہے کہ اوسمین قریب پچاس ہزار حدیثون کے ہین رحمہ اللہ تعالی +

ترجمہ برزالی صاحب التاریخ رحمہ اللہ تعالی

قاسم بن محمد بن یوسف معروف بابن عدل امام حافظ محدث مورخ علم الدین برزالی دمشقی ۶۶۵ھ مین پیدا ہوئے شیوخ پر گشت کیا اور جماعت کثیر سے سماع کیا شمار انکے مشائخ کا جنسے اونہون نے سماع کیا

(۲۱)

ترجمۂ ابن لال صاحب معجم الصحابہ رضی اللہ عنہ

شیخ ابن لال احمد بن علی ہمدانی شافعی متوفی سنہ ۳۹۸ قاضی ابن شہبہ نے اپنی تاریخ مین کہا ہے کہ مین نے اوس سے زیادہ تر بہتر کوئی چیز نہین دیکھی پہر کہا کہ اونکی قبر کے نزدیک دعا مستجاب ہوتی ہے کذا فی الاتحاف

(۲۳)

ترجمۂ ابن خزیمہ صاحب صحیح

ابو عبد اللہ محمد بن اسحق بن خزیمہ رحمہ اللہ کذا فی البستان ابن خزیمہ ابو عبد اللہ محمد بن اسحق نیسابوری متوفی سنہ ۳۱۱ ہجری کذا فی الاتحاف ✦

(۲۴)

ترجمۂ طحاوی صاحب شرح معانی الآثار رحمہ اللہ تعالی

امام حافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن عبد الملک ازدی حجری مصری طحاوی طحا ایک دیہہ ہے دیہات مصر سے ہارون بن سعید ایلی و یونس بن عبد الاعلی و محمد بن الحکم و بحیر بن نصر اور ایک جماعت کثیر شاگردان ابن وہب سے سماع حدیث شریف کا کیا اور انسے احمد بن قاسم خشاب و ابو بکر مقری و طبرانی و محمد بن بکر بن مطروح اور محدثان دیگر نے روایت کی ہے سنہ ۲۳۹[۵] مین پیدا ہوئے مرد ثقہ و فقیہ و عاقل تھے مصر مین ریاست حنفیہ کی اونسے تعلق رکہتی تہی اول حال مین شافعی تھے اور مزنی شاگرد امام شافعی رحمہ اللہ سے تلمذ کرتے تھے اثناء درس مین مزنی نے اونکو بلادت کی عار دلائی اور کہا قسم بخدا تجہسے کچہہ نہوگا یہ کلمہ اونپر گران گزرا اور صحبت مزنی کی ترک کرکے ابو جعفر احمد بن ابی عمران حنفی کے درس کی طرف انتقال کیا اور بہت سعی کی یہانتک کہ فقہ مین مہارت پیدا کی اور ایک مختصر تصنیف کیا کہ اوسکو مختصر طحاوی کہتے ہین اور بعد اس مختصر کے کہتے ہین کہ ابو ابراہیم یعنی مزنی کو اللہ رحم کرے کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو اپنی قسم کا کفارہ دیتے انکی تصانیف بہت ہین بستان المحدثین مین اونکا ذکر فرمایا ہے غرۂ ذیقعدہ سنہ ۳۲۱ ہجری بعمر ہشتاد و چند سال انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی

[۵] لیکن حسن المحاضرہ و دیگر کتب مین ولادت انکی سنہ ۲۲۹ھ مین لکہی ہے ۱۲

(۲۵)

ترجمہ تمام بن محمد الرازی صاحب کتاب الرہبان رحمہ اللہ تعالی

ابو القاسم تمام بن محمد ابی الحسین بن جعفر بن الجنید البجلی الرازی ثم الدمشقی سنہ ۳۳۰ ہجری مین پیدا ہوئے انکے والد ماجد ابو الحسین محمد بہی حفاظ حدیث سے تھے انہون نے اپنے والد سے روایت حدیث کی کی

ترجمۂ ابوالقاسم سعدی صاحب کتاب الروح رحمہ اللہ تعالی

تاج الدین ابوالقاسم عبدالغفار بن محمد بن عبدالکافی السعدی الشافعی المحدث عن ابن عزون والنجیب وعدۃ وخرّج التساعیات والمسلسلات وتمیز واتقن وولی مشیخۃ الصالحیۃ وافتی ربیع الاول ۷۳۲ھ مین انتقال ہوا حسن المحاضرہ مین اسی طرح لکہا ہے انکی تالیف کا ذکر نہین کیا حسن المحاضرۃ تالیف امام سیوطی رحمہ اللہ کی ہے واللہ اعلم صاحب کتاب الروح یہی شخص ہین یا اور کوئی

ترجمۂ دارقطنی رضی اللہ عنہ

ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بغدادی دارقطنی حافظ مشہور عالم حافظ فقیہ امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب پر تہے ۳۰۶ھ مین پیدا ہوئے فقہ ابوسعید اصطخری فقیہ شافعی سے اور قرات عرضاً وسماعاً محمد بن حسن نقاش اور ابوسعید قزاز اور محمد بن حسین طبری اور انکے طبقے سے اخذ کی اور سماعت ابوبکر بن مجاہد سے فرمائی حالت صغر مین بغداد و کوفہ و بصرہ و شام و واسط و مصر و دیگر بلاد اسلام مین پہرے اور سماع حدیث کا ابوالقاسم بغوی و ابن صاعد و حسین محاملی اور دیگر علمای بیشمار سے کیا آپنے عصر مین علم حدیث مین ساتہہ امامت کے منفرد بلا منازع تہے آخر عمر مین واسطے پڑہانیکے بغداد مین صدر ہو گئے اختلاف فقہا کے عارف تہے اور بہت سے دواوین عرب کے ازبریاد رکہتے تہے منجملہ اونکے سید حمیری کا دیوان ہے اور اس جہت سے طرف تشیع کے منسوب ہوئے حافظ ابونعیم اصفہانی صاحب حلیۃ الاولیا و حاکم و عبدالغنی مصری و حافظ منذری و تمام رازی اور جماعت کثیر انسے روایت رکہتے ہین فن حدیث و معرفت علل و اسماء رجال مین بے نظیر وقت و یگانۂ عصر تہے جیسے کہ خطیب و حاکم و دیگر ائمۂ اس صنعت نے انکی تفوق کی ان علوم مین گواہی دی ہے مذاہب فقہا و علم ادب کو خوب ہی جانتے تہے کتاب السنن اور مختلف و مؤتلف وغیرہا انکی تصنیف سے ہے انکا حافظہ بہت قوی تہا انکا قصہ بستان و اتحاف مین خوب لکہا ہے منجملہ انکے لطائف و ظرائف کے ایک یہ لطیفہ ہے کہ ایک دن ابوالحسن بیضاوی ایک آدمی کو کہ دور سے واسطے طلب حدیث شریف کے آیا تہا اونکے حضور مین لائے اور کہا کہ یہ شخص مسافر ہے دور سے آیا ہے چاہیئے کہ آپ اوسپر چند حدیثین املا فرمائین دارقطنی نے تعلل کیا اور کہا مجہکو فرصت و فراغت نہین ہے جب ابوالحسن بہت

دو ہزار آدمیون سے زیادہ ہے اور جنہون نے انکو اجازت دی وہ ایک ہزار سے زیادہ ہین شوکانی رحمہ اللہ
نے بدر طالع مین کہا ہے کہ ابن عبد البر و ابن عولان نے اونکو اجازت دی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
فرمایا کرتے تھے کہ نقل البرزالی نقر فی الحجر یعنی برزالی کی نقل پتھر کی لکیر ہے کئی مواضع مین تدریس حدیث
کے متولی ہوئے ذہبی نے کہا کہ صدق لہجہ و امانت مین راس تھے صاحب سنت و اتباع تھے اور لزوم
فرائض کا رکہتے تھے قلوب و صدور مین انکے دو وحب تھے یہانتک کہ کہا کہ ان ہی نے طلب حدیث کو میری
طرف محبوب کر دیا مجھسے کہا کہ تیرا خط خط محدثین کے مشابہ ہے اونکے قول نے مجھہ مین اثر کیا ۷۳۹ھ مین
مکے کی طرف جاتے ہوئے مسافر رہے ۷۴ سال ۶ ماہ کی عمر تھی لوگون نے اوسپر افسوس کیا کذا فی التاج المکلل
اتحاف مین کہا ہے کہ تاریخ برزالی شیخ علم الدین ابی محمد قاسم بن محمد دمشقی کی ہے جنکی وفات ۷۳۸ھ مین
ہوئی اس تاریخ مین وفیات محدثین کو جمع کیا ہے بلکہ اون لوگون کے ساتھہ مختص ہے جو سماع رکھتے
ہین لیکن اوسکا مسودہ سے مبیضہ نہین ہوا اوسپر ایک ذیل ہے تقی الدین بن رافع کی اونکی تاریخ سے ذہبی
نے اوسکی تہذیب کی اور کئی چیزین اوسپر زیادہ کین اور ابن رافع پر ایک ذیل ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی

ابو حذیفہ اسحق بن بشر صاحب کتاب المبتدا رحمہ اللہ تعالی

اتحاف مین لکھا ہے کتاب المبتدی من کتب الاحادیث لابی حذیفہ اسحق بن نصر القرشی شرح الصدور مین بجائے
نصر کے بشر ہے واللہ اعلم کون صحیح ہے

ترجمہ ابن عدی رحمہ اللہ تعالی

ابو الولید ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی معروف بابن القصار صاحب کتاب الکامل فی الجرح والتعدیل حافظ
کبیر امام شہیر ایک محدث تھے اعلام محدثین سے ۲۷۷ھ مین پیدا ہوئے خلائق و امم کثیرہ سے سماع کیا ابن
عساکر نے کہا ہے کہ ثقہ تھے مع اوس لحن کے جو اون مین ہے حمزہ سہمی نے کہا ہے کہ وہ حافظ و متقی ہین
اونکے زمانے مین مثل اونکا نہ تھا خلیلی نے کہا عدیم النظیر ہین حفظ و جلالت مین عبد اللہ بن محمد حافظ سے
مینے اونکا حال پوچھا کہا کہ عبد الباقی بن نافع سے احفظ ہین ماہ جمادی الآخرہ ۳۶۵ھ مین وفات پائی کذا فی
سبل السلام شرح بلوغ المرام اتحاف

شافعی اور ابو احمد عبد الوہاب بن علی صوفی وغیرہما سے حدیث کی سماعت کی اور طرف شام و قدس کے رحلت
کرکے ایک جماعت سے وہان سُنا اور موصل کی طرف عود کیا منقطع ہوکر خانہ نشین ہوگئے علم و تصنیف
مین توفر نظر فرماتے تھے انکا گھر مجمع اہل فضل موصل کا تھا حفظ حدیث و معرفت متعلقات حدیث
مین امام تھے تواریخ متقدمہ و متاخرہ کے حافظ انساب و ایام و وقائع عرب کے خبیر تھے تاریخ مین ایک
بڑی کتاب مسمی بکامل لکھی اوسمین ابتدائی زمانہ سے شروع کیا ۶۲۸ھ تک ابن خلکان فرماتے ہین کہ وہ خیار
تواریخ سے ہے کتاب الانساب سمعانی کو مختصر کیا اور اوسپر استدراک فرمایا اونکی اغلاط پر تنبیہ کی اونکے
اہمالات کو بڑہایا ایک مفید کتاب ہے آج کل لوگون کے ہاتھہ مین یہی مختصر ہے تین جلد مین ہے اور اصل
کتاب جو آٹھہ جلد مین ہے وہ عزیز الوجود ہے ابن خلکان نے کہا مینے اوسکو سوا ایک بار مدینۂ حلب
مین نہین دیکھا دیار مصریہ مین یہی مختصر مذکور پہونچا ہے اسکے سوا انکی اور تصانیف ہین غرضکہ ولادت
انکی ۵۵۵ھ کو جزیرۂ ابن عمر مین ہوئی یہ اسی جزیرے کے لوگون سے ہین انکی وفات ۶۳۰ھ ماہ شعبان کو موصل
مین ہوئی *

ترجمۂ حافظ شرف الدین دمیاطی صاحب معجم رحمہ اللہ تعالی

عبد المومن بن خلف بن ابی الحسن بن شرف التونی الشافعی الامام العلامہ الحافظ الحجہ الفقیہ النسابۃ المجود البارع شیخ
المحدثین علم النقاد شرف الدین ابو محمد الدمیاطی صاحب المعجم قریۂ تونہ اعمال تنیس سے ۶۱۳ھ مین متولد ہوئے
اولا فقہ مین مشغول ہوئے دمیاط مین نشو و نما پایا تمیز مذہب کا کیا قرآت پڑہے بعدہ حدیث شریف کا علم
طلب کیا اسکندریہ مین اصحاب حافظ سلفی سے سُنا قاہرہ مین آئے روایۃً و درایۃً اس شان کا اعتنا کیا
حافظ زکی الدین منذری کے ملازم ہوئی ابن المقیر و علی بن مختار و ابو القاسم بن رواحہ و عیسی خیاط و دیگر
علماء عصر سے علم اخذ کیا ۶۴۳ھ مین حج کو گئے حرمین محترمین مین سماعت کی جزیرہ و عراق کی دوبار سیر
کی اور عالی و نازل کو لکہا مصر و اسکندریہ و بغداد و حلب و حمات و ماردین و حران و دمشق و دیگر بلاد اوس
ضلع کا گشت کیا صدق و دیانت و حفظ و اتقاق مین سرآمد اہنای زمان تھے لغت و عربیت مین مہارت
تمام رکہتے تھے علم نسب کو خوب جانتے تھے حسن صورت مین ضرب المثل تھے اونکو ابن الماجد کہتے تھے

بجد ہوئے تو اونہون نے بیس سند سے زیادہ اوسپر املا کیا اور متن سب کا یہی تہا کہ نعم الشئ الھدیۃ امام الحاجۃ وہ مرد مسافر دوسرے دن ہدیہ مناسب لایا اوسکو اپنے نزدیک بٹھایا اور سترہ حدیثین اوسپر املا کین کہ سب کا متن یہ تہا اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ **لطیفہ** اسی طرح دارقطنی ایک دن نوافل پڑہ رہے تہے ایک شخص اونکے متصل بیٹہا ہوا حدیث پڑہ رہا تہا اور اوس نسخے مین اسمار بعض رُوات مین نُسَیر واقع ہوا تہا بنون وسین مہملہ بصیغۂ تصغیر پڑہنے والے نے بشیر پڑہا بیای موحدہ وشین معجمہ دارقطنی نے نماز مین سبحان اللہ کہا پڑہنے والے نے متنبہ ہوکر پہر یُسَیر پڑہا اونہون نے پہر سبحان اللہ کہا پڑہنے والے نے یسیر پڑہا بضم یای تحتیہ جب دارقطنی نے دیکہا کہ لفظ صحیح نہین سمجہتا ہے تو باواز بلند یہ آیت پڑہی نٓ والقلم وما یسطرون **لطیفہ** ایک روز نوافل مین تہے حدیث پڑہنے والے نے عمرو بن شعیب کو عمرو بن سعید پڑہا دارقطنی نے سبحان اللہ کہا پڑہنے والا اسند کو دوہراکر اس لفظ مین متوقف ہوا دارقطنی نے یہ آیت تلاوت کی یَاشُعَیْبُ اَصَلٰوتُکَ تَاْمُرُکَ ولادت حافظ کی ۳۰۶ھ مین ہوئی اور روز چہارشنبہ ہشتم یا دوم ذی قعدہ یا ذی حجہ ۳۸۵ھ کو بغداد مین وفات پائی ابو حامد اسفرائنی فقیہ مشہور نے اونپر نماز پڑہی اور قریب حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ کے مقبرۂ باب حرب مین مدفون ہوئے **خواب** حافظ ابن ماکولا نے کہا کہ مینے اونکو خواب مین دیکہا اور گویا فرشتون سے اونکا حال پوچہتا ہون کہ آخرت مین کیونکر ہوا فرشتون نے کہا کہ جنت مین اونکو امام کہتے ہین دارقطنی بفتح دال مہملہ ورار مفتوحہ وقاف مضمومہ نسبت ہے طرف دار القطن کے کہ بغداد مین ایک بڑا محلہ تہا رضی اللہ عنہ

کذا فی الاتحاف

ترجمۂ ابن الاثیر الجزری رحمہ اللہ صاحب تاریخ

ابو الحسن علی ابن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی المعروف بابن الاثیر الجزری ملقب عز الدین جزیرہ مین پیدا ہوئے اور وہین نشو ونما پایا ہمراہ اپنے والد اور بہائیون کے موصل مین آئے اور سکونت اختیار کی وہان ابو الفضل عبد اللہ بن احمد خطیب طوسی اور انکے طبقے سے سماعت کی بارہا بغداد مین بطریق حج رسالت طرف سے صاحب موصل کے آئے اور شیخین ابی القاسم یعیش بن صدقہ فقیہ

ترجمہ بقی بن مخلد رضی اللہ عنہ

عبدالرحمن بقی بن مخلد القرطبی الحافظ متوفی ۲۷۶ھ ابن حزم نے کہا کہ انکی مسند مین ایک ہزار تین سو اور چند صحابی سے روایت کی ہے اور اوسکو ابواب فقہ پر مرتب کیا ہے پس وہ ایک ایسا مسند و مصنف ہے کہ مثل اوسکے کسی کا نہوا رحمہ اللہ کذا فی الاتحاف کشف الظنون مین بذیل تفاسیر کہا ہے هو الشیخ الامام الحافظ ابو عبد الرحمن بقی بن مخلد القرطبی المتوفی سنۃ ست وسبعین ومائتین وهو صاحب المسند قال ابن حزم ما صنف تفسیر مثلہ اصلا وکان مجتهدا لا یقلد احدا بل یفتی بالاثر کذا فی المقتفی شرح الشفا۔

٨٩

ترجمہ صاحب افصاح عن شرح معانی الصحاح ای الاحادیث الصحاح

ابو المظفر الوزیر عون الدین یحیی بن ہبیرہ بن محمد بن ہبیرہ متوفی ۵۶۰ھ ہجری یہ کتاب نوزدہ کتاب پر مشتمل ہے اوسمین جمع بین الصحیحین کی حدیثون کی شرح کی ہے اور حکم نبویہ کا کشف کیا ہے ابو علی الحسن بن الخطیر النعمانی الفارسی متوفی ۵۹۸ھ نے اوسکی تلخیص کی ہے رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف۔

٩٠

ترجمہ شیخ عبد الغفار صاحب وحید رحمہ اللہ تعالی

کشف الظنون مین کہا ہے کہ وحید فی سلوک اہل التوحید تالیف شیخ عبد الغفار بن عبد المجید قوصی کی ہے یشتمل علی حکایات من صحبہ واخبار من راٰہ وما بلغہ عن الاقطاب والاوتاد فی کل اقلیم من البلاد اس کتاب کو ماہ ربیع الاول ۷۰۰ھ مین ثغر اسکندریہ مین تالیف کیا اوسکے اول مین اسی طرح لکھا ہے

٩١

ترجمہ ابو سعید صاحب شرف المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حافظ ابو سعید عبد الملک بن محمد نیسابوری خرکوشی متوفی ۴۰۶ھ ہجری رحمہ اللہ تعالی یہ کتاب آٹھ مجلد مین ہے کذا فی کشف الظنون

٩٢

ابو عبد اللہ ثقفی رحمہ اللہ تعالی

حافظ ابو عبد اللہ قاسم بن فضل ثقفی اصبہانی متوفی ۴۸۹ھ ہجری صاحب ثقفیات یعنی طائفۃ من اجزاء الحدیث

دمیاط مین مثل مشہور ہے کہ جب کسی عروس کا حسن مین مبالغہ کرتے ہین تو کہتے ہین کانہا ابن المکجد
غرضکہ فضائل و مناقب بیحد ہین اور صاحب تصانیف کثیرہ ہین انکو ذم علم منطق مین مبالغہ تہا اوسکی
بہت ہجو کرتے تہے چند فقرے ذم منطق کے لبستان و اتحاف مین ذکر فرمائے ہین ❖

ترجمہ ابن الاثیر جزری صاحب نہایہ رحمہ اللہ تعالی

ابو السعادات مبارک بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی المعروف با بن الاثیر
الجزری الملقب مجد الدین انکی مصنفات بدیعہ و رسائل وسیعہ ہین منجملہ اونکے جامع الاصول فی احادیث الرسول
و کتاب النہایہ فی غریب الحدیث پانچ جلد اسکے سوا اور بہت تصنیف ہے ولادت انکی جزیرہ ابن عمر مین سنہ ۵۴۴
کو ہوئی وہین نشو و نما پایا اور روز پنجشنبہ سلخ ذی حجہ سنہ ۶۰۶ مین انتقال کیا اور اپنے رباط مین مدفون ہوئے

ترجمہ دارمی صاحب مسند رحمہ اللہ تعالی

ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بہرام بن عبد الصمد الدارمی السمرقندی التمیمی صاحب مسند و صاحب
رحلت و اسفار ہین اکثر بلاد اسلام کا گشت کیا اور علم حدیث کا بلدان بعیدہ سے جمع کیا مسلم صاحب
صحیح و ابو داؤد و ترمذی و عبد اللہ بن الامام احمد و محمد بن یحیی ذہلی اِنسے روایت رکہتے ہین عبد اللہ بن امام احمد
نے کہا ہے کہ میرے والد کہتے تہے کہ علم شریف حدیث کے خراسان مین چار آدمی ہین ابو زرعہ و محمد بن اسمعیل
بخاری و دارمی و حسن بن شجاع بلخی جب انکی وفات کی خبر محمد بن اسمعیل بخاری کو پہونچی تو سر نیچا کیا اور
انا للہ پڑہا اور آنکہہ سے آنسو جاری ہوئے اور یہ شعر اونکی زبان پر گزرا باوجود اسکے کہ وہ کبہی شعر نہین
پڑہتے تہے مگر وہ جو حدیث مین وارد ہوا بنا بر ضرورت روایت کی ❖

ان تبق تفجع بالاحبۃ کلہم	وفناء نفسک لا ابا لک افجع

تولد دارمی کا سنہ ۱۸۱ ہجری مین ہوا اور اسی سال مین ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا دارمی نے
روز عرفہ جمعرات کے دن وفات پائی اور روز جمعہ یوم النحر کو مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالی انکی وفات
سنہ ۲۲۵ ہجری مین ہوئی کذا فی الاتحاف والبستان ❖

مشیدہ ہین تصنیف مین مشغول تہے بہت چیزین تصنیف کین منجملہ اوسکے رسائل اربعہ او رایک رسالہ ہین مسئلہ طلاق و مسئلہ
زیارت کے باب مین ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر رد کیا ہے وجہ دکی سوا اسکے نہین کہ اونکا اجتہاد اسی طرف مؤدی ہوا ورنہ وہ
ثنای علم اور عمل شیخ الاسلام مین پیشقدم جماعۂ علماء ہین انکو واسطے قضای مصر کے طلب کیا تہا بلبیس مین پہونچکر
سولہوین رمضان ۷۲۷ھ کو قضا کی اونکے جنازے کو اوٹہا کر قارہ مین لائے قریب امام شافعی رحمہ اللہ کے دفن کیا
رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف **ترجمۂ محب طبری شارح التنبیہ رحمہ اللہ تعالی** امام محب الدین احمد بن
عبد اللہ الطبری المکی المتوفی ۶۹۴ھ انکی شرح تنبیہ مبسوط دس بڑی جلدون مین ہے مگر یہ اکثر وجوہ ضعیفہ کو اختیار
کرتے ہین امام یافعی رضی اللہ عنہ نے اپنی تاریخ مین اسکی تصریح فرمائی اور انکی نکت ہین تنبیہ پر کبری و صغری
اور انکا ایک مختصر ہے تنبیہ کا اوسکا نام مسلک النبیہ فی تلخیص التنبیہ کہا ہے یہ مختصر کبیر ہے انکا ایک اور مختصر صغیر ہے
اوسکا نام تحریر التنبیہ لکل طالب نبیہ رکہا ہے رحمہ اللہ تعالی کذا فی الکشف **ترجمۂ ذہبی صاحب تاریخ
رحمہ اللہ تعالی** محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الشیخ الامام العلامہ شمس الدین ابو عبد اللہ الذہبی حافظ لا یجاری و لا حظ
لا یباری حدیث و رجال حدیث مین متقن تہے علل و احوال حدیث مین ناظر تراجم مردم و ابانت ابہام کے عارف
تہے اونکی تواریخ مین بہت کچہہ جمع کیا اور بہت لوگون کو نفع بخشا تصنیف مین کثرت فرمائی مطولات کو تالیف
مختصر مین کیا شیخ کمال الدین بن زملکانی جب انکی تاریخ کبیر پر جسکا نام تاریخ الاسلام ہے جزء بعد جزء واقف ہوئے
تو کہا کہ یہ کتاب جلیل القدر ہے یہ تاریخ بنیس جلد مین ہے اور کتاب تاریخ بلاد بہی بنیس مجلد ہے منجملہ انکی تصانیف
کے الدول الاسلامیہ و طبقات القراء و طبقات الحفاظ دو مجلد اور میزان الاعتدال تین مجلد اسکے سوا اور بہت
تصنیف ہے انکی ولادت ۶۷۳ھ چہہ سو تہتر مین ہوئی اور ۷۴۸ھ مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالی **ترجمۂ سبکی رحمہ اللہ
تعالی** السبکی العلامہ تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی بن تمام بن حماد بن یحیی بن عثمان الانصاری امام فقیہ
محدث حافظ مفسر اصولی متکلم نحوی لغوی ادیب جدلی خلافی نظار شیخ الاسلام بقیۃ المجتہدین مجتہد مطلق سبک
مین اعمال منوفیہ ماہ صفر ۶۸۳ھ مین متولد ہوئے ابن الرفعہ پر تفقہ کیا حدیث شریف دمیاطی سے اخذ کی تفسیر
عراقی سے قرآت تقی بن الرفیع سے اصول و معقول علای باجی سے نحو ابو حیان سے حاصل کی تصوف مین شیخ
تاج الدین بن عطاء اللہ کی صحبت پائی ریاست علم کی مصر مین طرف اونکے منتہی ہوئی صلاح صفدی نے کہا لوگ کہتے

۹۹

۱۰۰

۱۰۱

كذا فى كشف الظنون

۹۳

ابن مردویہ صاحب التفسیر رحمہ اللہ تعالی

۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷

حافظ ابو بکر احمد بن موسی اصبہانی متوفی سنہ ۴۱۰ھ ہجری کذا فی الکشف **آدم بن ابی ایاس** عسقلانی صاحب تفسیر متوفی سنہ ۲۲۰ھ رحمہ اللہ تعالی کذا فی الکشف **ثعلبی صاحب تفسیر** ابو منصور عبد الملک بن احمد بن ابراہیم الثعالبی متوفی سنہ ۴۳۰ھ ہجری کذا فی الکشف **مجاہد** ابو الحجاج مجاہد بن جبیر المکی المتوفی سنہ ۱۰۴ھ انکی تفسیر کے کئی طریق ہین منجملہ اونکے ایک طریق ابن ابی نجیح کا اور ایک ابن جریج کا اور ایک لیث کا ہے کذا فی الکشف **ابن السنی** حافظ احمد بن محمد معروف بابن السنی دینوری متوفی سنہ ۳۶۴ھ ہجری صاحب عمل الیوم واللیلہ ایک کتاب اس نام کی تالیف امام حافظ عبد العظیم بن عبد القوی منذری متوفی سنہ ۶۵۶ھ کی ہے وہ فرماتے ہین کہ عمل الیوم واللیلہ و دعوات و اذکار مین علمار نے بہت سی کتابین تصنیف کی ہین اون سب سے احسن و خوبتر کتاب امام ابو عبد الرحمن احمد نسائی متوفی سنہ ۳۰۳ھ ہجری کی ہے اور اوس سے احسن کتاب ابن السنی کی ہے وہ اس فن مین سب کتابون سے زیادہ تر جامع ہے لیکن مطول ہے کہا اس مینے بسبب ضعف ہمت طالبین کے اسانید کو حذف کر دیا انتہے چوتھی کتاب ابو نعیم اصفہانی کی پانچوین سیوطی رحمہ اللہ کی ہے کذا فی الکشف ❊

۹۸

ترجمۂ کمال زملکانی رحمہ اللہ تعالی

جمال الاسلام کمال الدین محمد بن علی بن عبد الواحد بن عبد الکریم الانصاری الشیخ الامام العلامہ قاضی القضاۃ المعروف بابن الزملکانی السماکی الدمشقی کبیر الشافعیہ فی عصرہ ذہبی نے کہا کہ عالم عصر و بقایای مجتہدین مین سے تھے اور منجملہ اذکیاء اہل زمان تھے تخرج بہ الاصحاب انکی ولادت ماہ شوال سنہ ۶۶۷ھ مین ہوئی صفی ہندی سے اصول پڑہا بدر الدین بن مالک سے نحو حاصل کی ابن علان سے سماعت کی اور حدیث شریف طلب کی فصیح تشرع بصیر بمذہب و اصول ذکی صحیح الذہن صائب الفکر خوش شکل مرغوب منظر لباس و ہیئت مین متجمل تھے اور اونکا بڑہا پا نور اسلام سے تابان و درخشندہ ہوا فوات الوفیات مین کہا ہے کہ یکاد الورق یقتطف من وجنتہ عقیدہ انکا طریق اشاعرہ پر صحیح تھا صاحب فضائل عدیدہ و فواضل

ترجمۂ ابن عبد السلام رحمہ اللہ تعالیٰ

شیخ عزالدین بن عبد السلام بن ابی القاسم بن حسن بن محمد بن مہذب السلمی ابو محمد شیخ الاسلام وسلطان العلماء تفقہ فخر بن عساکر پر کیا اصول سیف اسوی سے اخذ کیا حدیث عمر بن طبرزد وغیرہ سے سُنی عربیت مین بارع وفائق ہوئے ذہبی نے عبر مین کہا کہ معرفت مذہب یا زہد وورع اونکی طرف منتہی ہوئی اور رتبۂ اجتہاد کو پہونچے تھے مصر مین بیس برس سے زیادہ نشر علم وامر بمعروف ونہی منکر کے بسر کئے بادشاہون پر سختی کرتے دوسرون کا کیا ذکر ہے جب مصر مین تشریف لائے تو منذری نے اونکے ادب مین مبالغہ کیا اور فتوی دینے سے رک گئے اور کہا کہ ہم اونکی تشریف لانے سے پہلے فتوی دیتے تھے اور بعد حضور اونکے منصب فتوی کا اونہین مین متعین ہے مصر مین تفسیر کے کئی درس کہے اور کتابین تالیف کین صاحب کرامات تھے خرقۂ تصوف شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ سے پہنا تھا اور شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ سے حقیقت مین کلام سنا تھا **حکایت** حضرت شاذلی فرماتے ہین کہ مجھسے کہتے ہین کہ روی زمین پر کوئی مجلس فقہ مین اعلیٰ مجلس شیخ عزالدین سے اور حدیث مین اعلی مجلس منذری سے اور علم حقائق مین اعلی تیری مجلس سے نہین ہے ابن کثیر نے اپنی تاریخ مین کہا ہے کہ ریاست مذہب کی طرف اونکے منتہی ہوئی سائر آفاق سے فتوی اونکی طرف آتا تھا آخر عمر مین تقید بمذہب نہین کرتے تھے بلکہ نطاق اونکا متسع ہوگیا تھا اور فتوی اپنے اجتہاد سے دیتے تھے ابن دقیق العید کہ اونکے شاگرد ہین کہتے ہین کہ ہوا حد سلاطین العلماء اور ابن حاجب نے کہا افقہ من الغزالی **حکایت** قاضی عزالدین ہکاری نے کہا کہ ایک بار اونہون نے فتوی دیا بعد اوسکے اونکو اوسمین اپنی خطا ظاہر ہوئی مصر وقاہرہ مین اپنی جان پر منادی کرائی کہ جس کسی کو ابن عبد السلام نے ایسا فتوی دیا ہو چاہیے کہ وہ اوسپر عمل نہ کرے اسواسطے کہ اوس مین خطا واقع ہوا ہے قطب یونی نے کہا باوجود اس تمام شدت وصلابت کے حسن المحاضرہ تھے بنوادر واشعار سماع مین حاضر ہوتے اور وجد فرماتے ابن کثیر نے کہا لطیف ظریف تھے استنشاد باشعار غریبہ فرماتے انکی وفات مصر مین سنہ ۶۶۰ مین ہوئی رضی اللہ عنہ کذا فی الاتحاف ؀

ہین کہ بعد امام غزالی کے مانند اونکے نہین آیا میرے نزدیک لوگ اوپر اس قول مین ظلم کرتے ہین نزدیک میرے وہ نہین
ہین مگر مثل سفیان ثوری کے بالجملہ مصنفات سبکی کے جلیلۂ فائقہ ہین کہ بسبب اون نفائس بدیعہ و تدقیقات
نفیسہ کے جو انمین ہین اس لائق ہین کہ آب زر سے لکھی جائین انکی وفات جزیرۃ الفیل کنارۂ نیل پر روز دوشنبہ
چوتھی جمادی الآخرہ ۷۵۶ھ مین ہوئی

۱۰۲

ترجمہ عبد الحق صاحب کتاب العاقبہ رحمہ اللہ تعالی عبد الحق
بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن الحسین ابی محمد الازدی الاشبیلی یعرف بابن الخراط شیخ شریح بن محمد وابی الحکم بن برجان
وغیرہ سے روایت رکھتے ہین ابن عساکر نے انکو اجازت دی وقت فتنۂ اندلس کے جابیہ کے نزیل ہوئے علم
انکا وہین منتشر ہوا خطبہ و نماز کی ولایت رکھتے تھے فقیہ عالم حافظ عارف بحدیث و علل و رجال حدیث تھے خیر و صلاح
و زہد و ورع و تقلل دنیا کے ساتھہ موصوف تھے انکی کتاب الزہد و کتاب العاقبہ فی ذکر الموت و کتاب الرقائق وغیرہ
کتب نافعہ ہین وفات انکی ۵۸۱ھ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف کشف الظنون مین کہا ہے کتاب
العاقبۃ فی البعث للامام ابی محمد عبد الحق بن عبد الرحمن الاشبیلی الازدی المتوفی سنہ ۵۸۱ انتہی

اصل مین بھی نہین ہے ۱۲

۱۰۳

ترجمہ مقریزی صاحب الخطط والآثار

احمد بن علی المعروف بابن المقریزی صاحب الخطط والآثار للقاہرہ سخاوی کہتے ہین کہ انکا مولد موافق
اوسکے جسکی وہ خبر دیتے اور اوسکو لکھتے تھے بعد ساٹھہ کے ہے یعنی اور سات سو بڑے بڑے لوگون سے
ملاقات کی ائمہ کے ہمنشین رہے تفقہ حنفی کیا اپنے نانا کے مذہب پر پھر شافعی ہوگئے سخاوی نے کہا
لیکن ظاہر کی طرف مائل تھے ایسا ہی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ اونہون نے حدیث کو دوست
رکھا پھر اوسپر مواظبت کی یہانتک کہ وہ بمذہب ابن حزم متہم ہوتے تھے انتہی انکو ظاہر برقوق کے ساتھہ
اتصال ہوا دمشق مین ہمراہ اپنے فرزند ناصر کے داخل ہوئے کئی بار اونپر وہانکی قضا پیش کی گئی انکار کیا
بہت بار حج کیا اور مجاور رہے پھر اس سب سے اعراض کیا اور اپنے شہر مین اقامت کرکے تاریخ کے
شغل پر عاکف ہوئے یہانتک کہ تاریخ مین انکا ذکر مذکور ہوا اور دور دور شہرہ پہونچا انکے خط سے پایا
گیا کہ انکی تصانیف دوسو مجلد پر زیادہ ہے ۸۴۵ھ مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالی کذا
فی التاج المکلل

۱۰۸

ترجمہ خطابی صاحب معالم السنن رحمہ اللہ تعالی

ابوسلیمان حمد بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب الخطابی البستی الفقیہ الادیب المحدث انکی تصانیف بدیعہ ہین منجملہ اونکے غریب الحدیث و معالم السنن فی شرح سنن ابی داؤد و اعلام السنن فی شرح صحیح البخاری وغیرہ عراق مین ابوعلی صفار اور ابوجعفر رزاز وغیرہما سے سماعت کی اور انسے حاکم نیسابوری و عبدالغفار فارسی اور ابوالقاسم عبدالوہاب بن ابی سہل الخطابی وغیرہم سماعت و روایت رکھتے ہین وفات انکی ربیع الاول ۳۸۸ سنہ ہجری کو مدینہ بُست مین ہوئی بُست بضم موحدہ و سکون سین مہملہ ایک شہر ہے بلاد کابل سے درمیان ہرات وغزنہ کے کثیرۃ الاشجار والانہار بستی اوسکی طرف نسبت ہے اور خطابی نسبت ہے اونکی وجہ خطاب کیطرف بفتح خاے معجمہ و طای مہملہ بعض نے کہا کہ وہ ذریت زید بن الخطاب سے ہین اونکی طرف منسوب ہین واللہ اعلم

کذا فی الاتحاف

۱۰۹

ترجمہ شیخ سعدالدین تفتازانی صاحب شرح عقائد نسفیہ وغیرہ مولفات نافعہ رحمہ اللہ تعالی

مسعود بن عمر التفتازانی الامام الکبیر المعروف بسعدالدین ۷۲۲ سنہ ہجری مین پیدا ہوئے اپنے عصر کے اکابر اہل علم سے اخذ کیا مثل عضد وغیرہ اور بہت سے علوم مین فائق ہوئے انکا ذکر مشہور ہوا طلبہ علم نے انکی طرف رحلت کی تصنیف مین بعمر شانزدہ ۱۶ سالہ شروع کیا ۷۹۲ سنہ مین انتقال ہوا تصانیف انکی کثیر شہیرہ متداول ہین درمیان اہل علم کے جیسے مطول و مختصر وغیرہ کذا فی التاج المکلل +

۱۱۰

ترجمہ ابن الصلاح رحمہ اللہ تعالی

ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمن بن عثمان بن موسی بن ابی النصر النصری الکردی الشہرزوری المعروف بابن الصلاح الشرخانی الملقب تقی الدین الفقیہ الشافعی ایک فاضل تہے فضلای عصر سے تفسیر و حدیث و فقہ و اسماء رجال مین اور جو کچہ اوس سے متعلق ہے ساتہہ علم حدیث شریف و نقل لغت کی فنون عدیدہ مین انکو مشارکت تہی اور فتاوی انکے مُسَدّد ہوتے تہے یہ ابن خلکان کے اوستاد تہے روز چہارشنبہ وقت صبح ۲۵ ربیع الآخر ۶۴۳ سنہ کو دمشق مین وفات پائی بعد ظہر کے اونپر نماز پڑہکر مقابر صوفیہ خارج باب النصر مین دفن کیا انکی ولادت ۵۷۷ سنہ کو شرخان مین ہوئی یہ ایک قریہ ہے اعمال اربل سے قریب شہرزور کے

ترجمہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ صاحب الامام وغیرہ

۱۰۵

شیخ تقی الدین ابو الفتح محمد بن الشیخ مجد الدین علی بن وہب بن مطیع القشیری القوصی المنفلوطی المصری المالکی الشافعی بن دقیق العید قاضی القضاۃ احد الاعلام امام متقن مجود فقیہ مدقق اصولی ادیب شاعر نحوی ذکی غواص معانی مجتہد وافر العقل کثیر السکینہ بخیل بالکلام تام الورع شدید التدین مدیم السہر مکب علی المطالعہ والجمع سمح جواد تھے ابن السبکی نے کہا شیخ الاسلام الحافظ الزاہد الورع الناسک المجتہد المطلق ذو الخبرۃ التامۃ بعلوم الشریعۃ الجامع بین العلم والدین والسالک سبیل السادۃ الاقدمین اکمل المتاخرین انکی ولادت پشت دریای شور پر قریب ساحل ینبع کے ہوئی انکے ماں باپ قوص سے متوجہ حج کے تھے کہ روز شنبہ ۲۵ شعبان ۶۲۵ھ ہجری کو پیدا ہوئے قوص مین نشو ونما پایا وہین تفقہ کیا مصر وشام کی طرف رحلت کی اور بہت کچھ سماعت فرمائی شیخ عز الدین بن عبد السلام سے علم اخذ کیا اور تحقیق علوم مین غایت کو پہونچے درجۂ اجتہاد کو واصل ہوئے ریاست علم کی اونکے زمانے مین طرف اونکے منتہی ہوئی لوگ سواریان کس کر اونکے پاس حاضر ہوئے انکی مصنفات ہین منجملہ اونکے الالمام فی الحدیث ہے اور اوسکی شرح وغیرہ ۷۰۲ھ ماہ صفر روز جمعہ مین انکی وفات ہوئی انکے ترجمہ کے یہ چند لفظ ہین اتحاف مین انکا ترجمہ حافلہ لکھا ہے +

ترجمہ ابن دحیہ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۰۶

ابو الخطاب الامام العلامہ الحافظ الکبیر عمر بن حسن ابن دحیۃ الاندلسی السبتی علم حدیث کے بصیر اور اوسکے ساتھ معتنی تھے لغت سے حظ وافر رکھتے تھے اور عربیت مین مشارک انکی تصانیف ہین مصر کو وطن ٹھیرایا تھا ملک کامل کے مؤدب ہوئے تھے دار الحدیث کاملیہ مین درس کہتے تھے ۶۳۳ھ ہجری مین وفات پائی اسی کے اوپر کچھ سال کی عمر تھی رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف +

قاضی ابوبکر بن الباقی انصاری صاحب مشیخہ رحمہ اللہ

۱۰۷

کشف الظنون مین صرف اتنا لکھا ہے کہ مشیخۃ القاضی محمد بن عبد الباقی البیمارستانی الحافظ انتہی

مین پیدا ہوئے اپنے والد اور نسائی سے سماع کیا انہون نے مصر سے رحلت نہین کی نہ غیر مصر مین سماع کیا لیکن یہ اس شان مین امام متیقظ حافظ مکثر خبیر بایام و تواریخ مردم ہین جمادی الاولی ۳۴۷ھ مین وفات پائی کذافی حسن المحاضرہ

ترجمۂ قاضی حسین رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو علی الحسین بن محمد بن احمد المروروذی الفقیہ الشافعی المعروف بالقاضی صاحب التعلیقۃ فی الفقہ امام کبیر صاحب وجوہ غریبہ تھے مذہب مین نکتہ جیسوقت امام الحرمین کتاب نہایۃ المطلب مین اور امام غزالی وسیط و بسیط مین یہ لفظ کہین کہ وقال القاضی تو مراد بالذکر یہی قاضی ہوتے ہین نہ انکے سوا اور کوئی انہون نے فقہ کو ابوبکر قفال مروزی سے اخذ کیا اور اصول و فروع و خلاف مین تصنیف کی اور ہمیشہ درمیان لوگون کے حکم کرتے درس دیتے فتوی بتاتے رہے ایک جماعت اعیان نے انسے فقہ اخذ کی منجملہ اونکے ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی صاحب کتاب تہذیب و کتاب شرح السنہ وغیرہما ہین انکی وفات ۴۶۲ھ کو مروروذ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالیٰ کذافی ابن خلکان ؛

ترجمۂ ابن فورک رحمہ اللہ تعالیٰ

استاذ ابوبکر محمد بن الحسن بن فورک متکلم اصولی ادیب نحوی واعظ اصبہانی ایک مدت عراق مین اقامت کی علم کا درس دیتے رہے پھر رَیّ کی طرف متوجہ ہوئے مبتدعہ نے انکی سعایت کی اہل نیسابور نے انکو مراسلت کی اور اونکی طرف متوجہ ہونیکا التماس کیا انہون نے مانا اور نیسابور مین تشریف لائے یہان انکے لئے ایک مدرسہ اور ایک گھر بنایا گیا اللہ تعالیٰ نے انکے سبب سے علوم کے کئی انواع کو زندہ کیا جبکہ انہون نے نیسابور کو وطن ٹھیرالیا اور وہان فقہا کی ایک جماعت پر انکے برکات ظاہر ہوئے اور انکی مصنفات اصول فقہ و دین و معانی قرآن شریف مین قریب یکصد کے پہونچی تو یہ مدینۂ غزنہ کی طرف بلائے گئے اور یہان انسے مناظرات کثیرہ ہوئے منجملہ انکے کلام کے ایک یہ ہے شغل العیال نتیجۃ متابعۃ الشہوۃ بالحلال فما ظنک بقضیۃ شہوۃ الحرام یہ اصحاب ابو عبداللہ بن کرام پر بہت سخت تھے پھر نیسابور کی طرف عود کیا راہ مین انکو زہر دیا وہین انتقال فرمایا اور نیسابو

حکایت ابن الصلاح نے فرمایا کہ خواب مین مجھکو یہ کلمات الہام ہوئے ادفع المسئلۃ ما وجدت التحمل یمکنک فان لکل یوم رزقا جدیدا والالحاح فی المطالب یذھب البھاء وما احسن الضیع الی الملھوف وربما کانت الغیر نوعا من ادب اللہ تعالیٰ والحظوظ مراتب فلا تعجل علی ثمرۃ قبل ان تدرک فانک ستنالھا فی اوانھا ولا تعجل فی حوائجک فتضیق بھا ذرعا ویغشاک القنوط واللہ اعلم کذا فی الاتحاف +

ترجمہ زرکشی رحمہ اللہ تعالیٰ

و ۱۱۱

بدرالدین محمد بن عبداللہ بن بہادر الزرکشی ۷۴۵ھ مین متولد ہوئے اسنوی ومغلطائی وابن کثیر واذرعی وغیرہم سے اخذ کیا اور تالیف کی انکے فنون عدیدہ مین تصانیف کثیرہ ہین منجملہ اونکے الخادم علی الرافعی والروضۃ وشرح المنہاج والدیباج وشرح جمع الجوامع وشرح البخاری والتنقیح علی البخاری وشرح التنبیہ والبرہان فی علوم القرآن والقواعد فی الفقہ واحکام المساجد وتخریج احادیث الرافعی وتفسیر القرآن الی سورۃ مریم والبحر فی الاصول وسلاسل المذہب فی الاصول والنکت علی ابن الصلاح وغیر ذلک روز یکشنبہ تیسری رجب ۷۹۴ھ مین انتقال ہوا قرافہ صغری مین مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف +

ترجمہ ابن الہمام الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

و ۱۱۲

کمال الدین محمد بن عبد الواحد بن عبد الحمید بن مسعود السیواسی ثم السکندری المعروف بابن الہمام الحنفی انکی ولادت تقریبا ۷۹۰ھ مین ہوئی قاری ہدایہ سراج پر تفقہ کیا انواع علوم فقہ واصول ونحو ومعانی وغیرہا مین اقران پر فائق ہوئے علامہ محقق جدلی نظار تھے انکو اشرف نے مدرسہ کا شیخ کیا ایک مدت اوسکے مباشر رہکے ترک کیا اور مشیخۂ شیخونیہ کے متولی ہوئے اوسکو بھی ترک کردیا انکی تصانیف ہین منجملہ اونکے شرح ہدایہ اور تحریر اصول فقہ مین رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الاتحاف +

ترجمہ ابن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ

و ۱۱۳

الحافظ الامام ابو سعید عبد الرحمن بن احمد بن الامام یونس عبد الاعلی الصدفی المصری صاحب تاریخ مصر ۲۸۱ھ

فرا نسبت ہے طرف عمل و بیع فراء کے اور بغوی بفتح موحدہ و غین معجمہ بعد اوسکے واو یہ نسبت ہے طرف ایک شہر کے خراسان مین جو کہ درمیان مرو و ہرات کے ہے اوسکو بغ و بغشور کہتے ہین یہ نسبت شاذ بر خلاف اصل ہے اوسکو سمعانی نے کتاب الانساب مین کہا ہے کذا فی ابن خلکان +

۱۱۰

ترجمہ رافعی صاحب شرح کبیر رضی اللہ عنہ

عبدالکریم بن محمد بن عبدالکریم بن الفضل الامام العلامہ امام الدین ابی القاسم الرافعی القزوینی صاحب الشرح الکبیر ابن الصلاح نے انکا ذکر کیا اور کہا ما اظن فی بلاد العجم مثلہ صاحب فنون نیک سیرت تھے شرح چیز بارہ مجلد مین لکھی کسی نے انکی طرح وجیز کی شرح نہین کی نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ الرافعی من الصالحین المتمکنین انکی کرامت بہت تھی ابو عبداللہ محمد بن محمد اسفرائنی نے اربعین مین لکھا ہے کہ شیخنا امام الدین وناصر السنہ اپنے زمانے کے اوحد عصر تھے علوم دینیہ مین اصولاً و فروعاً ۶۲۳ھ کو قزوین مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف

۱۱۱

ترجمہ ابن حزم ظاہری رحمہ اللہ تعالی

ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم بن غالب بن صالح بن خلف بن معدان بن سفیان بن یزید مولی یزید بن ابی سفیان اموی اول آدمی جو انکے اجداد سے مسلمان ہوا وہ انکے دادا یزید ہین اصل انکی فارس سے تھی انکے آبا مین سے پہلے پہل جو شخص اندلس مین آیا وہ انکے دادا خلف ہین انکا مولد قرطبہ مین بلاد اندلس سے ہے روز چہارشنبہ قبل طلوع شمس سلخ شہر رمضان ۳۸۴ھ کو قرطبہ کی جانب شرقی مین پیدا ہوئے علوم حدیث و فقہ کے عالم و حافظ مستنبط احکام کے کتاب و سنت سے تھے امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب سے طرف مذہب اہل ظاہر کے انتقال کیا متفنن تھے علوم جمہ کثیرہ مین عامل تھے ساتھ اپنے علم کے دنیا مین زاہد تھے باوجود اوس ریاست کے جو انکو اور انسے پہلے انکے والد کو وزارت و تدبیر ملک مین تھی متواضع صاحب فضائل و تالیف کثیرہ ہین علوم حدیث شریف مین مصنفات و مسندات سے بہت کچھ جمع کیا اور بہت سماعت کی شعبان ۴۵۶ھ مین انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی

کی طرف لائے جبرہ مین مدفون ہوئے اُنکا مشہد یہان ظاہر ہے اوسکی زیارت کی جاتی ہے وسیتقی بہ وتجاب الدعوۃ عندہ انکی وفات ۴۰۶ھ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالی **حکایت** ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ نے رسالہ مین کہا ہے کہ مینے ابو علی دقاق رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مین ابوبکر ابن فورک کی عیادت کو گیا جب اونہون نے مجھے دیکھا تو اونکی آنکھون مین آنسو بھر آئے مینے کہا بیشک اللہ سبحانہ تمکو عافیت وشفا دے گا مجھسے کہا کیا تو مجھے گمان کرتا ہے کہ مین موت سے ڈرتا ہون مین تو ماوراء موت سے خوف کرتا ہون **ف** فورک بضم فا وسکون واو وفتح را بعد اوسکے کاف اسم علم ہے اور حیرہ بکسر حای مہملہ وسکون تحتانیہ وفتح راء بعد اوسکے ہای ساکنہ ایک بڑا محلہ ہے نیسابور مین اسکی طرف ایک جماعت علماء کی منسوب ہے یہ اوس حیرہ کے ساتھہ ملتبس ہوتا ہے جو ظاہر کوفہ مین ہے اور غزنہ بفتح غین معجمہ وسکون زای معجمہ وفتح نون بعد اوسکے ہای ساکنہ ایک مدینۂ عظیمہ ہے اوائل ہند مین جہت خراسان سے کذا فی ابن خلکان

ترجمۂ بغوی صاحب شرح السنہ رحمہ اللہ تعالی

ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد المعروف بالفراء البغوی الفقیہ الشافعی المحدث المفسر علوم مین دریا تھے فقہ قاضی حسین بن محمد المذکور سے اخذ کی تفسیر کلام اللہ مین تصنیف فرمائی مشکلات قول حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واضح کیا حدیث شریف کی روایت کی درس دیا درس نہین دیتے مگر باوضو کتب کثیرہ تصنیف کین منجملہ اونکے کتاب التہذیب ہے فقہ مین اور کتاب شرح السنہ حدیث مین اور معالم التنزیل تفسیر قرآن کریم مین اور کتاب المصابیح وجمع بین الصحیحین وغیرہ انکی وفات ماہ شوال ۵۱۰ھ کو مرو رود مین ہوئی قاضی حسین اپنے شیخ کے نزدیک مقبرۂ طالقانی مین دفن ہوئے قبر انکی وہان مشہور ہے رحمہ اللہ تعالی ابن خلکان فرماتے ہین مینے کتاب فوائد سفریہ مین دیکھا جسکو شیخ حافظ زکی الدین عبد العظیم منذری نے جمع کیا ہے کہ اونکی وفات ۵۱۶ھ مین ہوئی مینے یہ اونکے خط سے نقل کیا واللہ اعلم **حکایت** انسے منقول ہے کہ انکی ایک بی بی مر گئین انہون نے اونکی میراث مین سے کچھہ نہ لیا اور یہ نری روٹی کہاتے تھے انکو اس بات مین ملامت کی تو روٹی کو زیت سے کہانے لگے

کہ طبیعت اوسکی غیر مان کا دودہ پی کر فاسد ہو جائے امام الحرمین سے منقول ہے کہ بعض وقت مجلس مناظرے مین اونکو فترت لاحق ہوتی تو کہتے کہ یہ اوس رضاعت کے بقیہ سے ہے انکی ولادت ۱۸ محرم ۴۱۹ھ مین ہوئی جب یہ بیمار ہوئے تو انکو شنقان کو اوٹھا لیگئے یہ ایک گانون ہے اعمال نیسابور سے یہان کی ہوا معتدل اور پانی ہلکا ہے شب چہارشنبہ وقت عشاء آخرہ ۲۵ ربیع الآخر ۴۷۸ھ کو انتقال ہوا اوسی رات نقل کر کے نیسابور کو لیگئے اوسکی صبح کو اونکے گھر مین دفن کیا بعد چند سال کے وہان سے مقبرہ حسین مین نقل کیا پہلوی والد مین دفن کردیا انکے فرزند ابو القاسم نے نماز جنازہ پڑہی انکی وفات کے دن بازار بند ہوئے انکا منبر جو جامع مسجد مین تہا ٹوٹ گیا لوگ اوسکی تعزیت کے لئے بیٹھے اور بہت سے مراثی انکے حق مین کہے انکے شاگرد اوسدن قریب چہارصد ایک نفر تھے سب نے اپنی دوات و قلم توڑ ڈالی ایک برس اسی حال پر رہے رحمہ اللہ تعالی

ترجمہ حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ

ابو نصر بشر بن الحارث بن عبد الرحمن بن عطا بن ہلال بن ماہان بن عبد اللہ مروزی معروف بہ حافی عبد اللہ کا نام بعبور تہا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتہہ اسلام لائے تھے حضرت بشر کبار صالحین و اعیان اتقیاء متورعین سے تہے اصل انکی مرو کے ایک قریہ سے ہے اوسکا نام ماترسام ہے انہون نے بغداد مین سکونت اختیار کی یہ اولاد سے رؤسا و کتاب کے تہے **حکایت** انکی توبہ کا یہ سبب ہوا کہ انہون نے راہ مین ایک ورقہ پایا اوسمین اللہ تعالی کا نام لکہا ہوا تہا قدمون نے اوسکو روند ڈالا تہا انہون نے اوسکو اوٹہا لیا کئی درہم انکے پاس تہے اوسکی خوشبو خریدی پہر اوس سے ورقہ کو خوشبودار کیا اور اوسکو دیوار کے درار مین رکہدیا خواب مین دیکہا کہ کوئی قائل اونسے کہتا ہے ای بشر تو نے میرے نام کو خوشبودار کیا مین ضرور تیرے نام کو دنیا و آخرت مین خوشبودار کرونگا جب بیدار ہوئے تو توبہ کی **حکایت** حکایت کیا ہے کہ یہ معافی بن عمران کے دروازے پر آئے حلقۂ در کو ٹہونکا کہا گیا کون ہے انہون نے کہا بشر الحافی ایک لڑکے نے گہر کے اندر سے کہا اگر تو دو دانق کی جوتی خرید لیتا تو حافی کا نام تجہسے جاتا رہتا حافی اسلئے لقب ہوا کہ یہ چرم دوز کی طرف گئے اوس سے اپنی ایک جوتی کے واسطے تسمہ

ترجمۂ امام الحرمین رحمہ اللہ تعالی

ابو المعالی عبد الملک ابن الشیخ ابی محمد عبد اللہ بن ابی یعقوب یوسف بن عبد اللہ الجوینی الفقیہ الشافعی ملقب بضیاء الدین
معروف بامام الحرمین اعلم علماے متاخرین اصحاب امام شافعی سے علی الاطلاق مجمع علیہ امامت متفق علیہ
غزارت مادہ و تفنن کے علوم اصول و فروع وادب وغیرہ مین تہے جو توسع عبادت مین انکو روزی ہوا
تہا وہ انکے غیر سے معلوم و معہود نہین ہے درس جو کہتے وہ چندورقون مین سماتا اوسکے کسی حرف
مین اونکی زبان لنگی نہین کرتی تہی لڑکاپن مین اپنے والد پر پڑہا وہ انکے طبع و تحصیل وجودت قریحہ
وخائل اقبال سے جو اونپر ظاہر تہی تعجب کرتے تہے اپنے والد کی تمام تصانیف پر گزر کیا اور اوسمین تصرف
فرمایا یہانتک کہ تحقیق و تدقیق مین اونپر فائق ہوگئے جب اونکا انتقال ہوگیا تو بجای پدر واسطے تدریس
کے بیٹہے اور بعد تدریس کے نزدیک استاذ ابو القاسم اسکانی الفرائنی کے مدرسۂ بیہقی مین جاتے اور
علم اصول سیکہتے بغداد کا سفر کیا ایک جماعت علماء کو وہان دیکہکر حجاز مین آئے اور مکۂ معظمہ
کے چار برس تک مجاور رہے اور مدینۂ منورہ گئے درس وفتوی کیا اور مذہب کے طرق کو جمع کیا اسلئے
اونکو امام الحرمین کہتے ہین انکی ہر فن مین تصنیف ہے حافظ ابو نعیم صاحب حلیہ سے اجازت لی انکی
تصانیف سے شامل فی اصول الدین والبرہان فی اصول الفقہ وتلخیص التقریب والارشاد والعقیدۃ النظامیہ
وغیرہ ہے جب بیان علوم صوفیۂ کرام اور اونکے اقوال کی شرح مین شروع کرتے تو حاضرین کو رلاتے
ہمیشہ طریقۂ مرضیہ حمیدہ پر اول عمر سے آخر تک رہے **حکایت** انکے والد ابو محمد ابتدا مین کتابت باجرت
کیا کرتے تہے اس کسب سے کچہہ جمع کرکے ایک لونڈی موصوف بخیر وصلاح خرید کی اور اپنے ہاتہہ کے کسب سے
اوسکو کہانا کہلاتے امام الحرمین اس لونڈی کے شکم سے ہین انکے والد نے جاریہ کو وصیت کی کہ کسی عورت
کو اسکے دودہ پلانے پر قدرت نہ دینا ایکدن لونڈی کے پاس آئے دیکہا کہ وہ دردمند بیٹہی ہوئی ہے اور
بچہ رو رہا ہے ایک عورت ہمسایہ نے اوسکو لیکر اپنی چہاتی اوسکے موہنہ مین رکہدی کچہہ دودہ اوس سے
پی لیا تہا انکے والد کو یہ امر شاق گزرا بچے کو پکڑ کر گہڑی بہر اوندہا کیا اور اوسکے پیٹ پر ہاتہہ ملا اور اوسکے
حلق مین انگلی ڈالکر جو کچہہ پیا تہا بطور قی کے نکال ڈالا اور کہا اس بچے کا مرجانا مجہپر اس سے آسان ہے

لائے اور درسہائے امام الحرمین ابی المعالی جوینی مین آئے گئے اور اشتغال مین کوشش کی یہانتک کہ مدت قریبہ مین تخریج فرمائی اور اپنے اوستاذ کے زمانے مین اعیان مشار الیہم سے ہوئے اور اوسی وقت مین تصنیف کا شغل کیا اِنکے اوستاد اِنسے تبہج کرتے تھے تا وفات اوستاذ اونکے ملازم رہے بعد اِسکے نیسابور سے نکلکر عسکر مین وزیر نظام الملک سے ملاقات کی وزیر نے اِنکی تعظیم تکریم کی اور انپر متوجہ ہوئے مین مبالغہ کیا حضور مین وزیر کے ایک جماعت افاضل کی تہی درمیان اونکے چند مجلسونمین جدال و مناظرہ ہوا اِن سب مین تمام لوگون پر غالب ہوئے اِنکا نام مشہور ہوا آفاق فلک کے قافلے اِنکا ذکر خیر و نام نیک لیکر سائر و دائر ہوئے وزیر نے تدریس مدرسۂ نظامیہ کی اِنکے سپرد کی وہان درس کرتے رہے اہل عراق انپر فریفتہ تھے اور اِنکا مرتبہ و منزلت اونکے نزدیک مرتفع و بلند تہا بعد اسکے اِس سب کو ترک کر کے سالک طریق زہد و انقطاع ہوئے اور حج کا قصد کیا جب وہان سے پہرے تو شام کی طرف متوجہ ہوئے ایک مدت شہر دمشق مین جامع مسجد کے زاویۂ جانب غربی کے اندر درس کہتے تھے وہان سے بیت المقدس گئے اور عبادت مین اجتہاد و کوشش اور زیارت مشاہد و مواضع معظمہ کی بجالائے اور ایک مدت اسکندریہ مین مقیم رہے وہان سے ارادہ رکوب دریا کا طرف بلاد مغرب کے بعزم ملاقات امیر یوسف بن تاشفین صاحب اکش کیا تہا کہ اس اثنا مین اوسکے مرنے کی خبر پہونچی ناچار اوس ارادے سے پہر کر اپنے وطن طوس کی طرف عود کیا اور اپنے نفس کے ساتھہ مشغول ہوئے اور چند فن مین تصنیف کتب مفیدہ کا شغل فرمایا اِنکی تصانیف مین سے زیادہ تر مشہور کتاب الوسیط و البسیط و الوجیز و الخلاصہ فقہ مین ہین اور منجملہ اونکے کتاب احیاء علوم الدین ہے یہ کتاب النفس و اجمل کتب ہے اصول و جدل وغیرہ مین انکی کتب ہین غرضکہ اِنکی کتابین بہت اور سب کی سب نافع و مفید ہین بعد اِسکے واسطے تدریس مدرسۂ نظامیہ کے اِنکو نیسابور مین طلب کیا بعد تکرار بسیار قبول کیا بعدہ اوسکو ترک کر کے طرف وطن کے لوٹ آئے خانقاہ صوفیہ و مدرسہ واسطے مشتغلین علم کے بنایا اور اپنی اوقات کو وظائف خیر پر تقسیم کیا مثل ختم قران شریف و مجالست اہل قلوب و تعود تدریس یہانتک کہ انتقال فرمایا اِنسے روایت اشعار کی بھی کی ہے ولادت اِنکی ۴۵۰ھ مین ہوئی اور دوشنبہ ۱۴ جمادی الآخرہ ۵۰۵ھ ہجری کو طاہران مین وفات

طلب کرتے تھے وہ تسمہ ٹوٹ گیا تھا چرمدوز نے کہا ما اکثر کلفتکم علی الناس یعنی لوگون کو تم بہت تکلیف دیتے ہو اسپر انہون نے اپنے ہاتھہ سے جوتا پھینکدیا اور دوسرا انکے پانون مین تھا اور قسم کھالی کہ اب کے بعد جوتا نہ پہنین **حکایت** کسی نے حضرت بشر سے پوچھا کہ تم کس چیز سے روٹی کہاتے ہو کہا مین عافیت کو یاد کرتا ہون پس اوسکو سالن بنالیتا ہون منجملہ انکے دعا کی ایک یہ ہے اللهم ان کنت شهرتنی فی الدنیا لتفضحنی فی الاخرة فاسلبه عنی ومن کلامه عقوبة العالم فی الدنیا ان یعمی بصر قلبه وقال من طلب الدنیا فلیتهیأ للذل بعض نے کہا کہ مینے بشر سے سُنا کہ اصحاب حدیث سے فرماتے تھے کہ تم اس حدیث کی زکوٰۃ ادا کرو کہا اوسکی زکوٰۃ کیا ہے فرمایا کہ دوسو حدیثون مین سے پانچ حدیثون پر عمل کرو حضرت سری سقطی وایک جماعت صالحین رضی اللہ عنہم نے انسے روایت کی ہے انکی ولادت ۱۵۰ھ ہجری مین ہوئی اور شہر ربیع الآخر ۲۲۶ھ یا ۲۲۷ اور دوسو مین وفات پائی یا بدہ کے دن دسوین محرم یا رمضان مین بغداد یا مرو مین وفات ہوئی رضی اللہ عنہ کذا فی ابن خلکان

ترجمہ حضرت جنید رضی اللہ عنہ

۱۲۱

ابو القاسم الجنید بن محمد بن الجنید الخزاز القواریری الزاہد المشہور اصل انکی نہاوند سے ہے اور انکا مولد و منشا عراق ہے اپنے وقت کے شیخ و فرید عصر ہین کلام انکا حقیقت مین مشہور و مدوّن ہے ابو ثور صاحب امام شافعی رضی اللہ عنہ پر تفقہ کیا کسی نے کہا بلکہ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کے مذہب پر فقیہ تھے انکا حال ابن خلکان وغیرہ مین خوب لکھا ہے شنبہ کے دن ۲۹۷ھ یا ۲۹۸ھ مین آخر ساعت جمعہ کو بغداد مین وفات پائی اور شونیزیہ مین روز شنبہ کو نزدیک حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ اپنے ماموں کے دفن ہوئے رضی اللہ عنہ

ترجمہ امام غزالی رضی اللہ عنہ صاحب احیاء العلوم

۱۲۲

ابو حامد محمد بن محمد بن احمد الغزالی الملقب بحجۃ الاسلام زین الدین الطوسی الفقیہ الشافعی انکے آخر عصر مین طائفہ شافعیہ مین مثل انکا نہین تھا ابتداءً طوس مین احمد راذکانی پر شغل کیا بعد اوسکے نیسابور مین تشریف

توضرب کا اثر موجود تھا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ انکی کتب مین لوگون نے عبارتین ٹھونس دی
ہین ابن السبکی نے فرمایا کہ امام غزالی کو مبغوض نہین رکھتا ہے مگر حاسد یا زندیق **حکایت** شیخ کمال الدین
دمیری نے حیوۃ الحیوان الکبریٰ کی مجلد اول مین بذیل ذکر حمام لکھا ہے کہ امام غزالی ایک شخص ہین اصحاب
وجوہ سے مذہب مین اور منجملہ اون چیزون کے جو ہم سے حکایت کی گئین اور مشہور ہوئین اور روایت
اونکی ہم بسند صحیح شیخ عارف باللہ تعالی ابو الحسن شاذلی سے رکھتے ہین یہ ہے کہ اونھون نے کہا مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور آپ نے امام غزالی کے ساتھ حضرت موسی وعیسی علیہم الصلوۃ والسلام
سے مباہات کی اور فرمایا آیا ہوا ہے تمہاری امت مین کوئی حبر مثل اسکے اور اشارہ طرف غزالی کے فرمایا
اونھون نے کہا نہین شیخ عارف استاد رکن الشریعۃ الحقیقۃ ابو العباس المرسی نے وقت ذکر امام غزالی
کے واسطے اونکی صدیقیت عظمی کی شہادت دی اور فرمایا حسبك من باهى به النبى صلى الله عليه
وآله وسلم موسى وعيسى وشهد له الصلاة يقون له بالصديقية العظمى اور ہمارے
شیخ جمال الدین اسنوی نے مہمات مین اونکا خوب ترجمہ لکھا ہے اور یون کہا هو قطب الوجود البركة
الشاملة لكل موجود وروح خلاصة اهل الايمان والطريق الموصلة الى رضاء الرحمن
يتقرب به الى الله تعالى كل صديق ولا يبغضه الا ملحد او زنديق قد انفرد فى ذلك
العصر عن اعلام الزمان كما انفرد فى هذا الباب فلا يترجم معه انسان انتہی اور انکی کتب نافع
ومفید ہین خصوصاً احیاء علوم الدین کیونکہ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ طالب آخرت اوس سے مستغنی نہین ہوتا ہے
انتہے کلام الدمیری رحمہ اللہ تعالی کشف الظنون مین لکھا ہے کہ کتاب احیاء پہلے پہل مغرب مین گئی بعض
مغاربہ نے اوسمین سے کئی چیزون کا انکار کیا اور املاء فی الرد علی الاحیاء نام کتاب لکھی بعدہ رد کرنیوالے
نے ایک خواب دیکھا کہ اوسمین شیخ کی کرامت اور اونکا صدق ظاہر ہوگیا پس اپنے اعتقاد بد سے جو اونکے
حق مین تھا تائب ہوا **حکایت** ابن السبکی نے نقل کیا ہے کہ شیخ ابن حرازم اپنے یارون پر نکلے اور اونکے
پاس ایک کتاب تھی کہا تم پہچانتے ہو کہ یہ احیاء ہے اور شیخ امام غزالی مین طعن کرتے تھے اور اس کتاب
کے پڑہنے سے منع کرتے تھے پس اپنے جسم کو ظاہر کیا کہ وہ کوڑون سے مارا گیا تھا اور کہا کہ غزالی میرے

پائی طاہران قصبۂ طوس سے اور طوس ناحیہ ہے خراسان مین مشتمل ہے دو شہر پر ایک طاہران دوسرا نوقان اور غزالی نسبت ہے طرف غزال کے بفتح غین معجمہ و تشدید زای معجمہ اور کہتے ہین کہ تخفیف زای معجمہ نسبت ہے طرف غزالہ کے کہ ایک قریہ ہے قرائی طوس سے اور یہ خلاف مشہور ہے لیکن سمعانی نے کتاب الانساب مین اسی طرح کہا ہے یہ تو ابن خلکان نے کہا ہے اور زرقانی نے شرح مواہب لدنیہ مین ابن کثیر سے تشدید زا نقل کی ہے اور نووی نے بتیان مین غزالی رحمہ اللہ سے ذکر کیا ہے کہ اونہون نے تشدید کا انکار کیا ہے اور کہا کہ مین تخفیف ہون منسوب طرف غزالہ کے یہ ایک قریہ ہے قرای طوس سے اور مصباح مین اونکے بعض ذریت سے نقل کیا ہے کہ کہا لوگ تشدید مین ہمارے دادا کی خطا کیا ہے ولیکن ابن کثیر نے اسکو خلاف مشہور کہا ہے اور حکایت کیا کہ اونکے بعض منتسبان اہل طوس نے مجھسے کہا کہ وہ منسوب ہین طرف غزالہ بنت کعب الاحبار کے سبکی رحمہ اللہ نے طبقات مین کہا ہے کہ انکے والد صوف کو کاتتے اور اوسکو دکان طوس مین فروخت کرتے تھے انتہی کلام الزرقانی **حکایت** ابن العربی نے کہا مینے اونکو طوف مین دیکھا اونپر ایک مرقعہ تھا مینے کہا کہ تمہارے پاس سوا اسکے کوئی کپڑا نہین ہے حالانکہ تم تو صدر ہو تمہارے ساتھ اقتدا کرتے ہین اور تمہارے نور سے طرف معالم معارف کے راہ پاتے ہین کہا ہیہات جسوقت کہ قمر سعادت اس ارادت مین طالع ہوا تو شموس افول مصابیح اصول پر چمکے اور خالق واسطے ارباب الباب و بصائر کے متبین ہوا کیونکہ رجوع و صیرورت ہر ایک کی طرف اوسی چیز کے ہوتی ہے جسپر وہ مطبوع ہوا ہے اور یہ ابیات پڑہے ؎

ترکت هوی لیلی و لبنی بمعزل	و صرت الی مصحوب اول منزل
و نادتنی الاکوان حتی اجبتها	الا ایها الساری رویدك فانزل
فعرست فی دار الندی بعزیمة	قلوب ذوی التعریف منها بمعزل
غزلت لهم غزلا رقیقا فلم اجد	لغزلی نساجا فکسرت مغزلی

حکایت بعض مشائخ نے حضرت امام کو روبرو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکھا کہ وہ کسی شخص کا شکوہ کررہے ہین جو اونمین طعن کرتا ہے آپنے اوس شخص کے کوڑے مارنے کا حکم دیا جب بیدار ہوئے

اوسمین آرام لون پس مینے دروازۂ بیت الجماعہ باطارامشی کا نزدیک باب عزورہ کے کہلا ہوا پایا قلت یعنی فی جنۃ الباب المسمی فی الحدیث الحرورہ کہاپس مینے اوسکا قصد کیا اور اوسمین داخل ہوا اور اپنی سیدہی کروٹ پر بمقابلہ کعبۂ مشرفہ گر پڑا اپنے ہاتہہ کو گال کے نیچے بچہایا تاکہ نیند نہ آجائے کہ وضو ٹوٹ جائے ناگاہ ایک شخص اہل بدعت مین سے جوکہ بدعت کے ساتہہ معروف مشہور تہا آیا اور اپنا مصلی اوس گہر کے دروازے پر بچہایا اور ایک تختی اپنے جیب سے نکالی مین گمان کرتا ہون کہ وہ پتہر کی تہی اور اوسپر کچہہ لکہا ہوا تہا پہر اوسنے اوس تختی کو بوسہ دیا اور اوسکو اپنے سامنے رکہا اور حسب عادت اپنے ہاتہہ چہوڑکر ایک لمبی نماز پڑہی اور ہربار اوس تختے پر سجدہ کرتا تہا پہر جسوقت اپنی نماز سے فارغ ہوا تو اوس تختی پر سجدہ کیا اور دیر تک سجدے مین رہا اور جانبین سے اپنے گال کو اوسپر ملتا تہا اور دعا مین تضرع وزاری کرتا تہا پہر اپنا سر اوٹہایا اور اوسکو چوما اور اوسکو اپنی آنکہون پر رکہا پہر دوبارہ اوسکو چوما اور اپنی جیب مین رکہہ لیا جیسے وہ پہلے رکہی ہوئی تہی کہا جب مین نے یہ دیکہا تو مین نے اِس بات کو مکروہ جانا اور اوس سے وحشت ناک ہوا اور مینے اپنے جی مین کہا کہ کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان مین زندہ ہوتے کہ انکو انکے سوء صنیع وفعل بد اور جس بدعت پر یہ ہین اوسکی خبر دیتے اور مین باوجود اِس تفکر کے اپنے نفس سے نیند کو دور کرتا تہا تاکہ مجہے پکڑ نہ لے کہ میرا وضو بگڑ جائے پس مین اس حال مین تہا کہ مجہپر اونگہہ طاری ہوئی اور غلبہ کرآئی سو مین درمیان بیداری وخواب کے تہا پس مینے ایک وسیع میدان دیکہا کہ اوسمین بہت سے لوگ کہڑے ہوئے ہین اور اونمین سے ہر ایک کے ہاتہہ مین ایک کتاب مجلد ہے پہروہ سب ایک شخص پر داخل ہوئے مینے لوگون سے اونکا حال اور اوس شخص کا حال جو حلقہ مین تہا پوچہا اونہون نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور یہ لوگ اصحاب مذاہب ہین چاہتے ہین کہ اپنے مذاہب واعتقاد کو اپنی کتابون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑہین اور آپ پر اونکی تصحیح کرین کہا پس مین اس حال مین تہا لوگون کی طرف دیکہہ رہا تہا کہ حلقے والون مین سے ایک شخص آیا اور اوسکے ہاتہہ مین ایک کتاب تہی کہا گیا کہ بیشک یہ شافعی رضی اللہ عنہ ہین پہروہ وسط حلقے مین داخل ہوگئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا کہا پس مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونکے جمال وکمال مین دیکہا تو مجہسے مت پوچہہ آپکے لباس سفید نظیف عمامہ وقمیص کا

خواب مین آئے اور مجھکو پکڑ کر پیش گاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین لیگئے اور کہا ای رسول خدا یہ مرد زعم
کرتا ہے کہ مین آپ پر وہ چیز کہتا ہون جسکو آپ نے نہین فرمائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے
مارنے کا حکم دیا پس مین مار اگیا ھکذا نقد المناوی فی طبقاتہ غرضکہ حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ
اس امت مرحومہ مین ایک آفتاب عالمتاب تھے اونکے فضائل ومناقب بیشمار ہین علمار دین نے ہر وقت مین
اونکی مدح وثنا کی ہے منکرین کے انکار کو خوب رد کیا ہے اور اونکے کلام حسن نظام کو محامل حسنہ پر اوتارا
ہے یہ جو یہان کچھہ لکھا گیا ایک شعاع ہے اونکے فضائل کی مہر منیر کا تفصیل اسکی اتحاف النبلار مین
ہے جناب توفیق دوام مجدہ کو اونکے ساتھہ ایک اس قسم کی فریفتگی ہے کہ اونکی بعض تصانیف کو انواع
واقسام کے قالبون مین ڈہال کر رسائل جداگانہ تالیف فرمائے ہین اور اونکے مضامین دقیق کو عبارات
سہلہ مین ادا کیا ہے ناظر غیر مناظر وقت مطالعہ کے اونکی قدردانی فرمائیگا اور عافیت دارین و
حسن ختام ونیک انجام کی دعا دیگا حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ نے جناب امام کی ثنا ومدح روض
الریاحین مین خوب لکھی ہے چنانچہ اوسکا ترجمہ تو محاسن المحسنین مین ہوچکا بالفعل اونکی تاریخ
مرآۃ الجنان وقت تحریر اس مقالہ عجالہ کے زیر مطالعہ تھی دیکھا تو اسمین بھی بہت مدح تحریر فرمائی ہے
اور بذیل ترجمہ ایک منام فیض التیام بعض علمار کرام کا زیب رقم فرمایا ہے جی مین آیا کہ وہ یہان لکھدیا جائے
گو فی الجملہ طول ہوجائے کیونکہ اوسمین بعض فوائد غریبہ ہین اگر وہ گوشۂ خاطر مؤمن متدین مین امانت
رہین تو خالی برکت سے نہین ہین **حکایت** حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ مرآۃ الجنان مین فرماتے ہین
کہ امام حافظ ابو القاسم بن عساکر رحمہ اللہ نے کہا کہ مینے فقیہ امام ابو القاسم سعد بن علی بن ابی القاسم
بن ابی ہریرہ اسفرائنی صوفی شافعی سے دمشق مین سُنا انہون نے کہا مینے امام اوحد زین القرار
جمال الحرم ابو الفتح عامر بن کامر بن ابی عامر الساوی سے مکے مین سُنا یہ کہتے ہین کہ مین روز یکشنبہ
چودہوین تاریخ ماہ شوال ۵۴۵ھ کو درمیان نماز ظہر وعصر کی مسجد الحرام مین داخل ہوا اور وجد واحوال فقرا
جو اونپر ظاہر ہوئے تھے اوسکا کچھہ ذکر کیا کہا کہ مین قدرت نہین رکھتا تھا کہ کھڑا رہون اور نہ اسکی کہ بیٹھون
بسبب شدت اوس چیز کے جو مجھہ مین تھی اسلئے مین ایک ایسی جگہہ طلب کرتا تھا کہ گھڑی بھر اپنے پہلو پر

کاجواب دیا اور آپ نے اپنا دستِ عزیز غزالی کو دیا وہ اوسکو چومتے تھے اور اپنے دونون رخسار اوسپر رکہتے تھے واسطے برکت لینے کے آپسے اور آپکے دستِ عزیز ومبارک سے پہر غزالی بیٹھہ گئے کہا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے نہین دیکہا کہ وہ جیسے میری قراءتِ قواعد العقائد سے خوش ہوئے ویسی کسی کی قراءت سے زیادہ تر خوش ہوئے ہون پہر مین بیدار ہوگیا اور میری آنکہون پر آنسو کا اثر تہا بسبب اوس چیز کے کہ مینے وہ احوال وکرامات دیکہے کیونکہ وہ ایک نعمت جسیم تہی طرف سے اللہ تعالی کے خصوصًا زمانہ آخر مین باوجود کثرت اہواء کے پس ہم اللہ تعالی سے اس بات کا سوال کرتے ہین کہ ہمکو عقیدہ اہل حق پر ثابت رکہے اور اوسی پر ہمکو جلائے اور اوسی پر ہمکو مارے اور اونہین کے ساتہہ ہمارا حشر کرے اور ہمراہ انبیاء ومرسلین وصدیقین وشہداء وصالحین کے کرے وحسن اولئك رفیقا فانہ بالفضل جدیر وعلی مایشاء قدیر **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ بعض طاعنین امام ابو حامد رضوان اللہ علیہ نے ابو الذبیح اسمعیل بن شیخ فقیہ امام عارف ذی المناقب والکرامات والمعارف محمد بن اسمعیل حضرمی قدس اللہ ارواح الجمیع سے سوال کیا کہ آیا کتب غزالی کا پڑہنا جائز ہے تو اونہون نے جواب مین کہا انا للہ وانا الیہ راجعون محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء ومحمد بن ادریس سید الایمہ ومحمد بن محمد الغزالی سید المصنفین ھذا جوابہ رحمۃ اللہ علیہ یہ حضرمی شیخ فقیہ امام عارف باللہ رفیع المقام ہین جنکی کرامات عظیمہ مشہور ومترادف ہین ایکدن آفتاب سے کہا تہا کہ ٹہیر جا وہ ٹہیر گیا یہانتک کہ اوس منزل مین پہونچگئے جسکا ارادہ کرتے تہے جاسی دور سے رضی اللہ عنہ وارضاہ امام یافعی نے کتاب الارشاد مین امام غزالی کے سید المصنفین ہونے کی وجہ لکہی ہے اور اونکی کتب کی مدح کی ہے اور مرآۃ الجنان مین بہی کچہہ ذکر کیا ہے *

ترجمۂ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی

قاضی ابو الفضل عیاض بن موسی بن عیاض بن عمر بن موسی بن عیاض بن محمد بن موسی بن عیاض یحصبی سبتی علوم حدیث ونحو ولغت وکلام عرب وایام وانساب عرب مین امام وقت تہے انکی تصانیف مفیدہ ہین منجملہ اونکے کتاب الاکمال شرح مسلم اس سے المعلم فی شرح کتاب مسلم تالیف مازری کو کامل کیا ہے اور مشارق الانوار

سب لباس آپکا زی اہل تصوف پر تہا آپ نے امام شافعی کے سلام کا جواب دیا اور اونکو مرحبا کہا امام شافعی آپ کے روبرو بیٹھے اور کتاب سے اپنے مذہب و اعتقاد کو آپ پر پڑہا بعد اسکے ایک اور شخص آئے کہتے ہین کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ تھے اور اونکے ہاتہہ مین ایک کتاب تہی اونہون نے سلام کیا اور امام شافعی کے برابر بیٹھہ گئے اور کتاب سے اپنا مذہب و اعتقاد پڑہا پہر اونکے بعد ہر صاحب مذہب آیا یہانتک کہ باقی نرہے مگر تہوڑے اور جو شخص پڑہتا وہ دوسرے کے برابر بیٹھہ جاتا تہا جب سب فارغ ہوچکے تو ناگاہ ایک شخص مبتدعہ ملقب بالرافضہ سے آیا اور اوسکے ہاتہہ مین کئی جزو غیر مجلد تھے اور اونمین اونکے عقائد باطلہ تھے اوسنے قصد کیا کہ حلقے مین داخل ہو اور اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر پڑہے تو جو لوگ آپکے ہمراہ تھے اونمین سے ایک آدمی نکلا اور اوسکو زجر کیا اور اجزا رکو اوسکے ہاتہہ سے لیکر حلقے سے خارج کی طرف پہینکدیا اور اوس شخص کو نکال دیا اور اوسکی اہانت کی کہا جب مینے دیکہا کہ لوگ فارغ ہوچکے اور کوئی باقی نہین رہا کہ آپ پر کچہہ پڑہے پس مین ذرا سا آگے بڑہا اور میرے ہاتہہ مین ایک کتاب مجلد تہی مینے ندا کی اور کہا یا رسول اللہ یہ کتاب میرا معتقد اور اہل سنت کا معتقد ہے اگر آپ مجہے اذن دین کہ مین اوسکو آپ پر پڑہون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا و ایش ذلک یعنی یہ کیا ہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ قواعد العقائد ہین جسکو غزالی نے تصنیف کیا ہے پس آپ نے مجہے پڑہنے کا اذن دیا مین بیٹہا اور شروع کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کتاب قواعد العقائد وفیہ اربعۃ فصول الفصل الاول فی ترجمۃ عقیدۃ اہل السنۃ فی کلمتی الشہادۃ التی ہی احد مبانی الاسلام اور ذکر کیا کہ اونہون نے عقیدۂ مذکورہ مشہورہ کو پڑہا یہانتک کہ امام ابوحامد کے اس قول تک پہونچے کہ معنی الکلمۃ الثانیۃ وہی شہادۃ الرسول وانہ تعالی بعث النبی الامی القرشی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم الی کافۃ العرب والعجم والجن والانس کہا جب مین یہانتک پہونچا تو مینے بشاشت و تبسم کو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چہرۂ مبارک مین دیکہا یہانتک کہ جب مین آپ کی نعت و صفت تک پہونچا تو آپ نے میری طرف التفات فرمایا اور کہا غزالی کہان ہے ناگاہ غزالی موجود تھے گویا وہ حلقے پر آپ کے روبرو کہڑے ہوئے تھے کہا مین یہ ہون یا رسول اللہ اور آگے بڑہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام کیا آپ نے اونکے سلام

کہا اگر تو مجہہ مین حکم کریگا تو ملک قادر کہ میان حق وباطل کے فارق ہے تجہہ مین حکم کریگا ربیع نے کہا ای امیر المومنین
اس ایسے جاہل کو پہونچتا ہے کہ آپ کے ساتہہ ایسی بات کرے حکم دو تو مین اسکی گردن مارون مہدی نے
اوسکو خاموش کیا اور کہا اگر ایسے لوگون کو مارڈالون تو مین شقی ہوجاؤن واسطے اوسکے قضای کوفہ لکہو
باین مضمون کہ کسی حکم مین اونپر اعتراض نکیا جائے سفیان نے اوسکو لیکر جب باہر آئے تو ورقہ کو دجلہ مین
ڈال کر بہاگ گئے ہر شہر مین اونکی جستجو کی نہ ملے ناچار شریک بن عبد اللہ نخعی کو بجای اونکے مقرر کیا انکی وفات
بصرے مین ۱۶۱ہجری مین ہوئی شب کو عشا کے وقت سلطان کی پوشیدگی کی حال مین دفن ہوئے
انہون نے کوئی اولاد نہین چہوڑی ثوری بفتح اول نسبت ہے طرف ثور بن عبد منات کے ایک اور ثوری
ہین بنی تمیم مین اور ایک ہمدان کے بہی ہین کذا فی الاتحاف ✦

ترجمہ حضرت حارث محاسبی رضی اللہ عنہ

شیخ کبیر عارف معدن اسرار وحکم ومعارف امام الطریقہ لسان الحقیقہ حارث بن اسد المحاسبی بضم المیم بصری الاصل
یا ون حضرات مین سے ہین جنکے لئے علم ظاہر وباطن وفضائل فاخرہ ومحاسن جمیلہ جمع ہوئے ہین سلوک ومواعظ
واصول مین انکی تصانیف ہین انکی کتب مشہورہ نفیسہ سے کتاب الرعایہ ہے منجملہ انکے دقیق ورع کے یہ ہے
کہ یہ اپنے والد ماجد سے ستر ہزار درہم کے وارث ہوئے تہے انہون نے اونمین سے کچہہ نلیا کیونکہ انکے والد قائل
بالقدر تہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت صحیح ہوئی ہے کہ آپنے فرمایا ہے لایتوارث
اہل ملتین شتی انکا انتقال ہوا اور یہ ایک درہم کے حاجتمند تہے انکے والد نے ضیاع وعقار چہوڑا
تہا انہون نے اوسمین سے کچہہ نلیا یہ مشہور ہے کہ یہ محفوظ تہے جب اپنے ہاتہہ کو مشتبہ کہانے کی طرف
دراز کرتے تو انکی انگشت مین ایک رگ حرکت کرتی تو اوسکے کہانیسے باز رہتے یہ منجملہ شیوخ حضرت جنید
رضی اللہ عنہ کے ہین محاسبی کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اپنے نفس کا کثرت سے محاسبہ کرتے تہے انکی وفات
۲۴۳ہجری مین ہوئی کذا فی مرآۃ الجنان ✦

حضرت ذو النون رضی اللہ عنہ

شیخ کبیر ولی شہیر عارف باللہ الخبیر ابو الفیض ثوبان وقیل بن ابراہیم المصری المعروف بذی النون احد

وشفا وغیرہ قاضی مدینۂ سبتہ کے ایک مدت دراز رہے جو کہ انکا وطن تہا انکی سیرت محمود رہی انکے شیوخ یکصد نفر کو پہونچتے ہین انکی ولادت سبتہ مین نصف شعبان ۴۷۶ھ کو ہوئی اور روز جمعہ ساتوین جمادی الآخرہ یا رمضان ۵۴۴ھ شہر مراکش مین وفات پائی باب ایلان داخل مدینہ مدفون ہوئے رحمہ اللہ کذا فی الاتحاف

ترجمۂ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ

ابوعبداللہ سفیان بن سعید بن مسروق بن حبیب بن رافع الثوری الکوفی علم حدیث وغیرہ علوم کے امام ہین لوگون نے انکے دین وورع وثقت پر اجماع کیا ہے یہ ایک ایمۂ مجتہدین مین سے ہین خطیب نے اسمار رجال مشکوۃ مین کہا ہے کہ یہ امام مسلمین ہین اور خدا کی حجت ہین اوسکی خلق پر اپنے وقت مین جامع تہے درمیان فقہ واجتہاد وحدیث وعبادت کے علم حدیث وغیرہ مین طرف انکے منتہی ہے انکے امر مین کسی نے اختلاف نہین کیا ہے اقطاب اسلام وارکان دین سے ایک شخص تہے انکی ولادت زمانۂ سلیمان بن عبدالملک مین سنہ ۹۹ھ مین ہوئی ایک خلق کثیر نے انسے سماع کیا معمر واوزاعی وابن جریج ومالک وشعبہ وابن عیینہ وفضیل بن عیاض وغیرہم خلائق بسیار انسے روایت رکہتے ہین انتہے ابن خلکان نے کہا کہتے ہین کہ شیخ الاسلام جنید رضی اللہ عنہ انکے مذہب پر تہے سفیان بن عیینہ نے کہا مینے نہین دیکہا کہ کوئی شخص عالم حلال وحرام اونسے زیادہ تر ہو کہتے ہین کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے وقت مین راس الناس تہے بعد اونکے حضرت ابن عباس بعد اونکے شعبی بعد اونکے سفیان سماعت حدیث شریف کی ابواسحق سبیعی واعمش اور انکے طبقے سے کی اور انسے محمد بن اسحق اور اونکے طبقے نے سماع کیا **حکایت** مسعودی نے مروج الذہب مین ذکر کیا ہے کہ قعقاع بن حکیم نے کہا کہ مین نزدیک مہدی کے تہا کہ سفیان ثوری آئے مثل عامہ کے سلام کیا التسلیم خلافت نہ کی اور ربیع اوسکے سرپر تلوار کا تکیہ لگائے منتظر حکم کا کہڑا ہوا تہا مہدی بکشادہ روئی پیش آیا اور کہا اے سفیان تم مجہسے یہان اور وہان بہاگتے ہو اور تم گمان کرتے ہو کہ اگر مین تمہارے ساتہہ ارادۂ بد کرون تو قادر نہوؤن اب مین نے تمپر قدرت پائی تم نہین ڈرتے ہو کہ تمہارے حق مین حکم کردون سفیان نے

حفظ کرلیا اور مین چہ یا سات برس کا تہا ہمیشہ روزہ رکہتا اور میرا قوت جو کی روٹی تہی بارہ برس تک پہر مجہے
ایک مسئلہ واقع ہوا اور مین تیرہ برس کا تہا لیس مینے درخواست کی کہ مجہے بصرے کی طرف بہیجدو کہ مین اوسکو
پوچہون پہر بصرے مین آیا اوسکے علماء سے سوال کیا میری تسلی نہوئی پہر مین عبادان کی طرف گیا ایک
آدمی کے پاس کہ اوسکو ابو حبیب حمزہ بن عبداللہ عبادی کہتے تہے مینے اونسے اوس مسئلہ کا سوال کیا
اونہون نے مجہے جواب دیا مین ایک مدت اونکے پاس ٹہیرا رہا اونکے کلام سے نفع لیتا اونکے ادب سے متادب
ہوتا تہا پہر تستر کی طرف لوٹ آیا پہر مینے اپنی قوت کو اسپر اقتصار کیا کہ میرے واسطے ایک درہم کا ایک فرق
جو کا خریدا جاتا پیسا جاتا پکایا جاتا سحر کے وقت ہر رات ایک اوقیہ پر بغیر نمک و سالن کے افطار کرتا یہ ایک درہم
سال بہر مجہے کفایت کرتا پہر مینے قصد کیا کہ تین رات خالی شکم رہون پہر اوسکو پانچ پہر سات کیا یہانتک
کہ پچیس رات کو پہونچا اس حال پر مین بیس برس رہا پہر مین نکلا کئی سال زمین مین سیاحت کرتا پہرا پہر لوٹ
کر تستر کی طرف آیا اور مین ساری رات قیام کرتا تہا انکی وفات ۲۸۳ھ ہجری مین ہوئی کذا فی مرآۃ الجنان

ترجمہ حضرت شقیق بلخی رضی اللہ عنہ

ابو علی شقیق بن ابراہیم بلخی مشائخ خراسان سے ہین لہ لسان فی التوکل حسن الکلام فیہ حضرت
ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہین اونسے طریق لیا اور یہ استاذ ہین حاتم اصم رضی اللہ عنہ کے یہ تجارت
کے واسطے بلاد ترک کی طرف گئے تہے اور یہ نوعمر تہے اونکے بتخانے مین داخل ہوئے اونہون نے اونکے
عالم سے کہا کہ تو جسمین ہے وہ باطل ہے اور اس خلق کا ایک خالق ہے کہ اوسکے مثل کوئی شئی نہین ہے
ہر شئی کا رزق دینے والا ہے اوسنے اسنے کہا کہ تیرا قول تیرے فعل کے موافق نہین ہے شقیق نے کہا
کیونکر اوسنے کہا کہ تونے زعم کیا کہ تیرا ایک خالق ہر شئی پر قادر ہے اور تونے یہانتک واسطے طلب
رزق کے تعب اوٹہایا شقیق فرماتے ہین کہ میرے زہد کا سبب ترک کا کلام ہوا پہر یہ لوٹے اور اپنا سارا
مملوکہ خیرات کردیا اور علم طلب کیا انکی وفات ۱۵۳ھ مین ہوئی رحمہ اللہ تعالی ابن جوزی نے انکا ذکر
شذور مین کیا ہے کذا فی تاریخ ابن خلکان

رجال الطریقہ کان لسان ہذا الشان واوحد وقتہ علما وورعا وحالا واد باانکے والد نوبی تھے اکثر حکایات انکی محاسن المحسنین مین مذکور ہین اور بعض مرآۃ الجنان مین منجملہ انکے کلام کے یہ ہے من علامۃ المحب للہ متابعۃ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اخلاقہ وافعالہ واوامرہ وسنتہ وسئل عن التوبۃ فقال توبۃ العوام من الذنوب وتوبۃ الخواص من الغفلۃ انکی وفات ۲۴۵ھ ہجری مین ہوئی کذا فی مرآۃ الجنان

ترجمۂ حضرت سہل تستری رضی اللہ عنہ

قدوۃ السالکین حجۃ اللہ علی العارفین کریم المقامات عظیم الکرامات الولی الکبیر العظیم الشہیر ابومحمد سہل بن عبداللہ التستری قدس اللہ روحہ المتوفی شہر المحرم ولہ نحو من ثمانین سنۃ سلوک ومواعظ مین انکا کلام جلیل ہے سبب انکے سلوک طریق کا انکے ماموں محمد بن سوار ہوئے کہا کہ مین تین برس کا تہا مین رات کو اوٹہتا میرے ماموں محمد بن سوار کی نماز کی طرف نظر کرتا وہ کہتے ای سہل تو جا اور سورہ تو نے میرے دل کو مشغول کردیا ایک دن اونہون نے مجہسے کہا کیا تو اللہ کا ذکر نہین کرتا ہے جسنے تجہکو پیدا کیا مینے کہا مین اوسکو کس طرح یاد کرون کہا تو رات کو اپنے بچہولنے پر دل سے کہہ تین بار اللہ معی اللہ ناظری اللہ شاہدی مینے کئی رات اسکو کہا پہر مینے اونکو خبر کی فرمایا تو اسکو ہر رات سات بار کہہ مینے اوسکو کہا پہر خبر کی تو فرمایا کہ ہر روز گیارہ بار اسی طرح کہہ بعض نے کہا کہ رسالہ مین یون کہا ہے کہ ہر رات گیارہ بار کہہ مین گمان کرتا ہون کہ یہی اصح والنسب ہے کیونکہ رات غفلت کا وقت ہے ذکر اوسمین افضل ہوتا ہے کہا پس مینے اسکو کہا میرے دل مین اوسکی حلاوت واقع ہوئی پہر بعد سال بہر کے مجہسے فرمایا کہ جو مین نے تجہکو سکہایا ہے اوسکو یاد رکہہ پہر اوسپر مداومت کر یہانتک کہ تو قبر مین داخل ہو کیونکہ وہ تجہے دنیا و آخرت مین نفع دیگا کہا پس مین کئی بار اسی پر رہا مینے اپنے سر مین اوسکی حلاوت پائی پہر ایک دن مجہسے میرے ماموں نے فرمایا کہ جس شخص کے ساتہہ اللہ ہو اور وہ اوسکا ناظر و شاہد ہو کیونکر وہ اوسکی معصیت کرے خبردار معصیت سے بچنا کہا پہر مجہکو مکتب کے طرف بہیجا مینے کہا مین ڈرتا ہون کہ مجہپر میرا ہم متفرق ہوجائے لیکن تم معلم سے شرط کرو کہ مین گہڑی بہر اوسکے پاس جاؤن سیکہون اور لوٹ آؤن پس مینے قرآن شریف

بیمار اپاہج اندہے گونگے مینے اوس جگہہ مین ٹہیرنے کا اونسے پوچہا اونہون نے کہا کہ اس غار مین ایک شخص ہے کہ وہ اپنے ہاتہہ سے انکو چہوتا ہے وہ اللہ تعالی کے اذن سے اچہے ہوجاتے ہین اور اوسکی دعا کی برکت سے مین ٹہیر گیا اونکے ساتہہ انتظار کرنے لگا پس ایک شیخ نکلا اوسپر صوف کا جبہ تہا اوسنے اون لوگون کو چہوا اور اونکے واسطے دعا کی وہ بمشیت اللہ عز وجل اپنی بیماریون سے اچہے ہوتے تہے مینے شیخ کا دامن پکڑا اوسنے کہا ای سری تو چہوڑدے وہ تجہے نہ دیکہے کہ تو اوسکے غیر سے انس کر پہر تو اوسکی آنکہہ سے گرجائے انکی وفات سنہ ۲۵۱ یا بدہ کے دن ۶ رمضان بعد فجر کے سنہ ۲۵۶ یا سنہ ۲۵۷ کو بغداد مین ہوئی اور شونیزیہ مین دفن ہوئے خطیب نے تاریخ بغداد مین کہا ہے کہ مقبرہ شونیزی وری اوس محلہ کی ہے جو معروف بہ توثہ ہے قریب نہر عیسی بن علی ہاشمی کے اور مینے اپنے بعض شیوخ سے سنا ہے وہ کہتے تہے کہ مقابر قریش قدیم سے معروف بہ مقابر شونیزی صغیر تہے اور وہ مقبرہ جو توثہ کے ورے ہے وہ معروف بمقبرہ شونیزی کبیر ہے یہ دونون بہائی تہے اونمین سے ہر ایک کو شونیزی کہتے تہے اور اونمین سے ہر ایک ان دونون قبرستانون سے ایک مین مدفون ہوا ہے اور قبرستان اوسکی طرف منسوب ہوا واللہ اعلم قبر شریف حضرت سری کی ظاہر معروف ہے اور اوسکے پہلو مین حضرت جنید رضی اللہ عنہ کی قبر ہے مغلس بضم میم و فتح غین معجمہ و کسر لام مشدد اور بعد اوسکے سین مہملہ ہے حضرت سری یہ شعر بہت پڑہا کرتے تہے ؎

اذا ما شکوت الحب قالت کذبتنی	فما لی اری الاعضاء منک کواسیا
فلا حب حتی یلصق الجلد بالحشا	وتذہل حتی ما تجیب المنادیا

کذا فی التاریخ ابن خلکان امام یافعی رضی اللہ عنہ نے مرآۃ الجنان مین تاریخ انکی وفات کی علاوہ تاریخ مذکورہ کے سنہ ۲۵۳ لکہی ہے بلکہ اسکو اول لکہا ہے بعد کو اور تاریخین لکہی ہین اور بجای فلا حب کے فما الحب اور بجای تذہل کے تذبل لکہا ہے اور یہ شعر اور زیادہ کیا ہے ؎

وتنحل حتی لا یبقی لک الہوی	سوی مقلۃ تبکی بہا وتناجیا

ترجمہ شیخ ابن الفارض رضی اللہ عنہ

۱۴۰

ترجمۂ حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ

ابو الحسن سری بن المغلس سقطی رجال طریقت وارباب حقیقت کے ایک شخص ہین ورع وعلوم توحید مین اپنے وقت کے یکتا ہین حضرت ابو القاسم جنید کے ماموں اور اونکے اوستاد اور حضرت معروف کرخی کے شاگرد ہین **حکایت** ایک دن یہ اپنی دکان مین تھے کہ انکے پاس معروف تشریف لائے اور اونکے ہمراہ ایک یتیم بچہ تھا ار لسنے کہا کہ تو اسکو کپڑا پہنا دے سری کہتے ہین کہ مینے اوسکو کپڑے پہنا دیئے معروف اس سے خوش ہوئے اور فرمایا یا اللہ طرف تیرے دنیا کو مبغوض کردے اور جسمین تو ہے اوس سے تجھے راحت دے مین دکان سے کھڑا ہوا اور کوئی چیز دنیا سے زیادہ تر مبغوض میری طرف نہ تھی اور مین جس حال مین ہون وہ سب برکات معروف سے ہے **حکایت** حضرت سری فرماتے ہین کہ ایک رات مین نے اپنا ورد پڑہا اور پانون محراب مین دراز کردیئے مجھے ندا کی گئی اے سری تو اسی طرح ملوک کی مجالست کرتا ہے پس مینے اپنے پانون سمیٹ لئے اور مینے کہا قسم ہے تیری عزت کی کہ مین کبھی اپنے پانون دراز نہ کرونگا حضرت جنید فرماتے ہین کہ اٹھانوے برس گزر گئے وہ لیٹے ہوئے دکھائی نہین دیئے مگر اپنے غسل مین اور مرض موت مین **معنی متصوف** حضرت سری نے فرمایا کہ متصوف نام ہے واسطے تین معنوں کے متصوف وہ ہے کہ نہ بجہاوے نور اوسکی معرفت کا اوسکی ورع کے نور کو اور کلام نہ کرے ساتھہ باطن کے علم مین جسکو ظاہر کتاب اوسکو اوسپر نقض کردے اور کرامات اوسکو آمادہ نہ کرے ہتک محارم اللہ تعالی پر **حکایت** حضرت سری سقطی نے فرمایا مین دوست رکہتا ہون کہ ایسا لقمہ کہاؤن جسمین کوئی تبعہ نہو اور نہ واسطے کسی مخلوق کے اوسمین کسی طرح منت ہو سو مینے نہین پایا میرے پاس حی جرجانی آئے بالاخانے کا دروازہ ٹھونکا مین اونکی طرف نکلا مجھسے کہا اے سری تیرا نمک کٹا ہوا ہے مینے کہا ہان کہا تو فلاح نہ پائیگا پھر کہا کہ اگر اللہ عز وجل کانون کو فہم قرآن سے عقیم نہ کردیتا تو کھیتی کرنے والا کھیتی نہ کرتا نہ تاجر تجارت کرتا نہ اوسکو لوگ رستون مین پڑہتے پہر وہ چلدیئے پس مجھے تعب مین ڈالا اور مجھکو رولایا **حکایت** حضرت سری فرماتے ہین کہ مین اپنے واسطے طلب صدیق مین تیس برس رہا پس وہ میرے ہاتھہ نہ لگا بعض پہاڑون مین سیر اگزر کسی قوم پر ہوا

ذو المحاسن العدیدة والسیرة الحمیدة والتصانیف المفیدة الذی فاق جمیع الاقران وسارت بمحاسنه الرکبان واشتهرت
فضائله فی سائر البلدان وشوهدت منه الکرامات وارتقی فی علا المقامات ناصر السنه ومعتمد الفتاوی الشیخ
محی الدین النووی یحیی بن شرف بن مری بن حسن الشافعی مؤلف الروضه والمنهاج والمناسک وتهذیب
الاسماء واللغات وشرح مسلم وشرح المهذب وکتاب التبیان وکتاب الارشاد وکتاب التقریب والتیسیر و
کتاب الریاض وکتاب الاذکار وکتاب الاربعین وکتاب طبقات الفقهاء الشافعیة اختصره من کتاب
ابن الصلاح وزاد علیه اسماء نبه علیها وغیر ذلک مما اشتهر فی سائر الجهات وظهر به النفع والبرکات بعض متورخین
واہل طبقات نے کہا ہے کہ انکی ولادت سنہ ۶۳۱ عشرہ اوسط محرم مین ہوئی اور سنہ ۶۴۹ مین دمشق کو آئے
ساڑہے چار مہینے مین تنبیہ پڑہی اور بقیہ سال مین ربع مہذب کا حفظ کرلیا قریب دو برس کے ہیٹر
اپنا پہلو زمین پر نہین رکہتے تہے اور دن بہر مین بارہ درس پڑہتے تہے پہر انکے پڑہنے کی کیفیت بیان کی ہے
حکایت انسے منقول ہے کہ ایکدن مینے طب کے ساتھہ شغل کرنیکا ارادہ کیا پس مینے قانون خریدا
میرے قلب پر تاریکی ہوگئی اور کئی دن ایسا رہا کہ کسی چیز کا شغل نہین کرتا تہا پہر مینے فکر کی تو ناگاہ وہ قانون سے
تہے مینے اوسکو فی الحال بیچڈالا کہتے ہین کہ وہ حمام مین داخل نہین ہوتے اور نہ فواکہ دمشق سے کہاتے تہے اور
دن رات مین سوای بعد عشا کے کہانیکے نہین کہاتے تہے اور نہ سوای بعد سحر کے پینے کے پیتے تہے
اور کثیر السہر تہے عبادت وتلاوت وتصنیف مین خشونت عیش وورع پر صابر تہے **حکایت** مشہور ہے کہ یہ بعض
مشائخ صوفیہ کا اقتدا کرتے تہے اور وہ شیخ شہیر عارف باللہ الخبیر ولی کبیر یاسین المزین ہین اونکے ساتھہ باادب
رہتے اونکی مجالست کرتے اونکا اشارہ قبول کرتے مجہے بعض علماء شامیین نے خبر دی کہ شیخ نے اونکو ذرا
مرنیسے پہلے یہ مشورہ دیا تہا کہ تم کتب مستعار کو جو تمہارے پاس ہین پہیر دو اور اپنے گہر والون کی زیارت
کرو اونہون نے یہی کیا پہر اونہون نے اونہین کے پاس ۲۴ رجب سنہ ۶۷۶ کو وفات پائی اور اونکی داڑہی
مین کئی بال سفید تہے رحمہ اللہ تعالی امام یافعی نے امام نووی کو خواب مین دیکہا اونہون نے انکو یہ دعا دی
وفقک اللہ وزادک فضلا یا کہا من فضلہ وثبتک بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ
امام یافعی کہتے ہین مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ اونکے آنسو اونکے رخسار پر رات کو بہتے پہر یہ شعر پڑہتے تہے

ترجمہ شیخ ابن الفارض رح ۱۲۹

ابو حفص عمر بن ابی الحسن علی بن المرشد بن علی الحموی الاصل المصری المولد والدار والوفاۃ المعروف بابن الفارض المنعوت بالشرف ۵۷۶ھ یا ۵۶۰ھ مین پیدا ہوئے اسکے سوا اور قول بھی ہین مرد صالح کثیر الخیر قدم تجرد پر تھے ایک زمانہ مکہ مشرفہ کے مجاور رہے حسن الصحبۃ محمود العشرۃ تھے ایک دیوان لطیف ہے اور انکا اسلوب و طرز اوس دیوان مین رائق و ظریف ہے فقراء کی چال چلتے ہین انکا ایک قصیدہ بمقدار چھ سو بیت کے فقراء کے اصطلاح و نہج پر ہے تصوف مین وہ تائیہ کبریٰ کے ساتھہ معروف و مشہور ہے یا ساتھہ نظم السلوک کے اول اوسکا یہ ہے ؎

	وکاسی محیا من عن الحسن جلت		سقتنی حمیا الحب راحۃ مقلتی	

انکی وفات قاہرہ مین ۶۳۲ھ کو ہوئی انکا ترجمہ تاج مکلل مین فی الجملہ البسط سے لکھا ہے ٭

ترجمہ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۳۰

امام یافعی رضی اللہ عنہ نے مرآۃ الجنان مین بذیل حوادث ۷۲۸ھ ہجری تحریر فرمایا ہے کہ اسی سال مین شیخ حافظ کبیر تقی الدین احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن تیمیہ کا انتقال ہوا قلعۂ دمشق مین بحالتِ قید اور پانچ مہینے پہلے وفات سے اونکا دوات و ورق روکدیا گیا تھا انکی ولادت دسوین ربیع الاول روز دوشنبہ ۶۶۱ھ کو حران مین ہوئی ایک جماعت سے سماع کیا اور حفظ علم حدیث اور اصلین مین فائق ہوئے غایت درجہ کے ذکی تھے کہتے ہین کہ انکی مصنفات دو سو مجلد سے زیادہ ہین انتہیٰ جناب توفیق دام ظلہ نے انکا ترجمہ حافلہ اپنی مصنفات مین لکھا ہے کتاب اتحاف مین ایک جزو سے زیادہ مین انکا ترجمہ تحریر فرمایا ہے انکی تصانیف کو نام بنام ذکر کیا ہے اور اکثر حالات اور مناقب انکے لکھے ہین رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ امام نووی رضی اللہ عنہ صاحب شرح مسلم

۱۳۱

امام یافعی رضی اللہ عنہ نے مرآۃ الجنان مین بذیل حوادث ۶۷۶ھ تحریر فرمایا ہے و فی السنۃ المذکورۃ توفی الفقیہ الامام شیخ الاسلام مفتی الانام المحدث المتقن المحقق الموفق النجیب الحبر المفید المقرب البعید محرر المذہب ومہذبہ وضابطہ ومرتبہ احد العباد الورعین الزہاد العالم العامل المحقق الفاضل الولی الکبیر السید الشہیر

کہا تعجب ہے کہ کہا جائے کہ مین مرگیا مین کہتا ہون کہ یہ اوس قول کی تائید کرتا ہے کہ بعض مشائخ صوفیہ نے کہا ہے
کہ الصوفی لایموت پہر شیخ عمر مذکور مشکور نے اوسی خواب مین میرے واسطے دعا کی بعد اسکے کہ میرے سینے
پر مسح کیا اور فرمایا اصلحک اللہ صلاحا لا فساد لہ نسأل اللہ الکریم ان یحقق ذلک ۲ شیخ
مسعود رضی اللہ عنہ نے پہلے پہل مجہکو خرقہ پہنایا وہ میرے پاس آئے اور مین ایک مکان مین عزلت کئے
تہا اور مجہسے کہا کہ آجکی رات میرے واسطے یہ اشارہ واقع ہوا کہ مین تجہکو خرقہ پہناؤن پس مجہے خرقہ پہنایا
۳ مجہسے بعض اولیاء کبار نے کہا اون لوگون مین سے جو کہ کثرت کرامات کے ساتہہ بلاد یمن مین مشہور تہے
کہ تو شیخ علی کو سلام کہنا اور یہ بعد میری صحبت کے تہا واسطے شیخ کے اور مین اوسوقت دس اولیاء کی
زیارت کرنے والا تہا سو اونہون نے اونمین سے سوای شیخ علی کے اور کسی کا سلام وغیرہ کے ساتہہ
ذکر نہین کیا پس کہا کہ تم مین سے ہر ایک اپنے صاحب سے اخذ کریگا تو اوس سے نور لیگا اور وہ تجہسے علم
اخذ کریگا مینے اپنے جی مین متعجب ہو کر کہا کہ وہ کیونکر مجہسے علم لینگے حالانکہ وہ علم وغیرہ کا افادہ کرتے ہین
رہا میرا نور لینا اونسے سو وہ اسکے اہل ہین اور مین اونکی طرف محتاج ہون پس مین اللہ سے سوال کرتا
ہون کہ اس بات کو محقق کردے اور یہ کلام میرے اور اونکے درمیان مین ایک سر تہا کہ سوای اللہ تعالی
کے اور کو اوسکی اطلاع نہ تہی پہر جسوقت مین سیدی شیخ علی کے پاس آیا تو اونہون نے ایک کتاب کتب
امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رضی اللہ عنہ سے نکالی اور مجہسے کہا کہ تو اس مسئلے مین کیا کہتا ہے اور ایک
کلام کی طرف اشارہ کیا جو اوسمین تہا واسطے ابو حامد کے مینے عرض کیا کہ آپ سا آدمی مجہسے آدمی سے
پوچہے پس مجہسے کہا کہ فلان شیخ نے کیا کہا تہا اوس قول کی طرف اشارہ کیا جو مینے اوس شیخ کا قول
ذکر کیا ہے کہ وہ تجہسے علم اخذ کریگا جب اونہون نے مجہسے یہ کہا مینے تعجب کیا اور جان لیا کہ وہ صاحب
تمکین ہین اطلاع مین قلوب پر ۴ مینے شیخ علی رضی اللہ عنہ سے کہا تہا کہ مین دیکہتا ہون فلان کو کہ وہ
مجہے بشارت دیتے ہین اور آپ مجہے بشارت نہین دیتے تو مجہسے فرمایا کہ مین تیرے واسطے آخر عمر مین امید
رکہتا ہون ۵ مجہسے اونہون نے فرمایا کہ تو جا کر ہی سے نا امید مت ہو وہ تیرے پاس آئیگا گو زمانہ دراز
ہوجائے یعنی اوس قصیدے پر جسمین مینے اونکا ذکر کیا ہے ۶ میرے سینے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا

لئن کان ھذا الدمع یجری صبابۃً	۵	علی غیر لیلی فھو لاشک ضایع

یہ تلخیص ہے مرآۃ الجنان کی*

ترجمۂ شیخ ابن الشجاع حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

محمد بن عبد الکریم بن عثمان المعروف بابن الشجاع انکو فروع و اصول مین طولیٰ تھا شمس الدین عبد اللہ بن عطا سے اخذ کیا ۶۷۶؁ھ ہجری مین وفات پائی کذا فی فوائد البھیہ فی تراجم الحنفیہ*

ترجمۂ امام یافعی رضی اللہ عنہ صاحب روض الریاحین و مرآۃ الجنان و ارشاد و کفایۃ المعتقد وغیرہ مؤلفات نافعہ

عبد اللہ بن اسعد بن علی بن سلیمان بن فلاح ابو محمد عفیف الدین الیافعی الیمنی المکی ۷۰۰؁ھ ہجری سے کچھ پہلے پیدا ہوئے جسوقت اِنکے والد ماجد نے انپر آثار صلاح کے دیکھے تو انکو عدن بھیجدیا شرف الدین قاضی عدن و بصال پر علم کا شغل کیا اور اپنے بلاد کی طرف لوٹ آئے اور خلوت و تنہائی انکو محبوب ہوئی پھر مکہ معظمہ کے مجاور ہوئے اسنوی نے کہا ایک امام تھے جنکے علوم سے ہدایت لیجاتی اور اونکے نور سے راہ ملتی تھی تصانیف کثیرہ انواع علوم مین تصنیف کئے اور شعر حسن کہتے تھے ابن رافع نے کہا کہ انکا ذکر مشہور ہوا اور انکا شہرہ دور دور پہونچا تصوف و اصول مین ماہ جمادی الآخرہ ۷۶۸؁ھ ہجری کو مکے مین وفات پائی کذا فی طبقات ابن شہبۃ کذا فی التعلیقات السنیہ لمولوی عبد الحی الکنوی رحمہ اللہ تعالیٰ خاکسار عفا اللہ عنہ نے انکا ترجمۂ مبارکہ محاسن الحسنین مین لکھا ہے یہان منظور یہ ہے کہ بعض مناقب و بشارات انکے جو خود اونہون نے مرآۃ الجنان مین ذکر فرمائے ہین اور حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت رضی اللہ عنہ نے اپنے ملفوظات مین ذکر کئے ہین وہ لکھے جائین تاکہ انکی قدر و منزلت خوب دلنشین ہوجائے حضرت مخدوم کئی سال انکی خدمت بابرکت مین مکہ معظمہ مین رہے اور فیض کثیر حاصل کیا ہے چنانچہ اونکے ملفوظات اسکے شاہد عدل ہین

حکایت امام یافعی رضی اللہ عنہ مرآۃ الجنان مین بذیل حوادث ۷۴۴؁ھ ہجری ترجمۂ شیخ کبیر ولی شہیر شیخ عمر معروف بابن الصفار مین فرماتے ہین کہ مینے انکو انکی زندگی مین دیکھا ہے اور بعد وفات کے اونہون نے خواب مین میرے واسطے دعا کی بعد اسکے کہ مینے اونسے سوال کیا اور کہا کہ تم ای میرے سید مرے نہین ہو

او صلہ بہ الیہ وبعد فقد ورد علیّ الکتاب الکریم والجزء المبارک المحتوی علی الدر النظیم

فنظر فیہ المملوک واستحسنہ غایۃ الاستحسان واعجبہ ما اودع فیہ من الفوائد

والایضاح والتبیان وما طرزہ من بہ من الحکم والمعارف ما یشھد بصحتہ کل

عارف فزادہ اللہ من کل فضیلۃ واجلّ لدیہ المنزلۃ الرفیعۃ الجلیلۃ لکن لو

اخلی لکتاب من ذکر المملوک واطلق بعد ذکر المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر ارباب السلوک لکان یتم حسنہ وجمالہ ویبقی علیہ رونقہ وکمالہ لکن کان ذلک

فی الکتاب مسطورا وکان امر اللہ قدرا مقدورا جزی اللہ الموالی عن المملوک

وعن الاسلام والمسلمین خیرا ودفع بہ عنھم فی الدین ضیرا وختم للجمیع بخیر

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم ۱۳ مسجد خیف مین بعض لیالی تشریق مین مجھسے

فرمایا کہ میرے لئے تیرے فلان قصیدے مین اشارہ حاصل ہوا ہے اور مینے اپنے بیٹے ابوبکر کو حکم کیا ہے

کہ اوسکو حفظ کرلے اور یہ اسلئے ہے کہ مینے دیکھا کہ گویا مین اوسکو نماز صبح مین روز جمعہ کو پڑھ رہا ہون

یہ شیخ جنکا ذکر ہوا امام یافعی نے اونکے حق مین یون کہا ہے شیخنا وقدوتنا وسیدنا وبرکتنا الشیخ

الکبیر العارف باللہ الخبیر خزانۃ الاسرار ومطلع الانوار الفقیر الناسک المجذوب

السالک ذو السیرۃ الجمیلۃ والمناقب الجلیلۃ والمحاسن الغالیۃ والمقامات العالیۃ

والاحوال الباھرۃ والمکاشفات الظاھرۃ والکرامات الخارقۃ والانفاس الصادقۃ

والمعارف والعلوم اللدنیات والآداب والاخلاق الرضیات والتربیۃ فی سلوک

الطریقۃ والجمع بین الشریعۃ والحقیقۃ ذو التخصیص والتمکین ابو الحسن نور الدین

علی بن عبد اللہ الیمینی الطواشی نسبا الشافعی مذھبا الصوفی قدس اللہ

روحہ ونور ضریحہ پھر اسکے بعد تحصیل ومقامات کا ذکر کیا ہے اسکے سوا اور چند جگہ مرآۃ الجنان

مین انکے فضائل وکرامات کا ذکر ہے بنظر اختصار اتنے ہی پر قصر کیا **حکایت** سید علاء الدین علی بن

سعد حسینی رحمہ اللہ تعالی اپنے جامع العلوم ملفوظات حضرت قطب الاقطاب مخدوم جہانیان ابو عبداللہ

یا ما یخرج اللہ من ھذا الصدر من الحکم یعنی اللہ تعالیٰ اس سینے سے کیا کچھ حکمتین نکالیگا
۷ مجھسے فرمایا ما ظنک بعبدین اشرف المولی علیھما ایردھما خائبین یعنی تیرا کیا گمان ہے
ساتھہ اور بندون کے کہ مولی اونپر مطلع ہوا ہے کیا اونکو خائب نامراد پھیریگا یعنی نہین یہ بعد اسکے
فرمایا کہ مین اونکے ساتھہ ایک مجلس مین تنہا بیٹھا اوسمین اونپر ایک وارد شریف وارد ہوا فاضحکہ تشبراہ
بعد ما احزنہ تخویفہ وابکاہ ۸ جب مین اونکے پاس زیارت کرنیکو آیا تو مجھسے فرمایا کہ مینے
تجھکو دیکھا کہ تو میرے پاس سے جاتا تہا اور تجھپر سفید کپڑے تھے ۹ مجھسے فرمایا کہ مین تیرے لئے ایک
تلوار چاہتا ہون جس سے تو مارے اسمین دو باتین ہین ایک یہ کہ مین اوس ضرب مین حق پر ہونگا
اور مضروبین باطل پر ہونگے اور اگر اس طرح نہوتا تو یہ بات جائز نہ تھی کہ میرے واسطے سیف مذکور کو محبوب
رکھتے دوسرے یہ کہ میرے بہت دشمن ہونگے نسأل اللہ ان یجعلنا ھداۃ مھتدین غیر ضالین
ولا مضلین حربا لاعدائہ المعتدین سلما لاولیائہ المھتدین آمین اللھم آمین ۱۰ ایک
حال اونپر وارد ہوا تہا بعد اوسکے مجھسے فرمایا کہ تیرا مقام عالی ہے حقق اللہ ذلک بمنہ وکرمہ ۱۱
مسجد خیف مین اونپر توارد احوال کا ہوا خلق وسائر اشغال سے خالی تھے ایک ساعت مین جسکے فضل
کی مین اللہ کریم سے آرزو کرتا ہون کہ اوسکو پہونچون بحالت سکر فرمایا کہ اذا جاء سیل الفضل
غسل کل اوساخ کلھا اسکا ذکر بعض قصائد مین بہی کیا ہے ۱۲ میرے واسطے اپنے خطوط مین دعوات
صالحات دئے ہین اور صفات جمیلات کے ساتھہ میرا وصف کیا ہے مین اللہ کریم منان ملک سے سوال
کرتا ہون کہ اپنے منّ سے اس سب کو محقق کردے یہ اونکے خط کے لفظ ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم
وبہ استعین الفقیر الی عفو ربہ واحسانہ خویدم الفقراء علی بن عبد اللہ سلام
اللہ ورحمتہ وبرکاتہ وتحیاتہ علی المولی الشیخ الفقیہ العالم العامل الورع الزاھد
عبد اللہ بن اسعد الیافعی زادہ اللہ علما وحکما ومعرفۃ وفھما ورفع فی العلم درجتہ
واظھر علی الخصم حجتہ ونشر اعلام ولایتہ وکلاہ بحسن کلایتہ وجعلہ موفقا للصواب
فی کل سوال وجواب وتصنیف لکتاب وجعلہ داعیا الیہ ودالا للسالکین علیہ ثم

حکایت حضرت مخدوم نے فرمایا کہ اوس طرف کے مشائخ نے جیسے شیخ مکہ عبد اللہ یافعی اور شیخ مدینہ عبد اللہ
مطری اور مشائخ دیگر قدس اللہ سرہم نے دعا گو سے کہا کہ عراق مین شوکارہ نام ایک شہر ہے وہان شیخ الشیوخ
کے خلیفہ ہین تو اونکو جا کر پالے پس دعا گو نے اونکو پایا نام مبارک اونکا شیخ شرف الدین محمود شاہ تستری
قدس اللہ سرہ ہے جبدن مین نے اونکو پایا صد و سی و دو سالہ تھے شیخ معمر سے خرقہ تبرک پہنا اور اجازت پہنانے
کی دی اور عوارف کو اونسے سُنا ایک واسطہ درمیان مصنف شیخ الشیوخ کے ہے اور جو کوئی مجسے سُنی تو دو
واسطہ ہونگے **حکایت** حضرت مخدوم نے فرمایا کہ ایک عامی شیخ عبد اللہ کا مرید تہا وہ مشغول ہوا اوسکو
یہانتک مکاشفہ ہوا کہ ایکدن قاری نے یہ آیت قصۂ اصحاب کہف مین پڑہے ویقولون سبعۃ
وثامنہم کلبہم اس مرید عامی مکاشف نے کہنا شروع کیا کہ مین یہ ایک غار دیکہہ رہا ہون کہ سات جوان
غار کے اندر ہین اور آٹہوان اونکا کُتا نزدیک دروازے کے ہے یہ قاری متعلم تہا کہا تو کافر ہو گیا کیونکہ
اللہ تعالی نے تو یون کہا ہے قل ربی اعلم بعدتہم شیخ کے پاس خبر لیگئے کہ فلان مرید تمہارا کفر
کہتا ہے شیخ نے فرمایا کیا کہتا ہے کہا کہتا ہے کہ ایک غار دیکتا ہون سات جوان غار کے اندر ہین اور
آٹہوان کُتا ہے شیخ نے فرمایا کفر نہین کہتا ہے سچ کہتا ہے اوسکو مکاشفہ ہوا ہے **قولہ تعالی** مایعلمہم
الا قلیل یعنی اصحاب کہف کو نہین جانتے ہین مگر تہوڑے پس یہ بہی اونہین قلیل سے ہے سچ کہتا ہے
حکایت حضرت مخدوم نے فرمایا کہ دعا گو شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رضی اللہ عنہ سے سماع رکہتا ہے کہ ایک
دن شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ منبر پر وعظ کہتے تہے عین تذکیر مین منبر سے اوتر آئے اور آخر زینۂ منبر
پر بیٹہے اور موہنہ طرف منبر کے کیا اور پشت طرف خلق کے اور چپ رہے بعد تہوڑی دیر کے اوٹہے خلق نے
کہنا شروع کیا شاید شیخ دیوانے ہو گئے ایک عزیز اونکا معتقد تہا پوچہا کیا تہا کہ آپ اثناء وعظ مین اوتر
آئے اور آخری زینے پر بیٹہہ گئے اور چپ رہے کتنی بار آپنے وعظ کہا ہے یہ واقعہ کبہی نہین ہوا خلق
کہتی تہی کہ شاید شیخ دیوانے ہو گئے جواب دیا کہ مینے پیغمبر علیہ السلام کو دیکہا کہ منبر پر آئے اور بیٹہہ گئے
میری کیا مجال ہے کہ مین مقابل رسول کے بیٹہا رہون مین اوتر آیا بجانب رسول کیونکر پشت کرون میری
کیا قدرت ہے کہ آگے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بات کہون اور وعظ کرون اس سے مین چپ رہا

جلال الدین حسین بن احمد حسینی بخاری قدس سرہ مین ذکر کیا ہے کہ فرمایا یعنی حضرت مخدوم نے کہ یہ مشکل تہی دعاگو کو شیخ عبداللہ یافعی سے حل ہوئی ایک دن مین اون بزرگوار کی خدمت مین حاضر تہا اونکو وضو کی حاجت ہوئی مینے کہا ای شیخ آپ میرے اوستاذ ہین مین آپکے وضو کے واسطے پانی ڈالون فرمایا نہین کیونکہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَلد ہو پہر کیونکر مین تمکو حکم کرون شیخ واسطے وضو کے گئے دروازہ حجرہ کا بند کر دیا پس دعاگو نے پانی ڈالنے کی آواز سُنی جیسے کوئی دوسرا وضو کراتا ہے جب وہ آگئے تو مینے پوچہا ای شیخ آپ کو کس نے وضو کرایا اور وضو مین پانی ڈالا فرمایا مین تجہسے کہتا ہون اور اگر دوسرا ہوتا تو نہ کہتا اسلئے کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرزند ہے مجہکو فرشتون نے وضو کرایا یہ آواز پانی ڈالنے کی وہ تہی بعد اسکے فرمایا کہ جب آدمی کی فرشتے خدمت کرین ملوک و سلاطین کہلانے لگتے ہین

چون من ز بندگان تو باشم کمینہ	سر بر نیاورم ز سلاطین روزگار

پہر روئے اور یار لوگ بہی روئے بعد اوسکے یہ نظم عربی پڑہی

فاستجمعت اذ رأتك العین اهوائی	کانت لقلبی اهواء مفرقة

یعنی میرے دل کی خواہشین متفرق و پریشان تہین جب آنکہ نے تجہکو دیکہہ لیا تو میری خواہشین جمع ہوگئین **فائدہ** حضرت مخدوم نے فرمایا کہ اگر کوئی سائل سوال کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ مین آرام فرمایا اور اخذ طینت مکہ سے کیونکر ہوا تو اسکا یہ جواب ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام مین پانی نے موج ماری طینت مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ منورہ مین ڈالدیا اوس جگہہ کہ جسمین اب آپ کی قبر مبارک ہے پس آپ کو مکی بہی کہتے ہین اور مدنی بہی **حکایت** حضرت مخدوم نے فرمایا کہ دعاگو نے عوارف کو شیخ عبداللہ مطری سے پڑہا ہے اصل اوس نسخے سے جو مصنف یعنی شیخ الشیوخ کی نظر سے گزرا ہے بعد اوسکے شیخ مدینہ عبداللہ مطری نے وقت وفات کے وصیت کی کہ اس عوارف کو نزدیک شیخ مکہ عبداللہ یافعی کے بہیجدینا قدس اللہ روحہما اور کہا کہ اس عوارف کو نزدیک سید جلال الدین کے پہونچانا شیخ مکہ نے حاجی کے ہاتہہ بہیجی اوس حاجی نے عوارف دعاگو کو پہونچائی وہ نسخہ میرے فرزند محمود کے پاس ہے وہ کسی کو نہین دیتا ہے اور وہ نسخہ سخت مُوَجّہ ہے اوسمین زیادت و نقصان نہین ہے

۱۳۴

ترجمۂ لالکائی صاحب السنۃ رحمہ اللہ تعالیٰ

ابو القاسم ہبۃ اللہ بن حسن بن منصور رازی طبری فقیہ شافعی محدث بغداد تھے انکی ایک کتاب سنت مین اور ایک کتاب رجال صحیحین مین اور ایک سیر مین تالیف ہے لیکن انکی موت نے جلدی کی جلد انتقال کر گئے رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی شمار التنکیت +

۱۳۵

ترجمۂ عبد الجلیل قصری رحمہ اللہ تعالیٰ

عبد الجلیل بن عطیۃ قیسی قصری ابو داؤد و نسائی و بخاری نے تاریخ مین انسے روایت کی ہے اور انکی حدیثون کو لائے ہین حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تقریب مین فرمایا ہے عبد الجلیل بن عطیۃ القیسی ابو صالح البصری صدوق یہم من السابعۃ

۱۳۶

ترجمۂ ابن جریج رحمہ اللہ تعالیٰ

عامری نے غربال مین کہا ہے عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج القرشی المکی اول من صنف الکتب فی الاسلام علی الاصل وقد اثنی علیہ ابن خلکان وغیرہ وفاتہ فی سنۃ خمسین ومائۃ انتہی کذا فی شمار التنکیت ابن خلکان نے کہا ہے کہ کان عبد الملک احد العلماء المشہورین ویقال انہ اول من صنف الکتب فی الاسلام وکان یقول کنت مع معن بن زائدۃ بالیمن فحضر وقت الحج ولم یحضرنی نیۃ فخطر ببالی قول عمر بن ابی ربیعۃ المخزومی ؎

باللہ قولی لہ من غیر معتبۃ	ماذا اردت بطول المکث فی الیمن
ان کنت حاولت دنیا او نعمت بہا	فما اخذت بترک الحج من ثمن

قال فدخلت علی معن فاخبرتہ انی قد عزمت علی الحج فقال لی ما یدعوک الیہ ولم تکن تذکرہ فقلت لہ ذکرت بیتین لعمر بن ابی ربیعۃ وانشدتہ ایاہما فجہزنی وانطلقت وکانت ولادتہ سنۃ ثمانین للہجرۃ وقدم بغداد علی ابی جعفر المنصور وتوفی سنۃ تسع واربعین ومائۃ وقیل سنۃ خمسین وقیل احدی وخمسین ومائۃ رحمہ اللہ تعالیٰ وجریج بضم الجیم وفتح الراء وسکون الیاء المثناۃ من تحتہا وبعدہا جیم ثانیۃ ا ھ

حکایت حضرت مخدوم نے فرمایا کہ جب دعاگو مدینے سے مکہ مبارک مین آیا تو شیخ مکہ عبد اللہ یافعیؒ نے تربیتین کین مصلا قطب عالم رکن الحق والدین او رمصلی شیخ نصیر الدین کا دکھایا مصلی رکن الدین کا متصل مصلائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و ہے متصل دیوار کعبہ کے اور مصلا شیخ نصیر الدین کا اسقدر پیچھے ہے کہ چار آدمی کھڑے ہون ایک عزیز نے پوچھا حکمت کیا ہے کہ مصلا شیخ نصیر الدین کا پیچھے ہے فرمایا کہ شیخ رکن الدین اقرب تھے پس شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ نزدیک مصلے کے لیگئے اور فرمایا یہان نماز پڑہ اور مشغول ہو دعاگو دونون مصلون کے پیچھے مشغول ہوا میرے کیا مجال ہے کہ مین اونکی جگہہ مین نماز پڑھون جب شیخ مکہ عبد اللہ یافعی نے یہ ادب مجہسے دیکھا تو تحسین کی اور دعا کی مینے ادب نگاہ رکہا اسکے سوا اور جگہہ بہی ملفوظات حضرت مخدوم مین حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر ہے یہان بطور نمونہ کے اسی قدر پر کفایت کی گئی تاریخ وفات حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ از کتاب مخبر الواصلین تالیف ابو عبد اللہ محمد فاضل چشتی ترمذی اکبر آبادی رحمہ اللہ تعالی ہ

آن امامے کہ یافعی بودہ	تابع راہ شافعی بودہ
مقتدای خدا شناسان ست	صاحب فیض وجود واحسان ست
از مریدانِ او کہ دلخواہ ست	نوردین شاہ نعمت اللہ ست
سال ترحیل آن ستودہ سرشت	خردم قطب اوج خلد نوشت ۷۵۵
ہست در مکہ قبر آن مغفور	زائرش روز وشب ملائک وحور

ترجمۂ ابو الشیخ بن حیّان صاحب التفسیر رحمہ اللہ تعالی

ابو الشیخ بن حیان عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیّان الاصفہانی انکی کنیت ابو محمد ہے حافظ ذہبی نے کہا ہے ابو الشیخ الحافظ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الاصفہانی صاحب التصانیف سلخ محرم سنہ ۳۶۹ مین بعمر ۹۵ سال انتقال ہوا حافظ ثبت متقن تھے تفسیر وکتب کثیرہ احکام وغیرہ مین تصنیف کیے کذا فی دائرۃ المعارف صاحب قاموس نے مادہ حین مین لکہا ہے ابو الشیخ عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الحیّانی الاصفہانی اس سے معلوم ہوا کہ حیان بیای تحتیہ ہے

ف شیخ رکن الدین نبیرہ شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی کے ہین جنکی خدمت شریف مین حضرت مخدوم نے اول تربیت پائی اور پیران سہروردیہ کا خرقہ حاصل کیا کذا فی تذکرۃ السادات ۱۲

وف ۱۳۳

اونمین سے بڑی ستتر برس کی عمر کی ہے اور اونمین کی چھوٹی ترسیٹھ برس کی ہے اور کسی کا بیاہ نہین کیا ہے
اسلئے کہ اسباب بیاہ دینے کا میسر نہ آیا برقانی نے حبدار قطنی سے پوچھا کہ مین انکی حدیث کو صحاح مین
داخل کرون فرمایا البتہ داخل کر ستانوے ۹۷ برس کی عمر پائی ۲۸۲ھ ہجری مین رحلت کی انکی وفات کے دن عرفہ
تھا رحمہ اللہ تعالی کذا فی البستان

ترجمۂ شیخ ابن حجر مکّی صاحب زواجر رحمہ اللہ تعالی

شہاب الدین احمد ابن الحجر المکی الہیتمی بالفوقیہ صاحب الزواجر والصواعق وغیرہما حضرت شیخ عبدالحق دہلوی
رحمہ اللہ نے انکا ترجمہ زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین مین یون لکھا ہے کہ وہ اپنے وقت مین اعظم علمائ
وفقہا و شیخ الاسلام مکۂ معظمہ تھے فقاہت مین نظیر نہین رکھتے تھے علم حدیث شریف و دیگر علوم مین ماہر
تھے اگرچہ شیخ ابن حجر عسقلانی بزرگ کے ساتھہ علم حدیث مین کوئی نسبت نہین رکھتے تھے لیکن علم فقہ مین
احتمال ہے کہ مساوی بلکہ فائق ہون یہ شیخ زکریا مصری کے شاگرد ہین جو شیخ ابن حجر عسقلانی کے شاگرد
ہین انکی تصانیف ہین منہج شیخ زکریا پر ایک شرح لکھی ہے غایت بسط و اطناب مین اور انکی شرح ہے
شمائل ترمذی و اربعین نووی پر اور مشکوٰۃ پر بھی ایک شرح لکھی ہے اوسمین فقاہت کی داد دی ہے
انکی ایک اور تصنیف ہے زواجر نام بیان کبائر مین بغایت مفید اسکے سوا اور تصانیف ہین شیخ علی
متقی با بتدای قدوم مکۂ معظمہ مین شاگرد شیخ ابن حجر کے تھے آخر مین وہ خود کو تلمیذ حقیقی شیخ کا کہتے تھے
اور خرقہ خلافت کا پہنا ۹۷۵ھ مین وفات پائی کذا فی الاتحاف

ترجمۂ عماد الدین بن یونس رحمہ اللہ تعالی

ابو حامد محمد بن یونس بن محمد بن منعہ بن مالک بن محمد ملقب بہ عماد الدین فقیہ شافعی یہ اپنے وقت کے امام
تھے مذہب و اصول و خلاف مین اور اپنے زمانے مین انکا بڑا شہرہ تھا دور دور شہرون سے شغل علم کے
لئے فقہا انکے پاس آئے اور ایک خلق کثیر نے انسے علم حاصل کیا وہ سب کے سب ائمہ مدرسین
مشار الیہم ہوگئے اول شغل علم کا انہون نے اپنے والد سے کیا اور یہ موصل مین تھے پھر بغداد کی طرف
متوجہ ہوئے مدرسۂ نظامیہ مین سدید محمد سلماسی پر تفقہ کیا اور وہین حدیث شریف کا سماع کیا ابو عبدالرحمن

ترجمہ جُوَیبر رحمہ اللہ تعالیٰ

تقریب مین فرمایا ہے جویبر تصغیر جابر ویقال اسمہ جابر وجویبر لقب ابن سعید الازدی ابو القاسم البلخی نزیل الکوفۃ راوی التفسیر ضعیف جداً من الخامسۃ مات بعد الاربعین

ہنّاد بن السری

بکسر الراء الخفیفۃ ابن مصعب التمیمی ابو السری الکوفی ثقۃ من العاشرۃ مات سنۃ ثلث واربعین ولہ احدی وتسعون سنۃ کذا فی التقریب **ہنّاد بن السری** بن یحیی بن سری التمیمی قریب الذی قبلہ ثقۃ من الثانیۃ عشرۃ مات سنۃ احدی وثلاثین وثلث مائۃ کذا فی التقریب **علی بن معبد** بن شداد الرقی نزیل مصر ثقۃ فقیہ من کبار العاشرۃ مات سنۃ ثمان عشرۃ کذا فی التقریب **علی بن معبد** بن نوح البغدادی نزیل مصر وہو الصغیر من الحادیۃ عشرۃ مات سنۃ تسع وخمسین کذا فی التقریب **ہشام بن عمار** بن نصیر بنون مصغر السلمی الدمشقی الخطیب صدوق مقرئ کبر فصار یتلقن فحدیثہ القدیم اصح من کبار العاشرۃ وقد سمع من معروف الخیاط لکن معروف لیس بثقۃ مات سنۃ خمس واربعین علی الصحیح ولہ اثنان وتسعون سنۃ وکذا فی التقریب **خلف بن ہشام** بن ثعلب بالمثلثۃ والمہملۃ البزار بالراء آخرہ المقری البغدادی ثقۃ لہ اختیارات فی القرآت من العاشرۃ مات سنۃ تسع وعشرین کذا فی التقریب +

ترجمہ حارث بن ابی اسامہ رحمہ اللہ صاحب مسند

کنیت انکی ابو محمد ہے اور انکو ابن ابی اسامہ بنسبت بجد کہتے ہین انکے والد کا نام محمد ہے اور اونکا نام ابو اسامہ داہر ہے یہ قبیلۂ بنی تمیم ساکنان بغداد سے ہین یزید بن ہارون وروح بن عبادہ وعلی بن عاصم وواقدی ودیگر علمای حدیث سے اخذ اس علم کا کیا ہے معتبر لوگون کو انسے استفادہ کرنے اور انکی شاگردی کرنیسے تردد تھا اسلئے کہ یہ روایت حدیث پر روپیہ لیتے تھے اور اُجرت چاہتے تھے لیکن ابو حاتم وابن حبان وابراہیم حبرتی ودارقطنی ودیگر محققین اس شان نے یعنی احوال رجال کے لوگون نے انکی توثیق کی ہے اور انکو صدوق جانا ہے اور روایت حدیث پر انکا روپیہ لینا اس سبب سے تھا کہ یہ مرد فقیر وعیالدار تھے اور بیٹیان بے خاوند کی گھر مین رکھتے تھے کہتے تھے کہ مین چھہ بیٹیان رکھتا ہون کہ

دمحبتین علی استواء	هیهات ان یحوی العفوا

کہا کہ میرے والد جسوقت بغداد سے حج کی طرف نکلے تو مجھے یہ شعر سنائے ؎

واخر علی الرمضاء فوق فؤادی	مددت الی تودیع کفا ضعیفۃ
ولاکان ذا التودیع آخر زادی	فلاکان ھذا العہد آخر عہدنا

جمعے کے دن ۷ ماہ صفر ۴۹۴ ہجری کو بغداد میں وفات پائی اور باب ابرز میں شیخ ابو اسحٰق شیرازی رحمہ اللہ کے محاذی دفن ہوئے عزیزی بفتح عین مہملہ و بدو زای معجمہ درمیان اونکے یای مثناۃ تحتیہ ساکنہ اور بعد زای دوم کے یای تحتیہ دوسری شَیذلہ بفتح شین معجمہ و سکون یای مثناۃ تحتیہ و فتح ذال معجمہ و لام اور بعد اوسکے ہای ساکنہ یہ اونکا لقب ہے ابن خلکان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اسکے معنی نہیں جانتا ہوں مع کشفی عنہ واللہ اعلم وقال السید آزاد البلگرامی رحمہ اللہ تعالی فی سبحۃ المرجان ونقل السیوطی رحمہ اللہ تعالی فی قولہ تعالی سندس خضر عن شیذلۃ ان السندس رقیق الدیباج بالھندیۃ اقول شیذلہ بالشین والذال معجمتین بینہما یاء تحتانیۃ کخیعلۃ لقب عزیزی بن عبدالملک صاحب کتاب البرھان

تفسیر متشابہ القرآن انتہٰی

ترجمہ طیبی شارح مشکوٰۃ شریف رضی اللہ عنہ

حسین بن محمد بن عبداللہ طیبی صاحب شرح مشکوٰۃ امام مشہور و عالم مبرور تھے اول عمر میں صاحب ثروت عظیم تھے وجوہ خیرات میں مال خرچ کر ڈالا یہانتک کہ آخر عمر میں فقیر ہوگئے بدر طالع میں کہا ہے کہ یہ حسن المعتقد شدید الرد تھے فلاسفہ و مبتدعہ پر اونکے فضائح ظاہر کرتے باوجود اسکے کہ وہ انکے عہد میں بلاد مسلمین پر مستولی تھے اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سخت محبت رکھتے تھے کثیر الحیا و ملازم جمعہ و جماعت ملازم تدریس طلبہ کے علوم اسلامیہ میں تھے استخراج دقائق پر کتاب و سنت سے متوجہ رہتے تھے انکا حاشیہ کشاف پر اوسکے حواشی سے علی الاطلاق انفس ہے اوسمیں احادیث پر کلام کیا ہے بعض حالات میں جبکہ حال اسکا مقتضی ہوا ہے طریقہ محدثین پر یہ اونکے ارتفاع

محمد بن محمد کشمیهنی سے جبکہ وہ بغداد مین آئے اور ابو حامد محمد بن ابی الربیع غرناطی سے بہی سماع کیا اور
موصل کو واپس گئے وہان کئی مدرسون مین تدریس کی اور کئی کتابین مذہب مین تصنیف فرمائین
منجملہ اونکی کتاب المحیط فی الجمع بین المہذب والوسیط اور شرح وجیز امام غزالی رحمہ اللہ رضی اللہ عنہ کی ہے
اور جدل و عقیدہ و تعلیقہ خلاف مین تصنیف کیا لیکن اوسکو تمام نہین کیا انکا ورع بہت بڑہا ہوا تہا
نئے کپڑے کو بدون دہونیکے نہین پہنتے تہے اور بغیر ہاتہہ دہوئے قلم کو لکہنے کے واسطے نہین چہوتے
تہے انکی ولادت قلعۂ اربل مین ۵۳۵ ہجری کو ہوئی اور جمعرات کے دن نوین تاریخ ماہ جمادی الآخر
۶۱۰ کو موصل مین وفات پائی رحمہ اللہ تعالی **خواب** ملک معظم مظفر الدین صاحب اربل رحمہ اللہ تعالی
کہتے تہے کہ مینے شیخ عماد الدین کو بعد اونکی وفات کے خواب مین دیکہا مینے اوسے کہا کیا تم مر نہین گئے
کہا ہان ولیکن مین محترم ہون ابن خلکان نے انکا ترجمہ فی الجملہ بسط سے لکہا ہے رحمہ اللہ تعالی

ترجمۂ شیذلہ رحمہ اللہ صاحب کتاب الاخلاص

ابو المعالی عزیزی بن عبد الملک بن منصور جیلی معروف بشیذلہ فقیہ شافعی واعظ یہ فقیہ فاضل واعظ ماہر
فصیح اللسان حلو العبارت کثیر المحفوظات تہے انہون نے فقہ و اصول دین و وعظ مین تصنیف کی بہت
سے اشعار عرب کے جمع کئے بغداد کے باب ازج مین متولی قضا کے ہوئے انکے اخلاق مین کچہ حدت
تہی ایک جماعت کثیر سے بہت کچہ حدیث شریف سنی مذہب اشعری کا ظاہر کرتے تہے منجملہ انکے کلام کے
ایک یہ ہے کہ موسی علیہ السلام سے جو لن ترانی کہا گیا سو اسلئے کہ جب اون سے کہا گیا کہ تم پہاڑ کی
طرف نظر کرو تو اونہون نے اوسکی طرف نظر کی پس اونسے کہا گیا یا طالب انظر الینا لم تنظر
الی سوانا یعنی ای طلب کرنیوالے نظر کے طرف ہمارے تو ہمارے غیر کی طرف کیون نظر کرتا ہے اور
اس باب مین یہ شعر پڑہے ہے ؎

یا مدعی بمقالة	صدق المحبة والاخاء
لو کنت تصدق فی المقال	لما نظرت الی سوائی
فسلکت سبل محبتی	واخترت غیری فی الصفاء

طلب حدیث شریف مین اصفہان سے رحلت کی پہر لوٹ کر اصبہان مین آئے اور یہان اقامت کی ولادت انکی ۵۰۱ھ ہجری مین ہوئی اور شب چہارشنبہ نہم جمادی الاولی ۵۸۱ھ کو اصفہان مین وفات پائی مدینی نسبت ہے طرف مدینہ اصفہان کے حافظ ابوسعد سمعانی نے کتاب الانتساب مین اس نسبت کو طرف کئی شہرون کے ذکر کیا ہے اول مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرا مرو تیسرا نیسابور چوتہا اصبہان پانچوان مدینہ مبارک قزوین چہٹا بخارا ساتوان سمرقند آٹہوان نسف اور ذکر کیا ہے کہ نسبت ان سب شہرون کی طرف مدینی ہے اور کہا کہ اکثر جو نسبت کہ طرف مدینہ مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیجاتی ہے وہ مدنی ہے کذا فی التاج اتحاف مین ذکر کیا ہے کہ راوی نے کہا ڈیڑہ برس مینے اونکے نزدیک آمد و رفت کی اس مدت مین کوئی چیز خلاف مروت مینے اونسے نہین دیکہی ہنوز اونکے دفن سے فارغ نہوئے تہے کہ بہت بارش ہجوم کر آئی موسم گرمی کا تہا پانی اصفہان مین اون دنون کم تہا اوسوقت کے بعض صلحا نے خبر دی کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ گویا آپ نے وفات پائی مین ایک معبر کے پاس گیا اوسنے کہا کہ اگر تیرا خواب راست ہے تو کوئی امام ائمہ مسلمین سے کہ بے نظیر وقت ہوگا انتقال کریگا کیونکہ اسی طرح کا خواب وقت رحلت امام شافعی و وفات سفیان ثوری و امام احمد بن حنبل کے بہی دیکہا تہا خواب دیکہنے والے نے کہا کہ ہنوز شام نہین ہوئی تہی کہ وفات ابوموسی کی خبر کوچہ و بازار مین شایع ہوگئی *

ترجمہ منذری رحمہ اللہ تعالی صاحب ترغیب و ترہیب

عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ حافظ امام زکی الدین ابو محمد منذری مصری نے تاج مکلل مین کہا ہے کہ قرء و تادب علی جماعۃ من اہل العلم و برع و سمع من جماعۃ و خرج لنفسہ معجما کبیرا مفیدا اونسے دمیاطی و ابن دقیق العید اور ایک خلق کثیر نے روایت کی جامع ظافری قاہرہ مین درس دیا پہر دار حدیث کاملیہ کی مشیخت انکے سپرد ہوئی اور قریب بیس برس کے اسی پر رہے انکی ولادت ۵۸۱ھ ہجری مین ہوئی اور ۶۵۶ھ مین وفات پائی انکی کتاب ترغیب و ترہیب نہایت مفید و نافع ہے ۱۲۹۸ھ ہجری کو دہلی مین طبع ہو چکی اور ایک شرح ابو داؤد کی ہے اوسکو مختصر

طبقے پر دلالت کرتا ہے علم معقول و منقول مین تفسیر مین ایک کتاب جمع کرنا شروع کیا تہا اور ایک مجلس عظیم واسطے قرات کتاب بخاری کے منعقد کی تہی سو صبح سے ظہر تک تفسیر مین قرات کرتے اور عصر تک واسطے بخاری سُنا تیکے یہانتک کہ اونکی وفات کا دن ہوا تو وہ قرات تفسیر سے فارغ ہو چکے تہے اور مجلس حدیث شریف کی طرف متوجہ ہوئے اونکے گہر کے نزدیک ایک مسجد تہی اوسمین داخل ہوئے پہر بیٹہکر نفل نماز پڑہی اور اقامت فرض کے منتظر بیٹہے پس قبلے کی طرف موہنہ کئے ہوئے اونکا انتقال ہوگیا ماہ شعبان ۴۳۳ھ ہجری اونکی تاریخ وفات ہے رحمہ اللہ تعالی ✦

۱۴۸

ترجمۂ ابن سکرہ رحمہ اللہ تعالی

حسین بن محمد بن فیرہ بن حیون معروف بابن سکرہ انہون نے باجے سے روایت کی اور مشرق کی طرف رحلت کی اور حج کیا پہر بصرے کی طرف چلے اور بغداد و واسط مین داخل ہوئے وہانکی ایک جماعت حفاظ سے سماع کیا اور اندلس کو وطن ٹہیرایا اور اوسکی جامع مسجد مین بیٹہ کے حدیث کرنے لگے لوگ شہرون سے رحلت کر کے طرف اونکے آئے اور اونکا سماع اونپر بہت کچہ ہوا حدیث و طرق حدیث کے عالم اور اوسکے علل و اسماء رجال و ناقلین کے عارف اور مصنفات حدیث شریف کے حافظ اور اونکے متون و اسانید و رواۃ کے ذاکر تہے منجملہ اونکے صحیح بخاری کو ایک سفر مین اور صحیح مسلم کو ایک سفر مین لکہا تہا ان دونون کتابونپر مع سنن ترمذی کے قائم تہے فتنۂ کندہ مین ۵۱۴ھ ہجری کو مفقود ہوگئے کذا فی التاج المکلل ✦

۱۴۹

ترجمۂ حافظ ابو موسی مدینی رحمہ اللہ تعالی

ابو موسی محمد بن ابی بکر عمر بن ابی عیسی احمد بن عمر بن محمد بن ابی عیسی اصبہانی مدینی حافظ مشہور اپنے عصر کے حفظ و معرفت مین امام تہے انکی حدیث و علوم حدیث مین تو الیف مفید ہین انہون نے کتاب مغیث ایک مجلد مین تصنیف کی اس سے کتاب غریبین ہروی کا تکملہ کیا اور ہروی پر استدراک فرمایا یہ ایک کتاب نافع ہے انکی دوسری کتاب کتاب الزیادات ایک جزء لطیف مین ہے اوسکو ابو الفضل محمد بن طاہر مقدسی اپنے شیخ کی کتاب کا ذیل ٹہیرایا ہے جسکا نام کتاب الانساب رکہا ہے جن لوگون کو اونکے شیخ نے چہوڑ دیا اور جو کچہ اوسمین قصور کیا اوسکا انہون نے ذکر کیا ہے

انکی ولادت ۵۶۹ سنہ ہجری مین ہوئی ابن جوزی اور اونکے طبقے سے بغداد مین بہت کچھہ سُنا دو بار
اصفہان کی رحلت کی اور وہان اس قدر سماع کیا کہ اوسکی کثرت کا وصف نہین ہو سکتا ہے اپنے
خط سے بہت بڑی بڑی کتابین لکہین کہتے ہین کہ اونہون نے زیادہ پانسو شیخ سے لکہا ہے اور اصول کثیرہ کی
تحصیل کی اور ایک مدت ہرات و مرو مین اقامت کی انکو سلفی سے اجازت ہے ابن نجار نے کہا ہے
مینے انسے لکہا ہے اور یہ حافظ متقن ثبت ثقہ صدوق نبیل حجہ عالم بالحدیث و احوال رجال ہین انکی
مجموعات و تخریجات ہین یہ اکل حلال مین محتاط اور مجاہد فی سبیل اللہ تہے ولعمری ما رأت
عینائی مثلہ انپر ایک جماعت کثیر حفاظ نے ثنا کی ہے منجملہ اونکے عمر بن حاجب ہین کہا کہ مینے ایک جماعت
محدثین کو دیکہا ہے کہ اونہون نے اونکا ذکر کیا اور اونکے حق مین طول کیا اور اونکے حفظ و زہد کی مدح
کی ہے اور منجملہ اونکے برزالی و ابن نابلسی و صریفینی ہین ذہبی نے مزی سے نقل کیا ہے کہ وہ
حافظ عبد الغنی سے حدیث و رجال کے زیادہ تر عالم تہے اور اونکے وقت مین اونکا مثل نہ تہا ذہبی نے
یون کہا ہے کہ امام عالم حافظ محدث شام شیخ السنہ ضیاء الدین نے تصنیف و تصحیح و تلیین و ترجیح
و تعدیل کی اس شان مین طرف اونکے رجوع تہا اور شریف ابو العباس کا یہ قول ہے کہ وہ اس شان
کے امام عارف باحوال رجال و عارف صحیح و سقیم حدیث تہے انتہے اونہون نے با وجود فقر و قلت
کے ایک مدرسہ واسطے محدثین و غربا وار دین کے بنایا اور خود اپنی ذات سے اوسمین کام کرتے تہے
اور کسی سے کچھہ قبول نہین کیا انکے مناقب حصر سے زیادہ ہین انکی مؤلفات سے احادیث مختارہ
ہین قال ابن رجب وهي الاحاديث التي يصلح ان يحتج بها سوى ما في الصحيحين خرجها
من مسموعاته کتب منها تسعين جزءً ولم تكمل قال بعض الائمة هي خير من صحيح
الحاكم وله كتاب مناقب اصحاب الحديث اربعة اجزاء واطراف الموضوعات لابن
الجوزي وجزء في الاستدراك على الحافظ عبد الغني وجزء الامر باتباع السنن واجتناب
البدع الى غير ذلك مما لا يحصى توفي رحمه الله تعالى سنہ ۶۴۳ ودفن بسفح قاسيون
كذا في التاج المكلل

منذری کہتے ہین رجال ابو داؤد پر اوسمین کلام کیا ہے سُنا ہے وہ بھی طبع ہو رہی ہے اور انکی تلخیص صحیح مسلم ہے چنانچہ جناب توفیق مآب مجدہ نے اوسکی شرح سراج وہاج نام تحریر فرمائی ہے یہ شرح دو مجلد کلان ہے طبع ہو کے مطبوع خاص و عام ہو چکی ہے اللہ سبحانہ قبول فرمائے +

۱۵۱

ترجمہ حافظ ابن کثیر صاحب تفسیر رحمہ اللہ تعالی

حافظ ابن کثیر عماد الدین بن اسمعیل بن عمر فقہ و تفسیر و نحو مین بارع و فائق ہوئے رجال و علل حدیث شریف مین امعان نظر کیا منجملہ انکے مشائخ کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی ہین یہ اونکی خدمت کے ملازم رہے اور اونسے بہت محبت رکھتے تھے کما ذکر معنی ذلك الحافظ ابن حجر فی الدرر تاج مکلل مین کہا ہے وافتی و درس ولہ تصانیف مفیدۃ منہا التفسیر المشہور وهو فی مجلدات وقد جمع فیہ فاوعی ونقل المذاهب والاخبار والآثار وتکلم باحسن کلام وانفسه وهو من احسن التفاسیر مات سنہ ۷۷۴ ہجری رحمہ اللہ تعالی یہ تفسیر حاشیہ فتح البیان پر مصر قاہرہ مین طبع ہو چکی ہے وللہ الحمد

۱۵۲

ترجمہ ابن قانع صاحب معجم رحمہ اللہ تعالی

ابو الحسین عبد الباقی بن قانع بن مرزوق بن واثق الالوی بالولاء البغدادی الدار حارث بن اسامہ و ابراہیم حربی و محمد بن مسلمہ و اسمعیل بن فضل بلخی و ابراہیم بن ہاشم بلدی اور اونکے طبقے سے روایت کرتے ہین انہون نے سفر بہت کیا اور بہت احادیث جمع کئے دار قطنی و ابو علی شاذان و ابو القاسم بن بشران اور دیگر محدثین انسے روایت کرتے ہین برقانی نے کہا کہ علمای بغداد نے انکی توثیق کی ہے اور انکو معتبر شمار کیا ہے اور میرے نزدیک وہ ضعیف ہین دار قطنی نے کہا انکا حافظہ اچھا تھا لیکن خطا کرتے تھے خطیب نے کہا کہ آخر عمر مین اونکو اختلال عقل و سوء حفظ ہو گیا تھا سنہ ۲۶۵ ہجری مین پیدا ہوئے اور سنہ ۳۵۱ ماہ شوال مین انتقال کیا انکی معجم مشہور ہے کذا فی الاتحاف +

۱۵۳

ترجمہ حافظ ضیاء مقدسی رحمہ اللہ تعالی صاحب مختارہ

محمد بن عبد الواحد بن احمد المقدسی الحافظ الکبیر ضیاء الدین محدث عصر انکی شہرت اطناب ذکر سے مستغنی ہے

ابو عبد اللہ الحمیدی محمد بن ابی نصر الاندلسی مولف الجمع بین الصحیحین کان احد اوعیۃ العلم صحب ابن حزم الظاہری بالاندلس وابن عبد البر ورحل وسمع بالقیروان والحجاز ومصر والشام والعراق وکتب عن خلق کثیر وکان کثیر الاطلاع ذکیا فطنا صینا ورعا اخباریا متفننا دوبا فی تحصیل العلم کثیر التصانیف حجۃ ثقۃ ظاہری المذہب ولہ جزوۃ المقتبس فی تاریخ علماء الاندلس وکان یقول ثلاثۃ اشیاء من علوم الحدیث یجب تقدیم الاہتمام لہا کتاب العلل واحسن کتاب وضع فیہ کتاب الدارقطنی وکتاب الموتلف والمختلف واحسن کتاب وضع فیہ کتاب الامیر ابی نصر بن ماکولا وکتاب وفیات الشیوخ ولیس فیہ کتاب قال وقد کنت اردت ان اجمع فیہ کتابا فقیل لی رتبہ علی حروف المعجم بعد ان رتبتہ علی السنین قال ابوبکر بن طرخان فشغلہ عنہ الصحیحان الی ان مات وقال ابن طرخان المذکور انشدنا ابو عبد اللہ الحمیدی المذکور لنفسہ

لقاء الناس لیس یفید شیئا	سوی الہذیان من قیل وقال
فاقلل من لقاء الناس الا	لاخذ العلم او اصلاح حال

انتہی بستان المحدثین مین فرمایا ہے ابوبکر شاشی کہ از مشاہیر فقہای شافعیہ ست بروی نماز جنازہ خواند ونزد قبر شیخ ابو اسحق شیرازی مدفون شد وی قبل از موت بارہا بمظفر کہ رئیس الرؤساء بغداد بود و این خدمت از خدمات عمدۂ آن وقت بود کہ صاحب آن بمنزلہ چودہری تمام شہری شد وصیت کردہ بود کہ مرا نزد بشر حافی دفن خواہی کرد رئیس الرؤساء در آن وقت بسبب مانعی با او دیگر خلاف وصیت او بعمل آورد بعد موت او را بخواب دیدند کہ نہایت گلہ وشکایت این میکند ناچار در ماہ صفر سنہ نود ویک از انجا نقل کردہ متصل حضرت بشر حافی رضی اللہ عنہ مدفونش ساختند کرامات حمیدی کفن او تازہ وبدن او ہرگز نکاہیدہ بود وخوشبو از وی تا دور میرفت ٭

١٥٤

ترجمہ واحدی صاحب تفسیر رحمہ اللہ تعالیٰ

امام ابوالحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری انکی تین تفسیریں ہیں ایک کا نام بسیط دوسری وسیط تیسری وجیز اور ان سب کے مجموعہ کا نام حاوی ہے انکی وفات ۴۶۸ھ ہجری میں ہوئی امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ مرآۃ الجنان میں بذیل حوادث ۴۶۸ھ فرماتے ہیں وفیھا توفی الامام المفسر ابوالحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری استاذ عصرہ فی النحو والتفسیر تلمیذ ابی اسحق الثعلبی واحد من برع فی العلم وصنف التفاسیر الشهیرۃ المجمع علی حسنها والمشتغل بتدریسها والمرزوق السعادۃ فیها وهی البسیط والوسیط والوجیز ومنه اخذ ابوحامد الغزالی رضی اللہ عنہ اسماء کتبه الثلاثة وله کتب اخری بعضها فیما یتعلق باسماء اللہ الحسنی وکتاب اسباب النزول وشرح کتاب المتنبی شرحا مستوفی قیل ولم یکن فی شروحه مع کثرتها مثله وذکر فیه اشیاء غریبة منها انه تکلم فی شرح هذا البیت

وبنات اعوج کل شئ یجمع	واذا المکارم والصوارم والقنا

ثم قال اعوج فحل کریم کان لبنی هلال بن عامر وانه قیل لصاحبه ما رایت من شدۃ عدوہ قال ضللت فی بادیة وانا راکبه فرایت سرب قطا یقصد الماء فتبعته وانا اغض من لجامه حتی توافینا الماء دفعة واحدۃ وهذا شئ غریب فان القطا شدید الطیران واذا قصد الماء اشتد طیرانه اکثر من غیر قصد الماء وهو کان یعض من لجامه ای یکفه عن شدۃ العدو وقیل انما لقب اعوج لانه کان صغیرا فجاءتهم غارۃ فهربوا منها وطرحوہ فی خرج وحملوہ لعدم قدرته علی المشی معهم لصغرہ فاعوج ظهرہ من ذلك فقیل له اعوج والواحدی نسبة قیل الی الواحد بن مهرہ علی ما حکاہ العسکری +

١٥٥

ترجمہ حافظ حمیدی رضی اللہ عنہ مولف الجمع بین الصحیحین

مرآۃ الجنان میں بذیل حوادث ۴۸۸ھ ہجری لکھا ہے وفیھا توفی الامام الحافظ العلامة

جبل مطل علیها و مالقہ بفتح المیم واللام والقاف مدانیۃ کبیرۃ بالاندلس وغلط السمعانی فی قولہ انہا بکسر اللام

ترجمہ ابن منیع صاحب مسند رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد بن منیع بن عبد الرحمن البغوی ابو جعفر الاصم الحافظ صاحب المسند عن ہشیم و ابن عیینۃ و ابن المبارک و مروان بن شجاع و ابی بکر بن عیاش و خلق وعنہ (خ م ۴) لہ فی (خ) فرد حدیث اقام نحو اربعین سنۃ یختم فی کل ثلاث وثقہ صالح جزرۃ والنسائی مات سنۃ اربع واربعین ومأتین عن اربع وثمانین سنۃ کذا فی خلاصۃ اسماء الرجال

۲۴۴ھ

ترجمہ علامہ مقبلی صاحب منار و ابحاث مسددہ وغیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ ورضی عنہ

صالح بن مہدی بن علی معروف بہ مقبلی صنعانی ثم المکی ۱۰۴۷ھ ہجری مین پیدا ہوئے ابن وزیر پر تلمذ کیا بدر طالع مین کہا ہے کہ درمیان انکے اور درمیان علماء صنعاء کے مناظرات واقع ہوئے یہی مناظرات موجب منافرت ہوئے انمین حدت اور مقتضای دلیل پر تصمیم تھی اور تقلید کی طرف ملتفت نہ تھے پھر طرف مکہ معظمہ کے رحلت کی وہان امتحانات واقع ہوئے وہین مقیم رہے یہانتک کہ ۱۱۰۸ھ مین وفات پائی یہ منجملہ اون لوگون کے ہین جو کہ جمیع علوم کتاب و سنت مین بارع و فائق ہوئے ہین اور اصول و عربیت و معانی و بیان و حدیث و تفسیر کو محقق کیا اور ان سب مین فائق ہوئے انکی مؤلفات ہین وہ سب علماء کے نزدیک مقبول و محبوب ہین اونمین رغبت کرتے ہین اور اونکی ترجیحات سے حجت پکڑتے ہین اور وہ اسی لائق ہین انکی عبارتونمین ایسی قوت و فصاحت و سلاست ہے جسپر کان عاشق ہوتے اور اونسے دل لذت پاتے ہین منجملہ انکی مؤلفات کے ایک کتاب الاتحاف لطلبۃ الکشاف ہے اسمین بہت سے مباحث کا زمخشری پر انتقاد کیا ہے اور جو اون کے نزدیک راجح ہے اوسکا ذکر کیا ہے اور ایک کتاب ابحاث مسددہ ہے اسمین مباحث تفسیریہ و حدیثیہ و فقہیہ و اصولیہ کو جمع کیا ہے زمانہ اقامت مکہ معظمہ مین محمد بن عبد الرسول مدنی برزنجی رحمہ اللہ

لہ فی الکلاباذی خط الخطیب بستین الف وارتعین لہ ملقن

۱۱۰۸ھ

ترجمۂ امام سہیلی صاحب کتاب الروض الانف رحمہ اللہ تعالیٰ

امام یافعی رضی اللہ عنہ مرآۃ الجنان میں بذیل حوادث سنہ ۵۸۱ ہجری فرماتے ہیں وفیہا الامام الحافظ العلامۃ المشہور ابو زید عبد الرحمن بن الخطیب عبد اللہ بن الخطیب احمد الخثعمی السہیلی الاندلسی المالقی صاحب کتاب الروض الانف فی شرح سیرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکتاب التعریف والاعلام فیما ابہم فی القرآن من الاسماء الاعلام وکتاب نتائج الفکر ومسئلۃ رویۃ اللہ سبحانہ فی المنام ورؤیۃ النبی علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام ومسئلۃ السر فی عور الدجال ومسائل کثیرۃ مفیدۃ وقال ابن دحیۃ انشدنی وقال ماسأل اللہ تعالی بہا حاجۃ الا اعطاہ ایاہا ؎

یا من یری ما فی الضمیر ویسمع	انت المعد لکل ما یتوقع
یا من یرجی للشدائد کلہا	یا من الیہ المشتکی والمفزع
یا من خزائن رزقہ فی قول کن	امنن فان الخیر عندک اجمع
مالی سوی قرعی لبابک حیلۃ	فلان رددت فای باب اقرع
من ذا الذی ادعو واہتف باسمہ	وان کان فضلک عن فقیرک یمنع
حاشا لمجدک ان تقنط عاصیا	الفضل اجزل والمواہب اوسع

قلت قولہ فان الخیر عندک اجمع یحتاج الی تاویل فی اعرابہ والا لزم ان یکون من الاقوال المعیب فی الشعر فان اجمع تاکید الخیر وہو منصوب فیکون منصوبا ولہ اشعار کثیرۃ نافعۃ اخذ القراءۃ عن جماعۃ وروی عن ابن المغربی والکبار وبرع فی العربیۃ والنحو واللغۃ وفی الاخبار والآثار وکان ببلدہ یتصف بالعفاف ویتبلغ بالکفاف حتی نما خبرہ الی صاحب مراکش وطلبہ الیہا واحسن الیہ واقبل بوجہ الاقبال علیہ واقام بہا نحو ثلاثۃ اعوام وتوفی بہا والسہیلی نسبۃ الی قریۃ بالقرب من مالقۃ سمیت باسم الکوکب لانہ لا یری فی بلاد الاندلس الا من

جنازے مین ملے فرزدق نے حضرت حسن سے کہا ای ابو سعید کیا آپ جانتے ہین کہ لوگ کیا کہتے ہین وہ کہتے ہین کہ اس جنازے مین خیر الناس وشر الناس جمع ہوئے ہین حضرت حسن نے فرمایا ہرگز یون نہین ہے نہ تو اونکا خیر ہی ہے اور نہ اونکا شر ہے ولیکن تو نے اس دن کے لئے کیا تیار کیا ہے کہا شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ ساٹھہ برس سے مینے تیار کر رکہی ہے بعض تمیم والون کا یہ زعم ہے کہ فرزدق کو خواب مین دیکہا او نسے پوچہا کہ تمہارے رب نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا پوچہا کس سبب سے کہا بسبب اوس کلمے کے جسکا مینے حسن سے نزاع کیا تہا فرزدق بفتح فاء و راء و سکون زاء و فتح دال مہملہ اور بعد اوسکے قاف ہے یہ انکا لقب ہے ابن قتیبہ کا کلام اس لقب کے وجہ مین مختلف ہے ادب الکاتب مین یون کہا ہے کہ فرزدق قطعات آرد سرشتہ کو کہتے ہین واحد اسکا فرزدقہ ہے یہ لقب انکا اسلئے ہوا کہ یہ صاف چہرہ نہ تہے اور کتاب طبقات الشعراء مین اور وجہ بیان کی ہے صحیح تر یہی وجہ ہے کیونکہ انکے چہرے مین چیچک نکلی تہی پہر اوس سے اچہے ہو گئے پس انکا چہرہ چیچک زدہ رہگیا کذا فی ابن خلکان رحمہ اللہ تعالی +

ترجمہ باجی رحمہ اللہ تعالی

ابو الولید سلیمان بن خلف بن سعد بن ایوب بن وارث التجیبی المالکی الاندلسی الباجی یہ منجملہ علمائے و حفاظ اندلس کے ہین شرق اندلس مین سکونت کی اور ۴۲۶ھ یا اسکے قریب مشرق کی طرف سفر کیا مکہ معظمہ مین ہمراہ ابوذر ہروی کے تین برس اقامت فرمائی اس مدت مین چار حج کئے پہر بغداد کی طرف رحلت کی یہان تین برس مقیم رہے فقہ کا درس دیتے اور حدیث شریف پڑہتے تہے یہان سادات علماء کی ملاقات کی جیسے ابو الطیب طبری فقیہ شافعی اور شیخ ابو اسحق شیرازی صاحب مہذب سال بہر موصل مین ہمراہ ابو جعفر سمنانی کی اقامت کی اونپر درس فقہ کا کرتے تہے انکی اقامت مشرق مین قریب تیرہ برس کے تہی انہون نے حافظ ابوبکر خطیب سے روایت کی اور خطیب نے انسے بہی روایت کی خطیب کہتے ہین ابو الولید باجی نے مجہے یہ شعر اپنے سنائے ؎

بان جمیع حیاتی کساعة	اذا کنت اعلم علما یقینا

سے اور انسے مناظرہ ہوا اور یہ بہی ذکر کیا ہے کہ مکے مین انہون نے شیخ ابراہیم کردی رحمہ اللہ سے اخذ
کیا ہے یہ تلخیص ہے تاج مکلل کی **فرزدق رحمہ اللہ تعالیٰ** ابو فراس ہمام تمیمی معروف بہ فرزدق
ایک بڑے شاعر مشہور ہین انکے والد کا نام غالب اور والدہ کا نام لیلی بنت حابس خواہر اقرع بن حابس
ہے انکے والد کے مناقب و محامد معروف مشہور ہین بعض کا ذکر ابن خلکان نے کیا ہے اور ان کا
حال خوب لکھا ہے انہون نے سلیمان بن عبد الملک کو قصیدۂ میمیہ سنایا اوسکے بعض اشعار مین ذکر
زنا کا تھا اوسپر سلیمان نے کہا کہ تو نے میرے روبرو زنا کا اقرار کیا اور مین امام ہون تجہپر حد قائم کرنا
ضرور ہے فرزدق نے کہا ای امیر المؤمنین آپنے مجہپر کہان سے حد واجب فرمائی سلیمان نے کہا کہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ فرزدق نے
کہا کہ اللہ کی کتاب نے تو مجہسے باین قول حد کو دفع کر دیا ہے والشعراء یتبعہم الغاوون الم تر انہم
فی کل واد یہیمون وانہم یقولون ما لا یفعلون سو مینے وہ بات کہی ہے جو نہین کی سلیمان
نے تبسم کیا اور کہا تیرے لئے لائق تر ہے **حکایت** محمد بن حبیب نے کہا کہ ولید بن عبد الملک منبر پر چڑہا
ناقوس کی آواز سنی کہا یہ کیا ہے لوگون نے کہا کہ بیعہ ہے ولید نے اوسکی ہدم کا حکم دیا اور کچہہ خود
اپنے ہاتہہ سے گرایا پہر لوگ پیہم گرانے لگے اخرم شاہ روم نے ولید کو لکہا کہ اس بیعی کو اون لوگون نے
برقرار رکہا جو تجہسے پہلے تہی سو اگر اونہون نے اچہا کیا تو تو نے خطا کی اور اگر تو نے اچہا کیا تو اونہون نے
خطا کی ولید نے کہا اسکا جواب کون دیتا ہے لوگون نے کہا کہ فرزدق پس فرزدق نے طرف اوسکے
یہ آیت کریمہ لکہی وداؤد وسلیمان اذ یحکمان فی الحرث اذ نفشت فیہ غنم القوم وکنا
لحکمہم شاہدین ففہمناہا سلیمان وکلا آتینا حکما وعلما الآیۃ اس قسم کے اخبار
بہت کچہہ ہین انکی وفات بصرے مین سنہ ۱۱۰ کو چالیس دن پہلے جریر سے ہوئی کسی نے کہا اسّی
دن پہلے ابن جوزی نے کتاب شذور العقود مین کہا ہے کہ دونون سنہ ۱۱۱ مین مرے عسکری نے
کہا کہ فرزدق حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملے ہین سنہ ایک سو دس یا بارہ یا چودہ مین وفات پائی
حکایت مبرد نے کتاب کامل مین ذکر کیا ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اور فرزدق ایک

عنہ نے فرمایا ہے کہ اسحق ہمارے نزدیک ایک امام ہین ایمۂ مسلمین سے وما عبر الجسر افقہ من اسحق یعنی پل سے کسی نے گذر نہین کیا کہ فقیہ تر ہو اسحق سے اسحق نے فرمایا ہے کہ مین ستر ہزار حدیثین یاد رکھتا ہون اور ایک لاکھ حدیثون کے ساتھہ مذاکرہ کرتا ہون مینے کبھی کوئی چیز نہین سنی مگر اوسکو یاد کرلیا اور نہ کسی چیز کو حفظ کیا پھر مین اوسکو بھولا ہوون انکا ایک مسند مشہور ہے انہون نے حجاز و عراق و یمن و شام کی طرف سفر کیا اور سفیان بن عیینہ اور جو لوگ اونکے طبقے مین تھے اونسے سنا بخاری و مسلم و ترمذی انسے سماعت رکھتے ہین انکی ولادت سنہ یکصد و شصت و یک یا شصت وسہ یا شصت و شش مین ہوئی آخر عمر مین نیسابور جا بسے تھے اور شب پنجشنبہ نصف شعبان یا روز یکشنبہ یا شنبہ سنہ دو صد و سی وہشت یا سی و ہفت یا سی کو وفات پائی رحمہ اللہ تعالی راہویہ بفتح را مہملہ و ہای ساکنہ بعد الف پھر واو مفتوحہ اور بعد اوسکے یای تحتانیہ ساکنہ اور بعد اوسکے ہای ساکنہ انکے والد ابو الحسن ابراہیم کا لقب ہے وجہ اس لقب کی یہ ہے کہ یہ مکے کی راہ مین پیدا ہوئے طریق کو فارسی مین راہ کہتے ہین اور ویہ کے معنی وُجِدَ کے ہین یعنے یہ راہ مین پائے گئے راہویہ کو بضم ہا و سکون واو و فتح یای بھی کہا ہے **حکایت** اسحق رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ عبد اللہ بن طاہر امیر خراسان نے مجھسے کہا کہ تجھے ابن راہویہ کیون کہتے ہین اور اسکے کیا معنی ہین اور آیا تو مکروہ رکھتا ہے کہ تیرے واسطے یہ کہا جائے مینے کہا ای امیر تم جان لو کہ میرے والد راہ مین پیدا ہوئے تو مراوزہ نے اونکو راہو کہدیا اس لئے کہ وہ راہ مین پیدا ہوئے تھے میرے والد اسکو مکروہ رکھتے تھے رہا مین سو اسکو مکروہ نہین رکھتا ہون کذا فی ابن خلکان رحمہ اللہ

ترجمۂ ابو الحسن اشعری رحمہ اللہ تعالی

ابو الحسن علی بن اسمعیل بن ابی بشر اسحق بن سالم بن اسمعیل بن عبد اللہ بن موسی بن بلال بن ابی بردہ عامر بن ابی موسی الاشعری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ صاحب اصول اور قائم بنصرت مذہب سنت ہین انہین کی طرف طائفۂ اشعریہ منسوب ہے انکی تعریف مین طول کرنیسے انکی شہرت مغنی ہے قاضی ابو بکر باقلانی رحمہ اللہ انکے مذہب کے ناصر اور انکے اعتقاد کے مؤید ہین یہ ایام جمع مین

واجعلها فی صلاح وطاعہ	فلولا اکون ضنینا بھا

بہت سی کتابین تصنیف کین منجملہ اونکے یہ کتب ہین کتاب المنتقی کتاب احکام الفصول فی احکام الاصول کتاب التعدیل والتجریح فیمن روی عنہ البخاری فی الصحیح وغیر ذلک یہ ایک امام ہین ائمہ مسلمین سے کہتے تہے کہ مینے ابوذر عبد بن احمد ہروی کو کہتے سنا ہے کہ لوصحت الاجازۃ لبطلت الرحلۃ یہ پہر اندلس کی طرف لوٹ آئے اور وہان متولی قضا ہوئے یہ بہی کہا ہے کہ قضای حلب کے بہی متولی ہوئے تہے واللہ اعلم انکی ولادت روز سہ شنبہ نصف ذی قعدہ ۴۰۳ھ کو مدینہ بطلیوس مین ہوئی اور مریہ مین شب پنجشنبہ کو درمیان عشائین کے ۱۹ رجب ۴۷۴ھ کو وفات پائی اور رباط مین کنارۂ دریا پر مدفون ہوئے اور اونکے فرزند قاسم نے انپر نماز پڑہی ابو عمر بن عبد البر صاحب کتاب استیعاب نے انسے اخذ کیا ہے درمیان انکے اور درمیان ابو محمد بن حزم ظاہری کے مجالس و مناظرات و فصول ہوئے اوسکی شرح مین طول ہے باجی بفتح بای موحدہ اور بعد الف کے جیم یہ نسبت ہے طرف باجہ کے یہ ایک شہر ہے اندلس مین یہان ایک اور باجہ ہے اور وہ ایک شہر ہے افریقیہ مین اور ایک اور باجہ ہے وہ ایک قریہ ہے قرای اصبہان سے کذا فی ابن خلکان *

ترجمہ اسحق بن راہویہ رحمہ اللہ تعالی

۱۶۰

ابو یعقوب اسحق بن ابی الحسن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبد اللہ بن مطر بن عبید اللہ بن غالب بن عبد الوارث بن عبید اللہ بن عطیۃ بن مرۃ بن کعب بن ہمام بن اسد بن مرۃ بن عمرو بن حنظلۃ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم بن مرۃ الحنظلی المروزی المعروف بابن راہویہ جامع حدیث و فقہ و ورع اور ایک امام ائمہ اسلام کے تہے دارقطنی نے انکا ذکر اون لوگون مین کیا ہے جنہون نے شافعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے بیہقی نے انکا شمار اصحاب شافعی مین کیا ہے انہون نے مسئلہ جواز بیع دور مکہ معظمہ مین شافعی سے مناظرہ کیا تہا شیخ فخر الدین رازی نے اوس مجلس کی صورت کا جو درمیان اونکے جاری ہوئی تہی اپنی کتاب مین استیفا کیا ہے جسکا نام مناقب الامام الشافعی رکہا ہے جب اسحق نے امام شافعی کے فضل کو پہچان لیا تو اونکی کتابون کو لکہا اور مصر مین اونکی مصنفات کو جمع کیا امام احمد رضی اللہ

ابو احمد عبداللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد الجرجانی المعروف بابن القطان الحافظ من اہل جرجان یہ اپنے زمانے
کے حافظ تھے مابین اسکندریہ سے سمرقند تک شہرون کا سفر کیا اور شیوخ کو پایا ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب
نسائی علی بن سعید رازی قاسم بن عبداللہ اخمیمی قاسم بن زکریا مطرز اور ایک خلق سے ملے اونکے ذکر
مین طول ہے حاکم ابو عبداللہ حافظ ابو القاسم حمزہ بن یوسف سہمی ابو بکر احمد بن حسن جبری وغیرہم نے
اِنسے روایت کی انہون نے اول حدیث لکھی جرجان مین سنہ ۲۹۰ ہجری کو احمد بن حفص وغیرہ سے اور سنہ ۲۹۷
مین عراق وشام ومصر کی طرف رحلت کی معرفت ضعفاء محدثین مین ایک کتاب بقدر ساٹھہ جزو کے
تصنیف کی اوسکا نام کامل رکھا اور احادیث مالک بن انس و اوزاعی وسفیان ثوری وشعبہ واسمعیل بن
ابی خالد اور ایک جماعت مقلین کو جمع کیا اور کتاب مزنی پر ایک کتاب تصنیف کی اوسکا نام انتصار رکھا
یہ حافظ متقن تھے اِنکے وقت مین اِنکا مثل نہ تہا تفرد بالاحادیث وقد کان وھب احادیث
لم ینفرد بھا البلیہی عدی وابی زرعۃ ومنصور تفردوا بروایتھا عن ابیھم وابنہ عدی
سکن سجستان الی ان مات بھا وحدث بھا حمزہ بن یوسف سہمی کہتے ہین کہ مینے دارقطنی سے
اس بات کا سوال کیا کہ ضعفاء محدثین مین ایک کتاب تصنیف کرین تو کہا کیا تیرے پاس کتاب ابن
عدی نہین ہے مینے کہا ہان ہے کہا اسمین اوسپر زیادہ نہین ہوسکتی ہے اِنکی ولادت روز شنبہ غرۂ
ذی قعدہ سنہ دوصد وہفتاد وہفت مین ہوئی اور یہ وہی سال ہے جسمین ابو حاتم رازی نے وفات
پائی اور غرۂ جمادی الآخرہ سنہ سہ صد وشصت وپنج کو جرجان مین انتقال کیا ابو بکر اسماعیلی نے اونپر
نماز پڑہی پہلوی مسجد کرزن دبرہ جانب راست قبلہ مین دفن ہوئے مینے اونکی قبر کی زیارت کی ہے
انتہے مرزا بدخشی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ذہبی وابن ناصر الدین نے طبقات حفاظ مین اِنکا ذکر کیا ہے
رحمہ اللہ تعالی

ترجمۂ ابن بطہ رحمہ اللہ تعالی

عبید اللہ بن محمد بن محمد بن حمدان العکبری المعروف بابن بطہ ذکرہ السمعانی فی نسبۃ البطی وقال بفتح
الباء الموحدۃ والطاء المشددۃ المکسورۃ ہذہ النسبۃ الی البطۃ وہو لقب لبعض اجداد المنتسب الیہ ادرہ ابو عبداللہ

ابو اسحق مروزی فقیہ شافعی کے حلقے مین اندر جامع منصور کے جو کہ بغداد مین ہے بیٹھا کرتے تھے انکی ولادت سنہ دو صد و ہفتاد یا شصت کو بصرہ مین ہوئی اور سنہ سہ صد اور کچھ اوپر تیس یا سنہ سہ صد و بست وچہار یا سنہ سی کو بغداد مین ناگہان وفات پائی حکاہ ابن الہمدانی فی ذیل تاریخ الطبری اور درمیان کرخ وباب بصرہ کے مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالی اشعری بفتح ہمزہ وسکون شین معجمہ وفتح عین مہملہ اور بعد اوسکے راء مہملہ نسبت ہے طرف اشعر کے اور نام اشعر کا نبت بن ادد بن زید بن یشحب ہے اشعر کہنے کی یہ وجہ ہے کہ اونکو اونکی مان نے جنا اس حال مین کہ اونکے بدن پر بال تھے سمعانی نے اسی طرح کہا ہے واللہ اعلم حافظ ابو القاسم ابن عساکر نے انکے مناقب مین ایک مجلد تصنیف کیا ہے ابو الحسن اشعری اول معتزلی تھے پھر قول بالعدل اور خلق قرآن سے بصرے کی جامع مسجد مین جمعے کے دن توبہ کی کرسی پر چڑھے اور باواز بلند ندا کی کہ جس شخص نے مجھے پہچانا سو اوسنے پہچان لیا اور جسنے مجھے نہین پہچانا تو مین خود کو اوسے پہچنواتا ہون مین فلان فلان کا بیٹا ہون مین خلق قرآن کا قائل تہا اور اس بات کا کہ ابصار اللہ تعالی کو نہین دیکھینگے اور افعال شر کے مین خود کرتا ہون مین تائب ہون یکسو ہوں معتقد ہون رد کا معتزلہ پر اور اونکے فضائح ومعائب کا نکالنے والا ہون انکی طبیعت مین خوش طبعی دل لگی تھی انکی کتابین یہ ہین کتاب اللمع کتاب الموجز کتاب ایضاح البرہان کتاب التبیین عن اصول الدین کتاب الشرح والتفصیل فی الرد علی اہل الافک والتضلیل انکی اور کتب ہین ملاحدہ وغیرہ کی رد مین جیسے معتزلہ ورافضہ وجہمیہ وخوارج اور سائر اصناف مبتدعین ودفن فی مشرع الزوایا فی تربتہ الی جانبہا مسجد وبالقرب منہ حمام وہو عن یسار المار من السوق الی دجلۃ وکان یاکل من غلۃ ضیعۃ وقفہا جدہ بلال بن ابی بردۃ بن ابی موسی علی عقبہ وکانت نفقتہ فی کل یوم سبعۃ عشر درہما ہکذا قالہ الخطیب وقال ابوبکر الصیرفی کانت المعتزلۃ قد رفعوا رؤسہم حتی اظہر اللہ الاشعری فحجرہم فی اقماع السمسم وقال ابو محمد علی بن حزم الاندلسی ان ابا الحسن لہ من التصانیف خمسۃ وخمسون تصنیفا کذا فی ابن خلکان *

ترجمہ ابن عدی صاحب کامل رحمہ اللہ تعالی

عبد اللہ بن عدی الجرجانی ابو احمد احد الائمۃ مرزا محمد بدخشی رحمہ اللہ نے تراجم الحفاظ مین لکھا ہے

ترجمۂ عقیلی صاحب کتاب الضعفاء رحمہ اللہ تعالیٰ

محمد بن عمرو بن موسی العقیلی المکی ابو جعفر احد الائمۃ ذکرہ السمعانی فی نسبۃ العقیلی وقال بضم العین المھملۃ وفتح القاف وسکون الیاء المنقوطۃ باثنتین من تحتھا وفی آخرھا اللام ھذہ النسبۃ الی عقیل بن کعب بن عامر بن ربیعۃ بن عامر بن صعصعۃ بن معاویۃ بن بکر ثم ذکر فیمن ذکر من المشھورین بھذہ النسبۃ صاحب الترجمۃ فقال وابو جعفر محمد بن عمرو بن موسی العقیلی الحافظ قال ابو الفضل المقدسی ھو منسوب الی عقیل انتھی ولم یزد علی ھذا قال المرزا محمد البدخشی فی تراجم الحفاظ ھو صاحب کتاب الضعفاء وکان من الحفاظ الکبار روی عن ابی عبد الرحمن النسائی والحسن بن الطیب البلخی وزکریا الساجی وعلی بن عبد العزیز البغوی واحمد بن علی الابار ومحمد بن اسماعیل الصائغ ومحمد بن موسی البلخی واسحق الدبری وخلق روی عنہ ابو بکر بن المقری ومحمد بن نافع الخزاعی ومسلمۃ بن قاسم وطائفۃ مات سنۃ اثنتین وعشرین وثلثمأتہ ارخھا الذھبی وابن ناصر الدین وذکراہ فی طبقات الحفاظ رحمہ اللہ تعالیٰ +

ترجمۂ مالینی رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الھروی ابو سعد المالینی ذکرہ فی نسبۃ المالینی وقال بالمیم والیاء المنقوطۃ من تحتھا باثنتین بعد اللام المکسورۃ وفی آخرھا النون ھذہ النسبۃ الی مالین وھی اسم موضعین احدھما قری مجتمعۃ علی فرسخین من ھراۃ یقال لجمیعھا مالین واھل ھراۃ یقولون ملان ومالین ایضاً من قری باخرز فاما ابو سعد احمد بن محمد بن احمد بن عبد اللہ بن حفص بن الخلیل الانصاری الصوفی المالینی فمن مالین ھراۃ کان احد الرحالین فی طلب الحدیث والمکثرین منہ کتب الحدیث ببلاد خراسان ثم خرج الی الرحلۃ وطاف

عبید اللہ بن محمد بن محمد بن حمدان بن بطۃ العکبری البطی اہل عکبرا سے ہین امام فاضل عالم بحدیث و فقہ حدیث تھے حدیث کا بہت کچھہ سماع کیا اور ایک جماعت عراق سے سنا فقہاء حنابلہ سے تھے تصانیف حسنہ مفیدہ تصنیف کیے ابو القاسم بغوی و ابو محمد بن صاعد و ابو بکر بن عبد اللہ بن زیاد نیسابوری و ابو طالب احمد بن نصر حافظ و ابو ذر بن باغندی و ایک جماعت کثیرہ عراقیین و غرباء سے حدیث کی بصرہ و شام وغیرہ بلاد کی طرف بہت سفر کیا ابو الفتح محمد بن ابی الفوارس حافظ و ابو علی حسن بن شہاب عکبری و عبد العزیز بن علی ازجی و ابراہیم بن عمر برمکی اور ایک جماعت نے سوای انکے اہل بلد و غرباء نے انسے روایت کی نقل کیا ہے کہ جسوقت یہ سفر سے لوٹ کر آئے تو چالیس برس اپنے گھر مین جمے رہے ان برسون مین سے کسی دن کسی بازار مین دیکھے نہین گئے اور نہ انکو سوای روز فطر و اضحی کے مفطر دیکھا امر بالمعروف بہت کرتے تھے جس منکر کی انکو خبر پہونچی اوسکو متغیر ہی کر دیا وتکلم ابو الحسن الدارقطنی فی سماعہ کتاب السنن لرجاء بن المرجا فان ابن بطۃ کان یرویہا عن حفص بن عمر الاردبیلی وحکی ابن حفص ان اباہ لم یسمع من رجاء شیئاً وکان یصغر عن السماع عنہ وتکلموا فی روایتہ عن ابی القاسم البغوی المعجم ایضاً ومات بعکبرا فی المحرم سنۃ سبع وثمانین وثلثمائۃ ودفن یوم عاشورا قلت وزرت قبرہ بعکبرا انتہی کلامہ فی نسبۃ البطی ثم اعاد ذکرہ فی نسبۃ الحنبلی وقد مر تحقیقہا فی ترجمۃ الامام احمد بن محمد بن حنبل فقال واشتہر بہذہ النسبۃ جماعۃ منہم ابو عبد اللہ عبید اللہ بن محمد بن محمد بن حمدان بن بطۃ العکبری الحنبلی من اہل عکبرا صنف التصانیف وکان فاضلا زاہدا حدث عن ابی القاسم البغوی وابی بکر بن ابی داؤد روی عنہ ابو محمد الحسن بن علی الجوہری وابو اسحق ابراہیم بن احمد البرمکی وغیرہما انتہی قال المرزا البدخشی فی تراجم الحفاظ ذکرہ ابن ناصر الدین فی طبقات الحفاظ ولم یذکرہ الذہبی رحمہ اللہ تعالی

بن غالب البرقانی الخوارزمی الفقیہ الحافظ الادیب الشاعر کانت لہ معرفۃ تامۃ بالحدیث
جمع الجموع وتلمذ فی الحدیث لابی الحسن الدارقطنی ببغداد ولابی بکر الاسمعیلی
بجرجان وکان سمع بخوارزم ابا العباس احمد بن محمد بن حمدان النیسابوری
وبہا وعبد اللہ بن عمر بن علک الجوہری وبہراۃ ابا الفضل بن حمدویۃ الہروی
وبنیسابور ابا عمرو ومحمد بن احمد حمدان الحیری وباسفرائن ابا اسمعیل بشر بن احمد
الاسفرائنی وبجرجان ابا بکر احمد بن ابراہیم الاسمعیلی وببغداد ابا علی محمد
بن احمد بن الحسن ابن الصواف وغیرہم من الشیوخ وغیرہا من البلاد روی عنہ
ابو بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب الحافظ وابو یعلی محمد بن احمد العبدی
البصری وابو اسحق ابراہیم بن علی بن یوسف الشیرازی وابو الفضل محمد بن
عبد السلام الانصاری وابو المعالی ثابت بن بندار المقری وابو مسعود سلیمان
بن ابراہیم الحافظ وخلق ذکرہ الخطیب ابو بکر الحافظ فی تاریخ بغداد وقال سمع
ببلدہ وورد بغداد وسمع بہا ثم خرج الی جرجان وکتب باسفرائن وسمع فی
بلاد اُخر من خلق یطول ذکرہم ثم عاد الی بغداد فاستوطنہا وحدث بہا
وکتبنا عنہ وکان ثقۃ ورعا متقنا مثبتا فہما لم نر فی شیوخنا اثبت منہ
حافظا للقرآن عارفا بالفقہ لہ حظ من علم العربیۃ کثیر الحدیث حسن الفہم
لہ والبصیرۃ فیہ وصنف مسندا ضمنہ ما اشتمل علیہ صحیح البخاری ومسلم
وجمع ولم یقطع التصنیف الی حین وفاتہ کان حریصا علی العلم منصرف الہمۃ
الیہ وسمعتہ یوما یقول لرجل من الفقہاء معروف بالصلاح وقد حضر عندہ
ادع اللہ ان ینزع شہوۃ الحدیث من قلبی فان حبہ قد غلب علی فلیس لی اہتمام
فی اللیل والنہار الا بہ وکانت ولادتہ فی آخر سنۃ ست وثلاثین وثلثمائۃ ووفاتہ
اول یوم من رجب سنۃ خمس وعشرین واربعمائۃ ببغداد ودفن فی مقبرۃ

مابین الشاش الی الاسکندریة وادرك المشائخ وسمع الحدیث وسمع منه وکان فاضلا
عالما صوفیا ورعا متخلقا باحسن الاخلاق سمع اباعمر واسماعیل بن بخید السلمی
وابا احمد عبدالله بن عدی الحافظ وابابکر احمد بن ابراهیم الاسمعیلی وابا
محمد الحسن بن رشیق العسکری وابابکر محمد بن عدی بن زهر المنقری وابا القاسم
تمام بن محمد عبدالله الحافظ الدمشقی وجماعة کثیرة روی عنه ابوبکر احمد بن الحسین
البیهقی وابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب وابو القاسم عبدالرحمن بن محمد الذکوانی
وابو عبدالله الحسین بن احمد بن طلحة النعالی وکان سمع وکتب من الکتب الطوال
والمصنفات الکبار مالم یکن عند احد وذکره مشهور مدون فی الکتب ومات بمصر
فی شوال سنة اثنتی عشرة واربع مأتة انتهی قال المرزا محمد البدخشی فی تراجم الحفاظ
ذکره الذهبی وابن ناصر الدین فی طبقات الحفاظ +

ترجمۀ ابو عمرو احمد بن محمد نیسابوری رحمه الله تعالی

قال فی تراجم الحفاظ احمد بن محمد بن عمرو المنیسابوری ابو عمرو الخفاف ذکره فی
نسبة الخفاف وقال بفتح الخاء المعجمة وتشدید الفاء الاولی هذه الحرفة لعمل
الخفاف التی تلبس ثم ذکر جماعة من المشهورین بهذه الحرفة الی ان قال وابو عمرو
احمد بن محمد بن عمرو الخفاف من اهل نیسابور کان من الحفاظ یروی عن ابی
زرعة حدث عنه عبدالله بن عدی الحافظ انتهی ولم یورخ وفاته +

ترجمۀ ابوبکر برقانی رحمه الله تعالی

احمد بن محمد بن احمد بن غالب الخوارزمی ابوبکر البرقانی احد الائمة ذکره
فی نسبة البرقانی وقال بفتح الباء المنقوطة بواحدة وسکون الراء المهملة
وفتح القاف وفی آخرها النون هذه النسبة الی قریة من قری کاث بنواحی خوارزم
خربت اکثرها وصارت مزرعة والمشهور بهذه النسبة ابوبکر احمد بن محمد بن احمد

رضی اللہ عنہ والقسطاس فی العروض ومعجم الحدود والمنہاج فی الاصول ومقدمۃ الادب وديوان الرسائل وديوان الشعر والرسالۃ الناصحۃ والامالی فی کل فن وغیر ذلک وکان شروع فی تالیف المفصل فی غرۃ شہر رمضان سنۃ ثلاث عشرۃ وخمسمأتہ و فرغ منہ فی غرۃ المحرم سنۃ خمس عشرۃ وخمسمأتہ وکان قد سافر الی مکۃ حرسہا اللہ تعالی وجاور بہا زمانا فصار یقال لہ جار اللہ لذلک وکان ھذا الاسم علما علیہ قال ابن خلکان وسمعت من بعض المشائخ ان احد رجلیہ کانت ساقطۃ وانہ کان یمشی فی جاون خشب وکان سبب سقوطہا انہ کان فی بعض اسفارہ ببلاد خوارزم اصابہ ثلج کثیر وبرد شدید فی الطریق فسقطت منہ رجلہ و انہ کان بیدہ محضر فیہ شہادۃ خلق کثیر ممن اطلعوا علی حقیقۃ ذلک خوفا من ان یظن من لم یعلم صورۃ الحال انہا قطعت لریبۃ والثلج والبرد کثیرا ما یؤثر فی الاطراف فی تلک البلاد فتسقط خصوصا خوارزم فانہا فی غایۃ البرد ولقد شاہدت خلقا کثیرا ممن سقطت اطرافہم بہذا السبب فلا یستبعدہ من لا یعرفہ ورأیت فی تاریخ بعض المتاخرین ان الزمخشری لما دخل بغداد واجتمع بالفقیہ الحنفی الدامغانی سألہ عن سبب قطع رجلہ فقال دعاء الوالدۃ وذلک انی کنت فی صبای امسکت عصفورا وربطتہ بخیط فی رجلہ فافلت من یدی فادرکتہ وقد دخل فی خرق فجذبتہ فانقطعت رجلہ فی الخیط فتاملت والدتی لذلک و قالت قطع اللہ رجلک الابعد کما قطعت رجلہ فلما وصلت الی سن الطلب رحلت الی بخارٰی لطلب العلم فسقطت عن الدابۃ فانکسرت رجلی وعملت علی عملا اوجب قطعہا واللہ اعلم بالصحۃ وکان الزمخشری المذکور معتزلی الاعتقاد متظاہرا بہ حتی نقل عنہ انہ کان اذا قصد صاحبا لہ واستاذن علیہ فی الدخول یقول لمن یاخذ لہ الاذن قل لہ ابو القاسم المعتزلی بالباب واول ما صنف کتاب الکشاف

ع فی اللغۃ ۱۲ مصنف

الجامع انتهی قال فی تراجم الحفاظ ذکرہ الذہبی وابن ناصر الدین فی طبقات الحفاظ

ترجمۂ ابوبکر البرقی رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۶۸

احمد بن عبداللہ بن عبد الرحیم المصری ابوبکر المعروف بابن البرقی ذکرہ فی نسبۃ البرقی وقال بفتح الباء المنقوطۃ بواحدۃ وسکون الراء بعدھما القاف ھذہ النسبۃ الی برقۃ وھی بلدۃ من اعمال المغرب ثم ذکر جماعۃ من المنسوبین الیھا الی ان قال وابوبکر احمد بن عبداللہ بن عبد الرحیم بن سعید بن زرعۃ البرقی مولی بنی زھرۃ حدث عن عبد الملک بن ھشام وعمرو بن ابی سلمۃ وسعید بن ابی مریم واسد بن موسی وابی صالح کاتب اللیث وغیرھم وکان ثقۃ ثبتا توفی فی شھر رمضان سنۃ سبعین ومائتین فجاءۃ ضربتہ دابۃ فی سوق الدواب انتھی قال البدخشی رحمہ اللہ تعالیٰ ذکرہ الذھبی وابن ناصر الدین فی طبقات الحفاظ +

ترجمۂ زمخشری صاحب کشاف

۱۶۹

ابو القاسم محمود بن عمر بن محمد بن عمر الخوارزمی الزمخشری الامام الکبیر فی التفسیر والحدیث والنحو واللغۃ وعلم البیان کان امام عصرہ من غیر مدافع تشد الیہ الرحال فی فنونہ اخذ الادب عن ابی منصور نصر وصنف التصانیف البدیعۃ منھا الکشاف فی تفسیر القرآن العزیز لم یصنف قبلہ مثلہ والمحاجاۃ بالمسائل النحویۃ والمفرد والمرکب فی العربیۃ والفائق فی تفسیر الحدیث واساس البلاغۃ فی اللغۃ وربیع الابرار ونصوص الاخبار ومتشابہ اسامی الرواۃ والنصائح الکبار والنصائح الصغار وضالۃ الناشد والرائض فی علم الفرائض والمفصل فی النحو وقد اعتنی بشرحہ خلق کثیر والانموذج فی النحو والمفرد والمؤلف فی النحو ورؤس المسائل فی الفقہ وشرح ابیات سیبویہ والمستقصی فی امثال العرب وصمیم العربیۃ وسوائر الامثال ودیوان التمثیل وشقائق النعمان فی حقائق النعمان وشافی العی من کلام الشافعی

عنهم وافادة المبارّ والصنائع عليهم وعزّة النفس والرّب بها عن السفاسف الدنيات
والاقبال على خويصتي والاعراض عما لا يعنيني فجللت في عيونهم وغلطوا في ونسبوني الى
ما لست منه في قبيل ولا دبير وما انا فيما اقول بها ضم نفسي كما قال الحسن البصري رحمه الله
تعالى في قول ابي بكر الصديق رضي الله عنه وليتكم ولست بخيركم ان المؤمن ليهضم
نفسه وانما صدقت الفاحص عني وعن كنه روايتي ودرايتي ومن لقيت واخذت
عنه وما بلغ علمي وقصارى فضلي واطلعته طلع امري وافضيت اليه بخبيّة سرّي
والقيت اليه عجري وبجري واعلمته نجمي وشجري واما المولد فقرية مجهولة من قرى
خوارزم تسمى زمخشر وسمعت ابي رحمه الله تعالى يقول اجتاز بها اعرابي فسأل عن
اسمها واسم كبيرها فقيل له زمخشر فقال لا خير في شر ورد ولم يلم بها ووقت الميلاد
شهر الله الاصم في عام سبع وستين واربعمائة والله المحمود والمصلي على محمد
وآله وصحبه هذا آخر الاجازة وقد اطال الكلام فيها ولم يصرح له بمقصوده فيها
وما اعلم هل اجازه بعد ذلك ام لا وبيني وبينه في الرواية شخص واحد فانه
اجاز زينب بنت الشعري ولي منها اجازة ثم ذكر ابن خلكان من نظمه الرائق وشعره
الفائق الى ان قال ومما انشده لغيره في كتابه الكشاف عند تفسير قوله تعالى
في سورة البقرة ان الله لا يستحيي ان يضرب مثلا ما بعوضة فما فوقها فانه قال

انشدت لبعضهم ؎

يا من يرى مد البعوض جناحها	في ظلمة الليل البهيم الاليل
ويرى مناط عروقها في نحرها	والمخ في تلك العظام النحل
اغفر لعبد تاب عن فرطاته	ما كان منه في الزمان الاول

وكان بعض الفضلاء قد انشدني هذه الابيات بمدينة حلب وقال ان الزمخشري
المذكور اوصى ان تكتب هذه الابيات على لوح قبره ثم انشدني الفاضل الرئيس

کتب استفتاح الخطبة الحمد للہ الذی خلق القرآن فیقال انہ قبل لہ متی ترکتہ علی
ھذہ الصیغۃ ھجرہ الناس و لا یرغب احد فیہ فغیرہ لیقو لہ الحمد للہ الذی جعل
القرآن وجعل عندھم بمعنی خلق والبحث فی ذلک یطول ورایت فی کثیر من النسخ
الحمد للہ الذی انزل القرآن وھذا اصلاح الناس لا اصلاح المصنف وکان الحافظ ابو الطاھر
احمد بن محمد السلفی قد کتب علیہ من الاسکندریۃ وھو یومئذ مجاور بمکۃ
حرسھا اللہ تعالی یستجیزہ فی مسموعاتہ ومصنفاتہ فردجوابہ بما لا یشفی الغلیل
فلما کان فی العام الثانی کتب الیہ ایضًا مع الحجاج استجازۃ اخری اقترح فیھا
مقصودہ ثم قال فی آخرھا ولا یحوج اداماللہ توفیقہ الی المراجعۃ فالمسافۃ
بعیدۃ وقد کاتبتہ فی السنۃ الماضیۃ فام یجب بما یشفی الغلیل ولہ فی ذلک
الاجر الجزیل فکتب الیہ الزمخشری جوابہ ولولا خوف التطویل لکتبت الاستدعاء
والجواب لکن نقتصر علی بعض الجواب ھو ما مثلی مع اعلام لعلماء الاکمثل السھا مع مصابیح السماوالجھام
الصفر من الرھام مع الغوادی الغامرۃ للقیعان والاکام والسکیت المخلف مع
خیل السباق والبغاث مع الطیر العتاق وما التلقیب بالعلامۃ الاشبہ الرقم
بالعلامۃ والعلم مدینۃ احد بابیھا الدرایۃ والثانی الروایۃ وانا فی کلا البابین
ذو بضاعۃ مزجاۃ ظلی فیہ اقلص من ظل حصاۃ اما الروایۃ فحدیثۃ المیلاد
قریبۃ الاسناد لم تستند الی علماء نحاریر ولا الی اعلام مشاھیر واما الدرایۃ فثمد
لا یبلغ افواھا وبرض ما یبل شفاھا ثم کتب بعد ھذا ولا یغرنکم قول فلان فیّ
ولا قول فلان وعدّد جماعۃ من الشعراء والفضلاء مدحوہ بمقاطیع من الشعر و
اوردھا کلھا ولا حاجۃ الی الاتیان بھا ھھنا فلما فرغ من ایرادھا کتب فان
ذلک اغترار منھم بالظاھر المموہ وجھل بالباطن المشوہ ولعل الذی غرھم
منی ما رأوا من حسن النصح للمسلمین وتبلیغ الشفقۃ علی المستفیدین وقطع المطامع

والمجسطی وفاقہ اضعافا کثیرۃ حتی اوضح لہ منہا رموزا وفہمہ اشکالات لم یکن الناتلی یدریہا وکان مع ذلک یختلف فی الفقہ الی اسمعیل الزاہد یقرأ ویبحث ویناظر ولما توجہ الناتلی نحو خوارزم شاہ مامون بن محمد اشتغل ابو علی بتحصیل العلوم کالطبیعی والالٰہی وغیر ذلک ونظر فی الفصوص والشروح وفتح اللہ علیہ ابواب العلوم ثم رغب بعد ذلک فی علم الطب وتامل الکتب المصنفۃ فیہ وعالج تادبا لا تکسبا وعلمہ حتی فاق فیہ الاوائل والاواخر فی اقل مدۃ واصبح فیہ عدیم القرین فقید المثیل واختلف الیہ فضلاء ہذا الفن وکبراؤہ یقرؤن علیہ انواعہ والمعالجات المقتبسۃ من التجربۃ وسنہ اذ ذاک نحو ست عشرۃ سنۃ وفی مدۃ اشتغالہ لم ینم لیلۃ واحدۃ بکمالہا ولا اشتغل فی النہار بسوی المطالعۃ وکان اذا اشکلت علیہ مسئلۃ توضأ وقصد المسجد الجامع وصلی ودعا اللہ عز وجل ان یسہلہا علیہ ویفتح مغلقہا لہ وذکر عند الامیر نوح بن نصر السامانی صاحب خراسان فی مرض مرضہ فاحضرہ وعالجہ حتی برئ واتصل بہ وقرب منہ ودخل الی دار کتبہ وکانت عدیمۃ المثل فیہا من کل فن من الکتب المشہورۃ بایدی الناس وغیرہا مما لا یوجد فی سواہا ولا سمع باسمہ فضلا عن معرفتہ فظفر ابو علی فیہا بکتب من علم الاوائل وغیرہا وحصل نخب فوائدہا واطلع علی اکثر علومہا واتفق بعد ذلک احتراق تلک الخزانۃ فتفرد ابو علی بما حصلہ من علومہا وکان یقال ان ابا علی توصل الی احراقہا لینفرد بمعرفۃ ما حصلہ منہا وینسبہ الی نفسہ ولم یستکمل ثمانی عشرۃ سنۃ من عمرہ الا وقد فرغ من تحصیل العلوم باسرہا التی عاناہا الی ان قال ابن خلکان وکان نادرۃ عصرہ فی علمہ وذکائہ وتصانیفہ وصنف کتاب الشفاء فی الحکمۃ والنجاۃ والاشارات والقانون وغیر ذلک مما یقارب مائۃ مصنف ما بین مطول ومختصر ورسالۃ فی فنون شتی ولہ رسائل بدیعۃ منہا رسالۃ حی بن یقظان ورسالۃ سلامان وابسال ورسالۃ الطیر وغیرہا وانتفع الناس بکتبہ وھو احد فلاسفۃ

بیتین وذکران صاحبهما اوصی ان یکتبا علی قبره وهما ؎

الٰهی قد اصبحت ضیفک فی الثری	وللضیف حق عند کل کریم
فهب لی ذنوبی فی قرای فانها	عظیم ولا یقری بغیر عظیم

واخبرنی بعض الاصحاب انه رای بجزیرة سوا کن تربة ملکها عزیز الدولة ریحان وعلی قبره مکتوب

یا ایها الناس کان لی امل ؎	قصر بی عن بلوغه الاجل
فلیتق الله ربه رجل	امکنه قبل موته العمل
ما انا وحدی نقلت حیث تری	کل الی مانقلت ینتقل

وکانت ولادة الزمخشری یوم الاربعاء السابع والعشرین من شهر رجب سنة سبع و ستین واربعمائة بزمخشر وتوفی فی لیلة عرفة سنة ثمان وثلاثین وخمسمائة بجرجانیة خوارزم بعد رجوعه من مکة رحمه الله تعالی وزمخشر بفتح الزای والمیم وسکون الخاء المعجمة وسکون الشین المعجمة وبعدها راء وهی قریة کبیرة من قری خوارزم وجُرجانیة قصبة خوارزم وهی علی شاطئ جیحون کذا فی ابن خلکان

ترجمه ابن سینا رحمه الله تعالی

الرئیس ابو علی الحسین بن عبد الله بن سیناء الحکیم المشهور کان ابوه من اهل بلخ وانتقل الی بخارا وکان من العمال الکفاة وتولی العمل بقریة من ضیاع بخارا یقال لها خرمیثنا من امهات قراها وولد الرئیس ابو علی وکذلک اخوه بها واسم امه ستارة وهی من قریة یقال لها افشنة بالقرب من خرمیثنا ثم انتقلوا الی بخارا وانتقل الرئیس بعد ذلک فی البلاد واشتغل بالعلوم وحصل الفنون ولما بلغ عشرة سنین من عمره کان قد اتقن علم القرآن العزیز والادب وحفظ اشیاء من اصول الدین وحساب الهند والجبر والمقابلة ثم توجه نحوهم الحکیم ابو عبد الله الناتلی فانزله ابو الرئیس ابی علی عنده فابتدأ ابو علی یقرأ علیه کتاب ایساغوجی واحکم علیه علم المنطق واقلیدس

ستمائة مات الجزولی وجزولی بضم الجیم والزای وسکون الواو وبعدها لام هذه النسبة الی جزولة ویقال لها ایضاً کزولة بالکاف وهی بطن من البربر مشهور

ترجمۂ مریسی

ابو عبد الرحمن بشر بن غیاث بن ابی کریمة المریسی الفقیه الحنفی المتکلم هو من موالی زید بن الخطاب رضی الله عنه اخذ الفقه عن القاضی ابی یوسف الحنفی الا انه اشتغل بالکلام وجرد القول بخلق القرآن وحکی عنه فی ذلک اقوال شنیعة وکان مرجئاً والیه تنسب الطائفة المریسیة من المرجئة وکان یقول ان السجود للشمس والقمر لیس بکفر ولکنه العلامة الکفر وکان نیاظر الامام الشافعی رضی الله عنه وکان لایعرف النحو ویلحن لحنا فاحشا وروی الحدیث عن حماد بن سلمه وسفیان بن عیینة وابی یوسف القاضی وغیرهم رحمهم الله تعالی ویقال ان اباه کان یهودیا صباغا بالکوفة وتوفی فی ذی الحجة سنة ثمان عشرة وقیل تسع عشرة ومأیتین ببغداد والمریسی بفتح المیم وکسر الراء وسکون الیاء المثناة من تحتها وبعدها سین مهملة هذه النسبة الی مریس وهی قریة بمصر کذا فی ابن خلکان وقیل فی هذه النسبة غیر ذلک

ترجمۂ بلخی

ابو القاسم عبد الله بن احمد بن محمود الکعبی البلخی العالم المشهور کان راس طائفة من المعتزلة یقال هم الکعبیة وهو صاحب مقالات ومن مقالاته ان الله سبحانه وتعالی لیست له ارادة وان جمیع افعاله واقعة منه بغیر ارادة ولامشیئة منه لها وکان من کبار المتکلمین وله اختیارات فی علم الکلام وتوفی مستهل شعبان سنة سبع عشرة وثلثمائة رحمه الله تعالی والکعبی نسبة الی بنی کعب والبلخی نسبة الی بلخ احدی مدن خراسان ابن خلکان

المسلمين وله شعر ثم ذكر قصيدته المشهورة في النفس ثم قال وفضائله كثيرة مشهورة
وكانت ولادته في سنة تسعين وثلثمائة في شهر صفر وتوفي بهمذان يوم الجمعة
من شهر رمضان سنة ثمان وعشرين واربعمائة ودفن بها وحكى شيخنا عز الدين
ابو الحسن علي بن الاثير في تاريخه الكبير انه توفي باصبهان والاول اشهر رحمه الله
تعالى وسيناء بكسر السين المهملة وسكون الياء المثناة من تحتها وفتح النون وبعدها
الف ممدودة

ترجمہ جزولی رحمہ اللہ تعالی

ابو موسی عیسی بن عبد العزیز بن یللبخت بن عیسی بن یوماریلی الجزولی الیزدکتنی
كان اماما في علم النحو كثير الاطلاع على دقائقه وغريبه وشاذه وصنف فيه المقدمة
التي سماها بالقانون ولقد اتى فيها بالعجائب وهي في غاية الايجاز مع الاشتمال
على شئ كثير من النحو ولم يسبق الى مثلها واعتنى بها جماعة من الفضلاء فشرحوها
ومنهم من وضع لها امثلة ومع هذا كله فلا تفهم حقيقتها واكثر النحاة ممن لم يكن
قد اخذ وها عن موقف يعترفون بقصور افهامهم عن ادراك مراده منها فانها
كلها رموز واشارات قال ابن خلكان ولقد سمعت من بعض ائمة العربية المشار
اليه في وقته وهو يقول انا ما اعرف هذه المقدمة وما يلزم من كوني ما اعرفها ان
لا اعرف النحو وبالجملة فانه ابدع فيها وسمعت ان له امالي في النحو ولكنها لم
تشتهر ورايت له مختصر الفسر لابن جني في شرح ديوان المتنبي ويقال انه كان لا
يدري شيئا من المنطق ودخل الديار المصرية وقرأ على الشيخ ابي محمد بن بري
وقد نقل عنه شيئا في المقدمة المذكورة ان قال وتوفي الجزولي سنة عشر وستمائة
بمدينة مراكش رحمه الله تعالى هكذا سمعت جماعة يذكرون تاريخ وفاته ثم وقفت
على ترجمته وقد ذكرها ابو عبد الله بن الابار القضاعي فقال في سنة ست او سبع و

(۱۰۵)

ترجمۂ ہارون الرشید رحمہ اللہ تعالیٰ

قال الامام الیافعی رضی اللہ عنہ فی مرآۃ الجنان وفیہا ای فی سنۃ ثلاث وتسعین
ومائۃ توفی الخلیفۃ ابوجعفر ہارون الرشید بن المہدی محمد بن المنصور عبداللہ
بطوس وکانت ولایتہ ثلاثا وعشرین سنۃ ومولدہ بالری سنۃ ثمان واربعین
ومائۃ روی عن ابیہ وجدہ ومبارک بن فضالۃ وحج مرات فی خلافتہ وغزا عدۃ
غزوات حتی قیل فیہ ؎

فمن یطلب لقاءک او یریدہ	فبالحرمین او اقصی الثغور

وکان شہما شجاعا حازما جوادا ممدحا وفیہ دین وسنۃ وتخشع وقیل کان یصلی
فی الیوم مائۃ رکعۃ ویتصدق فی کل یوم من صلب مالہ بالف درہم وکان یخضع
للکبار ویتادب معہم ووعظہ الفضیل وابن السماک وغیرہم ولہ مشارکۃ فی الفقہ
وبعض العلوم والادب وانہماک علی اللذات ولقیان الجواری الفائقات الجمال
وسماع اشعار مغاد لاتھن بلسان الخال مانظمہ الشعراء من الابیات النفائس وقد
ذکر شیئا فی ترجمۃ ابی نواس وکذلک فی ترجمۃ الاصمعی ذکر اشیاء کثیرۃ جرت لہ
معہ ومع غیرہ فیہا عجائب وغرائب +

(۱۰۶)

ترجمۂ زُبیدہ رحمہا اللہ تعالیٰ

ام جعفر زبیدۃ بنت جعفر بن ابی جعفر المنصور عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ
بن العباس بن عبدالمطلب بن ہاشم وہی ام الامین محمد بن ہارون الرشید و
کان لہا معروف کثیر وفعل خیر وقصتہا فی حجہا وما اعتمدتہ فی طریقہا مشہورۃ
فلا حاجۃ الی شرحہا قال الشیخ ابوالفرج بن الجوزی فی کتاب الالقاب انہا سقت
اہل مکۃ الماء بعد ان کانت الراویۃ عندہم بدینار وانہا اسالت الماء عشرۃ امیال
بحط الجبال ونحت الصخر حتی غلغلتہ من الحل الی الحرم وعملت عقبۃ البستان

ترجمہ جبائی

ابو علی محمد بن عبد الوهاب بن سلام بن خالد بن حمران بن ابان مولی عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ المعروف بالجبائی احد ائمة المعتزلة کان اماما فی علم الکلام واخذ
هذا العلم عن ابی یوسف یعقوب بن عبد اللہ الشحام البصری رئیس المعتزلة بالبصرة
فی عصره وله فی مذهب الاعتزال مقالات مشهورة وعنه اخذ الشیخ ابو الحسن
الاشعری شیخ السنة علم الکلام وله معه مناظرة روتها العلماء فیقال ان ابا الحسن المذکور
سأل استاذه ابا علی الجبائی عن ثلاثة اخوة احدهم کان مؤمنا برا تقیا والثانی کان
کافرا فاسقا شقیا والثالث کان صغیرا فماتوا فکیف حالهم فقال الجبائی اما الزاهد ففی
الدرجات واما الکافر ففی الدرکات واما الصغیر فمن اهل السلامة فقال الاشعری
ان اراد الصغیر ان یذهب الی درجات الزاهد هل یوذن له فقال الجبائی لا لانه یقال
له ان اخاک انما وصل الی هذه الدرجات بسبب طاعاته الکثیرة ولیس لک تلک
الطاعات فقال الاشعری فان قال ذلک الصغیر التقصیر لیس منی فانک ما ابقیتنی ولا
اقدرتنی علی الطاعة فقال الجبائی یقول الباری جل وعلا کنت اعلم انک لو بقیت
لعصیت وصرت مستحقا للعذاب الالیم فراعیت مصلحتک فقال الاشعری فلو قال
الاخ الکافر یا اله العالمین کما علمت حاله فقد علمت حالی فلم راعیت مصلحته دونی
فقال الجبائی للاشعری انک مجنون فقال لا بل وقف حمار الشیخ فی العقبة وانقطع الجبائی
وهذه المناظرة دالة علی ان اللہ سبحانه خص من شاء برحمته وخص آخر بعذابه
وان افعاله غیر معللة بشئ من الاغراض قال ابن خلکان ورایت فی کتاب المسالک
والممالک لابن حوقل فی فصل خوزستان ان جبی مدینة ورستاق عریض مشتبک
العمائر بالنخل وقصب السکر وغیرهما قال ومنها ابو علی الجبائی وکانت ولادته فی سنة
خمس وثلاثین ومائتین وتوفی فی شعبان سنة ثلثمائة رحمه اللہ تعالی +

محی البدع واظهر السنة رأه بعضهم فی النوم فقال له ما فعل الله بك قال غفر لی بقلیل من السنة احییته وروی ایضا کانه بین یدی الله تعالی فقیل له ما تصنع ههنا قال انتظر محمد ابنی اخاصمه الی الله الحکیم الکریم العظیم وکان المتوکل قد امر فی سنة ست وثلاثین ومائتین بهدم قبر الحسین رضی الله تعالی عنه وهدم ما حوله من الدور وان یعمل مزارع ویحرث ومنع الناس عن زیارته وبقی صحراء وکان معروفا بالنصب فتالم المسلمون لذلك وکتب اهل بغداد شتمه علی الحیطان وهجاه الشعراء دعبل وغیره وفی ذلك یقول یعقوب بن السکیت وقیل هی للبسامی ؎

تالله ان کانت امیة قد اتت	قتل ابن بنت نبیها مظلوما
فلقد اتاه بنو ابیه بمثله	هذا لعمرك قبره مهدوما
اسفوا علی ان لا یکونوا شارکوا	فی قتله فتتبعوه رمیما

ترجمہ قسطلانی رضی اللہ عنہ

شہاب الدین احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن الحسین القسطلانی المصری الشافعی ولادت انکی ۸۵۱ھ ہجری بارہوین ذی قعدہ کو مصر مین ہوئی ابتدای نشو ونما مین مشغول بعلم قراءت ہوئی ساتون قرائتین یاد کرلین بعد کو اور فنون مین مشغول ہوئے صحیح بخاری کو پانچ مجلس مین احمد بن عبد القادر سادی پر پڑہا جامع عمری مین درس و وعظ کا شغل رکہتے تہے ایک عالم انکا وعظ سننے کو جمع ہوتا تہا اس باب مین اپنے وقت کے بے نظیر تہے انکی بات پر اثر ہوتی تہی بعد مدت دراز کے تصنیف کا شوق ہوا تصانیف مقبولہ انسے یادگار رہین بزرگتر انکی تصانیف کی شرح بخاری شریف کی ہے دوسری مواہب لدنیہ کہ اپنے باب مین بے عدیل ہے انکے سوا سات کتابین اور اتحاف مین ذکر کی ہین شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کو انسے شکایت تہی کہتے تہے کہ انہون نے میری کتابون سے مواہب لدنیہ مین مدد لی بدون اعلام اس امر کے کہ میری کتابون سے نقل کرتے ہین یہ بات ایک نوع کی خیانت ہے

فقال لها وكيلها يلزمك نفقة كثيرة فقالت اعملها ولو كانت ضربة فاس بدينار وانه
كان لها مأته جارية يحفظن القرآن ولكل واحدة ورد عشر القرآن وكان يسمع فى قصرها
كدوى النحل من قراءة القرآن وان اسمها امة العزيز ولقبها جدها ابو جعفر المنصور
زبيدة لبضاضتها ونضارتها قال الطبرى فى تاريخها عرس بها هارون الرشيد فى
سنة خمس وستين ومأته وكانت وفاتها سنة ست عشرة ومائتين فى جمادى
الاولى ببغداد رحمها الله تعالى وتوفى ابوها جعفر بن المنصور فى سنة ست
وثمانين ومأته رحمه الله تعالى انتهى من ابن خلكان رحمه الله تعالى قال الامام اليافعى
رضى الله عنه فى مرآة الجنان وهذه العين المذكورة التى اجرتها آثارها باقية
مشتملة على عمارة عظيمة مما يتنزه برؤيتها على يمين الذاهب الى منى من مكة
ذات بنيان محكم فى الجبال تقصر العبارة عن وصف حسنه وينزل الماء منه الى
مصنع تحت الارض عميق ذى درج كثيرة جدا لا يوصل الى قراره الا بهبوط كثير
كالبئر يسمونه المظلمة يفزع بعض الناس اذا نزل فيه وحده نهارا فضلا عن
الليل انتهى

ترجمهٔ متوكل رحمه الله تعالى

جعفر بن محمد المتوكل على الله بن المعتصم بن الرشيد بويع له بالخلافة بعد
موت اخيه الواثق وذلك فى ذى الحجة سنة اثنتين وثلاثين ومائتين وقتل
سنة سبع واربعين ومأتين وكان اسمر مليح العينين نحيف الجسم خفيف
العارضين ولما استخلف اظهر السنة وتكلم بها فى مجلسه وكتب الى الآفاق
برفع المحنة واظهار السنة وبسط اهلها ونصرهم وقال ابراهيم بن محمد
التيمى قاضى البصرة الخلفاء ثلاثة ابوبكر الصديق رضى الله تعالى عنه قاتل
اهل الردة حتى استجابوا وعمر بن عبد العزيز رد مظالم بنى امية والمتوكل

فی الفقہ انکی ولادت ۶۲۶ھ ہجری مین ہوئی اور اول ربیع الاول ۶۸۳ھ کو اسکندریہ مین وفات پائی
رحمہ اللہ تعالی کذا فی الاتحاف

۱۸۰

ترجمہ ابو الفضل عراقی رحمہ اللہ تعالی

ابو الفضل زین الدین الحافظ الامام الکبیر عبد الرحیم بن الحسین بن عبد الرحمن العراقی حافظ العصر ولادت انکی
منشاۃ المہرانی مین مابین مصر و قاہرہ کے ماہ جمادی الاولی ۷۲۵ھ ہجری مین ہوئی انہون نے فن حدیث
شریف کا اعتناء و اہتمام کیا اوسمین بارع و فائق ہوئے اور یہانتک متقدم ہوئے کہ معرفت علوم مین
اونکے عصر کے شیوخ اونپر ثنا کرتے تھے جیسے سبکی و علائی و ابن کثیر وغیرہم اسنوی نے اسکے مہمات مین
نقل کیا اور بحافظ العصر انکا وصف کیا اسی طرح ابن سید الناس نے انکے ترجمہ مین انکی بہت کچھ
تعریف توصیف کی ہے فن حدیث مین انکی مؤلفات بدیعہ ہین جیسے الفیہ کہ مشہور آفاق ہے اور اوسکی
شرح اور نظم اقتراح اور تخریج احادیث احیاء العلوم اور تکملہ شرح ترمذی لابن سید الناس ۷۹۳ھ مین
املا شروع کیا حق تعالی نے انکے سبب سے سنت املا کو بعد اسکے کہ پرانی پڑگئی تھی از سر نو زندہ
کیا پس انہون نے چارسو مجلس سے زیادہ املا کیا تھا صالح متواضع تنگ معیشت تھے آٹھوین شعبان
۸۰۶ھ مین انتقال فرمایا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے انکے مرثیہ مین ایک قصیدہ طولانی لکھا ہے اتحاف مین اونکے
اشعار کو نقل فرمایا ہے رحمہ اللہ تعالی

۱۸۱

ترجمہ علی قاری رحمہ اللہ تعالی

نور الدین علی بن محمد سلطان القاہری الہروی الفقیہ الحنفی سید محمد بن ابی بکر الباعلوی نے انکا ترجمہ
عقد الجواہر والدرر مین یون لکھا ہے کہ علی قاری جامع علوم عقلیہ و نقلیہ و متضلع تھے سنت نبویہ سے
جماہیر اعلام و مشاہیر اولی الحفظ والافہام سے ایک شخص تھے ہرات مین پیدا ہوئے اور طرف مکہ معظمہ
کے رحلت کی خاتمۃ المحققین احمد بن حجر ہیتمی مکی سے اخذ کیا چند فنون مین صاحب تصانیف کثیرہ ہین منجملہ
اونکے یہ کتب ہین شرح المشکوٰۃ شرح الشمائل شرح الوتریہ والجزریہ شرح علی شرح النخبہ اصول حدیث مین
شرح شفا و شاطبیہ اور قاموس کی تلخیص کی اور اوسکا نام ناموس رکھا الاثمار الجنیہ فی اسماء الحنفیہ شرح

نقل ہین اور ایک شمہ کتمان حق کا بہی ہے جب یہ شکایت شائع ہوئی تو شیخ الاسلام زین الدین زکریا کے حضور ہین محاکمہ ہوا سیوطی نے قسطلانی کو بہت جگہہ الزام دیا منجملہ اونکے یہ کہا کہ انہون نے مواہب مین چند جگہہ بیہقی سے نقل کیا ہے مؤلفات بیہقی سے اِنکے پاس کتنی مؤلف ہین یہ پتا بتائین کہ اون مؤلفات سے کون مؤلف مین دیکہکر انہون نے نقل کیا ہے قسطلانی تعیین موضع نقل مین عاجز ہوئے سیوطی بولے کہ یہ نقلین میری کتابون سے کی ہین اور مینے بیہقی سے کی ہین پس واجب تہا کہ یون کہتے کہ نقل السیوطی عن البیہقی کذا و کذا تاکہ میرے استفادہ کا حق بہی بجا لاتے اور تصحیح نقل کے عہدے سے بہی فارغ الذمہ ہو جاتے قسطلانی ملزم ہوکے مجلس سے اوٹہ گئے ہمیشہ دل مین رکہتے تہے کہ شیخ جلال الدین سیوطی کے دل سے اِس کدورت کو دور کرین یہ بات اونکو میسر نہین ہوئی تہی ایک دن باین قصد شہر مصر سے روضہ تک کہ دور دراز مسافت ہے پیادہ گئے اور سیوطی کے دروازے پر کہڑے ہوکر دستک دی شیخ نے پوچہا تو کون ہے کہا مین ہون احمد کہ برہنہ پا و برہنہ سر تمہارے دروازے پر کہڑا ہون تاکہ تم مجہسے دل کی کدورت دور کرو اور راضی ہو جاؤ شیخ نے گہر کے اندر سے جواب دیا کہ مینے دل کی کدورت دور کی لیکن نہ دروازہ کہولا نہ ملاقات کی وفات قسطلانی کی شب جمعہ ساتوین محرم سنہ ۹۲۳ ہجری کو قاہرۂ مصر مین ہوئی بعد نماز جمعہ کے جامع ازہر مین اونپر نماز پڑہی مدرسۂ عینیہ مین جو کہ اونکے پڑوس مین تہا دفن کر دیا کذا فی البستان اِس حکایت کو شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ بہی زاد المتقین مین باختصار لائے ہین کذا فی الاتحاف *

ترجمۂ ابن المنیر رحمہ اللہ تعالی

العلامہ ناصر الدین ابو العباس احمد بن محمد بن منصور الجذامی الاسکندرانی یہ ایک امام ہین ائمۂ متبحرین علوم تفسیر و فقہ و اصول و نظر عربیت و بلاغت و انساب سے انہون نے ایک جماعت سے اخذ کیا ہے منجملہ اونکے ابن الحاجب ہین شیخ عز الدین بن عبد السلام رحمہ اللہ نے فرمایا ہے الدیار المصریہ تفتخر برجلین فی طرفیہا ابن دقیق العید بقوص و ابن المنیر بالاسکندریۃ منجملہ انکی تصانیف کے یہ کتب ہین تفسیر قرآن انتصاف من الکشاف اسرار الاسرار مناسبات تراجم البخاری مختصر التہذیب

کشف الظنون نے اونکا تفصیلاً ذکر کیا ہے تاریخ اتمام کتاب مذکور شب چہارشنبہ سترہوین تاریخ ماہ شعبان ۹۸۰ سنہ ہجری ہے

ترجمۂ مولانا الشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی رضی اللہ عنہٗ

ابو المجد الشیخ عبد الحق بن سیف الدین بن سعد اللہ الترک الدہلوی البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ خود حضرت نے اپنا حال خاتمۂ اخبار الاخیار مین یون تحریر فرمایا ہے کہ مین چارسالہ تہا کہ میرے والد نے اس گروہ کی باتین اس حقیر کے کام جان مین ڈال کر تربیت باطنی کو شفقت ظاہری کا ضمیمہ کیا اونمین سے بعض باتین باخصوصیات وقت اب تک خزینۂ خیال مین رہی ہین خالی غرابت سے نہین ہین اور اونسے غریب تر بات یہ ہے کہ فقیر کو اپنے دودہ چہڑانے کی حالت کہ مدت عمر دو یا اڑہائی سال کی ہوگی ایسی دل مین ہے کہ گویا کل کی حکایت ہے وہ قرآن مجید سے سبق درسبق لکھتے اور مین پڑہتا تہا اسی قدر سیکہکر دو تین ماہ مین قرآن شریف تمام کرلیا اور بمقدار ایک ماہ مین قدرت کتابت کی اور سلیقہ انشا کا پیدا ہوگیا نظم و اشعار کی کتابون سے شاید چند جز بوستان و گلستان و دیوان حافظ سے تعلیم کئے ہون بعد ختم قرآن شریف کے میزان صرف یاد کرائی مصباح و کافیہ تک خود تعلیم فرمائی اور لُبّ وارشاد سے مینے شاید ایک جزو طے کیا تہا بارہ برس کا تہا کہ مین شرح شمسیہ و شرح عقائد پڑہتا تہا پندرہ برس کی عمر مین مختصر و مطول پڑہ لیا بعد اسکے قرآن شریف کے حفظ کی بہی مجہے توفیق ہوئی اور اسی قیاس پر سائر کتب پر مینے عبور کرلیا سات آٹہہ برس کی مدت تک بعض دانشمندان ماوراء النہر کے درس کا ملازم رہا وہ کہتے تہے کہ ہم تجہسے مستفید ہین ہماری تجہپر کوئی منت نہین ہے لڑکاپن سے مین نہین جانتا ہون کہ کہیل کیا چیز ہے نیند کیا ہے آرام کیا ہے آسایش کیا ہے ہرگز شوق کسب علم مین کہانا وقت پر نہین کہایا اور نیند محل مین نہین کی سردی گرمی مین مدرسہ دہلی کی طرف کہ دو میل دور ہے جاتا تہا اور سایۂ چراغ مین جز کہینچتا تہا اور باوجود احاطۂ اوقات کے مطالعہ و بحث مین جو کچہہ شروح و حواشی سے نظر مین آتا تہا اوسکا لکہکر مقید کرلینا ضروریات وقت سے تہا چند بار پگڑی اور سر کے بال اونمین چراغ سے آگ لگ گئی اور اوسکی حرارت حجرۂ دماغ مین پہونچنے تک مجہکو خبر نہین اور باوجود اسکے کثرت صلوٰۃ و اوراد وشب خیزی و مناجات مین بہی بزمانہ طفولیت

ثلاثیات البخاری نزہۃ الخاطر فی ترجمۃ الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ ملیکن بسبب اعتراض کرنیکے ائمہ پر خصوصًا
امام شافعی اور اونکے اصحاب پر ممتحن ہوئے اور امام مالک رحمہ اللہ پر مسئلہ ارسال یدین فی الصلوٰۃ مین
اعتراض کیا اور اس باب مین ایک رسالہ لکھا پس شیخ محمد مکین نے اوسکا جواب دیا اور اونکے اعتراضات
کو اونہین پر رد کردیے ولہذا تجد مؤلفاتہ لیس علیہا نور العلم ومن ثم نہی عن مطالعتہا کثیر من العلماء
والاولیاء وتوفی فی سنۃ اربع عشرۃ والف انتہی کلامہ جناب توفیق دام مجدہ نے اتحاف النبلاء مین فرمایا
ہے کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے ان رسالون کا جواب الجواب دیا ہے اور انکی تصانیف سے قریب چالیس
رسالون کے اونکے خط خاص کے فقہ وحدیث مین میرے پاس ہین شرح فقہ اکبر اور حزب اعظم انکے
اشہر مؤلفات سے ہین انکی ساری تالیف مقبول اور اہل علم مین متداول ہے پس اونپر نور علم نہونے کے
کیا معنی ہین بلکہ فقہای حنفیہ مین کم کوئی شخص ان جیسا منصف مزاج محقق طبع اس دور مین ہوا ہو اونہا
تحریر عبارت عربی مین انکا ایک طور خاص اور ایک طرز مخصوص ہے کہ جز کے جز ایک وضع کے مسجع ومقفی
لکھتے ہین اور تحقیق فقہ وحدیث اور دریافت علوم کلام ومعقول مین ید طولی رکھتے ہین انکی ہر
کتاب سے رتبہ تحقیق نمایان ہے اور دستگاہ انکی اوس علم مین عیان ہے انکا اعتراض ارسال
مالک رحمہ اللہ پر اور اصحاب امام شافعی رحمہ اللہ پر بعض مسائل مین کچہہ براہ عصبیت وہوا نہین ہے
بلکہ اسلئے ہے کہ ادلہ اوسکے خلاف پر واضح ہین اس قسم کا اختلاف جمیع اصناف علماء مین قدیمًا
وحدیثًا موجود ہے کچہہ مخصوص اونکے ساتہہ نہین ہے زاد المتقین مین بذکر شیخ علی متقی رحمہ اللہ
تعالی لکہا ہے کہ مردی بود از اہل عجم خوش خط او را ملا علی قاری گویند بملاحظہ فضیلت واہلیت و
افلاس او تفسیر جلالین بدوازدہ جدید خریدند وہنوز میگفتند کہ عجائب مشقت کشیدہ ست نیزیادہ
می توان گرفت وتفسیر مذکور بخط اہل مکہ بیک جدید ہم میرسد انتہی کذا فی الاتحاف ✦

صاحب طریقہ محمدیہ رحمہ اللہ تعالی

محمد بن پیر علی المعروف ببرکلی المتوفی سنہ ۹۸۱ ہجری یہ کتاب مفید ومعتبر ہے اول اوسکا یہ ہے
الحمد للہ الذی جعلنا امۃ وسطا خیر الامم الخ علماء نے اسکی بہت سی شرحین لکھی ہین صاحب

واقع ہے آپ کی اشہر مؤلفات سے لمعات شرح مشکوٰۃ عربی مین اور اشعۃ اللمعات فارسی مین اور شرح سفر السعادت اور اخبار الاخیار و مدارج النبوت و ماثبت بالسنہ و چہل رسالہ و جذب القلوب الی غیر ذلک ہین آپ کی اطلاع اور عبور کتب فقہ حنفیہ پر اتنا ہے کہ اوسکا بیان نہین کرسکتے ہین جناب توفیق دام مجدہ فرماتے ہین کہ مین مرقد شریف کی زیارت سے مکرر فیضیاب ہوا ہون ایک عجیب کشش و دلبستگی غریب اوس مقام مین پائی آپ کی تالیفات بلاد ہند مین قبول و شہرت تام رکھتی ہین اور سب کے سب نافع و مفید ہین شعر کی طرف بہی میل خاطر رکہتے اور حقی تخلص فرماتے تہے منجملہ آپ کے اشعار یہ شعر ہین

حقی کجا و صحبت کس کز خیال دوست	دارد بخود چو مردم دیوانہ عالمے
حقی بیان شوق بپایان نمی رسد	کوتاہ ساز قصۂ دور و دراز را

آپ کا ایک قصیدہ ہے نعت نبوی مین قریب ساٹہہ بیت کے کہ مدینے مین پہونچنے کے بعد بارگاہ عالی جاہ عالم پناہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری مین پڑہا گیا ہے اول اوسکا یہ ہے

بیا ای دل دمی از ہستی خود ترک دعوی کن	میفگن چشم بر صورت نظر در عین معنی کن

جناب توفیق دام مجدہ کو آپ کے الفاظ و عبارت کے ساتہہ عجیب فریفتگی ہے اور ایک غریب تعلق روحانی ہے اسی لئے اپنی تالیف مین کئی جگہہ آپ کا ترجمہ تحریر فرمایا ہے اور بہت کچہہ مدح و ثنا کی ہے حقیقت مین حضرت شیخ رحمہ اللہ ایسے ہی بابرکت شخص ہین کہ مسلمان کو انسے محبت رکھنی چاہئے انکی محبت رکہنا للہ فی اللہ ہے اس قسم کی محبت عالم آخرت مین نافع ہوگی اور اجر عظیم کا ثمرہ دیگی ای اللہ تو ہمکو اپنے اور اپنے دوستون کی محبت عطا فرما اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین اور جو لوگ تیرے دوستون سے براہ عصبیت و ہوای نفس و خود پرستی بغض رکہتے ہین اونکو ہدایت کر اور اونکے قلب سے حجاب ہوا کو دور کردے اور صراط مستقیم پر لگادے تو ہر شئی کرسکتا ہے آمین

ترجمۂ صاحب مجمع البحار رضی اللہ عنہ

محمد بن طاہر الفتنی مؤلف مجمع البحار فی غریب الحدیث خادم حدیث نبوی و ناصر سنن مصطفوی ہین بلدہ نہر والہ مین سنہ ۹۱۴ ہجری کو پیدا ہوئے علوم و فنون کی تحصیل و تکمیل اپنے عصر کے علماء و فضلا رسی کی

ایسا جد و اجتہاد وجود مین آتا تہا کہ لوگ حیران ہوتے تہے ابتک تعلیم وافادہ معاذ اللہ بلکہ تعلم واستفادہ
مین لبسر کرتا ہون حضور وجمعیت میری سو قوف اختلاط خلق کی نہین رہی ہے ذکر زید وعمر و سے بہی
کہ تراکیب نحو مین مذکور ہوتے ہین ملال مین ہون اور بحکم وصیت پدر کہ میگفت ہان تاملای خشک
وناہموار نباشی ہمیشہ عشق ومحبت کا دم مارتا ہون چارہ گر بیچارگان نے مجھکو اپنی طرف بلایا اور
اپنے گہر کی طرف کہینچا جو کچھ کہ انعام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مینے لبشارت پائی ہے اوسکا
اشارہ نہین کر سکتا ہون طریقت مین مرید سید موسی کا اولاد شیخ جیلانی سے طریقہ علیہ قادریہ مین
ہون انتہی ملخصاً آپ کی لوح سنگ مزار پر چند سطرین لکہی ہوئی ہین کہ وہ آپکے احوال کی محصل
ہین یہان ماثر الکرام تاریخ بلگرام سے نقل کیا جاتا ہے ابو المجد عبد الحق نے مبادی شعور سے طاعت
حق وطلب علم کے واسطے کمر باندہی نزدیک باوان بلوغ اکثر علوم دین حاصل کر لئے بائیس برس
کی عمر مین اون سب سے فارغ ہوگئے اور کلام مجید حفظ کر لیا مسند افادہ پر جلوس فرمایا عنفوان جوانی
ہی مین جاذبہ الٰہی آپہونچا یکبارگی یار و دیار سے دل اوکہیڑ کر حرمین شریفین کی طرف متوجہ ہوئے
ایک مدت مدید اون مقامات شریفہ مین اقامت گزین رہے اقطاب زمان اور اولیای کبار کی
صحبت مین رہکر ودائع ارجمند اور رخصت ارشاد طالبون کے ساتہہ اختصاص پایا علاوہ اسکے
فن حدیث شریف کی تکمیل کر کے بہت سے برکات لیکر وطن مالوف کی طرف مراجعت فرمائی باون سال
بجمعیت ظاہر و باطن جمکر اولاد اور طالبون کی تکمیل بجالائے اور نشر علوم خصوصاً علم شریف حدیث
مین اوس طور پر مشغول رہے کہ دیار عجم مین متقدمین ومتاخرین علماء سے کسی کو میسر نہوا فنون علمیہ
خاصتہً فن حدیث شریف مین ایسی معتبر کتابین تصنیف کین کہ علماء زمان اونکے ساتہہ اعتناء کر کے اپنا
دستور العمل رکہتے ہین اور خواص وعوام اہل دانش جان سے اونکی خریداری کرتے ہین انکی تصانیف
چہوٹی بڑی سو مجلد کو اور بحسب شمار ابیات پانصد ہزار کو پہونچتے ہین ماہ محرم ۹۵۸ھ ہجری مین آپ کی
ولادت ہوئی اور ۱۰۵۲ھ ہجری کو بتمام آگہی وکشادہ پیشانی عالم قدس کو تشریف لیگئے تاریخ ولادت
شیخ اولیا اور تاریخ رحلت کے فخر العالم ہے انتہی کلامہ آپ کا مقبرہ شریف دہلی مین کنارہ حوض شمسی پر

لاش کو مالوہ سے پٹن مین لاکر اونکے اسلاف کے مقابر مین دفن کردیا کذا فی مآثر الکرام تاریخ بلگرام للسید آزاد رحمہ اللہ تعالی وغیرہ اور حاجی رفیع الدین خان مرادآبادی مؤلف قصر الآمال نے حالات الحرمین مین لکھا ہے کہ جس وقت اکبر بادشاہ پٹن مین واسطے ملاقات شیخ محمد طاہر کے کہ اوسوقت مین علوم ظاہر و باطن مین منجملہ اکابر عہد کے تھے آیا تو کہا کہ آپ کوئی خدمت فرماؤ شیخ نے فرمایا کہ میری آرزو یہ ہے کہ میرے لڑکون مین سے اگر کوئی تمہارے پاس یا تمہارے لڑکون کے پاس آوے تو اوسکو اپنی طرف راہ مت دو اور نکال دو اور بعد ذرا توقف کے فرمایا کہ میرا یہ کہنا فائدہ نہین رکھتا ہے وہ آئین گے اور تم اون کو راہ دو گے آخر کو انکے پوتون مین سے ایک نزدیک عالمگیر بادشاہ کے آیا اور ملقب بشیخ الاسلام ہو اور جاہ عظیم پائی انتہی میر آزاد رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ایک شخص انکے احفاد مین سے شیخ عبد القادر بن شیخ ابوبکر مکہ معظمہ کے مفتی تھے علم و فضل و فصاحت و بلاغت خصوصًا فقاہت مین ممتاز عصر تھے سالہا افتای حرم محترم کی مسند پر سربلند رہے انکی تالیفات سے ایک فتاوی ہے چار مجلد مین اور نسخہ منشآت ۱۱۳۸ھ ہجری مین انتقال کیا شیخ عبد اللہ طرفۂ انصاری مکی شافعی انکے اوستاد تھے شاگرد کی مدح مین ایک قصیدہ نظم کیا اوسمین شیخ محمد طاہر انکے دادا کا نسب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف پہونچا کر کہتے ہین ؎

قد کان جد ابیک بل ضریحہ		من اوحد العلماء والفضلاء	
اعنی محمد طاہر من منجے		الصدیق حقیقۃ بغیر مراء	

لیکن محمد طاہر باتفاق جمہور قوم بوہرہ سے ہین اور کلام شیخ عبد الحق رحمہ اللہ تعالی کا اخبار الاخیار مین بھی تصریح کرتا ہے بعض کہتے ہین کہ صدیقی باعتبار نسب کے مان کی طرف سے تھے بعض نے یون کہا کہ جہت اعتقاد سے تھے چونکہ شیعہ خود کو حیدری کہتے ہین اونہون نے اپنے آپ کو صدیقی کہا انتہی کلامہ جناب توفیق اتحاف النبلاء مین فرماتے ہین کہ قول ثانی ارجح معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ نسب مان سے نہین ہوتا ہے بلکہ باپ سے ہوتا ہے خصوصًا شیخ محمد طاہر جیسے عالم محقق سے اوسکا اعتبار کرنا بہت بعید ہے لیکن طرفہ کا بیت مذکور مین حقیقۃ بغیر مراء ناظر ہے صحت مین اونکی صدیقیت کی قطع نظر اس سے کہ مان کے

جیسے استاذ الزمان ملا مہتہ و مولانا شیخ ناگوری و شیخ برہان الدین سمہودی و مولانا یداللہ سوہی بعدہ حرمین شریفین کا سفر کیا وہان کے دیار کرامت آثار کے علماء و مشائخ سے استفادہ و استفاضہ فرمایا جیسے شیخ ابو عبداللہ زبیدی و سید عبداللہ عدنی و شیخ عبیداللہ حضرمی و شیخ جار اللہ مکی و شیخ ابن حجر مکی صاحب صواعق محرقہ و شیخ علی مدنی و شیخ برخوردار سندی و شیخ ابو الحسن البکری المکی خصوصاً حاشیۂ محفل فیض منزل شیخ اجل علی بن حسام الدین متقی سے بہت سے فیض حاصل کئے اور فائز بسعادت ارادت ہوئے پہر وطن اصلی کی طرف مراجعت فرمائی اور ہنگامۂ افادۂ علوم و اعلاء کلمۃ الحق کا گرم کیا اور تصانیف نفیسۂ بدیعہ مین مشغول ہوئے منجملہ اونکی کتاب مجمع البحار ہے کہ اوس سے شیخ علی متقی رحمہ اللہ اپنے شیخ کی خدمت کا توسل کیا اور اوسکے دیباچہ مین ثنای بلیغ اونکی کی ہمیشہ حسب وصیت شیخ خود واسطے امداد نسخہ نویسان علوم کے سیاہی حل کیا کرتے تہے یہانتک کہ وقت درس کے بہی اوسکے حل کرنے مین مشغول رہتے تہے تاکہ ہاتہہ بہی کام مین رہے انہون نے بواہیر مہدویہ کی شکست مین کہ انکے ہم قوم تہے اور اقتدا سید محمد جونپوری مدعی مہدویت کا کرتے تہے مثل اپنے اوستاذ کے کمر باندہی اور عہد کیا کہ جب تک اونکی پیشانی سے بدعت کا داغ نہ دہو ڈالین تب تک سر پر پگڑی نہ باندہین جسوقت اکبر بادشاہ نے ۹۰۸ سنہ ہجری مین گجرات کو مسخر کیا تو پٹن مین شیخ سے ملاقات ہوئی بادشاہ نے اپنے ہاتہہ سے شیخ کے سر پر دستار باندہی اور کہا کہ باعث ترک دستار کا ہمارے کان مین پہونچا دین متین کی نصرت تمہارے ارادے کی موافق میرے ذمۂ معدلت پر لازم ہے اوسی سال حکومت گجرات کے خان اعظم میرزا عزیز کوکہ کے سپرد ہوئی اوس کی اعانت سے اکثر رسوم بدعت کے منہدم ہوگئے لیکن عنقریب صوبۂ گجرات عبدالرحیم خانخانان پر قرار پایا اوسکی حمایت سے پہر طائفۂ مہدویہ کمین سے کود پڑے شیخ نے سر سے پگڑی اوتار ڈالی اور آگرہ کا ارادہ کیا کہ اس ماجرے کو اکبر بادشاہ کے کان تک پہونچائین اور کوئی تدارک عمل مین لائین شیخ وجیہ الدین علوی نے ہر چند بطریق کنایہ منع کیا اور فرمایا کہ عالم مظہر اسمای جلالی و جمالی ہے ہر اسم کے آثار و احکام کا حفظ کرنا صراط مستقیم ہے یہ بات کچہہ سود مند نہ ہوئی کوچ کر دیا ایک جماعت مخالفون کی پیچہے لگی مابین اوجین و سارنگپور کے شیخ کو شہید کر ڈالا یہ حادثہ ۹۸۶ سنہ ہجری کو واقع ہوا شیخ کے

اور متصف بفضائل دینیہ ہین انکے رسوم و عادات بسبب تاکید علما و اکابر دین کے کہ اس قوم مین گذرے ہین اکثر موافق سنت کے ہین شیخ محمد طاہر مذکور بہی انہین سے تہے زمان سابق مین ہر دو فریق باہم مختلط رہتے تہے کسی طرحکا امتیاز اونکے درمیان مین نہ تہا شیخ محمد طاہر پٹن مین اور سید جعفر احمد آباد مین دو عالم بزرگ تہے باشارۂ نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام دونون فریق کو ایک دوسری سے جُدا کر دیا اور اس باب مین سعی بلیغ صرف فرمائی یہانتک کہ دونون فریق ایک دوسرے سے جدا ہوگئے بعد اسکے اختلاط باہمی کا امکان نرہا چہوٹی جماعت صوبۂ گجرات سے نکلکر صوبۂ مالوہ مین متفرق ہوگئی عجائب حکایت سے کہ اس قوم کے حال لکہنے پر باعث ہوئے یہ حکایت ہے کہ بزبانی مولوی ولی اللہ سنا گیا اور بعد اوسکے محمد بن جمال الدین نام اس قوم کے شخص سے بہی کہ سفر دریا مین شریک جہاز کا تہا تصدیق اوسکی سُنی گئی کہ بزمانہ شیخ محمد طاہر رحمہ اللہ تعالی پٹن مین ایک درویش بسا فروار دہوا و ہانکے بعض ساکنین سے اوسکے ساتہہ بدسلوکی ظہور مین آئی اوس درویش نے بد دعا کی اور کہا خداوندا اس قوم کی روزی سفر مین مقدر کر جس وقت یہ خبر شیخ محمد طاہر کو پہونچی اور جان لیا کہ اوسکی دعا محل اجابت مین پہونچ گئی تو اونہون نے دعا کی کہ خدایا تو انکی روزی سفر حرمین مین مقدر کر اوس دن سے ابتک اس قوم مین سنت مستمرہ ہے کہ جسطرح والدین بعد تولد پسر کے اوسکی شادی بیاہ ختنہ و نکاح کی تدبیر مین رہتے ہین اوسی طرح اپنے لڑکے کو حرمین بہیجنے کی اونکو فکر رہتی ہے جسوقت لڑکا بارہ تیرہ برس کا ہوگیا اوسکو پٹن سے مکہ مکرمہ کو بہیجدیا ہر سال چند آدمی انکے اطفال سے حرمین کو جاتے ہین اور وہان پہونچکر نزدیک بزرگان قوم کے رشتہ دار ہون یا اجنبی برسم خادمی کے رہتے ہین اور ہر قسم کی خدمت مثل خدمتگارون کے بجالاتے ہین اور اس زمانے مین زبان عربی اور فنون معاملات سے آشنا ہو جاتے ہین پہر اگر والد اوس لڑکے کا مرد کم مایہ ہے تو وہ آدمی جسکی خدمت لڑکا کرتا ہے جبکہ اوسمین آثار رشد کے معاینہ کرتا ہے تو ایک مقدار اپنے مال سے اوسکو قرض دیتا ہے کہ وہ اوسکا راس المال ہوجائے تاکہ وہ اوس سے تجارت کرے اور چند سال مین کہ وعدہ کرتا ہے قرض کو ادا کر دیتا ہے اور منافع کو اپنا راس المال کرلیتا ہے اور اگر اوسکا والد مالدار ہے تو بقدر استطاعت کے ایک مقدار روپیہ

جانب سے ہو یا باپ کی طرف سے واللہ اعلم ولیکن صحیح تر یہی ہے کہ بوہرہ تھے حالات الحرمین مین لکھا ہے کہ شیخ
محمد طاہر اونہین سے تھے یعنی بوہرہ سنی سے اور کہا کہ بوہرہ ایک قوم جم غفیر ہے اصل انکی صوبہ گجرات سے
اور سب کے سب سوداگر تجار و پیشہ ور و اہل حرفہ ہین اور غالبًا انکی شہرت ساتھہ اس لقب کے بسبب اشتغال تجارت
کے ہے کہ ہندی مین بیوپار کہتے ہین یہ دو فرقے ہین ایک شیعہ اسمعیلیہ کہ اسمعیل بن امام جعفر صادق
علیہ السلام کو امام جانتے ہین اور باقی ائمہ کے منکر ہین اور تقیہ و اخفاء عقیدے اپنے مین نہایت مبالغہ
رکھتے ہین اور انکو جماعت خُرد کہتے ہین تمام مُلک مالوہ اوجین و سرونج وغیرہ انسے ہے اور فضائح و
شنائع مذہب و رسوم و عادات انکے بہت ہین منجملہ ایک یہ ہے کہ ہر عصر مین انکا ایک امام ہوتا ہے اور
اب وہ اوجین مین ہے اور وہ کسب نہین کرتا ہے و مثل ملوک کے اونپر حکمرانی فرماتا ہے اور یہ مثل رعایا کے اوسکی اطاعت و فرمانبرداری
کرتے ہین کوئی دقیقہ اوسکے حکم سے تجاوز کا جائز نہین رکھتے ہین اور جب کوئی مرجاتا ہے تو وارث میت کا امام
یا نائب کے پاس کہ ہر شہر مین رہتا ہے جاتا ہے اور واسطے میت کے سفارش نامہ چاہتا ہے اور وہ لبقدر
حال کے ایک مقدار مال سے مقرر کرکے لیتا ہے چنانچہ ہزارون تک نوبت پہونچتی ہے اور لبقدر اوس
مال کے ایک مکان بہشت کا اوسکے ہاتھہ فروخت کرتا ہے اور جبریل علیہ السلام کی طرف باین مضمون
خط لکھدیتا ہے کہ یا جبریل فلان المیت من اتباعی رجل صالح فادخلہ فی الجنۃ الفردوس او العدن فی
فلان القصر او تحت ظل الرمان او التفاح اسی طرح منکر نکیر کو بھی رقعہ لکھدیتا ہے کہ اوسکی کفن مین رکھتے
ہین الی غیر ذلک من الهفوات والهذیانات عہد احمد شاہ عالمگیر ثانی مین بلدہ سورت کا علی نواز خان ایک
حاکم تھا ایک برس امام بوہرون کا اوجین سے سورت مین آیا علی نواز خان نے اوسکو اپنے پاس بلاکر
کہا کہ ہم اور تم سب بنی آدم ہین اور بہشت میراث آدم کی ہمکو اور تمکو سب کو پہونچی حالانکہ تمنے بہشت
کو لوگون کے ہاتھہ بیچڈالا اور ہمارا حصہ بزعم خود تصرف مین لائے چاہیئے کہ ہمکو کچھہ دو تاکہ دروازہ بہشت
پر ایک مکان مختصر ہم اپنے واسطے بنائین یہ کہا اور لبضرب و قید شدید ایک لاکھہ روپیہ لے لیا دوسری
قسم اہل سنت و جماعت ہین انکو بڑی جماعت کہتے ہین یہ لوگ پٹن و گجرات و احمد آباد مین ساکن ہین
اور انمین سے ایک جماعت کثیر بندر سورت و جدہ و حرمین شریفین مین تجارت و حرفہ کا شغل رکھتے ہین

یعنی شیخ محمد طاہر رضی اللہ عنہ اس قوم سے تھے اس لئے اونکے حال کی تحقیق اس جریدے مین بحکم الشئی بالشئی یذکر ضرور ہوئے والامالی وللبوہرہ ولنعم ماقیل ؎

امید بوی تو از نوبہار بود مرا	وگرنہ باگل وگلشن چہ کار بود مرا

وباللہ التوفیق کذا فی الاتحاف

۱۸۴

ترجمۂ سید محمد بن ابراہیم وزیر رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب عواصم وقواصم

سید محمد بن ابراہیم بن علی بن المرتضی بن مفضل بن المنصور یہ حفاظ کبار حدیث وعلماء مجتہدین یمانین سے تھے سخاوی نے انکے ترجمۂ نسب مین غلطی کی ہے جیسا کہ کتاب بدرطالع سے ظاہر ہوتا ہے قال الشوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ ھو الامام الکبیر المجتہد المطلق المعروف بابن الوزیر انکی ولادت ۷۷۵ھ ہجری مین ہوئی سخاوی نے کہا کہ تقریباً ۷۶۵ھ مین پیدا ہوئے یہ تقریب بعید ہے صواب اول ہی ہے جمیع علوم مین متبحر او راقران پر فائق ہوئے انکا شہرہ ہوا انکا ذکر دور دور پہونچا انکا علم اقطار واطراف مین سائر دائر ہوا صاحب مطالع البدور نے کہا ہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے انکا ترجمہ درر کامنہ مین لکھا ہے انتہیٰ اس قول کی کچھ اصل نہین ہے کیونکہ حافظ صاحب مرحوم نے انکا ترجمہ درر مین نہین لکھا ہے بلکہ انباء الغمر مین تحریر فرمایا ہے اور تقی بن فہد نے اپنے معجم مین انکا ترجمہ رقم کیا ہے انہون نے زیدیہ کی رد مین عواصم وقواصم لکھے اور اوسکا اختصار روض باسم کیا ان کا ترجمہ تاج مکلل مین خوب لکھا ہے

۱۸۵

فصل شیخ ابو علی دقاق رضی اللہ عنہ

یہ زبان وقت اور اپنے فن کے امام تھے ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ انکے داماد وشاگرد ہین کسی نے انسے نزول کا پوچھا تو ان دو بیتون سے جواب دیا ؎

خلیلی ھل ابصرتما او سمعتما	باکرم من رب تمشی الی عبد
اتی زائرا من غیر وعد وقال لی	اصونک من تعلیق قلبک بالوعد

حکایت ایک دن رئی مین پہونچے ایک شخص نے اونکو پہچانا اور کہا یہ ابو علی دقاق ہے بزرگ لوگ

ہمراہ لڑکے کے بھیجتا ہے اور وہ مال اوسکے مخدوم کے حوالے ہو جاتا ہے اور اوسکے منافع سے ثلث حق التعلیم مخدوم کا ہے باقی حق لڑکے کا اور خدمت مین مثل دوسرون کے مشغول رہتا ہے اور بعد اسکے کہ مدت دس سال بیس سال تیس سال مین جمعیت پیدا کرلی اور سرمایہ بہم پہونچا لیا گھر کو آتے ہین اور شادی بیاہ کرتے ہین پھر اگر چاہین تو ہندوستان مین دکان کرین چاہین عربستان مین چلے جائین اسلیے اس قوم مین کوئی ایک ایسا نہین ہے الا من شاء اللہ تعالی کہ اوسنے مگر رحج نہ کیا ہو اور زبان عربی نہ جانتا ہو ایک اور رسم کہ اس قوم مین معمول وجاری ہے یہ ہے کہ ہر چند روز مین جیسے ہفتہ یا عشرہ ضیافت تمام قوم کی حاضر ہون کہین ہون کیجاتی ہے اور عمدہ کھانا پکا کر ایک جگہہ کھاتے ہین اگر دعوت شہر مین قرار پاتی ہے تو ہر محلہ مین مہمانخانہ جدا ہے اور اگر باہر شہر کے باغ یا مزار کسی بزرگ مین قرار پاتی ہے تو خیمہ وغیرہ مایحتاج مہمان خانہ سے وہان جاتا ہے اور سرانجام اسکا ایک شخص کے حوالے ہوتا ہے اور جو کچھ صرف ضیافت و ماہوار خدام و قیمت خرید خیمہ و فرش و دیگر لوازم مہمانخانہ کا سال بھر مین ہوتا ہے سب کے سب ابرادا کرتے ہین اور ہر شادی مین کہ برادری مین ہوتی ہے اور وقت واپس آنیکے سفر عرب سے شکرانہ دوستون کا کہ اس دیار کے عرف مین اوسکو شادخوردی کہتے ہین جسقدر کہ معین ہے ضیافت خانہ مین پہونچاتا ہے اس سبب سے رابطۂ الفت و محبت و موانست آپس مین مؤکد و مستحکم رہتا ہے جزئیات اس رسم کے بہت ہین اور سب محمود و مستحسن اور اوس طور پر قرار دیے ہین کہ نہ کسی پر دشوار ہے اور نہ منت و احسان ایک کا دوسرے پر یہ رسم چھوٹی جماعت کے لوگون مین بھی معہود ہے لیکن انہون نے امام یا نائب امام کا عہدہ کر دیا ہے کہ وہ ضیافت کرتا ہے اور وجہ صرف اوسکی تحصیل فرماتا ہے انتہی کلام حالات الحرمین آخبار الاخیار مین بذیل ترجمۂ میان غیاث ساکن بروچ صوبۂ گجرات کہ ایک شخص صلحای وقت سے تھے یون لکھا ہے کہ شیخ عبدالوہاب خلیفۂ شیخ علی متقی رحمہ اللہ تعالی فرماتے تھے کہ مینے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا پوچھا یارسول اللہ من افضل الناس فی ہذا الزمان یعنی اس وقت مین افضل کون ہے فرمایا افضل الناس میان غیاث ثم شیخک ثم محمد طاہر انتہے بلفظہ ذکر بوہرہ کا بیان مقصود نہ تھا لیکن چونکہ حضرت الیشان

مخیر کیا ہے درمیان قرب وبعد کے مینے بعد کو اختیار کیا اسلئے کہ مینے طاقت قرب کی ہنین رکھی کہا کہ
دشمنی فقراکی بعض کے ساتھہ بعض کی غیرت الہی سے ہے کہ آپس مین آرام نہ پکڑین فرمایا جس کسی نے
یہ گمان کیا کہ مین جہد سے طرف حق کے پہونچ جاؤنگا او سنے خود کو بے نہایت رنج مین ڈالا اور جو کوئی چاہتا ہے
کہ بے جہد کے پہونچے وہ اپنے تئین تمنامی بی غایت مین ڈالتا ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اولیا کو کہ عتاب
ومواخذہ کرتا ہے اوس جہت سے ہے کہ اونہون نے اللہ تعالیٰ کو سب پر اختیار کیا ہے وہ روا نہین
رکہتا ہے کہ کوئی واسطہ درمیان مین آوے اور اونکو راحت ہوجائے کسی چیز سے سوا اوسکے فرمایا
من ظن انہ ببذل المجھو دیصل فمتعن ومن ظن انہ بغیر بذل المجھود یصل فمتمن ولنعم
ما قیل ؎

	کسی مراد بیابد کہ جستجو دارد		بجستجوی نیابد کسی مراد و لے

فرمایا کہ وقت ماضی کا تدارک کرنا وقت باقی کا ضائع کرنا ہے یہ دو بیت آپکے اشعار آبدار سے ہین ؎

[illegible]	والوجد عند وجود الحق مفقود		الوجد یطرب من فی الوجد راحتہ
	عن رویۃ الوجد من بالوجد مقصود		قد کان یطربنی وجدی فاذھلنی

سیّد الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ

آپ مذہب ابوثور کا رکہتے تہے کہا ہے کہ مذہب ثوری کا درمیان صوفیہ کے معروف ہے آپکو سلطان
المحققین واعدل المشائخ وطاؤس العلماء ولسان القوم ولسان التصوف کہتے ہین اکثر اولیا رکرام کا
توسل وارادت آپ ہی سے ہے مناقب الاولیاء مین آپ کا حال بسط سے لکہا ہے **حکایت** ایک دن ایام
صغر مین آپ لڑکون کے ساتھہ کہیلتے تہے حضرت سری سقطی نے فرمایا ما تقول فی الشکر یا غلام
یعنی اے لڑکے تو شکر کے باب مین کیا کہتا ہے فرمایا الشکر ان لاتستعین بنعمتہ علی معاصیہ
یعنی شکر یہی ہے کہ تو اوسکی نعمت کے ساتھہ اوسکے معاصی پر مدد نہ لی **حکایت** ایک جوان آدمی
بلباس یہود آپ کی مجلس مین کہڑا ہوا اور کہا اے شیخ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتقوا
فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ کے کیا معنی ہین فرمایا تو مسلمان ہوجا اس لئے کہ تیرے

آپکے درس کی درخواست کی قبول نہ کیا اونہون نے الحاح و اصرار کیا اور منبر رکھدیا تاکہ وعظ کہین منبر پر چڑہے اور سیدہی طرف اشارہ کیا اور کہا اللہ اکبر اور مونہہ طرف قبلے کے کیا اور کہا و رضوان من اللہ اکبر بائین جانب اشارہ کیا اور کہا واللہ خیر وابقی خلق یکبارگی مختلط ہوگئی اور شور اوٹہا اور چند آدمی اوسی جگہہ مرگئے اوس مشغلے مین منبر سے اوترے اور چلدئے بعد اوسکے اونکو تلاش کیا نہ پایا رضی اللہ عنہ

ابوسلیمان دارانی رضی اللہ عنہ

۱۸۶

یہ مشائخ قدمای شام سے ہین ملقب بریحان القلوب انکی قبر شریف قریہ دارہ مین ہے یہ ایک دیہہ تہا دیہات دمشق سے ۲۱۵ہجری مین وفات پائی یہ فرماتے ہین ربما ینکت الحقیقۃ فی قلبی اربعین یوما فلا اذن لہا ان تدخل فیہ الا بشاہد الکتاب والسنہ اور فرمایا کہ جو چیز تجھکو حق سے مشغول کرے وہ تجہپر شوم ہے اور جو تیری عادت طرف اسباب کے کرے وہ تیری دشمن ہے اور جو سانس کہ غفلت مین نکلے وہ تجہپر داغ ہے اور فرمایا ابلغ الاشیاء فیما بین اللہ وبین العبد الملاسبۃ ایک شخص نے نزدیک اونکے معصیت کا ذکر کیا بہت روئے اور کہا بخدا کہ مین طاعت مین اتنی آفت دیکہتا ہون کہ حاجت معصیت کی نہین ہے فرماتے ہین کہ لکل شئ صدأ وصدأ نور القلب الشبع یعنی ہر شئی کے لئے ایک زنگ ہے اور زنگ نور قلب کا سیر شکمی ہے یہ بہی فرمایا کہ من اظہر الانقطاع الی اللہ فقد وجب علیہ خلع ما دونہ من رقبتہ احمد حواری نے کہ انکے مرید تہے کہا کہ ایکرات مینے خلوت مین نماز پڑہی راحت عظیم پائی شیخ نے فرمایا تو ضعیف مرد ہے کہ خلا مین اور ہے اور ملا مین اور رضی اللہ عنہ ٭

ابوسعید خراز رضی اللہ عنہ

۱۸۷

یہ طبقہ ثانیہ کے ہین حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ پہلے پہل علم فنا وبقا مین انہین نے کلام کیا انکو لسان التصوف کہا ہے انہون نے علم التصوف مین چارسو کتابین تصنیف کین انکی جای ولادت بغداد ہے حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ کو دیکہا تہا علماء ظاہر نے انپر انکار کیا اور تکفیر کر ڈالی یہ ورع مین کلام کررہے تہے مہدی عباسی گزرا کہا تو شرماتا نہین ہے بناء دوانقی کے نیچے بیٹہتا ہے اور حوض زبیدہ کا پانی پیتا ہے اور ورع مین کلام کرتا ہے انہون نے کہا تو سچ کہتا ہے اوسنے کہا مجھکو

کہ خلق کے ساتھہ آمیزش رکہونگا پسند کیا مین رو یا کہ خداوندا اسکے مکر سے آگاہ فرما اقرار کیا کہ تو مجھکو ہر روز
بخلاف مراد کے صد بار قتل کرتا ہے تو مینے چاہا کہ لڑائی مین جاؤن تاکہ یکبارگی مارا جاؤن تجسے رہا ہو جاؤن
اور تجھکو شہادت کے ساتھہ مشتہر کردون مینے کہا سبحان اللہ ایسا نفس پیدا کیا ہے کہ حیات مین بہی منافق
ہے اور ممات مین بہی مین گمان کرتا تہا کہ تو رستہ طاعت کا چلتا ہے یہ نہ جانتا تہا کہ تو زنار ڈہونڈہتا ہے

۱۹۱

حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ

خواجہ بہاء الدین نقشبند محمد بن محمد بخاری ان کے شیوخ محمد بابا سماسی اور شیخ امیر کلال اور شیخ عبد الخالق
غجدوانی ہین اور بحسب حقیقت اویسی تہے فرماتے ہین کہ تو سب احوال مین جادہ امر و نہی پر قدم رکہے
اور عزیمت و سنت کے ساتھہ عمل بجالائے اور رخص و بدع سے دور رہے اور ہمیشہ احادیث مصطفے صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کو اپنا پیشوا کرے اور اخبار و آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور صحابہ کبار کا متفحص
و متجسس رہے کسی نے آپسے پوچہا کہ درویشی آپ کی موروث ہے یا مکتسب فرمایا بحکم جذبۃ من
جذبات الحق توازی عمل الثقلین کے ساتھہ اس سعادت کے مشرف ہوا ہون پوچہا آپ کے
طریقے مین ذکر جہر و خلوت و سماع ہوتا ہے فرمایا نہین ہوتا ہے پوچہا آپ کا طریقہ کیا ہے فرمایا خلوت
در انجمن یعنے بظاہر ساتھہ خلق کے اور بباطن ساتھہ حق کے رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع
عن ذكر الله اشارہ ہے طرف اس مقام کے خواجہ کے غلام و لونڈی کچہہ نہ تہے جب پوچہا تو فرمایا کہ بندگی
ساتھہ خواجگی کے راست نہین آتی ہے کسی نے کہا کہ آپ کا سلسلہ کس جگہہ پہونچتا ہے فرمایا کہ سلسلہ سے کوئی کسی
جگہہ نہین پہونچتا ہے عرض کیا کہ فلان بیمار ہے دریوزۂ توجہ دارد یعنی درخواست توجہ کی رکہتا ہے فرمایا
اول بازگشت خستہ باید آنگاہ توجہ خاطر شکستہ یعنی اول اوسکو توبہ کرنا چاہئے تاکہ توجہ کا کچہہ اثر ہو
فرمایا تم نفس کو متہم رکہو کیونکہ جس شخص نے نفس کی بدیون کو اور اوسکے مکر کو پہچان لیا عمل آسانی
پایا اور فرمایا کہ طریقہ ہمارا صحبت ہے کیونکہ خلوت شہرت ہے اور شہرت مین آفت کسی نے خوب کہا ہے ؎

اگر شہرت ہوس داری اسیر دام عزلت شو	کہ در پرواز دارد گوشہ گیری نام عنقارا

اور فرمایا کہ يا ايها الذين آمنوا آمنوا بالله اس طرف اشارہ ہے کہ ہر طرفۃ العین مین اس وجود طبیعی

اسلام کا وقت آپہونچا امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ لوگ گمان کرتے ہین کہ حضرت جنید کے اس جواب
مین ایک کرامت ہے اور مین کہتا ہون کہ دو کرامتین ہین ایک تو اطلاع اوس جوان کی کفر پر دوسری اطلاع
اس بات پر کہ وہ فی الحال اسلام لاتا ہے آپنے فرمایا ہے استغراق الوجد فی العلم خیر من استغراق
العلم فی الوجد اور فرمایا اشرف المجالس واعلاہا الجلوس مع الفکرۃ فی میدان التوحید آپسے پوچھا کہ بلا کیا ہے
فرمایا ہو الغفلۃ عن المُبلی رضی اللہ عنہ

شیخ ابو علی رودباری رضی اللہ عنہُ

یہ طبقۂ رابعہ کے ہین انکی نسبت طرف کسری کے پہونچتی ہے عالم وفقیہ ومحدث وادیب وامام وسید قوم تھے نزع
کے وقت یہ شعر پڑہا ؎

بعین مودۃ حتی اداکا	وحقک لانظرت الی سواکا

فرماتے ہین کہ فضل مقال کا فعال پر منقصت ہے اور عکس اسکا مکرمت اور فرمایا کہ علامتہ اعراض اللہ عن
العبد ان یشغلہ بما لا ینفعہ اور فرمایا مالم تخرج من کلیتک لم تدخل فی حد المحبۃ رضی اللہ عنہ ✦

احمد بن خضرویہ بلخی رضی اللہ عنہُ

انسے وصیت کی درخواست کی فرمایا امت نفسک حتی تحییہا یعنی تو اپنے نفس کو مار ڈال تاکہ تو اوسکو
زندہ کرے فرمایا الطریق واضح والحق لائح والداعی قد اسمع فما التحیر بعد ھذا الا من
العمی آپ حاتم اصم رضی اللہ عنہ کے مرید اور بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ کے مصاحب ہین سپاہیون
کا لباس پہنتے تھے ابو حفص حداد نے فرمایا اگر احمد نہوتے تو فتوت ومروت ظاہر نہ ہوتی انکی عیال
فاطمہ کہ ناظم بلخ کی بیٹی تہین ریاضت وطریقت مین ایک برہان تہین حضرت بایزید نے فرمایا کہ جو
شخص یہ چاہے کہ کسی مرد کو عورتون کے لباس مین دیکہے تو اوس سے کہو کہ فاطمہ کو دیکہے احمد فرماتے
ہین کہ مین نفس کو کسی آرزو کو نہین پہونچاتا تہا یہانتک کہ اوسنے آرزو لڑائی کی کی مینے جانا کہ طاقت روزے
کی نہین رکہتا ہے مینے کہا البشر طیکہ روزہ افطار نہ کرونگا قبول کیا مین سمجہا کہ شب بیداری نہین کرسکتا
ہے مینے کہا البشر طیکہ رات کو قائم رہونگا قبول کیا مینے دریافت کیا کہ عزلت نہین چاہتا ہے مینے کہا

مطابق عقل و شرع کے انکی تحقیقات کے تتبع سے دریافت کرنا چاہیے منجملہ انکی تصنیفات کے نصوص و فکوک و نفحات الٓہیہ مشہور ہین مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ عنہ سے کے ساتھہ بہت اختصاص رکھتے تھے اور مولانا روم نے اپنی نماز کی وصیت انکو کی +

شیخ شرف الدین مصلح بن عبد اللہ السعدی الشیرازی رضی اللہ عنہ

افاضل صوفیہ و اعاظم شافعیہ سے تھے علم سے بہرۂ تمام اور آداب سے نصیب کامل رکھتے تھے سفر بہت کیا اور اقالیم کا گشت فرمایا اور بت خانہ سومنات ہند مین جاکر بڑے بت کو مثل ابراہیم علیہ السلام کے توڑ ڈالا بہت سے مشائخ کو پایا اور بارہا سفر حج کا پیادہ کیا اور شیخ شہاب الدین سہروردی کی صحبت مین پہونچے اور اونکے ہمراہ ایک کشتی مین سفر دریا کا کیا انکی کتاب گلستان و بوستان جہانگیر ہے اور وہانتک قبول لفظ و معنی مین پہونچے ہین کہ مختلف زبانون مین ترجمہ ہوا اور ایک جہان اصلاح ظاہر و باطن مین اونکے مضامین بلاغت آگین کا گرویدہ ہوا اور معارف بلند و حقائق ارجمند کو پہونچا اس قسم کی پذیرائی و دلربائی و قبولیت کسی اور کے کلام مین نہین پائی جاتی ہے سنہ ۶۹۱ مین وفات پائی فرماتے ہین ؎

گفتی بر ہم منشین یا از سر جان برخیز	بر گرد سرت گردم بنشینم و برخیزم

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رضی اللہ عنہ قدس سرہ

آپ خلیفۂ بزرگ ہین حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کے آپ اکابر اولیا و اجلۂ اصفیا سے ہین بغایت ترک و تجرید و فقر و فاقہ کے ساتھہ موصوف تھے اور نہایت استغراق رکھتے تھے شیخ نوربخش نے سلسلۃ الذہب مین کہا ہے کہ لہ فی احوال الباطن شان کبیر بین المکاشفین دلیل العارفین مین کہا ہے کہ کلام حکایت ملک الموت مین تھا فرمایا کہ دنیا بغیر موت کے ایک دانہ برابر بھی نہین ہے کہا کیون فرمایا اسلئے کہ الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب یعنی دنیا ایک پل ہے کہ دوست کو دوست کی طرف پہونچاتا ہے وقت خلافت کے حضرت خواجہ بزرگ رض نے اونسے فرمایا کہ چار چیزین گوہر نفس کی ہین اول درویشی کہ تونگری ظاہر کرے دوسرے بھوکا کہ سیری ظاہر کرے تیسرا غمگین کہ خوشی ظاہر

حسّی کی نفی کرنی چاہیے اور اثبات معبود حقیقی کا اور فرمایا کہ نفی وجود کی نزدیک ہمارے اقرب طرق ہے مگر بغیر ترک اختیار اور دید قصور اعمال کے حاصل نہین ہوتی ہے فرماتے تھے کہ اس راہ کے چلنے والے کو تعلق بماسوی اللہ ایک بڑا حجاب ہے اہل حقیقت نے ایمان کی یون تعریف کی ہے کہ الایمان عقد القلب بنفی جمیع ما تولّعت القلوب الیہ من المنافع والمضار سوی اللہ تعالیٰ آپ نے فرمایا ہے کہ ہمارا طریقہ عُروہ وثقیٰ ہے متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن مین چنگل مارنا اور آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اقتدا کرنا ہے اور اِس طریقے مین تھوڑے عمل سے فتوح بہت ہے لیکن سنت کی رعایت کرنا ایک بڑا کام ہے جو کوئی ہمارے طریقہ سے مونھ پھیرتا ہے وہ خطر دین کا رکھتا ہے اور فرمایا لاالٰہ نفی الٰہ طبیعت کی ہے و الا اللہ اثبات ہے معبود بحق کا اور محمد رسول اللہ خود کو مقام فاتبعونی مین لانا ہے فرمایا مقصود ذکر سے یہ ہے کہ کلمۂ توحید کی حقیقت کو پہونچین اور حقیقت کلمہ کی یہ ہے کہ کلمے کے کہنے سے ماسوی کی بکلی نفی ہوجائے بہت کہنا شرط نہین ہے آپ سے کرامات کی طلب کی فرمایا ہماری کرامات ظاہر ہے کہ باوجود اتنے گناہون کے ہم زمین پر چل سکتے ہین ۷۹۱ھ ہجری شب دوشنبہ بستم ماہ ربیع الاول کو آپ نے وفات پائی خواجہ محمد پارسا اور مولانا یعقوب چرخی رضی اللہ عنہما منجملہ آپکے خلفاء کے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین

شیخ صدرالدین قونوی رضی اللہ عنہ

۱۹۲

آپ جامع علوم عقل ونقل وفنون ظاہر وباطن تھے درمیان آپکے اور نصیرالدین طوسی کے سوال و جواب واقع ہوئے قطب شیرازی حدیث شریف مین انکے شاگرد ہین جامع الاصول کو اپنے خط سے لکھکر اونپر پڑھا اور اسکا فخر کرتے تھے کسی نے آپ سے پوچھا کہ من این الی این وما الحاصل فی البین فرمایا من العلم الی العین والحاصل فی البین تجدد نسبۃ جامعۃ بین الطرفین ظاہرۃ بالحکمین مناقب الاولیا مین کہا ہے کہ یہ فرزند ومرید شیخ محی الدین بن عربی کے ہین جسوقت شیخ روم سے طرف قونیہ کے پہونچے بعد ولادت صدرالدین اور وفات اونکے والد کے تو انکی مان شیخ محی الدین کے نکاح مین آئین اور صدرالدین نے شیخ کی خدمت مین تربیت پائی کلام شیخ کے نقاد ہین مسئلہ وحدت وجود کا

یعنی ہاتھہ پر ہاتھہ نہین مارتے تھے بلکہ یارون کو اس سے منع فرماتے اور کہتے کہ خوب نہین کرتے ہین انتہی چراغ
دہلی فرماتے ہین کہ غم ایمان کا کہانا چاہیے درپی کرامت کے نہونا چاہیے یہ بہی فرماتے تھے کہ مین حیران ہون کہ
خلق بدون مشاہدہ کے کیونکر جیتی ہے خیر المجالس مین کہا ہے کہ ایک عزیز نے آپ سے پوچہا وہ حال کہ درویشون کو
ہوتا ہے کہان سے ہے اور کیونکر ہے فرمایا حال نتیجہ ہے صحت اعمال کا اور عمل دو طرح ہے ایک تو جوارح یعنی اعضا سے
اور وہ معلوم ہے دوسرا عمل دل کا ہے اوسکو مراقبہ کہتے ہین والمراقبۃ ان تلازم قلبک بان اللہ ناظر الیک یعنی
تو اپنے دل مین اس بات کا علم لازم کرے کہ اللہ تعالی تیری طرف دیکہہ رہا ہے فرمایا کہ اگر درویش رات کو بہوکا سوجائے
اور آخر رات کو جاگے اور مشغول ہو اور اوسکے باطن کا کسی چیز سے تعلق نہو تو نزول انوار کا ارواح پر مشاہدہ
کرے خواہ اسی وقت کوئی شخص جائے اور ترک علائق کا کرے اور مجاہدہ اختیار فرمائے یہ حال پیدا ہو جائے گا
اسمین کوئی شبہہ نہین ہے اور فرمایا کہ نظر دل پر رکہے اور دل کو طرف حق کے متوجہ شمار کرے اور ساتھہ اوسکے
مشغول کرے اور غیر حق کو دل سے نفی کرکے بیٹہنا چاہیے تو کیا کچہہ پیدا ہو فرمایا کہ درویش جو آستین کو کوتاہ کرتے
ہین یہ ہے کہ صوفی جسوقت سلوک مین آیا تو یہ تقاضا کیا کہ اپنے ہاتہہ کو قلم کرے تاکہ کسی مخلوق کے آگے نہ پہیلائے
اور نہ لینے کی چیز کو نہ لیوے اور اگر ہاتہہ کو قلم کر ڈالے گا تو اتنی عبادتون سے محروم رہیگا جیسے وضو وغسل اور بہائی
مسلمان سے مصافحہ پس کیا کرے جو نزدیک ہاتہہ کے ہے یعنی آستین سو اوسکو کوتاہ کرے تاکہ یہ اوسکو ہاتہہ کاٹنے
کی یاد دلائے اور اسی طرح کپڑے کے دامن کا کوتاہ کرنا اور سر کے بال منڈانا یہ ہے کہ جب طریقت مین آیا تو چاہتا
تہا کہ اپنے سر کو قلم کرتا کیونکہ اول قدم اس راہ مین سر بازی ہے لیکن اگر سر کو قلم کر ڈالیگا تو ساری چیزون سے
باز رہیگا پس کیا کرے سر کے بالون سے دست بردار ہو جسنے سر کے بال تراشے گویا اوسنے اپنے سر کو کاٹ ڈالا
جیسا کہ سر بریدہ سے کوئی کام نہین بنتا ہے چاہیے کہ اسی طرح سر تراشیدہ سے بہی کوئی نامشروع وجود مین
نہ آئے آپ سے پوچہا کہ جاھدوا فینا سے کیا مراد ہے فرمایا مین کہتا ہون اوسکے بیان مین ایک ایسی تقریر
فرمائی کہ سننے والون کی سمجہہ وہانتک نہ پہونچے فرمایا نیچے اوترتا ہون ایک آسان تقریر کی اور فرمایا فینا ای
لاجلنا و فی اللہ ای لاجل اللہ یعنی واسطے ہمارے اور واسطے اللہ تعالی کے کلمۂ فی مین وہ شدت
اتصال ہے جو کہ کلمۂ لام مین نہین ہے فی واسطے ظرف کے ہے اور ظرف مین مظروف ہوتا ہے اور واسطے

کرے چوتہا جسکے ساتھہ دشمنی ہو دوستی ظاہر کرے آپ دہلی مین تشریف لائے اور ساکن ہو گئے
ایک قوال نے شیخ احمد جام رحمہ اللہ تعالی کی بیت پڑہی اوس بیت نے خواجہ مین اثر کیا چار رات دن
تحیر مین تہے اور اوس بیت پر ذوق رکہتے تہے پانچوین شب انتقال فرمایا میر حسن دہلوی نے اوس غزل
مین جو اس زمین مین کہی ہے اس قصے کی طرف اشارہ کیا ہے ؎

جان برین یک بیت دادست آن بزرگ	آری این گوہر زکان دیگرست
کشتگان خنجر تسلیم را	ہر زمان از غیب جان دیگرست

یہ واقعہ سنہ ۶۳۳ ہجری مین ہوا مناقب الاولیاء مین کہا ہے کہ اوش ایک موضع ہے فرغانہ کا اور کاکی اس
سبب سے کہتے ہین کہ نان کاک یعنی خشک اوسنے نکلی ہے بیس برس پیر کی خدمت مین رہے بعدہ سیاحی
کی جب بغداد مین پہونچے تو شیخ شہاب الدین سہروردی کو دیکہا اور ملتان مین شیخ بہاء الدین زکریا
رضی اللہ عنہ کو پایا ایک شخص آپ کی خدمت شریف مین اس نیت سے آیا کہ دنیا طرف اوسکے متوجہ ہو فرمایا
کہ دوستان خدا کے پاس آتے ہین اور دشمن گرفتہ خدا کو طلب کرتے ہین رضی اللہ عنہ خاکسار وقت
درود دہلی شریف کے زیارت مرقد منور حضرت خواجہ صاحب سے مشرف ہوا اللہ سبحانہ وتعالی مثمر برکات
وخیرات فرمائے آمین

شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہٗ

۱۹۵

آپ کا نام وکام دونون محمود ہین آپ خلیفہ ہین حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہ کے اور اونکے
صاحب سر ووارث احوال بغایت اتباع شیخ کا رکہتے تہے طریقہ آپکا فقر وصبر ورضا وتسلیم تہا صاحب
مجلس مین کہ مرید شیخ کے سرود سنتے تہے آپ اوس سے اوٹہے تاکہ چلے جائین دوستون نے بیٹہنے
کی تکلیف دی فرمایا خلاف سنت ہے اونہون نے کہا کہ تم اپنے پیر کے مشرب سے پہر گئے فرمایا حجت
نہین ہوتا ہے دلیل کتاب وسنت سے چاہیئے بعض غرض گو لوگون نے یہ بات خدمت شیخ مین پہونچائی
کہ شیخ محمود ایسا کہتے ہین شیخ کو اونکا صدق معاملہ معلوم تہا فرمایا وہ سچ کہتا ہے حق وہی ہے جو
وہ کہتا ہے سیر الاولیاء مین لکہا ہے کہ حضرت نظام اولیاء کی مجلس مین مزامیر نہ تہی اور تصفیق نکر تے

مفتوح ہوئے آپ تنہا شب کو حجرے مین رہتے اور دروازہ بند فرمادیتے تھے ساری رات راز و نیاز مین رہتے
جب دن ہوتا تو جس کسی کی نظر آپ کے جمال باکمال پر پڑتی تو تصور کرتا کہ ایک مست ہین اور از بس بیداری
شب سے آپ کی مبارک آنکھین سرخ ہوتی تہین کہا ہے کہ میر خسرو رحمہ اللہ نے یہ شعر آپ کے وصف مین کہا ہے

	کہ ہنوز چشم مستت اثر خمار دارد	۵	تو شبینہ می نمائی ببر کہ بودی امشب

اس جگہہ تبرکًا بعض ملفوظات آپ کے لکھے جاتے ہین ۱ فرمایا کہ مجھکو واقعہ مین ایک کتاب دی اوسمین لکہا
ہوا تہا کہ جب تک تجسے ہوسکے دل کو راحت پہونچا اسلئے کہ دل مؤمن کا ظہور ربوبیت کا محل ہے ۲ فرمایا
کہ بازار قیامت مین کسی سامان کو ایسا رواج نہو گا جیسا کہ دریافت دلون کو ہو گا ۳ حکایت کسی متعلم
نے دوسرون کے ہڑیون کے ساتھہ تہوڑی سی مٹی راہ سے اوٹہائی اور ایک کاغذ مین لپیٹی جسوقت
آپ کی خدمت شریف مین حاضر ہوا تو ہر آدمی نے کوئی چیز آپ کے روبرو رکہی اوس متعلم نے لپٹی ہوئے
کاغذ کو رکہدیا خادم نے اون سب ہدایا کو اوٹہانا شروع کیا چاہا کہ اوس کاغذ کو بہی اوٹہائے فرمایا اسکو
یہین چھوڑ دے کیونکہ یہ سرمہ شریف خاص ہماری آنکہہ کے واسطے ہے وہ متعلم تائب ہوا ۴ حکایت
ایک وقت کسی شخص نے رقعہ لکہا کہ خط اوسکا نہایت بُرا تہا اور حضرت شیخ کے دست مبارک مین دیا آپ کو
اوسکے مطالعہ مین دیر ہوئی فرمایا مولانا یہ خط آپ کا ہے مولانا بمعذرت پیش آئے اور عرض کیا کہ جی ہان مخدوم
بندے کا خط طبعی ہے شیخ نے تبسم کیا اور فرمایا نہی طبع ۵ حکایت آخر وقت مین کہ آپ اس عالم سے
رحلت فرما رہے تہے پوچھتے تہے کہ نماز کا وقت ہوا اور مینے نماز پڑہ لی اگر لوگ عرض کرتے کہ آپ نے
نماز پڑہ لی ہے تو فرماتے کہ دوبارہ پڑہ لین ہر نماز کو مکرر ادا فرماتے تہے آپ کی وفات ۷۲۵ سنہ ہجری مین ہوئی
۶ فرمایا کہ قفل سعادت کی کنجیان ہین سب کنجیون کے ساتھہ تمسک کرنا چاہئے اگر ایک سے نہ کھلے شاید دوسرے
سے کھل جائے ۷ فرمایا کہ جسوقت خواجہ نے مجھکو خلافت دی تو فرمایا کہ حق تعالی نے تجھے علم دیا عقل دی
عشق دیا جسمین یہ تین صفتین ہون وہ شایان خلافت مشائخ کا ہوتا ہے اوس سے یہ کام خوب بنتا ہے
۸ شیخ احمد بدایونی رحمہ اللہ تعالی امّی تہے تمام مسائل شرعیہ کی تحقیق مین رہتے تہے جب اونہون نے دنیا
سے رحلت کی تو ایک رات مینے اونکو خواب مین دیکہا وہ اوسی طرح پر حکم معہود یعنی حسب عادت مجھسے

سند کے یہ آیہ کریمہ پڑہی انما الصدقات للفقراء الی قولہ و فی الرقاب فرمایا کہ اسکو بکلمۂ فی کہا اور دوسرون مین کلمۂ لام کہا اسلئے کہ رقاب مین وہ شدت ہے جو کہ اونمین نہین ہے یہ بیان تو علم نحو و معانی و بیان کا تہا رہا بیان مشائخ کا سو وہ یہ ہے کہ مجاہدہ کرنے والا تین حال سے خالی نہین ہے یا تو ترس دوزخ سے کریگا یا با مید بہشت کے یا خاص واسطے ذات پاک حق جل ذکرہ کے وہ مجاہدہ لسہ ہوتا ہے اور یہ فی اللہ ہوتا ہے یہ چاہیئے کہ سخت تر ہو تا کہ حق مجاہدہ کا بجالایا جائے وجاهدوا فی الله حق جهاده فرمایا کہ قدر مطلوب کو نہین جانتے ہین اسلئے مجاہدہ اختیار نہین کرتے ہین فرمایا قبول اعمال کا جذبے پر موقوف ہے یعنی ہر عمل کہ کرتے ہین جب تک جذبہ نہین آیا ہے قبول نہین ہے جسوقت جذبہ اوسکے حال کا نامزد ہوگا تو جو عمل وہ کریگا قبول ہوگا اور اوس جذبے کا وقت معین نہین ہے یا لڑکا پن مین ہوتا ہے یا جوانی مین یا بڑہاپے مین لیکن جذبے کے مراتب ہین جذبہ عوام کا توفیق پانا ہے اعمال مین جذبہ خواص کا توجہ قلب کی ہے طرف حق کے ساتہہ انقطاع کے اوسکے ماسوا سے منجملہ فضلای عصر جو کہ آپ کے حلقۂ ارادت مین تہے ایک مولانا مظہر کرہ ہین دوسرے حمید شاہ قلندر جامع کتاب خیر المجالس کے جو ۷۵۶ ہجری مین ختم کی اور احوال و حکایات کو سادہ اور بتفصیل لکہا رضی اللہ عنہ ٭

حضرت سلطان الاولیا رضی اللہ عنہ و قدس سرہ

۱۹۶

حضرت شیخ نظام الدین بدایونی شیخ فرید الدین شکرگنج رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہین آپ کا نام نامی محمد بن احمد بن علی بخاری ہے اور آپ کا لقب مبارک سلطان المشائخ اور نظام اولیا آپ محبوبان و مقربان درگاہ آلہی سے ہین دیار ہندوستان آپ کے آثار برکات انوار سے مملو و مشحون ہے آپنے دہلی مین علم پڑہا حدیث شریف حاصل کی مقامات حریری کو یاد کیا پہر اجودہن تشریف لیگئے اور چہ پارۂ قرآن شریف کے حضرت گنج شکر قدس سرہ سے تجوید سیکہی اور چہ باب عوارف کی بہی سند حاصل فرمائی پوچہا کیا حکم ہے تعلم کو ترک کرون اور اوراد و نوافل مین مشغول ہون فرمایا ہم کسیکو تعلم سے منع نہین کرتے ہین وہ بہی کر یہ بہی کر یہا تک کہ کون غالب آتا ہے درویش کو قدرے علم چاہیئے بعد اسکے نعمت خلافت سے مشرف ہوئے اور دہلی مین بموضع غیاث پور کے کہ اب خانقاہ اوسی جگہ ہے ساکن ہوئے اور قبول عظیم پایا اور ابواب فتوح آپ پر

شمس الدین خوارزمی کہ بادشاہ غیاث الدین بلبن او را در آخر بخطاب شمس الملک نواختہ منصب وزارت تفویض فرمود چنانچہ تاج الدین سنگ ریزہ در مدح او گفتہ ؎

شمسا کنون بکام دل دوستان شدی	فرماندہ ممالک ہندوستان شدی

و قبل ازان کہ وزیر شود بدرس اشتغال داشت پس شیخ او را دیدہ در سلک تلامذہ اش کشید او حجرہ سیدداشت کہ خاصہ جہت مطالعہ اش بود و شاگردان صاحب استعداد سہ کس بودند کہ دران حجرہ درس میخواندند و باقی شاگردان را در صفہ درس میگفت وآن سہ تن یکی ملا قطب الدین ناقلہ دوم ملا برہان الدین عبد الباقی سیوم نظام الدین اولیا قدس سرہ و چون بر مولویت وحدت فہم شیخ آگاہی یافت از دیگران تعظیم او بیشتر نمود انتہی حضرت سلطان الاولیا قدس سرہ کی ملفوظات حسن علاء سنجری رحمہ اللہ آپ کے مرید نے فوائد الفواد نام کتاب مین نہایت اچھی طرح سے لکھے ہین نہایت منور کتاب ہے اوسکے مطالعہ سے چشم کو نور دل کو سرور حاصل ہوتا ہے اوسکے الفاظ و معانی سے شعاع نور چمکتی ہین ذوق و شوق کے باب کے باب کہلتے ہین جزاہ اللہ تعالی خیر الجزاء +

علی بن حسام شاذلی چشتی معروف بعلی متقی رضی اللہ عنہ

سلطان بہادر کو جبکہ ہمایون بادشاہ سے ہزیمت ہوئی تو آپ اس معرکہ مین حرمین شریفین تشریف لیگئے شیخ ابن حجر مکی صاحب صواعق آپکے اوستاد بہی ہین اور مرید بہی ہین حالت احتضار مین حکم کیا کہ وقت انزہاق روح تک مقابلہ کتاب جامع کبیر کا ہاتہہ سے نہ دین شیخ نے کہا سبحان اللہ الی الآن یصفح کتب الحدیث والی ہذا الوقت یصحح اویتتبع سنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منجملہ آپ کے ملفوظات کے ہے کہ جو چیز وجہ حلال سے کسب کرتے ہین وہ ہرگز ضائع نہین ہوتی ہے اور اگر اوسکو گم کرین تو پہر اوسکو پالین اتحاف التقی فی فضل الشیخ علی المتقی ایک کتاب ہے کہ آپ کے خلیفہ شیخ عبد الوہاب رحمہ اللہ تعالی نے آپکے مناقب مین لکہی ہے اوسمین لکہا ہے کہ آپ کی وفات ۹۷۵ ہجری مین ہوئی اور حضرت شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ نے زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین مین ایک باب آپکے حال و مآل کا منعقد فرمایا ہے اور شیخ محمد طاہر فتنی رحمہ اللہ نے آپکے مدح عنوان مجمع البحار مین کی ہے حاصل یہ ہے کہ آپ بڑے بزرگ و عالم و عارف کامل تہے اور طریقہ آپکا کتب حقایق و اشارات توحید و امثال آن از کلمات شطح و طامات سکوت و تسلیم تہا اور اعتقاد سماع مین وہی تفصیل و تقسیم تہی

مسائل و احکام پوچھتے تھے مینے کہا کہ یہ جو تم پوچھتے ہو حالت حیات مین کام آتا ہے آخر تم مرے نہین ہو کہا تو اولیای خدا کو مردہ کہتا ہے رضی اللہ عنہ ۹ مولانا احمد رحمہ اللہ حافظ مرد خدا و دانشمند تھے آپ نے فرمایا کہ ایک وقت میرا ارادہ شیخ شکر گنج رضی اللہ عنہ کی زیارت کا تھا احد و قصبہ سرسی مین سیری ملاقات اونسے ہوئی کہا کہ جسوقت تم روضۂ متبرکہ شیخ پر پہونچو تو میرا اسلام پہونچانا اور کہنا کہ مین دنیا نہین طلب کرتا ہون اوسکے طالب تو بہت ہین اور عقبیٰ بہی یہی حکم کہتی ہے مین تو یہی چاہتا ہون کہ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین ۰ اشمس الملک اپنے وقت مین صدور افاضل روزگار سے تھے اور علم و فضل کے ساتھ ممتاز حضرت شیخ نے مقامات حریری انہین سے یاد کی اور اپنر تلمذ کیا فرمایا کہ مین جب سبق ناغہ کرتا اور دوسرے دن اونکے روبرو جاتا تو فرماتے ؎

	آخر کم از ان کہ گاہ گاہے		آئی و بما کنی نگاہے

تاج زمردنے کہ شعراء وقت سے تھے واسطے شمس الملک کے یہ کہا ہے ؎

	صدرا کنون بکام دل دوستان شدی		فرمان دہ ممالکِ ہندوستان شدی

ف خاکسار ذرۂ بیمقدار ننگ روزگار کا نسب شمس الملک رحمہ اللہ تعالیٰ سے باین طور متصل ہوتا ہے کہ ذو الفقار احمد بن ہمت علی بن شاہ ولی بن شاہ عالم بن سردار عالم بن ثناء اللہ بن عزیز اللہ بن محب اللہ بن شاہ ولی بن شاہ محمد بن سید قمر الدین علی المعروف لبسید چاند المخاطب بمختار الملک ابن راجہ محمد بن عبد الخالق بن عبد الرحمن بن فتح محمد بن سید حسین بن امام الدین بن محمد اشرف بن شمس الدین اعلی اوستاد حضرت سلطان الاولیا رضی اللہ عنہ ابن امیر قاسم بن علاؤ الدین المعروف بسلطان العارفین ابن شرف الدین بن سید علی الحسین القبائی ابن سید ابراہیم بن سید محمد بن سید حسین بن کی بن سید عبد اللہ المقلب بعلی الاکبر ابن امام علی نقی بن امام محمد تقی بن امام موسی رضا بن امام موسی کاظم بن امام جعفر الصادق بن امام محمد باقر بن امام علی زین العابدین بن امام حسین بن سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہم اجمعین ابا و اجداد سے اسی طرح سنا ہے اور نسب نامۂ قدیم مین اسی طرح ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ف تاریخ فرشتہ مین بذیل حال حضرت سلطان الاولیاء قدس سرہ یون لکھا ہے کہ در انمدت در دہلی فاضلی بود متبحر و سر آمد علماء وقت بود موسوم بخواجہ

افادہ کو زینت دی اور طلبہ کو نفع پہونچایا اور تصانیف غراء تصنیف کئے جنمین علماء اعلام نے رغبت کی وہ تالیفات یہ ہین حاشیۂ شرح مواقف حاشیۂ شرح تہذیب علّامۂ دوانی حاشیۂ تصور وتصدیق ملا قطب الدین رازی حاشیۂ شرح ہیاکل سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ مینے اسلم سلمہ اللہ انکے پوتے سے وفات کا سنہ پوچھا تو کہا کہ سنہ ١٠٠٠ ہے اور مدفن اونکا کابل ہے پہر سید صاحب مرحوم نے انکے والد ماجد کا حال ذکر کیا ہے اور بعض تحقیقات علمی کو بیان فرمایا ہے *

فصل

١- ابو الفضل طوسی صاحب عیون الاخبار ....

٢- ابو محمد سمرقندی صاحب فضائل القرآن ....

٣- ابو الحسین بن السری صاحب کتاب کرامات الاولیاء ....

٤- قاضی ابو الحسین بن العریف صاحب الفوائد ....

٥- ابو الربیع المسعودی صاحب الفوائد ....

٦- ابو الحسن بن البراء صاحب کتاب الروضہ ....

٧- ابو بکر عبد العزیز بن جعفر الفقیہ الحنبلی صاحب کتاب الشافی فی الفقہ

٨- ابن الضریس صاحب فضائل القرآن ....

٩- ابو اسحق ابراہیم بن سفیان ختلی صاحب کتاب دیباج ....

١٠- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم صاحب سداسیات ....

١١- ابن فارس کتبی صاحب ابن جوزی ....

جو کہ کتب متقدمین قوم مین ہے اور اوسکے عمل مین توقف واجتناب کہتے تہے جو آمع سیوطی رحمہ اللہ تعالی کو آپ نے
ابواب فقہ پر ترتیب کیا ہے توگون نے کہا ہے کہ للسیوطی منۃ علی العالمین وللعلی منۃ علیہ شیخ عبد الوہاب رحمہ اللہ فرماتے
ہین کہ مینے ایک گہر دیکہا کہ شیخ علی متقی اوسمین بیٹہے ہین اور انہار وجداول صغرو کبر مین مختلف صحن خانہ مین جاری
ہین ایک نہر کی طرف اشارہ کیا کہ یہ جامع کبیر ہے اور دوسری نہر کی طرف کہ یہ جامع صغیر ہے اور ایک جدول
کی طرف اشارہ کیا کہ یہ فلان رسالہ ہے دوسری جدول کی طرف اشارہ کیا کہ یہ فلان مقالہ ہے اسی طرح اپنی
کتب ورسائل کا نام لیا اور ہر ایک کو ساتہہ ایک نہر وجدول کے معین فرمایا رضی اللہ عنہ شروع فصل سے
یہانتک یہ سب تراجم حضرات اولیاء کرام رضی اللہ عنہم کے کتاب تقصار جیود الاحرار من تذکار جنود الابرار تالیف
جناب توفیق دام مجدہ سے لکہے گئے یہ کتاب اپنے باب مین بی مثل واقع ہوئی ہے اسمین ایک جم غفیر ان حضرات
بابرکات کا حال لکہا ہے عبارت اوسکی فارسی سہل ممتنع بغایت خوش محاورہ ومتین وفصیح وبلیغ ومضمون خیز ہے
اللہ سبحانہ قبول فرماوے اور بطفیل اپنے احباب کے توفیق عمل حسن بخشے اور دنیا سے با ایمان اوٹہاوے اور معاصی
وذنوب سے درگزر فرمائے اور جنت الفردوس مین بجوار رحمت جگہہ دیوے آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وبارک وسلم

فصل

ترجمۂ میر محمد زاہد بن القاضی محمد اسلم الہروی الکابلی رحمہما اللہ تعالی

سید غلام علی آزاد بلگرامی رحمہ اللہ تعالی نے سبحۃ المرجان مین لکہا ہے کہ انکی ولادت ہند مین ہوئی
اور ہند ہی مین نشو ونما پایا اور اپنے والد سے اور اون کے سوا اور علماء ہند سے پڑہا صاحب ذہن
ثاقب وفکر صائب تہے شاہجہان بادشاہ نے انکو منصب عطا فرمایا اور وقائع نگاری کابل پر ماہ
رمضان سنہ ۱۰۶۴ ہجری مین مامور کیا یہ کابل مین آئے اور ایک مدت مدید خدمت مفوضہ کو انجام
دیا جب شاہ عالمگیر بادشاہ ہوئے تو کئی دن تک یہ اوسی خدمت پر باقی رہے پہر عالمگیر بادشاہ
کی لشکر کی طرف آئے اونہون نے خدمت احتساب لشکر سنہ ۱۰۷۷ مین انکو تفویض کی پہر انہون
نے کابل کی صدارت بادشاہ سے طلب کی وہ انکو سپرد کی پہر یہ لوٹ کر کابل کو گئے وہان مسند

وخلان اجلہ نے تفصیل اون وقایع کی مع اور واقعات کے ایک سالے مین ضبط کی اور اوسکا نام القول الجلی رکھاہے جب پانچوین برس آئی تو مکتب مین بیٹھا ساتوین برس پدر بزرگوار نے نماز پر کھڑا کیا اور روزہ رکھنے کو فرمایا اور ختنہ بھی اسی برس مین واقع ہوئی اور دل مین ایسا رہا ہے کہ اسی سال کے آخر مین قرآن عظیم ختم کیا اور کتب فارسیہ و مختصرات پڑہنی شروع کردئے دسوین برس مین شرح ملا پڑہتا تہا مطالعہ کی راہ فی الجملہ کہل گئی چودہوین برس بیاہ کی صورت ہوئی پندرہوین برس والد سے بیعت کی اور اشغال صوفیہ خصوصاً نقشبندیہ مین مشغول ہوا اور اوسی سال کچہہ بیضاوی پڑہی والد نے بہت سا کہانا تیار کیا اور خاص و عام کی دعوت کی اور فاتحہ اجازت درس پڑہی فنون متعارفہ سے حسب رسم اس دیار کے پندرہوین برس فراغ حاصل ہوا علم حدیث شریف سے ساری مشکوۃ پڑہے گئے اور صحیح بخاری سے کتاب الطہارت تک اور شمائل النبی تمام اور کچہہ بیضاوی و مدارک اور چند بار مدارست قرآن کریم مین ساتہہ تدبر معانی اور شان نزول تفاسیر کی طرف رجوع کرکے خدمت مین والد کے حاضر ہوا یہ معنی فتح عظیم کا سبب ہوا اور فقہ سے شرح وقایہ و ہدایہ بتمامہا مگر کچہہ ذرا سا دونون سے اور اصول سے حسامی اور کچہہ توضیح و تلویح سے اور منطق سے شرح شمسیہ اور کچہہ شرح مطالع اور کلام سے پورا شرح عقائد مع بعض خیالی کے اور شرح مواقف سلوک سے کچہہ عوارف اور ایک پارہ رسائل نقشبندیہ وغیرہ سے اور حقائق سے شرح رباعیات مولوی جامی رحمہ اللہ اور مقدمہ شرح لمعات اور مقدمہ نقد النصوص اور خواص اسماء و آیات سے مجموعہ خاص والد کا اور مائۃ فوائد اور طب سے موجز القانون اور حکمت سے شرح ہدایۃ الحکمت اور نحو سے کافیہ و شرح ملا اور معانی سے مطول و مختصر اور ہیئت و حساب سے بعض رسائل مختصرہ اور اس درمیان مین بلند باتین ہر فن کی دل مین گزرتی تہین سترہوین برس والد بیمار ہوکر انتقال فرما گئے اور بیعت و ارشاد کی اجازت دی اور مکرر یدہ کیدی کا کلمہ فرمایا سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ والد نے نہایت رضامندی مین فقیر سے انتقال فرمایا اور اونکی توجہ طرف فقیر کے اوس توجہ کے مانند نہین ہے جو آباء کو ابناء کے ساتہہ ہوتی ہے اونکی وفات کے بعد بارہ سال کمابیش کتب دینیہ و عقلیہ کے درس کے ساتہہ مواظبت کی بعد ملاحظہ کتب مذاہب اربعہ اور اونکے اصول اور اون حدیثون کے جو اون کا متمسک ہین بمدد نور غیبی روش فقہای محدثین قرارداد

۱۲- ابوعبید صاحب فضائل القرآن.........

۱۳- ابوالقاسم ازہری صاحب کتاب فضائل القرآن.........

۱۴- حافظ شمس الدین بن عبدالواحد المقدسی الحنبلی.........

۱۵ طاہر بن محمد الصدفی صاحب کتاب السر المصون فیما اکرم بہ المخلصون کشف الظنون مین یون کہا ہے للشیخ طاہر الصدفی المتوفی سنہ انتہی.........

۱۶- ابوالقاسم سعد بن علی زنجانی صاحب فوائد ۱۷- فاکہانی ۱۸- ابن رشیق بن یونس ۱۹- عبدالعزیز صاحب الخلال ف ان لوگون کا حال کتب موجودہ مین جو بالفعل زیر نظر تہین نہین ملا اسلئے بطور فہرست اونکے اسماء مبارک آخر تراجم مین لکھدئے گئے اور کچہہ حال نہین لکہا گیا اگر کسی برادر مسلمان کو انکا حال ملجائے تو اس رسالے مین ملحق فرمائے اور اگر مجھے آیندہ ملیگا تو انشاء اللہ تعالی بشرط حیات مین ملحق کر دونگا والسلام *

فصل سابع مین بعض تراجم علماء دہلی شریف کی جنکا ذکر طی الفراسخ مین آگیا ہی بترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صاحب انفاس العارفین وغیرہ مؤلفات نافعہ

ولی اللہ قطب الدین احمد بن عبدالرحیم بن وجیہ الدین الشہید بن معظم بن منصور بن احمد بن محمود بن قوام الدین عرف قاضی قواذن بن قاضی قاسم بن قاضی کبیر عرف قاضی بدہا بن عبدالملک بن قطب الدین بن کمال الدین بن شمس الدین المفتی بن شیر ملک بن محمد عطاملک بن ابوالفتح ملک بن عمر الحاکم ملک بن عادل ملک بن قارون بن جرجیس بن احمد بن محمد شہریار بن عثمان بن ہامان بن ہمایون بن قریش بن سلیمان بن عفان بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہکذا ذکرہ فی الامداد فی مآثر الاجداد پس نسب آپکا طرف خلیفۂ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تیس واسطے سے پہونچتا ہے خود آپنے اپنا حال برکت اشتمال جزءلطیف نام رسالے مین لکہا ہی خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ ولادت باسعادت آپکی روز چہارشنبہ چہارم شوال مقارن طلوع شمس سنہ چودہ مین بارہوین قرن کے واقع ہوئی یعنی ۱۱۱۴ھ ہجری بعض دوستون نے عظیم الدین تاریخ پائی اور حضرت والدین وایک جماعت صلحاء نے مبشرات بسیار حق مین اس فقیر کے قبل ولادت وبعد ولادت کے دیکہی چنانچہ بعض اخوان اعزہ

سنہ ۱۲۸۵ ہجری مین بصرف ہمت منشی محمد جمال الدین خان مرحوم مدار المہام بھوپال طبع ہو چکی ہین ۳ مصفی شرح
فارسی موطا ۴ مسوی شرح عربی موطا ۵ فیوض الحرمین ۶ انسان العین فی مشائخ الحرمین ۷ فوز الکبیر
فی اصول التفسیر ۸ قول الجمیل ۹ ہمعات ۱۰ الطاف القدس ۱۱ تاویل الاحادیث ۱۲ مقالۂ وضیہ
فی النصیحۃ والوصیۃ ۱۳ عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید ۱۴ انصاف فی بیان سبب الاختلاف
۱۵ سرور المحزون ۱۶ لمعات ۱۷ سطعات ۱۸ المقدمۃ السنیہ فی انتصار الفرقۃ السنیہ
۱۹ فتح الرحمن ترجمۂ فارسی قرآن ۲۰ انفاس العارفین ۲۱ خیر کثیر ۲۲ شفاء القلوب ۲۳
فتح الخبیر ۲۴ قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین ۲۵ البدور البازغہ ۲۶ الزہراوین انکے سوا
ایک کتاب تفہیمات ہے اوسمین دوسو رسالون سے زیادہ بلکہ کئی سو ہین الی غیر ذلک تفہیمات مین
فرمایا ہے ومن نعم اللہ علیّ ولا فخر ان جعلنی اللہ ناطق ہذہ الدورۃ وحکیمہا وقائد
ہذہ الطبقۃ وزعیمہا فنطق علی لسانی ونفث فی نفسی فان نطقت باذکار القوم
واشغالہم نطقت بجوامعہا واتیت علی مذاہبہم جمیعہا وان تکلمت علی نسب القوم
فیما بینہم وبین ربہم رویت لی مناکبہا وبسطت فی جوانبہا ووافیت ذروۃ سنامہا
وقبضت علی مجامع خطامہا وان خطبت باسرار اللطائف الانسانیۃ تغوصت
قاموسہا وتلمست ناعوسہا وقبضت علی جلابیبہا واخذت بتلابیبہا وان
تمطیت ظہر علم النفوس ومبالغہا فانا ابو عذرتہا آتیہم بعجائب لا تحصی وغرائب
لا تکتنہ ولا اکتناہہا یرجی وان بحثت عن علم الشرائع والنبوات فانا لیث عرینہا
وحافظ جرینہا ووارث خزائنہا وباحث مغابنہا ٥

وکم للہ من لطف خفی	یدق خفاہ عن فہم الذکی

شیخ اکمل شرف الدین محمد نے اپنی کتاب مسمی بوسیلۃ الی الدین کہا ہے ومن کان لہ لطف قریحۃ
وطالع مصنفاتہ الشریفۃ وتحقق بقوانینہا وقواعدہا لم تبق لہ ریبۃ فی تصدیق
ہذا المطلب الاہنی والمقصد الاقصیٰ قل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء

خاطر ہوئے بعد اسکے ۱۱۴۳ھ مین مشرف بحج ہوا اور ایک سال مجاورت حرمین وروایت حدیث کے ساتھہ شیخ
ابو طاہر مدنی وغیرہ مشائخ سے موفق ہوا اور ہمراہ متوطنان حرمین علماء وغیرہم کی رنگین صحبتون کا اتفاق
ہوا اور خرقۂ جامعہ شیخ ابو طاہر کا پہنا کہ جسکو جمیع خرقہای صوفیہ کا حاوی کہہ سکتے ہین اس سال کے
آخر مین حج ادا کرکے اوائل ۱۱۴۵ھ مین متوجہ وطن کا ہوا روز جمعہ چودہوین رجب کو صحیح وسالم وطن مین
پہونچا نعمت عظمی اس صفت پروہ ہے کہ اوسکو فاتحیت کا خلعت دیا اور دورۂ بازپسین کا فتح اوسکے
ہاتھہ پر کیا اور رشاد فرمایا کہ مرضی فقہ مین کیا ہے اوسکو جمع کرکے فقہ حدیث کی سرے سے بنیاد کی اور
اسرار حدیث ومصالح احکام وترغیبات اور اوس سب کو جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی سے
لائے ہین اور یہ وہ فن ہے کہ اس فقیر سے پہلی اس فقیر کی بابت مضبوط تر اوسکو کسی نے ادا نہین کیا ہے باوجود
جلالت اوس فن کے اگر کسی کو اس حرف مین شبہہ ہو تو اوس سے کہہ کہ قواعد کبری کو دیکھہ کہ شیخ عزالدین
نے اوس جگہہ کیا کچھہ جہد کیا ہے اس فن کے عشر عشیر کو نہین پہونچے اور طریقۂ سلوک کا الہام فرمایا جو کہ اس
زمانے مین مرضی حق ہے اور اس دورے مین فائز ہوتا ہے اوسکو ہمعات والطاف القدس مین ضبط
کیا ہے اور قدمای اہل سنت کے عقائد کا دلائل وحجتون سے اثبات کیا اور اوسکو معقولیون کے خس
وخاشاک سے پاک کیا اور ایسے طور پر مقرر کیا کہ بحث کا محل نرہا اور علم کمالات اربعہ یعنی ابداع وخلق
وتدبیر وتدلی کا باوجود اس عرض وطول کے اور علم استعدادات نفوس انسانیہ کا بجمیعہا اور کمال ومآل ہر
شخص کا افاضہ فرمایا اور یہ دو علم جلیل ہین اس فقیر سے پہلے کوئی اوسکے گرد نہین پھرا ہے اور حکمت
عملی کہ جسمین اس دوری کی صلاح ہے بوسعت تمام افادہ کی اور توفیق اوسکے مضبوط کرنیکے ساتھہ
کتاب وسنت وآثار صحابہ کی دی اور علم دین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے اور جو محرف
ومدخول ہے اور جو سنت ہے اور جو کچھہ ہر فرقے نے بدعت نکالی ہے اس سب کی تمیز پر افادہ کیا

ولو ان لی فی کل منبت شعرۃ		لسانا لما استوفیت واجب حمدہ

انتہی کلامہ رضی اللہ عنہ آپ کی تصانیف بہت ہین اور سب کے سب نافع ومفید اور بعض اونمین سے
اپنے باب مین عدیم النظیر غیر مسبوق منہا کتاب حجۃ اللہ البالغہ ۲ ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء یہ دونون

کان بخوعًا او مضت فی الغیاھب	؎	عیون الافاعی او رؤس الاقارب

الی آخر القصیدہ اور اشعار فارسی سے یہ اشعار ہین ؎

علمی کہ نہ ماخوذ ز مشکوٰۃ نبی ست جائی کہ بود جلوہ حق حاکم وقت		واللہ کہ سیرابی ازان تشنہ لبی ست تابع شدن حکم خرد بولہبی ست
کہ باور دارد این حرف از فقیر خاکسار من ندارد باطنش از خویش آئینہ صفت رنگی شعاع آفتاب از راہ این روزن ہمی ریزد	؎	کہ ظل عالم قدس ست انکار و قبول او طلسم حیرت آمودست تمکین و فضول او بجز این نکتہ نتوان نسبت مضمون وصول او
نخستین بادہ کاندر جام کردند شراب وحدت از خمخانۂ غیب چو غلطید م ز مستیہا بہر سو	؎	مزاجش عکس آن گلفام کردند مرا صبح ازل در کام کردند حریفان مستی از من وام کردند
دلی دارم ز خود خالی حبابش میتوان گفتن سویدای دل ما یابی اندر پیچ و تاب او	؎	درو کیفیت جوش شرابش میتوان گفتن نفوس عالم ام الکتابش میتوان گفتن
تا بکی محنت مہجوری و دوری بکشم تا بکی با خس و خاشاک بود صحبت من تا بکی ہمدمی سنگ شود شیوۂ من	؎	نازنین وطنم سوی وطن باز روم صدر بزم چمنم سوی چمن باز روم گوہری از عدنم سوی عدن باز روم

سنہ ۱۱۷۶ھ ہجری مین وفات پائی تاریخ وفات یہ مصرع ہے ع او بود امام اعظم دین ؎ رضی اللہ عنہ وارضاہ آمین کذا فی الاتحاف حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے کتاب انفاس العارفین خاص کر والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم رضی اللہ عنہ اور عم بزرگوار شاہ ابو الرضا محمد رضی اللہ عنہ مین تالیف فرمائی ہے اوسمین اونکے احوال و مقامات و کرامات و ملفوظات ذکر کیے ہین چونکہ اوسکے حصۂ اول کے آخر مین چند کلمات سودمند لکھے ہین اونکا لکھنا یہان مناسب معلوم ہوا فرماتے ہین کہ اس فقیر نے بعض یارون سے سنا تہا کہ نام اونکا عالم ملکوت مین ابو الفیض ہے مینے تنہائی مین اسکا استفسار کیا تبسم فرمایا اور

فلیکفر خصوصاً کتاب حجۃ اللہ البالغۃ واللمحات والطاف القدس والھمعات والمکتوب المرسل الی المدینۃ والمسوی وغیر ذلک انتھی تفہیمات مین فرمایا ہے لما تمت بی دورۃ الحکمۃ البسنی اللہ خلعۃ المجددیۃ فعلمت علم الجمع بین المختلفات انتھی انصاف یہ ہے کہ اگر اونکا وجود صدر اول و زمانہ ماضی مین ہوتا تو امام الائمہ و تاج المجتہدین مین شمار کیے جاتے ثنای علمای عصر و مشائخ دہر کی اونپر اس قدر ہے کہ یہ مختصر اوسکی نقل کی طاقت نہین رکہتا ہے ایک جمع بیشمار نے اونکے حاشیۂ بساط سے علوم ظاہر و باطن مین تبحر حاصل کیا اور اعلای مدارج کمالات صوری و معنوی کو فائز ہوگئے خصوصاً اونکی اولاد امجاد کہ اونمین سے ہر ایک بی نظیر وقت و فرید دہر و وحید عصر علم و عمل و عقل و فہم و قوت تقریر و فصاحت تحریر و تقوی و دیانت و امانت و مراتب ولایت مین تہا اور اسی طرح اونکی اولاد کی اولاد ہ

	این سلسلہ از طلای ناب ست		این خانہ تمام آفتاب ست	

قول جلی مین اونکے کلام فیض نظام سے ذکر کیا ہے کہ فرمایا کہ یہ لڑکے کہ لطف الٰہی نے ہمکو عطا کیے ہین سب سعدا ہین ایک نوع کی ملکیت اونمین ظہور کریگی لیکن تدبیر غیب تقاضا کرتی ہے کہ دو شخص اور پیدا ہون کہ مکہ و مدینہ مین سالہا احیای علوم دین کرین اور اوسی جگہہ وطن اختیار کرین مان کی طرف سے نسب اونکا ہماری طرف متمکن ہو کیونکہ آدمی زادہ مان کے وطن کی طرف میلان طبعی رکہتا ہی انتقال ایک جماعت کا جو اپنی والدہ کے وطن مین متمکن ہون کسی اور سرزمین کی طرف بالطبع مستحیل ہے مگر بقسر قاسر انتہے بلفظہ محرر سطور کہتا ہے کہ مصداق اس آگاہی کا وجود ہر دو نواسۂ حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ کا ہے مولوی محمد اسحق اور مولوی محمد یعقوب رحمہما اللہ تعالی کہ دہلی سے ہجرت کرکے مکہ مکرمہ مین اقامت فرمائی اور سالہا باحیای روایت حدیث شریف باہل عرب و عجم مشغول رہے واللہ اعلم ولیکن اس وقت مین یہ خاندان علم و کمال کا بتمامہا منقرض ہو گیا اور کوئی ایک اونمین سے باقی نرہا یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید میل طبیعت کبہی طرف نظم عربی و فارسی کے بہی فرماتے تہے منجملہ اونکی منظومات کے ایک قصیدہ طویل الذیل ہے نعت نبوی مین اول اوسکا یہ ہے ہ

مین آئے تو چاہیے کہ ابنای روزگار اوسکو تجسے دیکھین عیادت کہ مقصود اعظم اوس سے رضامندی مریض کی ہے نہ محض اطلاع اوسکی کیفیت مزاج پر اور اسی طرح تعزیت اور ایسے ہی سفارش اور مثل انکے پس جو شخص یہ سب کام بجالائے اور صاحب معاملہ کو محنت پر مطلع نہ کیا تو اپنی محنت کو ضایع کر دیا اور اسی طرح ہر وہ چیز جس سے مقصود اقامت مصلحی موافقت و تالیف میان جمہور مردم کے ہو ۸ محل تودیع یاران مین اور اونکی وصیت مین یہ بیت بہت پڑہتے تھے ٥

آسایش دوگیتی تفسیر این دو حرف ست		با دوستان تلطف با دشمنان مدارا	

۹ فرماتے تھے جن لوگون کا مرتبہ تیرے مرتبے سے فروتر ہے اگر وہ ابتدا بسلام کرین تو اوسکو ایک نعمت نعم الٰہی سے جان اور شکر اوسکا بجالا اور اونکے روبرو منبسط ہو اور اونکے حال کا تفقد کہ بہت ہوتا ہے کہ ادنی التفات جو تیرے نزدیک کچہہ قدر نہین رکہتا ہے وہ اونکی آنکہہ مین عظیم دکہائی دیتا ہے اور وہ اوسکے ساتہہ پورا اعتنا کرتے ہین اور اگر اوسکو نہین پاتے ہین تو غمگین ہوتے ہین ٥

صد ملک دل بہ نیم نگہ می توان خرید		خوبان درین معاملہ تقصیر می کنند	

۱۰ فرماتے تھے احمقون کی خصلت سے ہے کہ ساتہہ کسی لباس و عادت کے نشانمند ہوتے ہین یا تکیہ کلام مقرر کرتے ہین یا کوئی کہانا مقرر کر لیتے ہین کہ اوس سے متنفر ہوتے ہین اور لوگ اوسکے سبب سے مسخرا پن کرتے ہین ۱۱ فرماتے تھے بعض آشنا محبت ذاتی رکہتے ہین کہ اگر تیری محبت بتدریج اونکے دل مین جگہہ پکڑتی ہے بعد اسکے کسی حالت مین اونکے دل سے باہر نہین جاتی ہے نہ سرا مین نہ ضرا مین اس یار کو غنیمت شمار کرنا چاہیئے اور فرزند سے بہتر رکہنا چاہیئے اور بعض آشناؤن کی آشنائی کا سبب ظہور کسی فضیلت کا ہے تجسے یا ارتباط کسی حاجت کا ساتہہ تیرے قدر ہر آدمی کی پہچاننا چاہیئے اور سب کو ایک منزلت و رتبے مین نرکہنا چاہیئے اور کسی آدمی پر زیادہ اوس سے جو اوسکا مرتبہ ہے اعتماد نہ کرنا چاہیئے ۱۲ فرماتے تھے کہ عاقلون حکیمون کا یہ کام ہے کہ فقط استیفا لذت مقصود نہو بلکہ یون چاہیے کہ وہ ضمن مین کسی دفع حاجت یا کسی فضیلت کے اقامت یا کسی سنت کی ادائی مین واقع ہو ۱۳ فرماتے تھے بات کہنے رستہ چلنے بیٹہنے اوٹہنے مین اقویا کی رسم و عادت پر کام کر اگرچہ تو ضعیف ہی کیون نہو اور اگر کوئی عیب یا عین

کہااسی طرح ہے اور تیرا نام ابوالفیاض ہے ۲ ایک دن متصل نماز ظہر کے طرف اس فقیر کے متوجہ ہوئے اور فی البدیہہ یہ دو بیتین فرمائین ؎

گر تو راہِ حق بخواہی ای پسر	خاطر کس را مرنجان الحذر
در طریقت رکن اعظم رحمت ست	این چنین فرمود آن خیر البشر

اوسوقت فرمایا کہ دوات و قلم حاضر کر اور اسکو لکھہ کہ حضرت حق سبحانہ نے ناگاہ دل مین القا فرمایا ہے تاکہ تجہکو اوسکی وصیت کرون اوسوقت اشارہ فرمایا کہ یہ ایک عظیم نعمت ہے شکر اوسکا لازم ہے ۳ انفاس نفیسۂ حضرت ایشان سے یہ دو بیت ہین ؎

ایکہ نعمتہای تو از عد فزون	شکر نعمتہای تو از حد برون
عجز از شکرِ تو باشد شکر ما	گر بود فضل تو مارا رہنمون

اس فقیر کو مجلس صحبت مین حکمت عملی اور آداب معاملہ بہت سکہاتے تہے منجملہ اونکے جو کچہہ حافظہ مین رہا ہے یہ ہے ا کہ فرماتے تہے کہ مجلس مین برائی مت کر کہ اہل پورب ایسے ہین اور اہل پنجاب ایسے اور افغان ایسے اور مغل ایسے ہین شاید درمیان اونکے کوئی آدمی اوس قوم کا اہل حمیت اوس قوم سے ہو تو اوسکو برا لگے اور صحبت منغص ہو جائے ۲ فرماتے تہے کہ کوئی بات مخالف جمہور کے عام مجلس مین ہرگز زبان پر مت لا گو وہ بات نفس الامر مین صحیح ہی کیون نہو کہ وہ اوسپر انکار کرین اور صحبت منغص ہو جائے ۳ فرماتے تہے اگر تجہکو کسی سے کوئی حاجت ہو تو اوسکے واسطے ایک تمہید شائستہ کر اور اوس حاجت کی طلب مین تدریج کر ایسا نہ چاہیے کہ بات کو پتہر کی طرح دالدے ۴ فرماتے تہے مجلس عام مین ہرگز کسی پر رد صریح مت کر ۵ فرماتے تہے کہ آدمی کا لباس وزی ایسا ہونا چاہیے کہ اوسکی صنعت وکمال پر مشعر ہو مثلاً جو آدمی دانشمند ہے اوسے چاہیے کہ دانشمندون کا لباس پہنے اور اونہین کے آئین کے ساتہہ زندگانی کرے اور جو فقیر ہے اوسکو چاہیے کہ فقیرون کا لباس پہنے اور اونہین کے آئین سے زندگانی کرے ۶ فرماتے تہے کہ بزرگون کے مخاطبہ مین سخن مغلق و موجز و آہستہ روا نہین ہے ۷ فرماتے تہے کہ اگر تجہسے شجاعت یا سخاوت یا فتوت ظہور

نہ جوانی مین نہ لڑکاپن مین اتباعِ جادۂ محمدیہ اونکا خلق جبلی تہا اپنے امورِ ضروریہ مین تصرف بہ بیع وشرا
کرتے تہے عمامہ وغیرہ مین نہ توفقہای متقشفہ کی ہیئت اختیار کرتے تہے نہ ہیئت فقراء آزاد کی بلکہ ہیئت
مشائخ صوفیہ پر فی الجملہ مائل بہ بے تکلفی زندگانی کرتے تہے قرض لینے کو مکروہ رکہتے مگر واسطے ضروری
حاجت کے اور اوس شخص کو جو کہ واسطے تنعم طعام وتفکہ ومثل اسکے قرض لیتا تہا ناخوش رکہتے تہے اور
ملامت کرتے تہے اور ہر علم سے بہرۂ معتدبہ رکہتے تہے اور ساتہہ ترک مناسبت کسی فن کے فنون سے
اونکی طبیعت راضی نہین ہوتی تہی طب مین حدس اونکا بنہایت رسا وسلیم تہا **ذکر وظیفہ** وظیفہ اونکا
نوافل تہجد سے تہا بے تقیید عدد رکعات کے بلکہ بملاحظۂ نشاط ورغبت جسقدر کہ ہو اور اشراق وضحی اور
اور دو رکعت بعد مغرب کے واسطے ثواب الدین اور اپنے بڑے بہائی کے اور تلاوت مین ہمیشہ مشغول
رہتے تہے مگر بقدر ادر بغایت خوش آوازا ور بارعایت قواعد تجوید پڑہتے تہے اور غالباً یارون کے حلقے
مین علاوۂ تلاوت ہر روز کے دو تین رکوع بہ تدبر وبیان معانی پڑہتے تہے اور ایک ہزار بار درود شریف
اور ایک ہزار بار نفی واثبات بعض بجہر قبل فجر کے اور بعض بخفیہ اور بارہ ہزار بار اسم ذات ہمیشہ لازم تہا
خارج اوقات غیبت کے باوجود کبرسن وضعف کے اور جسوقت متوجہ ہوتے تو غیبت ممتدہ کہینچتے بعد
وفات سیدنا ومخدومنا شیخ ابو الرضا محمد کے باستدعای بعض یاران اوسی اسلوب سے وعظ فرماتے اکثر
مشکوٰۃ وتنبیہ الغافلین وغنیۃ الطالبین سے اور آخر مین تفسیر شروع کی تہی جبکہ زہراوین کے بیان سے
فارغ ہوئے تو ضعف غالب ہوا اور وہ رشتہ موقوف رہا اس فقیر نے بارہا اونکی زبان سے سنا کہ
ہمنے جو کچہہ پایا وہ بدولت درود وتوجہ مجرد کے پایا دوسرے ہر روز سورۂ مزمل گیارہ بار اور یا مغنی
گیارہ سو بار واسطے غنای ظاہری کے پڑہتے تہے اور ہمیشہ سارے احوال مین بے اسباب ظاہر کے
حق سبحانہ قلوبِ عباد کو اونکی خدمت مین مصروف کرتا تہا اونکی آخر عمر مین جب رمضان آیا تو صیام وقیام
بدستور قدیم کیا ہرچند بحسب شریعت رخصت افطار کے متحقق تہے کیونکہ وہ پیر فانی ہوگئے تہے اور روزے
کی طاقت نہین رکہتے تہے یہ فقیر اور سائر اہلبیت جب سوال کرتے کہ اتنی مقاسات تعب کا باوجود رخصت
شرع کے کیا سبب ہے تو فرماتے کہ زیادہ اس سے نہین ہے کہ ضعف کے سبب سے بیہوش ہوجاتا ہون اور بیہوشی

یا بخل ناگاہ تجسے صادر ہوجائے تو اوسکے کتمان و اخفار مین کوشش کرنا چاہیے اور اوس سے شرمگین ہونا چاہیے اور خود کو بتکلف صفتِ مقابل مین ظاہر کرنا چاہیے تا کہ نفس اوس آداب کے ساتہہ خوگر ہوجائے
۴۴ اجب بات چیت سفر کے حال مین ہوتی تو چورون اوچکون سے بچاؤ کرنے مین غلو کرتے اور اوس باب مین اپنے وقائع جو کہ سفر اکبر آباد مین دیکھے تھے بیان فرماتے +

ذکر اخلاق حضرتِ ایشان

اخلاق سلیمہ رضیہ کے ساتہہ شجاعت و فراست و کفایت و غیرت سے بوجہ اتم متصف تھے اور عقل معاش کی مثل عقل معاد کے کامل و وافر رکہتے تھے ہر امر مین توسط کو دوست رکہتے تھے نہ اتنا تنکر و تعمق کرتے تھے کہ رہبانیت کی طرف کھینچ لیجاوے نہ اتنے آداب کے ترک تقید مین مسترسل تھے کہ تہاون کی طرف میل کرے لباس مین ہمیشہ اونکی وضع شریف عدم تکلف تہا سخت و نرم بہر طور کہ میسر ہوجائے یکسان جانتے تھے لیکن حق سبحانہ ہمیشہ اونکو نرم لباس دیتا تہا بغیر اختیار اونکے فرماتے تھے کہ جب سے مینے ترک دنیا کیا ہے ابتک اپنے واسطے بازار سے کوئی لباس نہین خریدا ہے نہ عمامہ نہ جامہ نہ پاپوش حق سبحانہ سب کچہہ نزدیک حاجت کے وافر دیتا تہا **حکایت** ایک دن حضرت ایشان لباس فاخر رکہتے تھے صوفی متقشف نے اس باب مین بحث کی فرمایا کہ ہر تار میرے لباس کا اگرچہ شال درشال ہے کمند محبتِ الٰہی ہے اسلئے کہ میرے بے سعی و ارادے کے عطا فرمایا ہے اور ہر تار تیرے لباس کا اگرچہ کرپاس لک ہے اژدہا ہے اسواسطے کہ تو نے اوسکو اپنی سعی و ارادے سے بہم پہونچایا ہے حضرت ایشان امرا کے گہر نہین جاتے تھے یہ دروازہ بلکل مسدود کیا تہا اور اگر یہ گروہ اونکی زیارت کے واسطے آتا تو بہت خلق سے پیش آتے اور کریم قوم کو بمزید اکرام تخصیص فرماتے تھے اور اگر وہ نصیحت چاہتے تو نہایت رفق ولین سے ادا کرتے اور امر معروف و نہی منکر مسائل منصوصہ مین بشرط ظن قبول رفق ولین سے کرتے تھے ہمیشہ تعظیم علم و علما کی اور نفرت جہل و جاہلون سے اونکا پیشہ تہا اور سب حال مین تتبع آثار نبویہ کا کرتے تھے ایک اونکے آثار استقامت سے یہ تہا کہ کبھی اپنی عمر مین جماعت فوت نہ کی مگر بعذر بزرگون نے کہا ہے الاستقامۃ خیر من الکرامۃ اور کسی حال مین امور ممنوعہ کی طرف میل نہ رکہتے تھے

موافق ومخالف کے معتقد فیہ تمام عمر تدریس وافتاء وفصل خصومات ووعظ وتربیت مریدین وتکمیل
شاگردون مین گزاری اور جاہ وعزت صوری واحترام وتعظیم ظاہر کو ساتھہ کمالات باطنی کے جمع
رکھتے تھے ریاست علم وعمل بلاد ہند کی طرف اونکے اور اونکے بھائیون کے منتہی ہوئی علمای بلاد
ہندوستان بلکہ بلاد دیگر سے کم کوئی ہوگا کہ اوسنے نسبت تلمذ کی یا استفادۂ باطن کی اس خاندان کے ساتھہ
درست نہ کی ہو اونکی شاگردی فخر ہے کبار علما کا اور اونکی کتب مؤلفہ معتمد علیہ ہین فضلا کی فقیر کے والد ماجد
بھی اونسے روایت رکھتے ہین اخذ علوم کا اپنے والد ماجد اور اونکے خلفا سے کیا اور ایک خلق کثیر نے
اونکی جناب سے استفادہ کیا چونکہ اسانید اونکے علوم تحصیلیہ کی فقہ وحدیث وتفسیر وغیرہ اونکی تصانیف مین
مرقوم ہین اور لوگون مین مشہور اسلئے ضرورت اونکے ذکر کی اسجگہ نہین ہے اونکی اشہر مصنفات جو کہ
دلیل ہے کمال اطلاع وعبور کی تفسیر فتح العزیز ہے دو مجلد کلان مین بقدر ۲ سہ پارۂ کلام مجید اور مکرر
دیار ہند مین طبع ہو چکی ہے اور تحفۂ اثناعشریہ رد مذہب شیعہ مین اور بستان المحدثین وسر الشہادتین وعجالۂ
نافعہ وفتاوای کثیرہ وفات انکی بعمر نود سال ۱۲۳۹ھ ہجری مین ہوئی شعرا وعلما اونے تاریخین کہی ہین
آرامگاہ دہلی ہے پہلوی پدر بزرگوار مین آرام فرمایا انکا خاندان خاندان علوم حدیث وفقہ حنفی کا ہے خدمت
اس علم شریف کی جیسی کہ اس اہل بیت سے وجود مین آئی ویسی اس ملک مین اور خاندان سے معلوم
ومعہود نہین ہے تخم عمل بالحدیث کا در حقیقت انکے والد نے اس سرزمین مین بویا اور انہون نے
اوسکو برگ وبار بخشا ورنہ بلاد ہند مین سوای فقہ حنفی کے کوئی بھی علم حدیث شریف کا اور اوسکے ساتھہ علم
وعمل مین تمسک کرنا نہین جانتا تھا جزاہ اللہ تعالی عنا خیر الجزا آمین کذا فی اتحاف النبلا رکاتب حروف عفا
اللہ عنہ وقت ورود دہلی شریف مزارات بابرکات ان حضرات کی زیارت سے مشرف ہوا ہے اس خاندان
عالیشان کا قبرستان دہلی دروازے کے باہر مہندیون مین واقع ہے ایک چبوترۂ مسطح پر یہ سب قبور ہین
زمین سے متصل صرف بقدر ایک بالشت کے بلند ہین اول قبر حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ کی ہے اونکے
پائین حضرت شاہ عبد القادر رضی اللہ عنہ صاحب موضح قرآن کا مزار شریف ہے آپکی وفات ۱۹- رجب روز
چہارشنبہ ۱۲۳۰ھ ہجری کو ہوئی ہے اور حضرت شاہ عبد الرحیم کے برابر شاہ ولی اللہ قدس سرہ کا مزار ہے

کے ساتھہ مین خوگر ہوا ہون اور اوس سے لذت لیتا ہون یعنی غیبت جب شوال آیا تو یکبارگی اشتہا ساقط ہوگئی اور ضعف غالب آیا اور ہیضہ پیدا ہوگیا اوسقدر کہ امید حیات کی منقطع ہوگئی اور مردے کی طرح پڑے یہ فقیر حاضر تہا اس پڑنے مین کلمہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم اونکی زبان سے نکلا بعد اسکے رو بصحت لائے اور فی الجملہ تخفیف ہوئی یہانتک کہ اوائل صفر مین پہر مرض غالب آیا اور قبل صبح صادق کے جب موت کے آثار ظاہر ہوئے تو غایت ہمت اونکی یہ تہی کہ فجر کی نماز فوت نہو چند بار اوس ضعف مین پوچہا کہ صبح طلوع ہوئی یا نہین حاضرین نے کہا نہین جب موت نزدیک پہونچی تو اون کہنے والون کو بسختی جواب دیا کہ اگر تمہاری نماز کا وقت نہین ہے تو ہماری نماز کا وقت تو پہونچا ہے اوسوقت کہا کہ مجہکو قبلے کی طرف متوجہ کردو اوسوقت باشارہ نماز ادا کی حالانکہ وقت مین شک تہا بعد اوسکے بذکر اسم ذات زیر لب مشغول ہو کے حیات کی ودیعت سپرد کی یہ واقعہ روز چہارشنبہ بارہوین صفر سنہ ۱۱۳۱ ہجری اواخر عہد فرخ سیر مین واقع ہوا اور فرخ سیر بعد اونکے قریب پچاس روز کے قید ہوا ہرج مرج عظیم پیش آیا عمر شریف اونکی ستتر سال کی تہی فتح چتوڑ کا قصہ اور عمارت جامع مسجد شاہجہان آباد کی یاد رکہتے تہے رضی اللہ عنہ وارضاہ **تاریخ وفات**

در ہزار و یکصد و سی و یک از ہجر رسول	بامداد چارشنبہ از صفر ثانی عشر
ہادی راہ طریقت شیخ دین عبد الرحیم	کرد از دنیای دون در جنت الماوی مقر

ترجمہ حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہ صاحب فتح العزیز و بستان المحدثین وغیرہ

مصنفات نافعہ

حضرت شاہ عبد العزیز بن الشیخ الاجل ولی اللہ محدث دہلوی بن الشیخ عبد الرحیم العمری رضی اللہ عنہم استاذ الاساتذہ و امام الجہابذہ بقیۃ السلف حجۃ الخلف خاتم المفسرین والمحدثین بالدیار الہندیہ ولادت شریف سنہ ۱۱۵۹ ہجری مین ہوئی غلام حلیم نام تاریخی ہے اپنے وقت مین مرجع علماء و مشائخ تہے دستگاہ آپ کی جمیع علوم متداولہ و غیر متداولہ مین فنون عقلیہ و نقلیہ سے فوق الوصف ہے کثرت حفظ و علم تعبیر رؤیا و سلیقہ وعظ و انشا و تحقیقات نفائس علوم و مذاکرہ و مباحثہ با خصوم مین ممتاز اقران تہے اور

سُنی بعدہ فرمایا کہ قالت الاعراب امنا سے کہ ابتدا درس کی ہوگی ٹپرہو بعد شام کے غلام حسین نامی ایک شخص
مرید ہوا آواز مفہوم ہوئی نماز عشا کی ٹپرہی چار گہڑی رات باقی رہی تہی کہ اضطراب لاحق ہوا دونکپے دائین
بائین ہلاتے تہے آرام نہین تہا بر خلاف عادت کے کپڑے سوای ازار کے بدن سے اوتار ڈالے تہے بعد
نماز فجر کے ساتوین ماہ شوال روز یکشنبہ ۱۲۳۹ھ ہجری داعی اجل کو لبیک اجابت فرمائی اور اس دار
فانی سے عالم جاودانی کی طرف انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون سب شہر پر ایک ایسی حالت
واقع ہوئی کہ بیان مین نہین آتی ہے انتہے رضی اللہ عنہ وارضاہ وجعل الجنۃ منقلبہ ومثواہ آمین وصلی اللہ
علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم الی یوم الدین آمین بالتفصل ایک سالہ کمالات عزیزی نام
مصنفہ ۱۲۵۹ھ مطبوعہ ۱۳۰۶ھ ہجری مؤلفہ مبارک علی خان ولد نواب فرحت اندیش خان نبیرۂ نواب
خیر اندیش خان رئیس میرٹھہ خاکسار کی نظر سے گزرا دیکہا تو اوسمین ۵۳ حال لکہے ہین وہ سب گویا حضرت
صاحب کی کرامات ہین ۵۲ کرامت جو اس مقام کے مناسب ہے یہ ہے کہ جب حضرت مولانا صاحب کا اس
جہان فانی سے انتقال ہوا ہے کچہہ کہانا نہین کہایا تہا اور مرض کی شدت تہی وعظ کا دن آیا حضرت نے
فرمایا مجہکو پکڑے رہو جب مین بیان کرنے لگون تب چہوڑ دیجیو ولیسا ہی کیا پہر بدستور وعظ فرمانے لگے ہزارون آدمی
جمع ہوتے تہے اور جسقدر آواز اشخاص قریب کی کان مین پہونچتی تہی اوسی قدر اشخاص بعید کے کانمین پہونچتی
تہی جو عالم فاضل سمجہتا تہا اوسیقدر جاہل سمجہتا تہا راقم نے ایک مرتبہ بچشم خود دیکہا کہ دو ڈکاندار زیور فروش آپس
مین کہنے لگے کہ بہائی میرا جانا وعظ مین نہین ہوا تو گیا تہا کیا بیان فرمایا تہا اوسنے کل حال مفصل بیان
کیا بعد اسکے وعظ آیۂ شریفہ ذوی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل کا فرمایا اور اوسکے
مطابق نقدی واسباب سب تقسیم فرمایا بعد اسکے کچہہ اشعار عربی کے ٹپرہے اور کچہہ فارسی کے اور یہ
شعر مشہور من نیز حاضر میشوم تصویر جانان دربغل ✦ آپ نے فرمایا من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآن دربغل
اور بہت شعر ایسے کہ ایک مصرع مصنف کا اور دوسرا اپنا ٹپرہا کئے پہر آپنے فرمایا کہ کفن میرا اسی کپڑے
کا ہو جو مین پہنتا ہون کُرتا آپ کا ادہوتر کا اور گاڑہے کا پایجامہ ہوتا تہا اور فرمایا کہ نماز جنازے کی باہر شہر کے
ہو اور بادشاہ میرے جنازے پر نہ آوے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ۵۵ دفعہ نماز جنازہ کی ہوئی جوق جوق

اور اوسکے برابر حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ کی قبر شریف ہے رضی اللہ عنہم +

ترجمہ خط میان سید احمد علی بجنوری متضمن حال پر اختلال انتقال حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ بطور اختصار

مختصر یہ ہے کہ ماہ رجب سنہ ۱۲۳۹ ہجری سے طریقہ خوراک حضرت صاحب کا ایسا مقرر ہوا تہا کہ بعد چار دن کے آدہ پاؤ بلکہ قدرے قلیل کہاتے تہے اور تمام رات تپ ہوتی تہی اور بحرہ سوداویہ چڑہتی تہی آخر رمضان مین سابق سے زیادہ طبیعت بے مزہ ہوئی چنانچہ بست ونہم رمضان المبارک سنہ الیہ کو وقت شام غشی طاری ہوئی ہاتہہ پاؤن سرد ہوگئے ایک عجب قیامت گہر مین برپا ہوگئی اوسکی صبح کو کہ عید کا روز یوم دوشنبہ تہا کچہہ افاقہ ہوا موافق معمول کے پہر دن چڑہے نماز عید کی اداکی تہی کہ مسجد اکبر آبادی مین پہر غشی طاری ہوئی بہر حال گہر تشریف لائے طبیعت بے مزہ رہی روز سہ شنبہ کہ دن درس کا تہا بکمال بیطاقتی منبر پر آرام کرکے تفسیر آیہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم فرماکر بس کیا پہر پہر دن باقی رہے فقیر کو طلب فرماکے کاغذ وصیت نامہ مشتمل بر ہبہ فرش وکتب خاص ذات خود بمولوی محمد اسحق صاحب دام ظلہم ودیگر امورات کا لکہواکر مہر فقیر کی اوسپر ثبت کرائی من بعد مولوی رشید الدین خانصاحب وغیرہ کو طلب کرکے اونکی مہرین ثبت کرائین اس دن حال بہت متغیر تہا دو تین گہڑی دن باقی رہا تہا کہ اجازت نامہ کتب احادیث مہری خاص اس فقیر کو عنایت فرمایا طعام بالکلیہ موقوف ہوا روز چہارشنبہ کو اطبا رنے جمع ہو کر ایک نسخہ تجویز کیا اوسکو تناول فرمایا پہر دن چڑہے نماز اشراق اداکی بعدہ اجابت ہوئی بعینہ دو انکلی معلوم ہوا کہ قوت ماسکہ زائل ہوگئی اوس دن کی شام کو بہت لوگ مرید ہوئے روز پنجشنبہ کو حالت متغیر ہوگئی جمعے کے دن چاہا کہ موافق معمول کے مدرسہ مین آئین نہ آسکے درس موقوف ہوا مگر زیارت ان سب کو میسر ہوئی وقت شام کے تفسیر مدارک وتفسیر حقانی سنی بعدہ جو کچہہ نقدی تہی اوسکو برادرزادون اور ذوی الارحام حاضر وغائب کو تقسیم فرمایا قصہ مختصر یہ ہے کہ شنبہ کو سکوت طاری ہوا اور نبض مختل ہوگئی مگر اوقات نماز پنجگانہ مین اشارہ سے نماز پڑہتے تہے اور سقوط قوت غریزی کا آناً فاناً ہوتا تہا روز شنبہ کو قریب دوپہر کے قرآن مجید طلب فرماکے مولانا محمد اسحق صاحب سے سورۂ ق ایک رکوع تک

تو نے اوسکو آگ پر گرم کیا اوسمین سے ایک روپیہ برآمد ہوا وہ روپیہ تو نے مالک بروغن زرد کو واپس دیا اور خود تصرف نہین کیا یہ دیانت اور امانت تیری جداوندتعالیٰ کو پسند آئی اور اوسکے عوض مین بہشت عطا فرمائی **لطیفہ** ایک شخص نے مسئلہ پوچہا کہ صاحب یہ طوائف یعنی کسبی عورتین مرتی ہین اونکے جنازے کی نماز پڑہنی درست ہے یا نہین حضرت نے فرمایا جو کہ مرد اونکے آشنا ہین اونکی بہی نماز پڑہتے ہو یا نہین کہا کہ ہان پڑہتے ہین حضرت نے فرمایا کہ تو اونکے بہی جنازے کی نماز پڑہو اس کتاب کے مصنف حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہین حضرت مولانا اسحق صاحب رضی اللہ عنہ بعد آپکے جانشین ہوئے درس تدریس علوم حقہ مین مصروف رہے بعدکو مع مولوی محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکہ معظمہ کو تشریف لیگئے تا وفات اوقات شریف کو تدریس تفسیر و حدیث و فقہ مین مصروف رکہا خاکسار جسوقت بتقریب حج ۱۲۶۹ ہجری مین مکہ معظمہ مین پہونچا تو حضرت مولانا مولوی یعقوب صاحب رحمہ اللہ کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوا عجیب بابرکت تھے اونکی تقریر دلکش ابتک سمع قلب مین جاگیر ہے زمانہ اقامت مکہ معظمہ مین بارہا اونکی زیارت سے فیضیاب ہوا رضی اللہ عنہ علمای ہند کی سند حدیث شریف کی حضرت مولانا محمد اسحق صاحب رحمہ اللہ تک منتہی ہوتی ہے سب علما آپ ہی کے خوشہ چین ہین آپکے داماد و شاگرد رشید مولانا محمد عبدالقیوم صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ خلف الصدق مولانا مولوی محمد عبدالحی صاحب صدیقی رحمہ اللہ تعالیٰ مع اپنے اہل و عیال کے بہوپال مین مقیم رہے ایک مدت تک عہدہ افتا کو زینت بخشی بعد کو ترک کر دیا اور اپنے خانہ فیض آشیانہ مین جادہ استقامت و سداد پر قائم دائم رہے اوقات شریف کو علم تفسیر و حدیث و فقہ کی تدریس و تعلیم سے معمور کیا ہمانکے اہالی موالی رئیس و مرؤس سب اونکی صلاح و علم و فضل کے قائل و معتقد تھے خوش اخلاق خوش وضع بے تکلف حسن المحاضرہ تہے تمام دن حدیث شریف کے درس مین گزرتا ذکر فکر کا شغل رہتا ستر حال کو بہت پسند رکہتے تہے وفات سے کئی ماہ پہلے خاکسار نے ترجمہ موضح قرآن اونپر پڑہا اور آٹھ دس پارے تفسیر جلالین کے سنائے سند عطا فرمائی خاکسار کے پاس موجود ہے اور بیعت سے بہی مشرف فرمایا بعدہ وطن کا قصد فرمایا بہوپال سے روانہ ہو کر بنارس پہونچے وہان کچہہ اقامت فرما کے وطن روانہ ہوئے سندیلہ تک پہونچے ارادہ تہا کہ حضرت مولانا مولوی فضل الرحمن صاحب دام ظلہم کی زیارت سے مشرف ہون

لوگ آتے تھے اور پڑھتے تھے اسی کتاب مین لکھا ہے کہ ایک شخص دہلی مین وارد ہو کر لب دریا جمن ٹھہرے
اور بولتے نہ تھے حضرت مولانا صاحب تشریف لیگئے اوس شخص نے حضرت کی تعظیم دی اور حال اپنا اِس
طور پر بیان کیا کہ ہم دو شخص تھے آپس مین بہت محبت رکھتے تھے اور بہت ملکون کی سیر کی ایک دفعہ دوست
میرا بیمار ہو گیا اور قضا کی جب ہم اونکو دفن کرنے لگے ایک کٹار پانسو روپیہ کی قیمت کا میری کمر مین تھا
وہ نکال کر قبر مین رکھدیا اور وہین بھول گیا بعدہ آدمی جب چلے آئے تو مجھکو وہ کٹار یاد آیا اور بڑا
افسوس اوسکا ہوا رات کے وقت مینے جا کر قبر کھودی تو دیکھا کٹار بدستور رکھا ہے لیکن وہ مردہ قبر
مین نہین ہے حیران ہوا ایک کھڑکی نظر آئی اندر گیا دیکھا کہ ایک باغ ہے اور وہ شخص دوست میرے
وہان بیٹھے ہین اور کلام مجید پڑھتے ہین وہ مجھکو دیکھکر بہت خوش ہوئے پھر اونہون نے کہا کہ تم
باغ کی سیر کرو مین سیر کرنے لگا پھر بیرون باغ بفاصلۂ بعید دیکھا کہ بہت بڑے کڑھاؤ چڑھے ہین -
اور لوگون کو پکڑ کر اونمین ڈالتے ہین ایک شخص نے میرا ہاتھ زور سے پکڑا کہ ابتک اوسکی انگلیون کے
نشان موجود ہین اور کہا تو نے مجھسے فلان چیز چار پیسے کو مول لی تھی وہ میرے دے مینے کہا میرے
پاس پیسے نہین ہین یہ کٹار پانسو روپیہ کا ہے یہ تو لے لے اوسنے جواب دیا کہ اسکو مین کیا کرون گا غرضکہ
بہت بحث رہی اس عرصے مین وہی شخص فوت شدہ تلاش کرتے کرتے وہان آپہونچے اونہون نے
کہا کہ یہ مرے نہین ہین زندہ ہین میری ملاقات کو آگئے ہین بڑی مشکل سے اونہون نے چھڑایا
جب سے مین چار پیسے مانگتا ہون اور وحشت مزاج پر آگئی ہے حضرت نے پانی دم کر کے اونکو پلایا وہ وحشت
اونکی دور ہو گئی پھر اونکو اپنے ساتھہ لے آئے وہ شخص تا مدت عمر خدمت مین حاضر رہے **حکایت**
ایک لونڈی حضرت مولانا صاحب کی حالت نزع مین آیۂ شریفہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی پڑھنے
لگی حاضرین کو تعجب ہوا اور اس کنیز سے اس آیہ کے پڑھنے کا باعث پوچھا اوسنے ہاتھ اوٹھا کر بتایا کہ مجھکو
یہ دو آدمی پڑھاتے ہین مولانا صاحب کو اس بات کی اطلاع کی آپنے فرمایا کہ اس کنیز سے کہو کہ اُن پڑھانیوالون
سے جو واقع مین فرشتے ہین دریافت کرے کہ کس عمل کے باعث سے خداوند تعالی نے اسکو بہشت عطا
فرمائی چنانچہ بعد استفسار لونڈی نے جواب دیا یہ کہتے ہین کہ ایک مرتبہ بازار سے روغن زرد خرید ہو کر آیا تھا

انشاء الله بکم لاحقون ثابت و در بخاری و مسلم موجود ست که آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم با کفار مکه که در بدر کشته شده بودند خطاب فرمودند هل وجدتم ما وعد ربکم حقا مردم عرض کردند که یا رسول الله ما تکلم من اجساد لیس فیها ارواح فرمودند که ما انتم باسمع منهم ولکنهم لا یجیبون و در قرآن مجید ثابت ست ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء عند ربهم یرزقون فرحین بما آتاهم الله من فضله بلکه از احوال پس ماندگان هم خوشوقتی و استبشار ثابت ست ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بهم من خلفهم الا خوف علیهم ولا هم یحزنون بالجمله انکار شعور و ادراک اموات اگر کفر نباشد در الحاد بودن او شبهه نیست و اما قواعد فلسفی پس بقاء روح بعد از مفارقت بدن و بقای شعور و ادراک او و لذات روحانی و آلام روحانی مجمع علیه فلاسفه است الا جالینوس و لهذا او را در فلاسفه نشمرده اند و ظاهر است که بدن دائما در تحلل ست و روح در شعور و ادراک دائما در ترقی پس مفارقت بدن در سلب ادراک و شعور او چه قسم تاثیر تواند کرد

سوال اگر ادراک و شعور می ماند بقدر حیات می ماند یا زیاده کم می شود **جواب** ادراک و شعور اهل قبور بعد از موت در بعضی امور زیاده می شود و بعضی کم در انچه تعلق با مور عینیه دارد ادراک آنها زیاده ست و در انچه متعلق با مور دنیویه باشد ادراک اینها کم و سببش آنست که التفات و توجه ایشان در امور عینیه زیاده ست و از امور دنیویه التفات و توجه کم با این جهت تفاوت واقع می شود و الا اصل ادراک و شعور یکسان ست بلکه اگر تامل کرده شود در دنیا نیز بسبب توجه و التفات زیادتی و کمی در شعور و ادراک واقع می شود چنانچه دقائق علمیه را و کلای دربار بسیار کم می فهمند و لذائذ طعام و محاسن ساز و کیفیت نغمات و اوتار را امیرزادها خوب ادراک میکنند و علماء و فضلا در ادراک این چیزها بسیار قاصر اند و اینهمه بسبب قلت توجه و التفات است و کثرت آن

بیان سنام مخالف ظاهر شریعت غرا سوال

حکایت طاهر قمی با برهان شاه که دعوت بمذهب امامیه نموده بود و شفا پسر او را معین باختیار مذهب ائمه اثنا عشر ساخته با زرویای بادشاه جناب رسالت مآب صلی الله علیه و آله وسلم را و فرمودن آنجناب که فرزند تو

مگر بواسیر کی شدت ہوئی پہونچ نہ سکے وہان سے نجط مستقیم وطن پہونچے مرض مین زیادتی ہوئی آخر کو ۱۲۹۹ھ ہجری کو انتقال ہوا اپنے وطن مین مدفون ہوئے اور یہی اونکی خواہش دلی تہی اللہ سبحانہ نے اونکی تمنا پوری کی چونکہ آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت قلبی تہی اور اکثر اتباع نبوی مرکوز خاطر رہتا تہا اسلئے عجیب حسن اتفاق ہوا کہ سال وفات مین دو بار قرآن شریف کا دور فرمایا اور آپکے انتقال کے بعد ہی صاحبزادی صاحبہ مرحومہ کا انتقال ہوا حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب دام فیضہم شاگرد رشید حضرت مولانا محمد اسحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہین ساری کتب حدیث اونہین سے پڑہی جسوقت خاکسار شرف ملازمت وبیعت سے مشرف ہوا تو درخواست اجازت حدیث شریف کی کی فرمایا کہ مجہے زبانی اجازت ہے مین بہی زبانی اجازت دیتا ہون پڑہو پڑہاؤ والحمد للہ علی ذلک حضرت مولانا صاحب مرحوم کے دو صاحبزادے تہے اور ایک صاحبزادی اول بعد انتقال اونکے صاحبزادی صاحبہ کا انتقال ہوا من بعد میان ابراہیم صاحب مرحوم فرزند خرد کا انتقال ہوا مولوی یوسف صاحب ولد اکبر موجود ہین مگر ایک مدت سے مرض سخت مین گرفتار ہین اللہ جلشانہ شفای عاجل عنایت فرمائے یہ بہی مثل اپنے والد ماجد مرحوم کے درس حدیث شریف مین مشغول رہتے ہین نہایت صالح ومتدین ہین اللہ تعالی انکی عمر مین برکت دے آمین

ذکر بعض مسائل متعلقہ برزخ جو کہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ سے منقول ہین

مسئلہ شعور اموات بعد موت چہ میفرمایند علمای دین اندرین معنی کہ انسان را بعد موت ادراک وشعور باقی می ماند چنانکہ زائر قبور خود را شناسد وسلام وکلام شان شنود یا نہ **جواب** انسان را بعد از موت شعور وادراک باقی می ماند وبرین معنی شرع شریف وقواعد فلسفی اجماع دارند اما شرع شریف پس عذاب القبر وتنعیم القبر بتواتر ثابت است وتفصیل آن دفتری طویل میخواہد در کتاب شرح الصدور فی احوال القبور تصنیف شیخ جلال الدین سیوطی ودیگر کتب حدیث باید دید واثبات عذاب القبر در کتب کلامیہ از مباحث عمدہ ست حتی کہ بعض اہل کلام منکر آنرا تکفیر کردہ اند وعذاب وتنعیم بغیر ادراک وشعور معنی تواند شد ونیز در احادیث صحیحہ مشہورہ درباب زیارت قبور وسلام بر موتی وہم کلامی با آنہا کہ انتم سلفنا ونحن بالاثر وانا

نوشتند کہ در حرمت خمر نصوص قطعیہ وارد اند و این خبر آحاد در حالت غفلت منام ست و مظنۂ غلط فہمی پس روا نیست کہ برین عمل نماید بلکہ ظاہر اینست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاتشرب الخمر فرمودہ باشند این کس اشرب الخمر شنیدہ و فہمیدہ بدلیل آنکہ **حکایت** حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چون شنیدند کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت می کنند کہ ان المیت یعذب ببکاء اھلہ علیہ یعنی مردہ را بسبب گریۂ اہل و عشائر خودش در قبر عذاب می شود فرمودند کہ رحم اللہ اباعبد الرحمن یعنی عبداللہ بن عمر کہ او دروغ نہ گفتہ است بر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیکن غلط فہمیدہ است آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر یہودیہ می گذشتند کہ کسان او بر وی می گریستند فرمودند این یہودیہ را عذاب می شود و کسان او بروگریہ می کنند از مجرد مقارنت بسبب فہمیدن نوعی از غلط فہمی ست و علی ہذا القیاس رُواۃ حدیث را در شنیدن و فہمیدن غلطی واقع شدہ لیکن ہرگاہ احادیث مشہور از طرق متعددہ وارد می شوند تدارک غلطی زود تر می شود بخلاف حالت منام کہ در شنیدن حدیث منامی تنہا یک کس می باشد و او ہم مخمور نشاء خواب کیست کہ غلط فہمی او را تدارک کند چون این مقدمہ ممہد شد پس می گوئیم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برہان شاہ را ہمین فرمودہ باشند کہ فرزند تو شفا یافت و مطلب تو حاصل شدہ و برگفتۂ طاہر عمل مکن و این شخص یعنی برہان شاہ چون گفتۂ طاہر را در مخیلہ مملو داشت بمجرد شنیدن این لفظ توہم کرد کہ شاید امر می کنند حالانکہ ایشان نہی می فرمودند این ست جواب تحقیقی **حکایت** و بعضی علما ازین حکایت جواب دیگر دادہ اند کہ چندان پسند فقیر نیست اگرچہ راہ بدیہی دارد و این ہم محتاج تمہید مقدمہ ایست و آن مقدمہ این ست کہ رویت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم البتہ واقعی و حق می باشد لیکن گاہے شیطانی و جنی آواز خود را باواز آنجناب شبیہ ساختہ و حکایت کردہ چیزی می گوید و این می پندارد کہ شاید آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتہ باشند حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیچ نہ فرمودند دلیلش آنکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورہ والنجم می خواندند چون باین آیت رسیدند افرأیتم اللات والعزی ومنات الثالثۃ الاخری شیطان آواز خود باواز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شبیہ ساختہ و حکایت نغمۂ آن جناب نمودہ این عبارت بخواند تلک الغرانیق العلی ومنھا الشفاعۃ ترتجی مشرکین از شنیدن این آواز خوش شدند و مومنین غمگین و ملول گشتند

جواب دوم حکایت برہان شاہ

شفا یافت و بگفتهٔ طاهر عمل کن از تاریخ فرشته منقول فرموده بودند و توجیه آن بر مذهب اهل سنت استدعا نموده

جواب اوّل مهربان من این سؤال و اشکال چند بار پیش فقیر آمده و در جواب آن تحریرات چند واقع شده که اینوقت نه در حافظهٔ فقیر ست و نه منقول پیش فقیر مانده لیکن الحال آنچه در حل این اشکال کفایت میکند بلکه ازین نوع اشکال چند واقعهٔ مشهوره زائل گردد تحریر می آید و قبل از حل این اشکال مقدمهٔ ممهده را در ذهن محفوظ باید داشت بعد از ان بحل اشکال متوجه باید شد **مقدمهٔ ممهده** این ست که اسباب العلم عندنا ثلاثة الحواس السلیمة والخبر الصادق والعقل والالهام لیس من اسباب العلم بصحة الشئ عندنا هکذا فی العقائد النسفیة و شرحها و قال الفقهاء ادلة الشرع اربعة الکتاب والسنة والاجماع والقیاس بالجملة الهام و کشف و رؤیا که ازین هر دو اضعفست نه دلیل احکام شرعیه می تواند شد و نه دلیل امور واقعیه بلکه الهام و کشف و رؤیا هرگاه که معارض یکی ازین دلائل واقع شود آنرا رد باید نمود و رجوع بهمین دلائل هفتگانه باید نمود زیراکه در الهام و کشف و رؤیا احتمال غلط فهمی رائی و ناقل موجود است و تدارک آن بسبب تنهائی رائی و ناقل مفقود و در دلائل هفتگانه مذکوره احتمال غلط فهمی ضعیف است و تدارک آن بسبب کثرت متاملین و محققین و غور کنندگان بوجه احسن می تواند شد و بنا برهمین قاعدهٔ شیخ عز الدین بن عبد السلام مقدسی که از مشاهیر علمای شافعیه است و مصنف قواعد کبری و دیگر تصانیف مفیده اند **حکایت** هرگاه شخصی را شنیدند که می گفت که من در کار خیر دختران خود سراسیمه بودم جناب رسالت صلی الله علیه و آله وسلم را بخواب دیدم فرمودند که در فلان موضع گنجی مدفون ست کافته برون آر و خمس از ان رکاز ادا مکن بلکه تمام و کمال آن گنج را خود متصرف شو فرمودند که این شخص را باید که خمس ادا نماید زیراکه و فی الرکاز الخمس حدیث صحیح مشهور ست که راویان آن در حالت بیداری و کمال حواس شنیده نقل نموده اند و این شخص در حالت منام که سراسر غفلت و مظنهٔ غلط فهمی ست این را شنیده و نقل نموده محل اعتماد نیست و نیز شیخ عبد الحق دهلوی رحمه الله در بعض رسائل خود نوشته اند که **حکایت** در سنه فلان در مکه و مدینه استفسار وارد شد صورتش آنکه شخصی جناب رسالت مآب صلی الله علیه و آله وسلم را بخواب دید که می فرمایند که اشرب الخمر حلالا او را چه می باید کرد شراب بنوشد یا ننوشد علمای بخارا قاطبهٔ همین جواب

ومقدوح داشته اند قول کسی راکه در هر صورتے از نیک وبد رویت واقع شود چه گونه مرجوح ومقدوح نباشد
حالانکه می بینیم درجهان بسیار کسان را از غاویان ومغویان که مسمی باین اسم مبارک اند در هر مذهب وبسا
کس ادعای نبوت می کنند پس چه تعجب که شیطان خود را یکی از غاویان وانماید وایهام دعوی نبوت کند ولهذا
احتجاج بهمان افعال واقوال ست که از زبان ثقات از حین حیات مروی گشته پس شیطان بقرائن دریافته بود
که این بیمار را بحران تام حبیدست وفی الفور شفا حاصل خواهد شد وقت را غنیمت شمرده برهان شاه را اغوا
نموده وچون برهان شاه ازین نکته واقف نبود تحقیق صورت وشباهت ناکرده در دام او افتاد حالانکه از
صحابهٔ کرام مثل عبد الله بن عباس وغیره رضی الله عنهم مروی ست که هرگاه کسی پیش ایشان دیدار جمال
باکمال آن حضرت صلی الله علیه وآله وسلم در خواب نقل میکرد ایشان از و تحقیق صورت می کردند پس جهات
برهان شاه وبی خبری او معتقد ست در رای شیطان گشت واو را از راه برد برین خواب او هیچ اعتماد نیست
انتهے **فائده** ملفوظات حضرت مخدوم جهانیان میں لکھاہے یاری از اصحاب خلوت پرسید اگر رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم را در خواب بیند شیطانی نبود جواب فرمودند آری درین باب حدیث صحاح ست
قوله علیه السّلام من رأنی فقد رأی الحق فان الشیطان لا یتمثل بصورتی والمراد من الحق
ضد الباطل یعنی پیغامبر گفت هر که مرا در خواب بیند قد برای تحقیق ست پس بدرستیکه تحقیق راست مرا
دیده باشد بدرستی که شیطان مثل وصورت من نتواند ولیکن از محدثان آن طرف سماع دارم که هرگز در
هندوستان نه شنیده بودم شیطان صورت دیگر تواند شد وبگوید من پیغامبرم ولیکن مثل حلیهٔ رسولؐ
نتواند هرگز پس واجب ست که حلیهٔ رسول نگاه دارد ویاد گیرد تا راست ودروغ معلوم گردد واگر یک نوع
از حلیه نباشد رسول نباشد که شیطان راهزن قدیم ست پس این فقیر ویاران اعلی را فرمودند برادران
بگیرید تقریر که کردم انتهے کاتب الحروف عفا الله عنه گزارش پرداز ہے کہ اسی لئے حضرت مخدوم رضی الله
عنه کی اولاد امجاد میں سے ایک سید عالی النسب والاحسب تے یعنی حسن بن حسن حضرت توفیق دام ظله نے
ایک رسالۂ نفیس بلوغ العلی بمعرفة الحلی نام حلیۂ حلیۂ حضور صلی الله علیه وآله وسلم وخلفاء اربعه
ولقیۂ عشرۂ مبشرہ رضی الله عنهم میں بزبان اُردو تالیف فرمایا ہے کہ حلیۂ مبارکہ ہر مرد وزن وخُرد وبزرگ

این آیت نازل شد وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ فی سورۃ الحج پس چون حکایت نغمۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در بیداری بوقوع آمدہ باشد در خواب برای اغوای برہان شاہ اگر این قسم ارادہ کردہ باشد چہ تعجب باشد*

جواب سوم جواب حضرت مولانا عبد القادر صاحب قدس سرہٗ

آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در منام ہمین قدر فرمودہ اند کہ بگفتہ طاہر عمل کن ونہ فرمودند کہ بر ضمیر طاہر عمل کن یا انچہ او تجویز کند بجا آر وطاہر در وقت تعلیق نذر ہمین گفتہ بود کہ مذہب دوازدہ امام را اختیار کن وبلا شبہ مذہب دوازدہ امام باجماع اہل سنت حق ست وروش ایشان در سلوک وعبادت مقبول جمیع طوائف اہل سنت ست بلکہ استناد اکثر طرق صوفیہ بایشان ست پس مذہب دوازدہ امام اشارہ بسلوک طرق صوفیہ شد لنورانیت باطن را با عبادت ظاہر جمع میکند وانچہ ظاہر مقصود ومراد داشت یا آیندہ انچہ بگوید وتجویز نماید داخل امر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشد **جواب چہارم** آنکہ این یک خواب علی تقدیر صحتہ وعدم الغلط فی السماع والفہم دلالت بر حقیت مذہب امامیہ میکند ومنامات بیشمار والہامات وکشوف بسیار از جماعۂ کثیرۂ اولیای اہل سنت کہ در کشف الٰہی وکشف کونی ید طولی دارند وہزاران بار صدق منامات وکشوف آنہا بتجربہ رسیدہ گواہی ناطق بر بطلان آن مذہب می دہند اگر آنہمہ منامات وکشوف را ترجیح برین یک خواب کذائی ندہیم تعارض خود البتہ حاصل خواہد شد والدلیلان اذا تعارضا تساقطا وعند ذلک یجب الرجوع الی الدلائل الاخر من الکتاب والسنۃ والاجماع والاخبار الصادقۃ والعقل وبہ یتم المقصود

جواب پنجم از مولانا رفیع الدین صاحب رحمہ اللہ تعالی

تحقیق آن ست کہ در حدیث شریف وارد شدہ ست من رأنی فی المنام فقد رأنی فان الشیطان لا یتمثل بصورتی ونفرمودہ اند کہ الشیطان لا یسمی باسمی ونہ فرمودہ اند لا یدعی منصب نبوتی ولہذا بعض محققان تخصیص کردہ اند کہ بآن صورت کہ در مدینۂ منورہ مدفون ست وبعضی تعمیم کردہ اند بجمیع صورتہا کہ در وقت نبوت بودہ اند وبعضی تعمیم کردہ اند بجمیع صورتہا کہ در تمام حین حیات بودہ اند مرجوع

وتاج مکلل وغیرہ مؤلفات نبیلہ ومصنفات جلیلہ

ولادت باسعادت آپ کی اونتیسوین جمادی الاولی روز یکشنبہ ۱۲۴۸ھ ہجری کو بلدہ بانس بریلی مین واقع ہوئی آپ اولاد مین حضرت مخدوم سید جلال بخاری رضی اللہ عنہ کے ہین کتاب فرع نامی مین نسب نامہ آپکا مضبوط ہے اور ہنوز عشیرہ آپکا وطن مالوف مین بسادات بخاری معروف ہے پانچ برس کی عمر ہوئی تھی کہ والد ماجد نے انتقال فرمایا سایۂ پدر بزرگوار اوٹھا گردیتیمی بیٹھی بزرگون مربیون مین سے سوا والدۂ مہربان کے اور کوئی سرپرست وخبرگیر نرہا اونہون نے بمقتضای شفقت درونی کنار عطوفت مین پرورش کی مکتب مین بٹھایا چند حرف بی پروائی سے کریما ومقیمان کے پڑہے اور اوقات عمر عزیز کی لاطائل گذری جب زمانہ شعور کا آیا تو گہر مین کوئی اسباب دنیا کا سوای کتب خانۂ دین متروکہ والد مرحوم کے اور کچھ نہ دیکھا دلبستگی خاطر اوسی کے بست وکشاد مین منحصر تھی یہانتک کہ کتاب کے تماشے مین عبارت کے ساتھہ آشنائی پیدا ہوئی فہم خطاب کی قدرت میسر آئی اسی وجہ سے علم کی طرف میل ہوا اور طبیعت متقاضی ہوئی تو اوائل مختصرات فنون مثل میزان ومنشعب تصریف زبدہ تہذیب المنطق اور اوسکی شرح اور مختصر معانی وغیرہ بدفعات اوقات مختلفہ مین برادر بزرگ اعیانی مولانا سید احمد حسن عرشی رحمہ اللہ سے پڑہی اور ہدایۃ النحو وشرح ملا وایساغوجی وقطبی بامیر اور لوگون سے اخذ کی بعد اسکے داعیۂ سفر ورحلت پیدا ہوا چندسال نواح وطن مین مثل کانپور وفرخ آباد وغیرہ کے بنام طلب علم لہو ولعب مین بسر ہوئی آخر کو جذبۂ باطن نے ناگہان دار العلم دہلی کی طرف کھینچا اواخر ۱۲۶۹ھ مین وہان ورود فرمایا او صدر الافاضل عز الاماثل مفتی محمد صدر الدین خان بہادر مرحوم صدر الصدور دہلی کے حلقہ مین سعادت اندوز ہوئے ایک سال آٹھہ ماہ کی مدت مین کتب دانشمندی کو سبقاً سبقاً حاصل کیا اور تحصیل کی سند حاصل فرمائی کتب متداولہ علوم رسمیہ جنکو اس مدت مین حاصل کیا یہ ہین مختصر معانی تا آخر عبادات شرح وقایہ معاملات ہدایہ اوائل توضیح وتلویح اصول فقہ مین سلم مع ملا حسن وحمد اللہ وقاضی مبارک منطق مین میبذی تمام اور قدری شمس بازغہ اور صدرا تا نعم الاجسام تک اور میر زاہد ملا جلال تا بحث الدلالت اور میر زاہد شرح مواقف تا بحث الوجود اور میر زاہد رسالہ تا مذہب منصور اور تین چار جزو صحیح بخاری کے سماعاً اور اول تفسیر

کے ذہن مین رہے تاکہ وقت رویت کے کسی طرحکا اشتباہ نہو جزاہ اللہ خیر الجزاء آمین **سوال** تعین وتقرر یک روز بعد سالے بنا بر زیارت قبور بزرگان جائزست یا نہ **جواب** رفتن بر قبور بعد سالی یک روز معین کردہ سہ صورت ست **اول** آنکہ یک روز معین نمودہ یک شخص یا دو شخص بغیر ہیئت اجتماعیہ مردم کثیر بر قبور محض بنا بر زیارت واستغفار بروند این قدر از روی روایات ثابت ست در تفسیر در منثور نقل نمودہ کہ ہر سر سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر مقابر میرفتند و دعا برای مغفرت اہل قبور می نمودند این قدر ثابت و مستحب ست **دوم** بہیئت اجتماعیہ مردمان کثیر جمع شوند وختم کلام اللہ کنند وفاتحہ بر شیرینی ویا طعام نمودہ تقسیم درمیان حاضران نمایند این قسم معمول در زمانہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وخلفای راشدین نبود اگر کسی این طور بکند باک نیست زیرا کہ درین قسم قبح نیست بلکہ فائدہ احیا واموات را حاصل می شود **سوم** آنکہ طور جمع شدن بر قبور این ست کہ مردمان یک روز معین نمودہ ولباسہای نفیس فاخر پوشیدہ مثل روز عید شادمان شدہ بر قبور جمع می شوند ورقص ومزامیر ودیگر بدعات ممنوعہ مثل سجود برای قبور وطواف کردن قبور می نمایند این قسم حرام وممنوع ست بلکہ بحد کفر می رسند وہمین ست محل این ہر دو حدیث ولا تجعلوا قبری عیدا چنانچہ در مشکوٰۃ شریف موجود ست واللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد این ہم در مشکوٰۃ ست **سوال** اقرار غلامی بنسبت بہ بزرگان وخواجگان کہ نہ بزر خریدہ اند کردن جائزست یا نہ **جواب** لفظ غلام بدو معنی استعمال می کنند یکی بمعنی مملوک زر خرید ودویم بمعنی خادم نسبت کردن بمالک بمعنی اول ست ونسبت بہ بزرگان بمعنی اول دروغ ست کہ بزرگان این کس را ہرگز نہ خریدہ اند وبمعنی دوم می توان گفت لیکن چون لفظ موہم باشد اہل اسلام را این قسم الفاظ استعمال کردن نشاید زیرا کہ شرک چنانچہ در عبادت وقدرت می شود ہمین قسم شرک در تسمیہ ہم می شود واین قسم نام نہادن شرک در تسمیہ است ازین ہم احتراز لازم است چنانچہ در ترجمہ قرآن مسمی بفتح الرحمن در تحت آیت فلما آتاھما صالحا جعلا لہ شرکاء فیما آتاھما فتعالی اللہ عما یشرکون مذکورست کہ ازینجا دانستہ شد کہ شرک در تسمیہ نوعی ست از شرک چنانکہ اہل زمان ما غلام فلان وعبد فلان نام می نہند واللہ اعلم انتہی

فصل ترجمہ حضرت توفیق ابو الوفا دام مجدہ صاحب ثمار التنکیت واتحاف النبلاء

صدق وحق پر مستقیم و متمکن ہے زہین تقوی و اخلاص کے ساتھ صواب کی پیروی کرین پہر وہ صواب کسی
کے پاس ہو اور کہین ہو اور حقائق و دقائق مین نہ بولین بلکہ خلق کے واسطے علم معاملات کو بیان فرمائین اور جو امور
اونکو معاش سے باز رکہین اونکا رستہ بتائین پس بموجب انہین وصایا کے آپکا طریقہ اکثر احوال مین تالیف
و تصنیف مین بہی نقل ہے ترجمۂ عبارات قوم کے اور رجوع ہے طرف کلام ائمۂ دین واکابر محدثین کے
جو کہ جامع طریقین و متفق علیہ فریقین ہین اور اس مقام کے میدان کا صاف پاک کرنا ہے کلام فضول
سے حقیقت مین یہ طریقہ اسلم و احکم ہے اتفاق معنی و اعتبار سخن و احتراز مین طغیان زبان و زلت قلم
سے اللہم مگر ضمن بیان مین کوئی بات واسطے شرح مقام و رفع ابہام کے لائی جائے کہ وہ بہی حکم اصل
مین ہوگی اللہ سبحانہ و تعالی سرو آزاد ہمت کو نشو و نمای استقامت کرامت فرمائے اور گل سرسبد توفیق
کو آب و رنگ ثبات مرحمت کرے آپ کی تالیفات چہوٹی بڑی تا زمانۂ تالیف اتحاف النبلاء علوم سمیہ
مین شامل صرف و نحو و منطق و عروض و عربیت و ادب و فقہ و کلام و جدل و تفسیر و حدیث کے مجموعہ اونکا
تیس کتابون سے زیادہ ہے اور وہ ابتدای طلب علم مین بطور مشق کے تالیف ہوئی تہین لیکن اکثر
اوس جنس سے ہین کہ زمانۂ طلب و سیر کتب مین بطریق استفادہ و استفاضہ جمع کی گئین تہین اب
جب عبور و عثور دواوین کثیرۂ علمای اسلام و مصنفات و مولفات فضلای اعلام پر ہوا جنکا شمار
الوف کو پہونچتا ہے تو سائر مجموعات ہیچ و پوچ نظر انور مین نظر آئے اور اونمین سے کسی ایک کے ساتھ
بہی خاطر عاطر راضی نہوئی کیونکہ وہ ضعیفۃ القوی ظلامیۃ الروی واہیۃ العدد کثیرۃ العدد ہین سواسے
چند کتاب کے وہ دونون شرحین درر بہیہ کی عربی و فارسی و شرح بلوغ المرام و انتقاد رجنہ و حطہ و رسالۂ ذم
کلام و اربعین اخبار متواترہ وغیرہ اسی لئے اونمین سے اکثر کو فہرست تالیفات سے خارج فرمادیا حکایت
سرو آزاد مین نقل کیا ہے کہ عماد اصفہانی نے قاضی عبدالرحیم لبنانی کے کلام پر اعتراض کیا قاضی نے
جواب لکہا کہ قد وقع لی شئ وما ادری اوقع لك ام لا وھو ان الانسان لا یکتب شیئا
فی یومہ الا یقول فی غداہ لو غیر ھذا لکان احسن ولو ترك ذلك لکان اولی وھذا
عبرۃ عظیمۃ وحجۃ مستقیمۃ علی استیلاء صفۃ النقصان علی طبع الانسان انتھی

بیضاوی کا قرارتہ اور دیوان متنبی نصف اول اور بعض دیوان حماسہ وسبعہ معلقہ ومقالۂ اول تحریر اقلیدس وقطبی مع میر وشرح عقائد نسفی تمام وحاشیہ بحر العلوم بر میر زاہد اور مقامات حریری وہندی کے چند مقامات شرح مطالع سماعًا اسکے سوا اور کتب ہین اسی اثنا مین بعض کتب وحواشی اپنے دست مبارک سے لکھے اور بعض رسائل بہی تالیف کئے اِن علوم کی سند کا سلسلۂ متصل ایک واسطے سے حضرت شاہ عبد العزیز صاحب رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے اور حضرت شاہ صاحب سے اِن کتابون کے مصنفون تک اوس طریقے پر جو اونکے ثبت مین مرقوم ہے آپکے مشائخ علم حدیث شریف مین متعدد ہین اونکا ذکر حطہ مین مع نقل اجازات کے فرمایا ہے اور سلسلۃ العسجد مین زیادہ تر تفصیل سے لکھا ہے غرضکہ بعد اکتساب علوم مذکورہ وحصول مرتبۂ اجازت وروایت کے توفیق آلہی نے دستگیری فرمائی خدمت علم شریف حدیث مین مستقیم ومتمکن کیا یہ مبارک فن سارے فنون وکمالات پر غالب آیا اور سارے علوم وصناعات سے جوکہ مایۂ اعتبار وفضیلت ابنای روزگار ہوتے ہین بیگانگی کلی حاصل ہوئی گویا کبہی اونسے آشنائی ہی نہ تہی اور استعمال معقول سے اشتغال منقول مین مصروف ہوئے اس دولت کو اوس حالت کا نعم البدل پایا اس علم شریف کی برکات سے ایک یہ ہے کہ دل اسباب دنیا واہل دنیا سے بلکل افسردہ ہوگیا اور آرائش وزیبائش ملابس ومآکل ومناکح ومساکن ومراکب وآلودگی محبت زخارف فانیۂ دنیا سے مرگیا اب جو باقی رہا وہ صرف یہی علم حدیث شریف کی محبت اور ذوق اس علم کی تدریس وتالیف کا ہے بعد ملاحظۂ دفاتر فقہ واصول مذاہب اربعہ اور اون حدیثون کی جوکہ اونمین سے ہر گروہ کا متمسک ہے مدد غیبی واعانت آلہی سے روش فقہای محدثین قرار داد خاطر عاطر وسکینۂ باطن شریف ٹھیرے اور اتباع طریقۂ عصابۂ سنت غراء نظر فیض اثر مین متجلی بجلوۂ استحسان ہوا بعد اسکے قائد توفیق نے اس طرف رہنمونی کی کہ کلام نہ کرین مگر اون ابواب دین وملت مین جوکہ شریعت غراء کی ترویج وتجدید کے باعث اور حفظ عقائد واحکام سنت کے موجب ہون اور دائرۂ اعتدال وحیطۂ احتیاط سے قدم باہر نہ رکہین اور اشارات وجودیہ وتاویلات کلامیہ واستحسانات فقہیہ کی طرف جوکہ اصول ثابتہ پر معتمد نہون ہاتھہ نہ بڑہائین کبرای دین کی وصیت آپکے حق مین یہی ہے کہ سنت صحیحہ پر عمل کرین بدع نامرضیہ سے مجتنب رہین قدم

دست مبارک دعا کے لئے اوٹہایا اور یون کہا اللھم اجعلنی مستجاب الدعوۃ بعدہ اعمال عمرے کے بجالائے صبح تک وہین بسر کی اوس مقام کریم کے غرائب اوقات و حالات سے ایک عجیب وقت و حالت طواف نیم شبی ہے اوسوقت وہان کے در و دیوار پر ایک تجلی خاص و عظمت مخصوص درستی ہے کہ تعبیر اوس سے سوای زبان وقت کے ممکن نہین ہے معنی بے کیف و کم جو ہین سو وہ اوسی گہر کے جمال مین مدرک ہوتے اور دکہائی دیتے ہین تو پہر جو لوگ کہ صاحب خانہ کے آشنا ہین وہ کیا کچہ مشاہدہ کرتے ہونگے خدا ہی خوب جانتا ہے کہ اوس در و دیوار مین کیا کچہ عظمت و برکت و جذب رکہا ہے سفر کے سارے مشاق و متاعب و تکالیف ایک ہی نظر مین دل سے فراموش ہو جاتی ہین ؂

جمال کعبہ مگر عذر رہروان خواہد		کہ جان خستہ دلان سوخت در بیابانش	

اس طواف نیم شبی مین باوجودیکہ عین موسم تہا عجب تنہائی وقت و خلوت میسر آیا کہ ہر پہیری مین استلام حجر ہاتہ آیا اور جو کچہ دل مین تہا وہ سب کچہ بدون کلفت اغیار کے حاصل ہوا ؂

من از بوس حجر در کعبۂ دل راشاد میکردم درین دار الامان مشتاق تیغ قاتلی بودم		مسی مالیدہ دندان کسی را یاد میکردم ز بیتابی طواف خانۂ صیاد میکردم	

جب دن ترویہ کا آیا تو حج کا احرام باندہکر ادای مناسک و اعمال حج مین مشغول ہوئے کل مدت اقامت کی اس بلدۂ طیبہ مین قریب چار ماہ کے تہی سوای نمازہای پنجگانہ و اوقات طواف و نوافل کے سارا وقت رات دن کا مطالعۂ کتب ائمۂ کبار و کتابت رسائل محدثین ابرار مین گزرتا تہا جب ماہ صفر ۱۲۹۶ ہجری آیا تو مدینۂ منورہ کا سفر مبارک پیش آیا ؂

از مکہ سو مدینہ چون کردم تک از رکن و مقام و حجر و زمزم یک یک		رفتم بوداع قبلۂ انس و ملک آواز آمد کہ لیتنی کنت معک	

الحمد للہ بعد بیس دن کے مدینۂ طیبہ مین فائز المرام ہوئے اور مشاہدۂ آثار و ملاحظۂ انوار نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شرف حاصل فرمایا اور اپنے حسب حال یہ دو شعر پڑہے ہے ؂

یا عین ان بعد الحبیب ودارہ		ونأت مراحلہ وشط مزارہ	

یہ بات بہت ٹھیک ہے کہ جسقدر ملکات بڑہتے جاتے ہین اوسی قدر اگلا ساختہ پرداختہ تقویم پارینہ نظر آتا جاتا ہے آپ کو ابتدا مین نظم اشعار کی طرف بھی میل تھا کبھی واسطے رفع وحشت کے کچھ موزون فرماتے تھے یہ چند شعر اوسی عالم کے ہین ورنہ اب اس طرف کچھ خیال نہین ہے ؎

یافتہ تا لذتِ پیکانِ ناپروای من	خندہ بر گل می زند زخم جگر فرسای من
لخت دل خالی نہ شد از ریزش اشکِ مژہ	کاش آید گریہ چون زخم از ہمہ اجزای من
ہمچو آن نرگس کہ سازندش بمینا از نہر	کرد جا چشم کسی اندر دلِ شیدای من

الی آخر القصیدہ یہ قصیدہ نہایت فصیح و بلیغ مدیح حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین واقع ہوا ہے مخلص اسکا یہ ہے ؎

مرحبا ای نشاٴ مداحی ختمی پناہ	ریختی آب حیاتِ معنی از لبہای من

اسی طرح بعض قصائد عربیہ نعت مین نظم فرمائے ہین ؎

لسلمة دار بالدخول وحومل	عفا ایھا نسج الجنوب وشمأل

الی آخر قصیدہ اسی طرح ایک پورا دیوان فارسی نفح الطیب نام مدح سنت مین لکھا ہے اور غزلیات ریختہ بھی قریب ایک دیوان کے ہین غرضکہ تینون زبانون کے نثر و نظم مین ید طولی ہے طبیعت ایسی مناسب و موزون واقع ہوئی ہے کہ بسہولت و سرعت ہر سہ زبان مین نثر و نظم نہایت فصیح و بلیغ خوش محاورہ دل فیض منزل سے صادر ہوتی ہے بعد اسکے آخر ۱۲۸۵ ہجری ستائیسوین شعبان روز شنبہ کو بعد نماز ظہر بہ نیت تادیۂ فریضۂ حج بذوق و شوق تمام و توکل تمام خانۂ فیض آشیانہ سے نکلے اور بعد دو نیم ماہ کے مکہ معظمہ مین ورود فرمایا اور یہ شعر پر اثر پڑھا ؎

ابطحاء مكة هذا الذى	اراه عيانا وهذا انا

آدہی رات تھی کہ شہر کے باہر سے پا پیادہ ہو کر سر سے قدم بنایا اور لبیک کہتے ہوئے حرم محترم مین پہونچے جمال پر جلال کعبۂ ذوالجلال پر نظر پڑتے ہی زبان صدق ترجمان سے یہ شعر نکلا ؎

هذه دارهم وانت محب	فما بقاء الدموع في الاماق

نہین فرمایا اور نہ کسی معلم کے روبرو زانوی ادب تہ فرمایا یہ سب کچھ جو ہے سو صرف توفیق آلہی والہام ایزدی سے ہے کہ محض بفیض عام مبدأ فیاض اِن چیزون مین آپ کو برکت وافر نصیب ہوئی ؎

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید	۔	دیگران ہم بکنند انچہ مسیحا میکرد

آپ نے ایک دن مین اوس قدر کتابت فرمائی کہ کاتب سریع السیر چند روز مین اوسکو نہین لکھہ سکتا سفر حج کی آمد و رفت مین جہاز کے اندر مجلدات ضخیم لکھہ ڈالی اور اکثر ستبرکہ مثل منیٰ و عرفات مین اعمال و مناسک حج سے فارغ ہوکر بہت کچھہ کتابت فرمائی آپ کو مطالعہ کتب سے سفرًا و حضرًا الفت جانی اور مشغلۂ علم دین خصوصًا خدمت کتاب و سنت سے اتحاد روحانی ہے فنون حقہ مین تلمذ معنوی احامد و محمدًا کے ساتھہ مستحکم کیا ہے اور اونکے ساتھہ یک جان و چند قالب کی کیفیت پیدا فرمائی ہے فیوض دینیہ و فتوحات سنیہ جو کہ آپ کے پاس ہین وہ سب بطفیل انہین حضرات با برکات کے ہین پس پس یہ ایک غریب بات ہے کہ اللہ سبحانہ نے آپکو طبع موزون عطا فرمائی ہے باوجود اِسکے کبھی مدح اغنیا مین لطمع زخارف فانی کوئی شعر نظم نہین کیا اسیطرحسے یہ امر بھی ابنای روزگار مین نادر ہے کہ کبھی اپنی عمر بھر مین کسی مخلوق کی منت کے متحمل نہین ہوئے اور نہ دوش ہمت والا نہمت کو کسی کے احسان سے گرانبار فرمایا اور اگر بحالت مجبوری کبھی کسی کے منت پذیر ہوئے کیونکہ انسان مدنی الطبع ہے تو فورًا وقت اقتدار کے اوسکی مکافات کردی اور باوجود ہزار احتیاج کے کسی سے قرض کے طالب نہوئے اور نہ قرض لیا اور نہ کسی سے کچھہ سوال کیا اور نہ لوگون کے مال پر کبھی طمع کی آنکھہ جمائی خدمت خلق و نفع عباد مین حتی الامکان کسی طرحکا قصور و فتور نہ فرمایا قلم و درم و قدم سے کوتاہی نہین کی غرضکہ آپ کے حق مین اللہ جلت عظمتہ و عم نوالہ کے احسانات و انعامات اِس قدر ہین کہ زبان قلم و قلم زبان اوسکی شرح و بیان کے لکھنے سے معترف بعجز ہے وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوہا اِسی لئے ہر وقت آپکا مقولہ یہ شعر ہے ؎

ولو ان لی فی کل منبت شعرۃ	لسانا لما استوفیتُ واجب حمدہٖ

یہ چند حرف جو اِس جگہہ لکھے گئے تلخیص مختصر ہے ترجمہ مرقومہ اتحاف النبلا کی باقی تفصیل نکاح اول و

فلقد ظفرت من الزمان بطائل ❊ ان لم تره فهذه اشاده

بعد پہونچنے اِس بلدۂ مبارکہ کے جو کام کہ اول وجود مین آیا وہ یہی حاضر ہونا مرقد منور مطہر پر باب السلام سے اور عرض کرنا سلام کا باد ب تمام والتماس مرام بحسن انسجام تہار باعی

می آیم و سے آورم از بارگہی ❊ پیغام حرم بحترم بادشہی
مضمون رسالت آنکہ بر ماو شماست ❊ عفو گنہی شفاعت روسیہی

ایک ہفتہ تک حسب عادت اوس دیار فیض آثار کے مزار فائض الانوار کی مجاورت سے سعادت اندوز ہوئے اور دیدۂ و دل کو نور و سرور بخشا اور بمجبوری ضروری اوس بقعۂ مبارکہ کی مفارقت پر صبر کیا ٥

ضرورت وگرنہ خدای می داند ❊ کہ ترک صحبتِ جانان نہ اختیار منست

سرزمین مدینۂ منورہ کی ایک رائحۂ خاص ونفحۂ مخصوص ہے کہ اوس جنس کی خوشبو کسی عطر وطیب مین دیکھی نہین گئی اور اوسکے کوہ واطلال ایک غریب دلبستگی رکہتے ہین کہ کسی جگہہ اوسکا مشاہدہ نہین ہوا ٥

بطیب رسول اللہ طاب نسیمہا ❊ فما المسك والكافور والمندل الرطب

جب وہان سے بادلِ شمیدہ وخاطرِ اندوہ آرمیدہ معاودت فرمائی تو شہر کے اندر سے عمرے کا احرام باندہا حسن اتفاقات سے یہ ہے کہ اسوقت بہی ورود مکہ مکرمہ کا آدہی رات کو اتفاق ہوا اور مطاف کو بردستور سابق اغیار سے خالی پایا باطمینان تمام عمرہ کرکے رات حرم شریف ہی مین بسر فرمائی بعد نیم ماہ کے اوائل سنہ ۱۲۸۶ ہجری مین ہند کی طرف توجہ فرمائی اور روز شنبہ بارہوین ماہ جمادی الاولی سنہ صدر کو سالم غانم وطن مین رونق افروز ہوئے ٥

اوقات خوش آن بود کہ بادوست بسر شد ❊ باقی ہمہ بیحاصلی وبی خبری بود

الطف لطائف سے یہ ہے کہ وطن سے روانہ ہونا اور بعد ہشت ونیم ماہ کے پہر وطن مین واپس آنا دونون ایک ہی دن یعنی روز شنبہ کے اتفاق ہوا گویا یہ سفر خیر دن بہر سے زیادہ نہ تہا وہ جو دل فیض منزل مین تمنا باقی رہی تہی وہ یہی ہے کہ انحلال مختوم احد الحرمین مین واقع ہو خصوصًا مدینۂ طیبہ مین تقبلہا اللہ تعالی آپنے اکتساب صنعت کتابت وتحریر عبارتِ فارسی وعربی ونثر ونظم مین کسی ایک اوستاد سے تلمذ

یؤتیہ من یشاء اللہ تعالی نے صبر و قناعت و تحمل و عفو و نحوہا کو آپ کی جبلت مین ودیعت رکھا ہے اور
تکبر و بطر و اشر و انتقام وغیرہ سے بچایا ہے حکمت الٰہی کو دیکھنا چاہئے کہ اس جگہہ انکا کوئی دوست نہین ہے
الا من علمہ اللہ تعالی اور سب یہ چاہتے ہین کہ یہان رہنا نہو اور یہ خود بہی فہل الی خروج من سبیل
کہتے ہین مگر نکلنا نہین ہوتا عسی ان تکرھوا شیئا و ھو خیر لکم آپ سے پوچھو تو یہی کہتے ہین

کفی حزنا ان لا حیاۃ ھنیئۃ	ولا عمل یرضی بہ اللہ صالح

اسوقت آخر مین کہ ہمعنان ساعت کبری ہے تالیف مین نظیر سیوطی رحمہ اللہ کہنا چاہئے اسی تالیف
کی بدولت بہت سے تبعات پیش آئے اور آفات نے ہر طرف سے احاطہ کیا مگر الطاف خفیۂ رحمانی چارہ گر رہا
لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا یہ تالیفات عرب و عجم مین منتشر ہین اور پسند خاطر اہل انصاف و نہر
علاوہ تالیفات کے مؤلفات علماء سلف و خلف کا بہی بذریعۂ انطباع خوب رواج دیا جزاہ اللہ خیرا
اس کام مین چند لک روپیہ بیدریغ صرف کیا اور کتاب نیل الاوطار امام شوکانی رحمہ اللہ اور خلاصۂ اسماء
رجال اور فتح الباری شرح صحیح بخاری مع مقدمہ اور ترغیب و ترہیب منذری و نحوہا بصرف مبلغ خطیر طبع
کراکے تقسیم کئے اور ہمیشہ ہمت اشاعت علوم دینیہ مین مصروف رہتی ہے اور تمام عمر کسی شخص کی رد
و قدح مین کوئی تالیف نہین کی اور مناظرہ و جدل و مکابرہ سے علحدہ رہے کتاب خانہ مین فی الحال
چند ہزار کتب نفیسہ مجتمع ہین از انجملہ بعض کتب ایسی ہین جنپر دستخط سید محمد بن اسمعیل امیر و امام شوکانی و
حافظ ابن حجر عسقلانی کی ہین رحمہم اللہ تعالی کتاب خانہ کی آراستگی جلد و جزدان و الماری وغیرہ سے
لائق قدردانی کے ہے اکثر عمر و اکثر مال اسی شغل مین صرف ہوا ورنہ اہل دولت کو ایسے کامون سے
کیا تعلق ہوتا ہے یہ محض برکت علم و خلوص نیت و حسن طویت کا سبب ہے اللہم زد فزد بالجملہ آپکی تالیفات
عربی و فارسی و اردو تین سو سے زیادہ ہین سلسلۃ العسجد اور بعض کتب دیگر کے آخر مین اونکی فہرست
مرقوم ہے چند کتب عربی و فارسی و اردو جو خود آپ کو بہت پسند ہین اونکا ذکر کرتا ہون تفسیر فتح البیان
فی مقاصد القرآن مطبوع ہند چار مجلد مین اور مطبوع مصر دس مجلد مین نیل المرام فی آیات الاحکام
ایک مجلد مسک الختام شرح بلوغ المرام دو مجلد کلان سراج وہاج شرح مختصر مسلم شریف دو مجلد کلان

ثانی کے مع مراتب اعزاز واکرام ومناصب دینوی کے وہ سب اتحاف مین مذکور ہے اور ابقاء المنن
بالقاء المحن جملہ سوانح ایام ولیالی کو تا زمان تالیف مذکور جامع وحافل ہے اِسکے سوا ترجمہ آپکا اور چند
کتب مین بتفصیل مسطور ہے اور خود اس خاکسار نے آپ کا ترجمہ بزبان عربی لکھا ہے وہ تفسیر فتح البیان
کے اول مین ثبت ہے علاوہ اِسکے بعض اہل نثر ونظم نے آپکے مدائح مین کتب مستقل تدوین کیے ہین
کسی نے آپ کی سوانح عمری صنعت تاریخ مین تحریر کی ہے آپکو مزید شغف علم قرآن مجید وحدیث شریف
وعلم سلوک وادب سے ہے اکثر اوقات تالیف یا مطالعہ کتب مین بسر ہوتی ہے اہل علم واصحاب دل سے محبت
قلبی ہے اگرچہ ایسے لوگ اسوقت مین میسر نہین آتے یا کم آتے ہین تسلط علم نے شغل دنیا کو مضمحل کردیا ہے
باوجود غنای ظاہری کے نہ شوق ملبوس ومأکول ومشروب ہے نہ ذوق منکوح ومسکن ومرکوب تمنای حسن
خاتمہ ہر دم دامن گیر حال رہتی ہے کہتے تھے کہ مکہ مکرمہ مین پہونچکر یہ دعا کی تھی کہ ای رب تو مجھکو رزق
بی منت خلق دے اور اس صیغہٴ ملازمت سے نجات بخش چنانچہ اللہ تعالی نے بعد سعادت حرمین شریفین سے اِسقدر
ادرار رزق کیا جو اکثر معاصرین اہل علم کو میسر نہوا شوق سفر حجاز میمنت طراز اکثر دامنگیر رہتا ہے
اللہ تعالی توفیق خیر رفیق طریق کرے اور احد الحرمین مین سفر آخرت پیش لائے اور حسن خاتمہ زاد راہ
ہو اللہم آمین محبت نبوی وآل واصحاب وعلماء وصلحاء سلف وخلف گویا آپ کی فطرت ہے اور صحبت
لایعنی اور کلام اہل دنیا سے نفرت جبلی حاصل ہے اگرچہ باسباب خارجی انفکاک کلی ابناء زمان سے
میسر آنا دشوار ہے اور بحمدہ تعالی ریاء وسمعہ سے بہی دوری حاصل ہے بلکہ قدح کو مدح اور مدح کو
قدح سمجہ رکہا ہے اگر رات دن سامنے آپکے علم دین ومسائل شرع متین واحوال آخرت کا ذکر رہے
تو ہرگز وحشت نہین ہوتی اور دنیا واحوال دنیا کے ذکر سے دل گہبراتا ہے اہل دنیا ہرچند بوجہ تمول
وکثرت دولت ورفاہیت کے یہ خیال کرتے ہین کہ یہ ہمارے بنی جنس ہین لاکن درحقیقت یہ دنیا بی طلب
نزدیک آپکے آئی ہے کبہی واسطے تحصیل مال کے وہ کوشش وسعی نہین کی جو ابنای زمان کرتے
ہین اللہ سبحانہ نے علم واولاد ودولت سے حصہٴ کافی بخشا ہے لکن کسی ایک سے ایسا تعلق خاطر
نہین ہے کہ اوسکے فقدان سے استقلال ہاتہہ سے جاتا رہے یا ملال لاحق حال ہو وذلک فضل اللہ

اور مفتی صاحب مرحوم حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب رحمہ اللہ کے شاگرد تھے جنکی ٹیکری بھوپال مین
مشہور ہے یہ بڑے زاہد متقی عالم فاضل صوفی قابل مفتی صاحب مرحوم کی پھوپھی کے فرزند ارجمند تھے
سنہ ۱۲۸۰ ہجری مین وفات پائی قبر شریف انکی بھوپال سے جانب مغرب ٹیکری پر واقع ہے خاکسار کی
والدہ مرحومہ و نانی دونون مولوی صاحب مرحوم کی مرید تھین غرضکہ جب کچھ اور سمجھ آئی تو مولانا مولوی
معزالدین احمد صاحب سلمہ اللہ تعالی سے قرآن شریف پورا کیا کچھ انشاے جامی پڑھی مولانا صاحب نے
کمال شفقت سے تعلیم فرمائی پھر مولوی محمد جنید صاحب مرحوم ولد اصغر مفتی صاحب مرحوم نے صرف
کی طرف مصروف فرمایا میزان منشعب صرف میر اور کچھ نحو میر پڑھائی مسودۂ فارسی کی طرز ڈالی احسن
اسلوب اوسکی اصلاح فرمائی بخشی محمد طاہر صاحب مرحوم نے رقعات قتیل پڑھائی گلستان شروع کرائی چھہ
باب تمام کرائے بغایت شفقت مربیانہ فرمائی پھر انوار سہیلی کی نوبت آئی کچھہ اونسے پڑھی باقی منشی
احمد علی صاحب مرحوم سے پوری کی اور خط نستعلیق و شکست بھی منشی صاحب مرحوم سے حاصل
کیا مفتی محمد رسول صاحب دام ظلہ نے قواعد فارسی پڑھائی یعنی چہار گلزار مخزن الفوائد اور کچھ رقعات
مادھورام پر مرور کرایا بعد اسکے شرح مائۃ عامل و منزری مولوی معزالدین احمد صاحب سے پڑھی ہدایت النحو
مع درایہ مولوی عبدالخالق صاحب پنجابی سے پڑھی اور کافیہ مرفوعات تک باقی مولوی جان محمد صاحب
پنجابی سے پورا کیا ترکیب کافیہ مولانا شیخ العلماء سید عبداللہ صاحب مرحوم سے پڑھی اور شرح ملا و سعدیہ
مولوی شاہ صاحب پشاوری سے اخذ کیا اور کچھہ شرح ملا شیخ العلماء اور مولوی جان محمد صاحب سے
الفیہ مولوی علی عباس صاحب مرحوم چریاکوٹی سے اخذ کیا اوائل رسائل منطق مولوی شاہ صاحب
سے اور قطبی مع میر شیخ العلماء سے مع ملا حسن شرح سلم شاشی و نور الانوار و حسامی اصول مع بعض
توضیح تلویح مولوی جان محمد صاحب مرحوم سے پڑھی اور بعض تفسیر بیضاوی شیخ العلماء سے حاصل
کی تفسیر جلالین کامل مع صحاح ستہ مولوی عبداللہ صاحب مرحوم پنجابی شاگرد حضرت مولانا عبدالقیوم
صاحب رحمہ اللہ سے پڑھا اور مختصر معانی کامل اور مطول تا بحث ما انا قلت اور بعض مغنی اللبیب
اور بیندی مولوی احمد گل صاحب مرحوم نائب مفتی سے اخذ کی اور شمائل ترمذی کامل اور ابوداؤد

عون الباری لحل ادلۃ البخاری شرح مختصر بخاری شریف دو مجلد کلان نزل الابرار یک مجلد حصول المامول من علم الاصول مجلد متوسط مکارم الاخلاق ترجمہ ریاض الصالحین امام نووی رحمہ اللہ لسان العرفان علم سلوک مین خیرۃ الخیرہ ملفوظات صوفیۂ کرام ترجمۂ طبقات شعرانی رحمہ اللہ تقصار تراجم صوفیۂ کرام ریاض المرتاض علم سلوک مین فتح الخلاق ترجمۂ منن کبری شعرانی رحمہ اللہ حجج الکرامہ فی آثار القیامہ دلیل الطالب ہدایۃ السائل حظیرۃ القدس ابجد العلوم تاج مکلل حضرات التجلی دین خالص ترجمان القرآن الی غیر ذلک من المؤلفات العظیم الشان والمصنفات الجلی البرہان اللہ سبحانہ ذات برکات کو حوادث دین ودنیا سے محفوظ ومصون رکہے اور عافیت دارین روزی فرماوے اور اپنی مرضیات کی توفیق عطا کرے آمین ثم آمین

ترجمۂ کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

احمد بن علی بن شاہ ولی بن شاہ عالم بن سردار عالم بن نثار الدین بن عزیز الدین بن محب اللہ بن شاہ ولی بن شاہ محمد بن سید قمر الدین علی معروف بہ سید چاند مخاطب بمختار الملک رحمہ اللہ انکا نسب حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی طرف بواسطہ شمس الدین علی اوستاد حضرت نظام الدین سلطان اولیا قدس سرہ کے منتہی ہوتا ہے یہ سید چاند سارنگپور بلدۂ قدیم مالوہ دکن مین متوطن ہوئے انکے اولاد کثیر ہوئی انکی قبر شریف سارنگپور مین ہے انکی اولاد سادات نقویہ کہلاتی ہے ولادت خاکسار کی بائیسوین تاریخ ماہ صفر تقریبا سنہ ۱۲۶۲ ہجری بلدۂ بہوپال مین واقع ہوئی پانچ برس کی عمر تہی کہ والد مرحوم کا انتقال ہوگیا والدۂ مرحومہ کے کنار عاطفت مین یتیم رہا والدۂ مرحومہ کے ماموں مفتی فضل اللہ صاحب مرحوم نے کمال شفقت وعطوفت فرمائی بمنزلہ اولاد کے تربیت کی جب ہوش آیا تو قرآن شریف شروع کرایا قریب ایک پارۂ عم کے خود پڑہایا پہر کریما ونام حق بطور روان نہایت عطوفت ومہربانی سے پڑہایا پہر آمدنامہ شروع کرایا جب فی الجملہ سمجہ ہوئی تو اور معلمون کے سپرد فرمایا اللہ تعالی اونکو جنت الفردوس عطا فرمائے اگر وہ اوسوقت ایسی شفقت وتربیت نہ فرماتے تو ہرگز حرف آشنائی کی کوئی صورت نہوتی اللہ اونکو جزای خیر دے اللہم ارحمہ کما ربانی صغیرا

والظلام امین خاکسار کا قصد نہ تھا کہ یہان اپنا ترجمہ لکھے کیونکہ مین کیا میرا ترجمہ کیا لیکن چونکہ گل کو
خار سے بل کو خار سے فلک غبار سے گزیر وگریز نہین ہے و نیز بحکم من لا یسعی ردہ واسطے ضبط سال
ولادت ولقای علما ومشائخ وبیان واقعی تحصیل علم وغیرہ چند سطر مشتمل بحال سفر وسیر حجاز سمینت طراز وغیرہ لکھی اسلئے کہ

مگر صاحبدلی روزے برحمت	کند در حق این مسکین دعائے

خاتمہ بیان مین بعض فوائد و قواعد کے
فصل بیانمین طبقات کتب حدیث شریف کے

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ نے عجالہ نافعہ مین اسکی خوب تفصیل تحریر فرمائی ہے یہان کچھہ
مضامین اوسکے بطور تلخیص بیان کئے جاتے ہین تاکہ درمیان کتب کے تمیز حاصل ہوجائے جاننا چاہئے
کہ حدیث شریف کی کتابین باعتبار صحت وشہرت وقبول کے چند طبقے پر ہین مراد صحت سے یہ ہے کہ مصنف
صحیح یا حسن حدیثون کے لانیکا التزام کرے اونکے سوا اور حدیثون کو وہان نہ لائے اور اگر لائے تو
اوسکے ضعف وغرابت وعلت وشذوذ کا حال بیان کردے کیونکہ ضعیف وغریب معلول حدیث کا
لانا مع اوسکے بیان حال کے قادح نہین ہے اور مراد شہرت سے یہ ہے کہ اہل حدیث طبقۃً بعد طبقۃٍ
اوس کتاب کے ساتھہ بطریق روایت وضبط مشکل وتخریج احادیث اوس کتاب کے مشغول ہون تاکہ
اوسمین سے کوئی چیز غیر مبین نرہی اور مراد قبول سے یہ ہے کہ نقاد حدیث اوس کتاب کا اثبات کرین
اور اوسپر اعتراض نہ فرمائین اور اوس کتاب کے بیان حال احادیث مین حکم صاحب کتاب کی تصویب
وتقریر کرین اور فقہاء بدون اختلاف وانکار کے اون حدیثون سے تمسک کرین پس کتب حدیث کے
اول طبقے کی تین کتابین ہین **موطا۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم** قاضی عیاض رحمہ اللہ نے
کتاب مشارق الانوار کو مخصوص واسطے شرح ان تین کتابون کے لکھا ہے یہ مشارق سوا اوس مشارق
صنعانی کے ہے جسمین احادیث صحیحین کو بحذف اسناد وقصہ جمع کیا ہے نسبت ان کتابون مین یہ ہے
کہ موطا گویا اصل وام صحیحین ہے اور کمال شہرت مین پہونچی ہے ہزار آدمیون نے علمای عصر امام
مالک سے موطا کو روایت کیا ہے جیسے امام شافعی امام محمد یحیی بن یحیی مصمودی یحیی بن یحیی تمیمی یحیی

مع سندری مولانا شیخ حسین صاحب سلمہ اللہ تعالی سے حاصل کی اور سند صحاح ستہ وغیرہ کی عنایت فرمائی بعض صدرا اور شرح چغمینی کامل مولانا مولوی مفتی عبدالحق صاحب سلمہ اللہ سے پڑہی اور بعض ملا جلال مولوی عبدالعلی صاحب رامپوری سے پڑہا حضرت مولانا مولوی عبدالقیوم رحمۃ اللہ علیہ سے ترجمہ موضح القرآن پڑہا اور آٹھہ دس پارے تفسیر جلالین کے سنائے بنظر مراحم مربیانہ سند عنایت فرمائی جب ۱۲۷۹ہجری مین سفر حجاز بیمنت طراز پیش آیا تو مکہ معظمہ مین مولوی محمد صاحب سہارنپوری مہاجر کی خدمت شریف مین قریب نصف صحیح بخاری مع بعض جامع ترمذی کے سماعت کی حضرت مولانا مولوی یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت حاصل ہوئی شیخ جمال مفتی حنفیہ کا درس تفسیر سنا شیخ کمال محدث اوستاد مولوی محمد صاحب کے درس حدیث شریف مین شرکت نصیب ہوئی شیخ دحلان مرحوم مفتی شافعیہ کی زیارت کی مولانا نوازش علی صاحب مرحوم کا درس سنا اور اونکے جنازے مین تا معلے شریک ہوا سید محمد بن ناصر حازمی رحمہ اللہ تلمیذ امام شوکانی رحمہ اللہ سے باب ابراہیم مین ملاقات ہوئی حدیث رحمت کا سماع کیا اوس مجلس مین مولوی قاضی محمد ایوب صاحب سلمہ اللہ اور مولوی عبدالجبار صاحب مرحوم اور شیخ حسین صاحب سلمہ اللہ تعالی اور مولوی محمد صاحب سہارنپوری بہی حاضر تہے بار دگر جب ۱۲۸۵ہجری مین اتفاق سفر حجاز کا ہوا تو مکہ معظمہ مین شاہ عمر صاحب مرحوم اور شاہ عبدالرشید صاحب سے اور ابراہیم رشیدی صاحب مرحوم سے ملاقات ہوئی مولوی عبدالرشید صاحب مرحوم کا بعد حج کے انتقال ہوا جنت المعلی مین بعد مغرب اونکو دفن کیا سید محمد منتظر صوفی جفار سے ملاقات ہوئی بعض فصوص الحکم کا اونسے سماع کیا جب مدینہ منورہ مین پہونچا تو حضرت مولانا مولوی عبدالغنی صاحب محدث کو مسجد شریف مین دیکہا اونکی زیارت سے شرف حاصل ہوا شاہ عبدالمغنی صاحب مرحوم کی بہی زیارت ہوئی غرضکہ ع

	زہر گوشۂ توشۂ یافتم		زہر خرمنی خوشۂ یافتم	

اللھم اغفر لنا ولوالدینا ولاولادنا وازواجنا ومشائخنا واحبابنا وسائر المسلمین وارزقنا حسن الختام وجوار سید الانام بجاہ نبینا ومولانا محمد لبنۃ التمام صلی اللہ علیہ وعلی آلہ البررۃ الکرام وصحبہ خیرۃ العظام ما تکرر اللیالی والایام وتعاقب النور

کو بیان فرمادیا ہے پس کتاب جامع الاصول گویا ان چھہ کتابونکی شرح ہے جسطرح کہ مشارق الانوار تین کتاب اول کی شرح ہے صاحب جامع الاصول نے ابن ماجہ کو صحاح مین شمار نہین کیا ہے بلکہ چھٹی کتاب موطا کو قرار دیا ہے اور حق بہی اونہین کے ہمراہ ہے لیکن حضرت والد ماجد قدس اللہ سرہ فرماتے ہین کہ مسند احمد کا نزدیک فقیر کے اسی دوسرے طبقے سے ہے اور وہ اصل ہے معرفت مین صحیح کے سقیم سے اور اسی سے وہ حدیث پہچانی جاتی ہے جسکی اصل نہین ہے اوس حدیث سے کہ اوسکی اصل ہے مگر ہان مسند احمد مین ضعیف حدیثین بہت ہین کہ اونکا حال بیان نہین کیا ہے لیکن جو حدیثین کہ اوسمین ہین وہ اون حدیثون سے بہتر معلوم ہوتی ہین جنکی متاخرین نے تصحیح کی ہے اور علمای حدیث وفقہ نے اوسکو اپنا پیشوا بنایا ہے اور حقیقت مین رکن اعظم ہے فن حدیث مین اور اسی طرح سنن ابن ماجہ کو بہی اسی طبقہ مین شمار کرنا چاہیئے ہر چند بعض حدیثین اوسکی غایت ضعف مین ہین **تیسری طبقی** کی وہ حدیثین ہین کہ ایک جماعت علماء نے جو زمانہ بخاری ومسلم سے متقدم ہین یا اونکے ہمعصر یا اونسے لاحق ہین اونہون نے اون حدیثون کو اپنی تصانیف مین روایت کیا ہے اور التزام صحت کا نہین فرمایا ہے اور اونکی کتابین شہرت وقبول مین طبقۂ اولی وثانیہ کو نہین پہونچی ہین ہر چند ان کتابون کے مصنف موصوف تہے ساتہہ تبحر کے علوم حدیث مین اور ساتہہ وثوق وعدالت وضبط کے اور احادیث صحیح وحسن وضعیف بلکہ متہم بالوضع بہی اِن کتابونمین پائے جاتے ہین اور رجال یعنی راویان حدیث اِن کتابون کے بعض موصوف بعدالت ہین اور بعض مستور اور بعض مجہول اور اکثر وہ حدیثین فقہاء کے نزدیک معمول بہ نہین ہوئی ہین بلکہ اجماع اونکے خلاف پر منعقد ہوا ہی ان کتابونمین بہی تفاضل وتفاوت ہے بعض بعض سے قوی تر ہین نام اِن کتابون کے یہ ہین

مسند امام شافعی سنن ابن ماجہ مسند دارمی مسند ابو یعلی موصلی مصنف عبد الرزاق مصنف ابو بکر بن ابی شیبہ مسند عبد بن حمید مسند ابو داود طیالسی سنن دار قطنی صحیح ابن حبان مستدرک حاکم کتب بیہقی کتب طحاوی تصانیف طبرانی۔ **چوتھے طبقی** کی وہ حدیثین ہین جنکا نام ونشان قرون سابقہ مین معلوم نہ تہا اور متاخرین نے اونکو روایت کیا ہے پس

بن بکیر ابو مصعب قعنبی اِس کتاب کی عدالت وضبط مجمع علیہ ہے مدینہ و مکہ و عراق و شام و یمن و مصر و
مغرب مین مشہور ہوئے فقہاء امصار کی بنا اوسی پر ہے امام مالک رحمہ اللہ کے زمانے مین اور بعد
اونکے زمانے کے بہی علماء نے موطا پر تخریج کرنے مین اور اوسکی متابعات و شواہد کے ذکر کرنے مین
سعی بلیغ کی شرح غریب و ضبط مشکلات و بیان فقہ و سائر وجوہ بیان مین اوس قدر اہتمام کیا ہے
کہ زیادہ اوس پر متصور نہین ہے صحیح بخاری و صحیح مسلم ہر چند بسط و کثرت احادیث مین وہ چند موطا
کے ہین لیکن طریقہ رعایت احادیث و تمیز رجال و راہ اعتبار و استنباط کی موطا سے سیکھی ہے اور
باوجود اسکے یہ دونون کتابین بہی مخدوم طوائف انام و جمیع علماء اسلام ہین ایک گروہ نے اِنکے
واسطے مستخرجات لکھے جیسے اسماعیلی و ابو عوانہ اور ایک طائفے نے اِنکی شرح غریب و ضبط مشکل
و بیان فقہ و احوال رُواۃ کا قصد کیا ہے یہ دونون شہرت و تلقی بالقبول مین درجۂ علیا کو پہونچی ہین
صاحب جامع الاصول نے فربری سے نقل کیا ہے کہ صحیح بخاری کو بخاری سے بلا واسطہ نوّے ۹۰ ہزار
آدمیون نے سُنا ہے خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ان تینون کتابونکی حدیثین اصح الاحادیث ہین اگرچہ بعض
حدیثین ان تینون کی صحیح تر بعض سے ہین اور اگر بنظر تفحص دیکہا جائے تو موطا کی مرفوع حدیثین غالباً
صحیح بخاری مین موجود ہین پس صحیح بخاری باعتبار احادیث مرفوعہ کے موطا پر مشتمل ہے ہان صحابہ و
تابعین کے آثار موطا مین زیادہ ہین پس ان تینون کتابون کو طبقۂ اولی مین رکہنا چاہیئے **دوسرے
طبقے** کی وہ حدیثین ہین کہ ان تین صفتون مین درجۂ احادیث صحیحین کو نہین پہونچی ہین لیکن ان
صفتون مین صحیحین کے قریب ہین وہ حدیثین **جامع ترمذی و سنن ابوداؤد و سنن
نسائی** کی ہین کہ مصنف ان تینون کتابون کے مشہور و معروف ہین ساتھہ وثوق و عدالت و حفظ
و ضبط و تبحر کے فنون حدیث مین اور ان کتابون مین تساہل و تسامح کو پسند نہین کیا ہے اور بقدر
امکان حدیث کے حال و علت کو بیان فرمادیا ہے اور اِسی لئے درمیان علماء اسلام کے شہرت
پائی ہے پس اِن چہہ کتابون کو صحاح ستہ کہتے ہین ابن اثیر نے جامع الاصول مین اِن چہہ کتابون
کی حدیثون کو جمع کیا ہے اور شرح غریب کے اور ضبط مشکلات و اسماء رجال اور دیگر متعلقات

احکام کا استنباط کرنا لاطائل معلوم ہوتا ہے اور باوجود اسکے اگر کسی کو ان کتب کی تحقیق کی رغبت ہو تو میزان الضعفاء ذہبی اور لسان المیزان ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ تعالیٰ واسطے احوال رجال ان کتابون کے اوسکے کام مین آئین گی اور واسطے شرح غریب اور توجیہات عبارات اونکی کتاب مجمع البحار شیخ محمد طاہر بوہرہ گجراتی رحمہ اللہ سارے مواد سے مغنی ہے *

فصل بیان مین علامات وضع حدیث و کذب راوی کی

یہ چند باتین ہین **اول** یہ ہے کہ خلاف تاریخ مشہور کے روایت کرے جیسے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین مین ایسا کہا حالانکہ عبداللہ بن مسعود عہد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین وفات پاچکے ہین اور اسی قبیل سے یہ ہے ھ

در جمل چون معاویہ بگریخت	خون خلقی بسی بیہدہ ریخت

اس قسم کی موضوعات کو ادنی تتبع و تامل سے پہچان سکتے ہین **دوم** یہ ہے کہ راوی رافضی ہو اور طعن صحابہ رضی اللہ عنہم مین حدیث روایت کرے یا راوی ناصبی یعنی خارجی ہو اور حدیث مطاعن اہل بیت علیہم السلام مین ہو و علی ہذا القیاس لیکن اسجگہ تامل کرنا چاہیے اگر وہ راوی اوس حدیث کے ساتھ منفرد ہے تو اعتبار نہ کیا جائے اور اگر دوسرے بھی روایت کرتے ہین تو اوسکی توجیہ و تاویل مین فکر کرنی چاہیے **سوم** یہ ہے کہ کوئی چیز ایسی روایت کرے کہ سارے مکلفین پر اوس چیز کی معرفت اور اوس پر عمل کرنا فرض ہو اور وہ راوی اوس روایت کے ساتھ متفرد ہو یہ قرینہ قوی ہے کذب و وضع پر **چہارم** یہ ہے کہ وقت و حال راوی کے کذب پر قرینہ ہو **حکایت** چنانچہ غیاث بن میمون کو اتفاق ہوا تھا کہ وہ مجلس خلیفہ مہدی عباسی مین حاضر ہوا اور وہ کبوتر اوڑانے مین مشغول تھے پس غیاث نے حدیث روایت کی کہ لا سبق الا فی خف او نصل او حافر او جناح لفظ جناح کو واسطے خوشامد مہدی کے زیادہ کر دیا **پنجم** یہ ہے کہ تقتضای عقل و شرع کے مخالف ہو اور قواعد شرعیہ اوسکی تکذیب کرین جیسے قضای عمری اور جو اسکے مثل ہے اور جیسے یہ روایت کرتے ہین کہ لا تاکلوا البطیخ حتی تذبحواہ **ششم** یہ ہے کہ حدیث مین امر حسی واقعی کا کوئی ایسا قصہ ہو کہ اگر

اونکا حال دوشق سے خالی نہین ہے یا تو سلف نے تفحص کیا اور اونکی کوئی اصل نہ پائی کہ اونکی روایت
کرنے مین مشغول ہوتے یا پائی اور اوسمین کوئی قدح و علت دیکھی کہ وہ باعث ہوئی اون سب کو ترک روایت
پر اون حدیثون کے بہر تقدیر یہ حدیثین قابل اعتماد کے نہین ہین کہ کسی عقیدے یا کسی عمل کے اثبات
مین اونسے تمسک کیا جائے ولنعم ما قال بعض الشیوخ فی امثال ہذا ؎

فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ	وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

اس قسم کی حدیثون نے بہت سے محدثین کی راہ ماری ہے اور بسبب کثرت طرق ان حدیثون کی کہ اس قسم
کی کتابون مین موجود ہین مغرور ہو کے حکم اونکے تواتر کا کر دیا اور مقام قطع و یقین مین اونسے تمسک
کر کے برخلاف احادیث طبقات اولی و ثانیہ و ثالثہ کے کوئی مذہب نکال لیا اس قسم کی حدیثون
مین بہت سی کتابین تصنیف ہوئی ہین اونمین سے تہوڑی سی کتابون کو ہم یہان شمار کئے دیتے ہین
کتاب الضعفا ابن حبان تصانیف حاکم کتاب الضعفا عقیلی کتاب الکامل ابن
عدی تصانیف ابن مردویہ تصانیف خطیب تصانیف ابن شاہین تفسیر ابن
جریر فردوس دیلمی بلکہ انکی ساری تصنیف تصانیف ابی نعیم تصانیف جوزقانی تصانیف
ابن عساکر تصانیف ابو الشیخ تصانیف ابن نجار بیشتر مسائلہ و وضع احادیث ان ابواب مین
واقع ہوا ہے مناقب یعنی فضائل مثالب یعنی معائب تفسیر بیان اسباب نزول تاریخ ذکر احوال
بنی اسرائیل قصص انبیای سابقین ذکر بلدان و اطعمہ و اشربہ و حیوانات اور طب ورقی یعنی منتر
و عزائم یعنی افسون و دعوات و ثواب نوافل مین بھی یہ حادثہ پیش آیا ہے ابن جوزی رحمہ اللہ نے
اپنی موضوعات مین غالب ان حدیثون کو مجروح و مطعون کیا ہے اونکی وضع و کذب کے دلائل کو
مبرہن کیا ہے ان حدیثون کے دفع غائلہ مین کتاب تنزیہ الشریعہ کافی ہے اکثر مسائل نادرہ مثل اسلام
ابوین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور روایات مسح رجلین کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
اور امثال ان نوادر کے انہین کتابون سے نکلتے ہین اور شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کا مایہ
تصانیف رسائل و نوادر مین خود یہی کتابین ہین ان کتب کی حدیثون مین مشغول ہونا اور اونسے

اور غرض اوسکی تسخر ہے ساتھہ شریعت کے حدیث القرآن لما قرئی او ماء زمزم لما شرب لہ کے ساتھہ تعریض کرتا ہے کہا ہے کہ وضع زنادقہ سے چودہ ہزار حدیثین مشہور ہوئی ہین اہل بدع واہواکہ واسطے نصرت اپنے مذہب کے اور واسطے طعن کے مذہب مخالف مین اس کام کے مرتکب ہوئے ہین روافض ونواصب و کرامیہ نے اس کام مین سب فرقون پر پیشدستی کی ہے خوارج ومعتزلہ وزیدیہ اوس قدر اس امر شنیع کے مرتکب نہین ہوئے ہین ایک اور فرقہ ہے کہ اوسکو علم حدیث کا مایہ نہ تہا اور محدثین کو موقر ومعظم دیکہا چاہا کہ خودکو بہی اس فن مین داخل کرین تو یہ صنعت قبیحہ اختیار کی جیسے ابوالبختری وہب بن وہب القاص وسلیمان بن عمر النخعی وحسین بن علوان واسحق بن نجیح اور غالبًا یہ فرقہ وعظ وتذکر مین مشغول تہا ایک اور فرقہ اہل زہد وعبادت ودیانت کا ہے کہ اونہون نے خواب یا معاملہ مین کوئی چیز زبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ائمہ اطہار رضی اللہ عنہم سے سنی اور بسبب جزم ولیقین کے اپنے خواب ومعاملہ پر اوسکو مبہم روایت کیا اور لوگون نے گمان کیا کہ یہ حدیث واقعی ہے کہ راہ ظاہر سے اونکو پہونچی ہے ابوعبدالرحمن سلمی اور دوسرے صوفیون کو کہ مذاق حدیث شریف سے آشنا نہ تہے اس علت کے ساتھہ متہم کیا ہے اونکی روایت کو حیز اعتبار سے نکال دیا ہے ایک اور فرقہ مصاحبین خلفاء وملوک وامراء کا ہے کہ اونہون نے واسطے استمالت اونکی خاطر کے حدیثین وضع کی ہین اور اپنے دین کو دنیا کے ساتھہ فروخت کیا ہے ایک اور فرقہ ہے کہ اونہون نے بغیر قصد وتعمد کے حدیث وضع کی ہے صورت اوسکی یہ ہے کہ اونہون نے بسبب غفلت وتوہم کے کوئی کلام صاحب تجربہ یا صوفی یا کسی حکیم حکماے سابقین سے سنا اور اوسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت کیا اس گمان پر کہ یہ کلام با حکمت سوا ے پیغمبر کے اور کسی سے نہوگا اس فرقے کی کوئی حد ونہایت نہین ہے اکثر عوام اسمین مبتلا ہوئے ہین واللہ الموفق والعاصم یہ بیان تہا خاتمہ عجالہ نافعہ کا +

فصل بیان مین اقسام کتب حدیث شریف کے

قسم اول جامع اصطلاح محدثین مین جامع وہ ہے کہ اوسمین سب قسم کی حدیثین پائی جائین یعنے احادیث عقائد احادیث احکام احادیث رقاق احادیث آداب اکل وشرب وسفر وقیام وقعود احادیث

فی الحقیقت وہ متحقق ہوتا تو اوسکو ہزارون آدمی نقل کرتے مثلاً کوئی شخص روایت کرے کہ آج کے دن کہ روز جمعہ تہا خطیب کو بر سر منبر مار ڈالا اور اوسکی کھال کھینچ ڈالی حالانکہ وہی راوی اس قصے کے ساتھہ منفرد ہے اور دوسرا کوئی اوسکو روایت نہ کرے ہفتم یہ ہے کہ لفظ و معنی رکیک ہون مثلاً کوئی لفظ ایسا روایت کرے کہ وہ قواعد عربیت پر درست نہوئے یا ایسے معنی کہ شان نبوت و وقار کے مناسب نہون ہشتم افراط وعید شدید مین گناہ صغیر پر یا افراط وعد عظیم مین فعل قلیل پر جیسے یہ روایت ہے کہ من صلے رکعتین فلہ سبعون الف دار و فی کل دار سبعون الف بیت فی کل بیت سبعون الف سریر علی کل سریر سبعون الف جاریۃ بلکہ اس طرز کی حدیثین خواہ ثواب مین ہون یا عقاب مین اونکو موضوع جاننا چاہیئے نہم یہ ہے کہ عمل قلیل پر ثواب حج و عمرے کا ذکر کرے دہم یہ ہے کہ کسی کے واسطے عاملان خیر سے ثواب انبیا کا موعود کرے یا کہے ولہ ثواب سبعین نبیاً اور مثل اسکے یازدہم یہ ہے کہ خود حدیثین بنانے کا اقرار کرے حکایت جیسا کہ نوح بن ابی عصمہ کو واقع ہوا کہ اوسنے فضائل قرآن شریف مین ایک ایک سورت کی حدیثین وضع کین اور اونکی ترویج و تشہیر کی چنانچہ یہ حدیثین تفسیر بیضاوی مین ہر سورت کے آخر مین مذکور ہین پھر جب اوسکو پکڑا اور اونکی تصحیح سند سے خیال کیا تو اقرار کیا کہ ان حدیثون کے وضع کرنے پر باعث مجھکو نیت خیر ہے وہ یہ ہے کہ مینے لوگون کو دیکھا کہ اونہون نے قرآن شریف سے اعراض کیا ہے اور دوسرے علوم جیسے تاریخ و سیر و فقہ امام ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ مین مشغول ہوئے ہین سو مینے واسطے ترغیب لوگون کے ان حدیثون کو بنایا ہے تاکہ وہ علوم قرآن شریف کی طرف میل کرین اور باعتقاد ثواب کے تلاوت و درس قرآن شریف مین مشغول ہون یہ عذر اونکا گناہ سے بدتر ہے کیونکہ صحیح حدیثین جو کہ فضائل قرآن شریف مین وارد ہوئے ہین وہ ترغیب کے واسطے کافی تہین اسی طرح تمبا کو و حقہ و قہوہ مین بہت سی حدیثین وضع کی ہین کہ اونکے الفاظ و معانی کی رکاکت ظاہر و باہر ہے وضاعین بہت گزری ہین اور اونکی غرضین بہی متنوع و متکثر یعنی انواع و اقسام کے ہین فرقۂ زنادقہ کہ اونکو شرائع کا باطل کرنا اور امور شرعیہ کے ساتھہ تہکم و تمسخر کرنا منظور ہے جیسے ابن الراوندی کہ حدیث الباذنجان لما اکل کا واضع ہے

اہل البیت للدیباج فی مناقب الازواج اور بہت سی کتابین مناقب خلفای راشدین رضی اللہ عنہم مین
تصنیف ہوئی ہین اور بالتخصیص القول الصواب فی مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ القول
الجلی فی مناقب امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نسائی رحمۃ اللہ نے مناقب امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ مین ایک رسالہ
دراز لکہا تہا نواصب شام نے بسبب فرط تعصب و عداوت کے اونکو دمشق مین اسی کام پر شہید کر ڈالا
رحمۃ اللہ علیہ پس جامع وہ ہے کہ اوسمین سے ہر فن کا نمونہ رکہتا ہو جیسے جامع بخاری و جامع ترمذی اور صحیح
مسلم مین ہر چند ان فنون کی حدیثین ہین لیکن جو حدیثین کہ متعلق تفسیر و قراءت کے ہین وہ اوسمین نہین ہین
اسی لئے اوسکو جامع نہین کہتے ہین **دوسری قسم تصانیف حدیث شریف سی مسانید**
ہے مسند اصطلاح محدثین مین یہ ہے کہ حدیثون کو ترتیب صحابہ پر موافق حروف تہجی یا موافق سوابق اسلامیہ
یا موافق شرافت نسب کے ذکر کرین سو اگر حروف تہجی پر جمع کرین تو احادیث مرویہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ کو مقدم لکہین اور احادیث اسامہ بن زید و انس بن مالک رضی اللہ عنہما کو و علی ہذا القیاس
دوسرے صحابہ کبار کی حدیثون پر مقدم لکہین گے اور اگر موافق سوابق اسلامیہ کے لکہین تو عشرہ مبشرہ کو
مقدم رکہین اور خلفای راشدین کو ترتیب خلافت پر اور سب سے پہلے ذکر کرین بعد اوسکے اہل بدر و اہل
حدیبیہ بعد اوسکے مسلمۃ الفتح بعد اوسکے صحابی بی بیون کی حدیثین ذکر کیجائینگی اور ازواج مطہرات کو
سب عورتون پر مقدم کرینگے اور بنات مطہرہ یعنی آپ کی صاحبزادیون سے حدیثون کی روایت واقع نہین
ہوئی مگر قدر قلیل حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا سے اسلئے کہ اکثر صاحبزادیان آپ کے
حضور ہی مین داخل بہشت ہوگئین اور حضرت سیدۃ النساء بقدر چہ مہینے کے بعد آپ کی وفات شریف سے
دنیا مین رہین بعد اوسکے اپنے والد ماجد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جناب فیض مآب سے جا ملین اسلئے فرصت
روایت کی نہین پائی اور اگر قبائل و نسب پر مسند کو ترتیب کرین تو اول بنی ہاشم کی مسانید خصوصاً حسنین
و امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہم کو ذکر کرین بعد اوسکے ہر وہ قبیلہ مقدم ہوگا جو کہ آپ سے ازروے
نسب کے زیادہ تر قریب ہے پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیثین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی حدیثون پر
مقدم ہونگی اور حدیثین حضرت صدیق کی اور طلحہ بن عبید اللہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیثون پر مقدم ہونگی

متعلقہ تفسیر احادیث تاریخ وسیر احادیث فتن احادیث مناقب ومثالب علمار حدیث نے ہر فن مین ان
آٹھہ فنون سے جدا جدا تصنیف فرمائی ہے پس احادیث عقائد کو علم التوحید والصفات کہتے ہین ابوبکر بن
خزیمہ نے کتاب التوحید لکھی اور بیہقی کی بہی کتاب الاسمار والصفات ہے اور احادیث احکام کا نام سنن
ہے کتاب الطہارت سے کتاب الوصایا تک ترتیب فقہ پر اس باب مین بیشمار کتابین تصنیف ہوئی
ہین اور احادیث رقاق کو علم سلوک و زہد کہتے ہین امام احمد وابن المبارک اور ایک جماعت دیگر نے
کتاب الزہد جدا لکہی ہے اور احادیث آداب کو علم الآداب کہتے ہین اس فن مین بخاری رحمہ اللہ کے
ایک کتاب مبسوط ہے جسکو کتاب الادب المفرد کہتے ہین اور احادیث متعلقہ تفسیر کو تفسیر کہتے ہین
تفسیر ابن مردویہ تفسیر دیلمی تفسیر ابن جریر وغیرہ مشاہیر تفاسیر حدیث کے ہین اور کتاب دُر منثور شیخ جلال الدین
سیوطی کی سب کی جامع ہے اور احادیث تاریخ وسیر کو دو قسم کیا ہے جو حدیثین کہ خلق آسمان وزمین و
حیوانات وجن وشیاطین وملائکہ وانبیار ماضین واُمم سابقین کے متعلق ہین اونکو بدر الخلق کہتے ہین
اور جو حدیثین کہ وجود باجود ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے صحابۂ کرام وآل عظام سے
متعلق ہین اونکو سیرہ کہتے ہین سیرۂ ابن اسحق وسیرۂ ابن ہشام وسیرۂ ملا عمر و دیگر کتب بسیار اس
باب مین تصنیف ہوئی ہین اور بالفعل نسخۂ صحیحہ روضۃ الاحباب میر جمال الدین محدث حسینی کا اگر میسر
آجائے جو کہ الحاق وتحریف سے خالی ہو تو وہ اس باب کی ساری تصانیف سے بہتر ہے اور مدارج
النبوت شیخ عبد الحق محدث رحمہ اللہ اور سیرت شامیہ اور مواہب لدنیہ مبسوط ترین سیر ہے اور احادیث
فتن کو علم الفتن کہتے ہین نعیم بن حماد نے کتاب الفتن بہت طویل وعریض لکہی ہے اور رطب ویابس
اوسمین لائے ہین اور لوگون کے بہی اس باب مین تصانیف ہین اور احادیث مناقب ومثالب کو
علم المناقب بولتے ہین اس باب مین بہی تصانیف متعددہ انواع واقسام کے واقع ہوئی ہین بعض
محدثین نے بالخصوص بعض آل واصحاب کی کسی غرض متعلق کے واسطے جدا مناقب لکہے ہین جیسے
مناقب قریش مناقب الانصار مناقب العشرۃ المبشرۃ الباب الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ المبشرۃ
تام تصنیف محب طبری رحمہ اللہ کی ہے ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ حلیۃ الکمیت فی مناقب

مشارق الانوار توضیح معانی احادیث صحیحین وموطا مین کافی ہے اور جامع الاصول کتب ستہ مین مغنی ہے اور مجمع البحار شیخ محمد طاہر کی جمیع کتب حدیث کی تحقیق مین یعنی طبقات اربعہ مذکورہ مین کافی ہے اور نیز شرح عبدالرؤف مناوی کی جامع صغیر شیخ جلال الدین سیوطی پر واسطے اکثر احادیث کے کفایت کرتی ہے لیکن اس قدر جان لینا چاہیے کہ شرح وتوجیہ احادیث مین کلام گوناگون اور رطب ویابس بہت کچھ واقع ہوا ہے اب اون اشخاص کو پہچان رکھنا چاہیے جو کہ اس باب مین محل اعتماد ہین اور اونکی کتب وتصانیف سے فائدہ لینا چاہیے

امام نووی محی السنہ بغوی ابوسلیمان خطابی

منجملۂ علمای شافعیہ کے بہت معتمد علیہ ہین اور انکی بات متین ومضبوط واقع ہوئی ہے خصوصًا شرح السنہ بغوی فقہ حدیث وتوجیہ مشکلات مین کافی وشافی ہے اور گویا شرح مصابیح ومشکوٰۃ کی اوس سے حاصل ہے اور شرح صحیح مسلم امام نووی کی ہے اور معالم السنن شرح ابوداؤد کی خطابی کی ہے اور **طحاوی** منجملۂ علمای حنفیہ کے شرح احادیث مین سرآمد وپیشوا ہین انکی کتاب معانی الآثار اس باب مین دستاویز حنفیونکی ہے اور **ابن عبدالبر** مقدم جماعۂ مالکیہ ہین کتاب استذکار وتمہید اس باب مین اونکی یادگار ہے شراح کتب حدیث شریف بہت ہین کہ تعداد اونکے اسماء وکتب کی البتی عجلت کے وقت ممکن نہین ہے ہر ایک کی بات کا ایک اور ہی قماش ہے لیکن وہ سب انہین چند آدمیون سے آخذ ومستفید ہین جنکا ذکر ہو چکا ہے پس اگر اس جماعت کی کتابین ہاتھہ آجائین تو تشویشات وتکلفات باردہ متاخرین سے حاجت مرتفع ہو جاتی ہے

فصل بیان مین ضبط بعض نامون کی قاعدہ ا

حدیث شریف کی کتابون مین جس جگہہ لفظ سلام کا آئے اوسکو بتشدید لام پڑھنا چاہیے مگر پانچ جگہہ **اول** عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے والد کا نام کہ صحابی ہین اور احبار یہود سے ہین بشرف ایمان مشرف ہوئے اور دخول جنت کی بشارت دیئے گئے **دوم** محمد بن سلام بیکندی کے باپ کہ شیخ بخاری کے ہین بیکند بکسر بای موحدہ وسکون تحتیہ مثل تاشکند نام ایک گانون کا ہے توابع بخارا سے **سوم** سلام بن محمد

وعلی ہذا القیاس **تیسری قسم معاجم** ہے مُعجم اصطلاح محدثین مین یہ ہے کہ حدیثون کو ترتیب شیوخ پر ذکر کرین اور یہان بہی تقدم وفات شیخ کا اعتبار کرینگے یا موافق حروف تہجی کی ترتیب دین یا موافق فضیلت وتقدم کے علم وتقوی مین ترتیب کرین لیکن اکثر اسی حروف تہجی پر ترتیب کرتے ہین معاجم ثلثہ طبرانی اسی قسم سے ہین **چوتہی قسم اجزاء** ہے جزو اصطلاح محدثین مین یہ ہے کہ ایک شخص خاص کی روایت کی ہوئی حدیثین جمع کیجائین خواہ وہ شخص طبقہ صحابہ مین ہو یا بعد اوسکے مثلاً جزو حدیث حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور جزو حدیث مالک رحمہ اللہ وعلی ہذا القیاس یہ قسم بہت ہے اور کبہی اون مطالب مین سے جو کہ ذکر جامع مین گزر چکی ہین ایک مطلب کو اختیار کرتے ہین اور اوسمین ایک مبسوط التصنیف فرماتے ہین جیسے کہ ابوبکر بن ابی الدنیا نے باب النیۃ کی ایک کتاب مبسوط لکہی ہے اور باب رویۃ اللہ تعالی کو آجری نے تصنیف کیا ہے اور ذم دنیا کی بہی ابن ابی الدنیا نے ایک کتاب مبسوط لکہی ہے اور علے ہذا القیاس رسائل جزئیہ اون امور مین کہ جزئیات مطالب ثمانیہ مذکورہ کی ہین بہت تصنیف کیگئی ہین وہانتک کہ احصاء وتعداد اونکا طوق لبشری سے خارج ہے حافظ ابن حجر اور شیخ جلال الدین سیوطی رحمہما اللہ تعالی تصنیف رسائل مین بہت کچہہ وسعت رکہتے ہین تصانیف احادیث سے ایک دوسری قسم ہے کہ اوسکو اربعین بولتے ہین یعنی **چہل حدیث** ایک باب یا ابواب متفرقہ مین ایک سند یا متعدد سندون سے جمع کرتے ہین اربعینات بہی بیشمار ہین دیکہے سُنے جاتے ہین پس تصانیف حدیث کی چہ۶ قسم ہین جوامع مسانید معاجم اجزاء رسائل اربعینات اور رسائل کو کتب بہی کہتے ہین کذا فی عجالۂ نافعہ ایک قسم اور ہے کہ اوسکو **امالی** کہتے ہین املا یہ ہے کہ ایک عالم بیٹہے اور اوسکے گرد اوسکے شاگرد دوات وکاغذ لیکر حلقہ کرین اور وہ اون علوم کے ساتہہ کلام کرے جو اللہ تعالی نے اوسپر مفتوح کئے ہین اور شاگرد اوسکو لکہین پس یہ لکہا ہوا ایک کتاب ہو جاتی ہے اسکا نام املا ہوتا ہے سلف اہل حدیث وفقہ وعربیت کی عادت افادۂ علوم مین بزمانۂ قدیم اسی طرح تہی علمای شافعیہ ایسے امور کو تعلیق کہتے ہین یہ امالی بہت ہین ایک جملۂ صالحہ انکا اتحاف مین لکہا ہے ✣

فصل ذکر شارحین حدیث شریف

کہ بعض جگہہ اگر تصحیف لفظی واقع ہو جائے تو غلط نہین ہوتا ہے جس صورت پر پڑہین درست ہے
مثل **عیسی بن ابی عیسی الحناط و مسلم بن الخیاط** کہ اگر اِن دونون کو حناط پڑہین تو
نسبت طرف حنط فروشی کے ہے اور اگر حبّاط پڑہین تو نسبت طرف حبط فروشی کے ہے حبط بفتح حای مہملہ و بای
موحدہ آخر مین طای مہملہ ببول کے پتون کو کہتے ہین جنکو واسطے چاریون کے ذخیرہ کرتے ہین اور بیچتے
ہین اور اگر خیّاط پڑہین تو نسبت طرف پیشۂ خیاطت کے ہے یعنی سینا پرونا یہ دونون آدمی تینون پیشے رکہتے
تہے ایک کو بعد دوسرے کے اختیار کیا ہے لیکن مشہور تر اول شخص مین حنّاط ہے نسبت طرف حنطہ یعنی
گندم فروشی کے اور دوسرے شخص مین زیادہ تر مشہور حباط ہے نسبت طرف حبط فروشی کی +

فصل بیا نمین بعض اسما موطا و صحیحین کی قاعدہ ۱

یسار جس جگہہ یہ صورت واقع ہو تو اوسکو بتقدیم یای تحتیہ بر سین مہملہ پڑہنا چاہیے مگر نام والد **محمد بن بشار** کا کہ یہ بای موحدہ اور شین معجمہ سے ہے یہ شخص بخاری و مسلم کے اوستاد ہین **۲** جس جگہہ موطا و صحیحین مین لفظ **بشر** واقع ہو تو بکسر موحدہ و شین معجمہ پڑہنا چاہیے مگر چار آدمی کہ وہ بضم موحدہ وسین مہملہ ہین عبد اللہ بن بسر صحابی بسر بن سعید بن عبد اللہ حضرمی بسر بن محجن **۳** جس جگہہ ان تین کتابون مین لفظ **بشیر** واقع ہو اوسکو بروزن طویل بشارت سے پڑہنا چاہیے کہ بمعنی خبر خوش ہے مگر چار آدمی کہ وہ بصیغۂ تصغیر ہین اونمین سے دو بشین معجمہ بشیر بن کعب عدوی و بشیر بن یسار اور دو کو سین مہملہ سے پڑہین ایک اور شخص ہین کہ اونکو بضم یای تحتیہ پڑہین یُسیر بن عمرو ایک اور ہین کہ اونکو بنون مضمومہ پڑہنا چاہیے وہ قطن بن نُسیر ہین **۴** صورت **برید** کی ہر جگہہ بصیغۂ مضارع زیادت سے ہے مگر تین آدمی ایک بُرید بن عبد اللہ بن ابی بُردہ کہ بضم بای موحدہ و رای مہملہ مفتوحہ ہے تصغیر بُرد بمعنی ردا یعنی اوڑہنا دوسرے نام محمد بن عرعرہ بن البرند کے دادا کا کہ یہ بکسر موحدہ و رای مہملہ و نون ساکنہ ہے اور بعض وہ نون کا فتح پڑہتے ہین تیسری نام علی بن ہاشم بن البرید کے دادا کا کہ یہ بفتح بای موحدہ وکسر رای مہملہ و یای تحتیہ ہے **۵** ہر جگہہ لفظ **براء** کو تخفیف رای مہملہ و فتح بای موحدہ پڑہین مگر دو آدمی ابو العالیۃ البرّاء و ابو معشر البرّاء کہ بفتح بای موحدہ و تشدید رای مہملہ ہین **۶** **حارثہ** کی صورت کو جا ے

بن ناہض المقدسی اس شخص کا ذکر صحاح ستہ مین نہین ہے اِسنے ابو طالب اور طبرانی روایت کرتے
ہین اور اِنکا نام سلامہ ذکر کیا ہے **چہارم** محمد بن عبد الوہاب بن سلام مغربی معتزلی کے دادا یہ بہی بیان
صحاح ستہ سے نہین ہے **پنجم** سلام بن ابی الحقیق کہ یہودی تہا غایت عداوت وعناد مین اسکی شرارت
وفساد کا ذکر حدیث مین بہت ہے اِن پانچ آدمیون کے نامون کو بتخفیف لام پڑہنا چاہئے اور
سوای اِن پانچ کے بتشدید لام **۲ عُمَارہ** جہان کہین ہو بضم عین مہملہ ہے مگر ابی بن عمارہ کے باپ کا
نام کہ بکسر ہے یہ صحابی ہین **۳ کریز** ہر جگہہ بفتح کاف ہے قبیلۂ خزاعہ مین اور بضم کاف ہے ساتہہ تصغیر
کے قبیلۂ بنی عبد الشمس مین یعنے نسب مین کسی کا یہ نام ہو تو دیکہنا چاہئے اگر وہ خزاعی ہے تو بفتح کاف
ہے اور اگر عبشمی ہے تو اوسکو مصغر پڑہنا چاہئے **۴ حرام** اگر صاحب اس نام کا قریشی ہے تو اوسکو بزاے
معجمہ وکسر حاے مہملہ پڑہین اور اگر وہ انصاری ہے تو اوسکو بہ فتح حاے مہملہ وفتح راے مہملہ پڑہنا چاہئے
۵ عسل ہر جگہہ بکسر عین وسکون مہملتین کے ہے مگر عسل بن ذکوان الاخباری البصری کہ بفتح عین
وسین ہے لیکن صحیحین مین اس شخص کا مذکور نہین ہے **۶ غنّام** جہان کہین ہو بفتح غین معجمہ وتشدید
نون ہے مگر **عثّام** بن علی العامری الکوفی کہ بفتح عین مہملہ وتشدید مثلثہ ہے اور غنام بن اوس صحابی
بدری قبیل اول سے ہین **۷ قمیر** ہر جگہہ تصغیر قمر کی ہے یعنی بضم قاف وفتح میم اور نام ایک مرد کا ہے
مگر قمیر نام مسروق بن الاجدع کی عورت کا کہ عمرو کی بیٹی ہے اوسکو طویل کے وزن پر پڑہنا چاہئے
۸ مِسْوَر ہر جگہہ بوزن مضرب اسم آلہ ہے مگر دو آدمی ایک مسور بن یزید صحابی دوسرے مسور بن عبد الملک
الیربوعی اِن دونون کو بوزن محمد پڑہنا چاہئے +

فصل بیان مین بعض نسبتون کی قاعدہ ۱

جہان کہین بلفظ **جَمَّال** کا واقع ہو بجیم ہے مگر باپ موسی بن ہارون الحمّال کہ یہ بحاے مہملہ ہے **۲ عیسی**
اگر یہ صورت بصریون کی اسناد مین واقع ہو تو اوسکو عَیْشی پڑہنا چاہئے بنسبت طرف عیش حضرموت
کے اور اگر کوفیون کی اسناد مین واقع ہو تو عبْسی بباے موحدہ وسین مہملہ پڑہی جائے اور اگر شامیون کے
اسناد مین ہے تو عنسی تو بجاے موحدہ کے نون ہوگا **منجملہ لطائف** اس فن کے ایک یہ ہے

بن ابی سریج ۱۹ **سُلَیمَان** ہر جگہہ بغیر معروف ہین مگر چہہ آدمی سلمان فارسی سلمان بن عامر ضبّی سلمان الاغر عبدالرحمن بن سلمان ابو حازم کہ راوی ابوہریرہ کے ہین نام اُنکا سلمان ہے ابو رجا مولای قلابہ نام انکا بہی سلمان ہے ۲۰ **سَلَمَہ** ہر جگہہ بفتحات ہے مگر دو جگہہ بکسر لام پڑہنا چاہیئے عمر بن سلمۃ الجرمی کہ امام مسجد بصرے کے تہے بنو سلمہ کہ ایک قبیلہ ہے انصار کا ۲۱ **عُبَیدَہ** ہر جگہہ بتصغیر واقع ہوا ہے مگر چار جگہہ عَبِیدہ سلمانی شاگرد حضرت علی رضی اللہ عنہ عَبِیدہ بن حمید عَبِیدہ بن سفیان عامر بن عَبِیدۃ الباہلی ۲۲ **عُبَادَہ** ہر جگہہ بضم عین مہملہ وتخفیف بای موحدہ ہے مگر محمد بن عَبَادہ الواسطی استاذ بخاری کہ بفتح عین ہے ۲۳ **عبدہ** ہر جگہہ بفتح عین مہملہ وسکون بای موحدہ ہے مگر عامر بن عبدہ جو کہ خطبہ کتاب مسلم مین واقع ہوا ہے اوسکو بفتحتین پڑہنا چاہیئے اور بجالہ بن عَبَدہ ۲۴ **عَبّاد** ہر جگہہ بفتح مہملہ وتشدید موحدہ ہے مگر قیس بن عباد کہ بضم عین مہملہ وتخفیف موحدہ ہے ۲۵ **عقیل** بفتح عین مہملہ وکسر قاف ہے مگر تین آدمی بصیغہ تصغیر ہین عُقیل بن خالد شاگرد ابن شہاب زہری یحیی بن عقیل بنو عقیل قبیلہ مشہور ومعروف ۲۶ **واقِد** ہر جگہہ بقاف ہے ۲۷ لفظ **نضر** اگر معروف باللام واقع ہو تو اوسکو بضاد معجمہ پڑہنا چاہیئے مثل ابی النضر والنضر بن الحارث اور اگر بے لام تعریف کی ہو تو اوسکو بصاد مہملہ پڑہین یہ فرق اصطلاحی ہے کہ واسطے امتیاز کے کتابت مین اختیار کیا ہے مثل عُمر وعَمرو ۲۸ **عُبَید وحُمَید** ہر جگہہ مصغر ہین ۲۹- **ایلی** منسوب طرف اَیلہ کے کہ ایک شہر ہے حدود شام مین بفتح ہمزہ وسکون یای تحتانی وتخفیف لام اِس صورت کے ساتہہ **اُبُلّی** مشتبہ ہوتا ہے یہ منسوب ہے طرف اُبُلّہ کے بضم ہمزہ وبای موحدہ مضمومہ وتشدید لام لیکن صحیحین مین کوئی شخص اُبُلّی واقع نہین ہوا ہے اور اگر واقع ہوا ہے تو اوسکی نسبت مذکور نہین ہوئی مثل شیبان بن فَرّوخ کہ مسلم نے اِنسے روایت کی ہے لیکن انکو ابلی نہین کیا ہے ۳۰ **بزّاز** ہر جگہہ بدو زای منقوطہ یعنی پارچہ فروش من البزّ وہی الثیاب مگر دو آدمی بزّار ہین یعنی اول زای معجمہ اور آخر مین رای مہملہ بی نقطہ اور بزار عربی مین بزر فروش یعنی تخم فروش کو کہتے ہین اس پیشے کے آدمی کو ہندی

مہملہ و رای مکسورہ و ثای مثلثہ مفتوحہ پڑہنا چاہیے مگر چار جگہہ بجیم و رای مہملہ و یای تحتانیہ جانیں جاریہ
بن قدامہ یزید بن جاریہ عمر بن سفیان بن اسید بن جاریہ الاسود بن العلاء بن جاریہ
۷ صورت حریر کو ہر جگہہ بجیم و تکریر رای مہملہ جاننا چاہیے مگر دو آدمی کہ اونکے اول نام میں حای
مہملہ ہے اور آخرمیں زای معجمہ حریز بن عثمان الرحبی کہ منسوب طرف رحبہ کوفے کے ہیں اور ابو حریز
عبد اللہ بن حسین کہ راوی عکرمہ کے ہیں ۸ **خراش** ہر جگہہ بکسر خای معجمہ ہے مگر نام ربعی
بن خراش کے باپ کا کہ بجای مہملہ ہے ۹ **حصین** ہر جگہہ بصیغۂ تصغیر اور بصاد مہملہ ہے مگر ابو حصین
عثمان بن عاصم کہ بروزن طویل ہے مگر حضین بن المنذر ابو ساسان کہ بصیغۂ تصغیر و ضاد معجمہ ہے
۱۰ **حازم** ہر جگہہ تینوں کتابوں میں بجای مہملہ و زای منقوطہ ہے مگر نام ابو معاویہ محمد بن خازم
کے باپ کا کہ مشہور بضریر کوفی ہیں شاگرد اعمش کے یہ بخای معجمہ ہے ۱۱ **حبان** بن منقذ اور جد
محمد بن یحیی بن حبان اور خود اور دادا حبان بن واسع بن حبان اور حبان بن ہلال کہ
یہاں بفتح حای مہملہ و تشدید بای موحدہ پڑہنا چاہیے اور حبان بن عطیہ اور حبان بن موسی اور
حبان بن العرقہ ان تینوں کو بکسر حای مہملہ و تشدید موحدہ پڑہیں ۱۲ **حبیب** ہر جگہہ
بفتح حای مہملہ و کسر بای موحدہ بروزن طویل حُبّ و محبت سے جاننا چاہیے مگر تین جگہہ میں بضم خای معجمہ بصیغۂ
تصغیر جانیں خُبابت بمعنی زیرکی سے خبیب بن عدی خبیب بن عبد الرحمن ابو خبیب کنیت
عبد اللہ بن الزبیر کی ۱۳ **حکیم** کو ہر جگہہ بوزن طویل حکمت سے پڑہیں مگر زریق بن حکیم کے باپ اور حکیم
بن عبد اللہ کہ یہ دونوں تصغیر ہیں حکم کے ۱۴ **رباح** ہر جگہہ ببای موحدہ و رای مفتوحہ ہے مگر باپ
ابو قیس زیاد بن ریاح کی کہ بیای تحتیہ و کسر رای مہملہ ہیں ۱۵ **زبید** صحیحین میں بضم زای
معجمہ و بای موحدہ مفتوحہ پڑہنا چاہیے تصغیر زبد بمعنی مسکہ اور موطا میں زُیید تصغیر زید کی پڑہیں جو کہ
مشہور نام ہے ۱۶ **سلیم** ہر جگہہ تینوں کتابوں میں بصیغۂ تصغیر ہے مگر سلیم بن حیان بروزن طویل
ہے ۱۷ **سلم** ہر جگہہ بفتح سین مہملہ و سکون لام ہے ۱۸ **شریح** ہر جگہہ بضم شین معجمہ ہے اور آخر
میں حای مہملہ ہے مگر تین آدمی بسین مہملۂ مضمومہ و بجیم ہیں سریج بن یونس سریج بن النعمان احمد

رائگان گننا نہ چاہئے غرض اونکی احتیاط ہے تمیز مین تاکہ راوی ضعیف ساتھہ راوی قوی کے مشتبہ نہو جائے اور اگر دو آدمی صفت عدالت و وثوق مین متفق ہووین تو اشتباہ ضرر نہین کرتا ہے لیکن محدثین کی اس قسم کی تمیز مین بہی قرائن و اشارات ہین جیسے سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ کہ انکے شیوخ و تلامذہ سے امتیاز حاصل ہوجاتا ہے اور جب شیوخ و تلامذہ بہی متحد ہوتے ہین تو امتیاز بہت مشکل ہوتا ہے اور اسی مواضع مین محدثیت کا امتحان کرتے ہین اور نیز بصرے مین دو امام فن حدیث کے ایک وقت مین ہوئے ہین اونکو حمادین کہتے ہین حماد بن زید بن درہم اور حماد بن سلمہ پس صحیحین مین جہان کہین روایت عارم کی حماد سے ہووے تو جان لینا چاہئے کہ حماد بن زید ہے اور اگر موسی بن اسمعیل تبوذکی راوی ہو تو حماد بن سلمہ ہے **عبد اللہ** مطلقاً اندر صحیحین کے درجۂ صحابہ مین عبد اللہ بن مسعود ہین اور درجۂ ائمۃ الحدیث مین عبد اللہ بن المبارک ہین **ابو جمرہ** برای مہملہ شاگرد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہین اور ابو حمزہ بحای مہملہ و زای معجمہ بہی اونکے شاگرد ہین اور شعبہ دونون سے روایت رکھتے ہین پس اصطلاح یہ ہے کہ شعبہ جسوقت مطلق ابو جمرہ کہین تو مراد نصر بن عمران ہین جو کہ بجیم ہے اور جب مقید کرین ساتھہ نسب کے تو مراد ابو حمزہ بحای مہملہ ہے واللہ اعلم بعض جگہہ مان کا نام باپ کے نام سے مشتبہ ہوجاتا ہے لیکن خوض و تعمق سے معلوم ہوجاتا ہے کہ نام مان کا ہے نہ باپ کا جیسا کہ حدیث مُعاذ مُعَوِّذ ابنی عفراء پس عفرا اونکی مان ہین اور باپ اونکا حارث ہے بعض روایات مین آیا ہے بلال بن حمامہ یہ بلال بن رباح ہین خادم آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے انکی مان کا نام حمامہ ہے اور نیز صحیحین مین آیا ہے عبد اللہ بن بُحَینَہ انکی مان کا نام بحینہ ہے اور باپ کا نام مالک ہے بعض جگہہ جمع کرکے کہا ہے عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ پس اس جگہہ نام اونکی مان کا اونکے دادا کے نام سے مشتبہ ہوتا ہے اس لئے مقرر کیا ہے کہ درمیان لفظ مالک اور بحینہ کے ابن کے الف کو ثابت رکھتے ہین ساقط نہین کرتے تاکہ معلوم ہوجائے کہ صفت عبد اللہ کی ہے نہ صفت مالک کی اور جیسے محمد بن الحنفیہ کہ انکے والد بزرگوار حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہین اور حنفیہ نسبت ہے طرف اونکی مان کے اور نام اون کا

میں بسیاری بولتے ہین خلف بن ھشام البزار الحسن بن الصباح البزار ۳۱- البصری ہر جگہہ بباے موحدہ ہے نسبت طرف شہر بصرہ کے مگر تین آدمی نون کے ساتہہ ہین نسبت طرف بنی نصر کے کہ ایک قبیلہ معروف ہے مالک بن اوس النصری عبد الواحد بن عبد اللہ النصری سالم بن فلان مولی النصریین ۳۲- الثوری ہر جگہہ بثاے مثلثہ ہے مگر ابو یعلی محمد بن الصلت التوزی بتاے مثناۃ فوقانیہ و تشدید واو ہے نسبت طرف توز کے کہ ایک شہر ہے فارس مین اور اوسکے آخر مین زاے منقوطہ ہے ۳۳ الجُریری ہر جگہہ بجیم و تصغیر ہے مگر یحیی بن ایوب جریری بفتح جیم ہے اور یحیی بن لبشر حریری اوستاذ بخاری و مسلم بفتح حاے مہملہ منسوب طرف حریر کے ہے یعنی ابریشم ۳۴- السلمی ہر جگہہ بفتح لام ہے اور جگہہ اہل الحدیث بکسر و نیہا جامد منسوبا الی بنی سلمۃ بن الانصار ۳۵- الھمدانی سب بسکون میم ہے نسبت طرف قبیلۂ ہمدان کے رہا ہمدان بفتح میم سوہ نام ایک شہر کا ہے عراق عجم کے شہرون سے صحیحین مین اس شہر کی طرف نسبت واقع نہین ہوئی ہے

فصل

محدثون کا قاعدہ ہے کہ راوی کو کنیت و نسب و نسبت و نام و صنعت و پیشہ سے ذکر کرتے ہین غرض اونکی اس مبالغے مین احتیاط کامل ہے کیونکہ محض نام کبہی مشترک ہوتا ہے اور محض کنیت بہی کبہی مشترک ہوجاتی ہے پس تمیز راوی کا اوسکے غیر سے بدون مبالغہ کے متحقق نہین ہوتا ہے بلکہ بعض جگہہ نام راوی کا اور نام اوسکے باپ کا مشترک واقع ہوا ہے لکہا ہے کہ خلیل ابن احمد چہہ آدمی گزرے ہین اور انس بن مالک پانچ آدمی اور بعض جگہہ نام راوی کا اور نام اوسکے باپ دادا کا مشترک واقع ہوا ہے جیسے احمد بن جعفر بن حمدان چار آدمی ہین کہ نام خود اونکا اور اونکے باپ دادون کا متفق واقع ہوا ہے اور محمد بن یعقوب بن یوسف دو آدمی ہین اور بعض جگہہ کنیت و نسب متفق واقع ہوا ہے ابو عمران جونی دو شخص ہین ایک کا عبد الملک بن حبیب نام ہے اور دوسرے کا موسی بن سھل اور ابو بکر بن عیاش تین آدمی ہین حاصل یہ ہے کہ محدثین کے اسقدر تعمق کو

مناجات

مومنون عجز والتجا کے ساتھہ
صدقہ اوس نور مصطفائی کا
مرتے دم غیب سے مدد کیجو
لب پہ ہو لا الہ الا اللہ
کینہ دہو مومنون کے سینہ سے
دور ہو اختلاف بیجا سب
ہے خدا تو بڑا سمیع ومجیب
ناتوانون کی تن مین چستی دے
کر غریبون سے تنگدستی دور
کر عطا اونکو حسب حاجت مال
تیرے بندے ہین سب یتیم و یسیر
مشکلین کھول کم نصیبونکی

اب دعا کے لئے اوٹھاؤ ہاتھہ
سیدہا رستہ چلائیو ہمکو
ساتھہ ایمان کے اوٹھالیجو
دین و دنیا کی آبرو دیجو
سینے ہوجائین پاک کینہ سے
دین ہو دین احمدی کل کا
بیمرادون کو کر مراد نصیب
بیوطن کو وطن مین پہونچادے
تنگدستون سے فاقہ مستی دور
جو ہین مظلوم اونکی سن فریاد
تیرے محتاج کل غریب امیر
نہ رہے کوئی خستہ دل غمگین

ایخدا صدقہ کبریائی کا
پیچ وخم سے بچائیو ہمکو
جب دم واپسین ہو یا اللہ
دونون عالم مین سرخرو کیجو
سبکو اک راستہ دکھایا رب
ہو طریقہ محمدی کل کا
کل مریضون کو تندرستی دے
قید سے قیدیونکو چہڑوا دے
رکھتے کثرت سے ہین جو اہل وعیال
اور کر غمزدون کے دلکو شاد
لے خبر بیکسون غریبون کی
سبکی پوری مراد ہو آمین

رحمہ اللہ تعالی رحمۃ لاتغادر دنیا ولاتدع حوبا وتظلہ ظل طوبی وتغفر ذنوبا وتسقیہ ماء مسکوبا آمین

فہرست مضامین الروض الممطور فی ذکر تراجم علماء شرح الصدور

خولہ بنت جعفر ہے کہ سردار یمامہ کا اور سید بنی حنیفہ کا تہا اور جیسے اسمعیل بن عُلَیَّہ نام انکے باپ کا ابراہیم ہے اور نسبت شخص کی طرف اوسکے دادا کے کتب حدیث بلکہ محاورات عرب مین شائع ومشہور ہے انا ابن عبد المطلب اسپر گواہ ہے تعجب یہ ہے کہ نسبت کبہی دادی کی طرف کرتے ہین جیسے یَعْلٰی بن مُنْیَہ صحابی منیہ انکی دادی کا نام ہے کہ انکے باپ کی ماں تہی اور بشر بن الخصاصیہ بہی اسی باب سے ہے اور جو نسبت کہ طرف دادا کے ہوتی ہے وہ بہت ہے جیسے ابو عبیدۃ بن الجراح کہ نام انکے باپ کا عبد اللہ بن الجراح ہے اور جیسے ابن جریج کہ نام انکا عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج ہے اور احمد بن حنبل انکے والد کا نام محمد ہے اور کبہی طرف متبنی کے کرتے ہین یعنی کسی کو بیٹا بنالینا جیسے مقداد بن الاسود اصل مقداد بن عمرو بن ثعلبۃ الکندی ہین انکو اسود بن عبد یغوث زہری قرشی نے پرورش کیا اور متبنی کرلیا اوسکی طرف منسوب ہوگئے اور جیسے حسن بن دینار کہ اصل مین حسن واصل ہین اور دینار انکی ماں کے خاوند تہے یہ سب عجالۂ نافعہ سے لکہا گیا ہے اس قدر واسطے بصیرت کے کافی ووافی ہے الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ وبارک وسلم آمین الی یوم الدین حرر فی ۲۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۶ ہجری وقد استحسنت ان اختم ہذہ المقالۃ علی ابیات

العلامۃ السہیلی رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

یا من یری ما فی الضمیر ویسمع	انت المعد لکل ما یتوقع
یا من یرجی للشدائد کلہا	یا من الیہ المشتکی والمفزع
یا من خزائن رزقہ فی قول کن	امنن فان الخیر عندک اجمع
مالی سوی فقری الیک وسیلۃ	فلان ردت فای باب اقرع
من ذا الذی ادعو واہتف باسمہ	ان کان فضلک عن فقیرک یمنع
حاشا لمجدک ان تقنط عاصیا	الفضل اجزل والمواہب اوسع

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

تمت

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷۰	۱۷	متقی	منتقی	۹۶	۶	النجرة	النجرة
۷۲	۱۰	شبیلیہ	اشبیلیہ	۹۷	۷	وجد	جدّ
۷۴	۷ حاشیہ	قیبتہ	قتیبہ	۹۸	۳	الضیع	الصنیع
″	۸ حاشیہ	الافاضل	الفاضل	۹۹	۱۱	مترورروذ	مرورّوذ
″	۱۸ حاشیہ	ابن	ابی	۱۰۰	۱۰	جبرہ	حیرہ
۷۵	۱۰	تل	قد	۱۰۱	۷	جنیز	وجنیز
۷۶	۹	الدین	لدین	۱۰۲	۹	اسکانی	اسکافی
۷۸	۱۶	لمولوی	للمولوی	۱۰۵	۳	تبجج	تُبّجُ
۸۰	۹	اخذکیا	علم اخذکیا	۱۰۶	۷	کیا ہے	کرتے ہین
۸۱	۵	دورقی ومحد	دورقی ومحمد	۱۰۷	۱۰	بالصدیقتہ	بالصدیقیة
۸۲	۱۹	شریف	شریف کے	۱۰۹	۲	حرورہ	حزورہ ۵
۸۴	۹	وبجیر	وبحر	۱۱۱	۱۳	ومحمد بن محمد	ومحمد بن محمد بن محمد
″	۱ حاشیہ	المحاضر	المحاضرة	۱۱۳	۱۳	ستر ہزار	۷۰۰۰۰ ستر ہزار
″	۱۶	ہین	تہی	۱۱۴	۸	شہر المحرم	فی شہر المحرم
۸۶	۵	دو	وُدّ	″	۱۸	کئی بار	کئی برس
۸۷	۱۵	وعلل	عِلَل	۱۱۶	۱۴	اوسکو اوسپر	اوسپر
۹۰	۱۳	شریف حدیث	حدیث شریف	۱۱۷	۱۷	التاریخ	تاریخ
۹۱	۲	عبدالرحمن	ابوعبدالرحمن	۱۱۸	۳	ایک دیوان	انکا ایک دیوان
″	۷	المقنفی	المقتفی	″	۷	سقنی	سقتنی
۹۳	۲	نقی	تقی	″	۲۰	الفقبہ	الفقیہ

۵ بوزن قسورہ موضع بمکہ
منتہی الارب ۱۲

صحت نامهٔ روض ممطور

صفحه	سطر	خطا	صواب	صفحه	سطر	خطا	صواب
۲	۱۰	غرابت	دغرابت	۳۰	۳	قعنبی	قعنبی
۳	۶	انوسکو	وه	۳۸	۴	سنه ۶۰۲	سنه ۲۰۶
″	۱۰	فضول	فصول	۳۹	۲۰	مویه	امویه ۱۵
۵	۲۱	کے	کسی	۴۱	۱۵	تھی	تھے
۶	۴	منهاح	منهاج	۴۲	۱۳	اشته	اشعة
۸	″	زمانه	زمانهٔ	۴۳	۱	حَصْنه	حضنه
″	۶	تصوف	وتصوف	۴۶	۶	اکے	انکے
۹	۱۰	نه کری	کری	″	۲۱	فضل	ابن فضل
″	″	نهوئے	هوئے	۴۷	۱	اِنهار	اَنهار
″	۱۲	شَب	شَبِ	۵۱	۱۴	کرکے	کرکے عراق مین آئے
۱۰	۸	وه پهر	پهروه				
۱۲	۶	کمال	اکمال	۵۲	۱۵	جیسے	جمعه
۱۵	۹	سے	بیٹے	۵۳	۱	المعادی	المغازی
″	۱۹	حضر	حَضَر	″	۱۴	سنه ۱۴۳	سنه ۲۴۳
۱۹	۱۵	نهی	یهی	۶۴	۸	لذوی	ازوے
۲۲	۳	العلامته	العلامة	۶۵	۱۸	کِشی	کَشّی
۲۴	۱۱	دارالهجره	امام دارالهجره	۶۸	۶	اسفرائن	بهیا اسفرائن
۲۹	۱	لیشیین	لیثیین	۷۰	۹	وحذف	وتنقیح وحذف

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
١٥٣	٣	النائلی	النائلی	١٨٤	١٩	شنا	سنا
١٥٥	٧	ایمه	أئمة	١٨٧	١٥	٦	٩
١٥٦	١٩	ان قال	الی ان قال	١٨٨	٦و٧	بن یونس	+
١٥٧	٦	مرحباء	رجأ	١٩٠	١٧	اورعلم	اورجوعلم
″	٨	العلامة	علامة	١٩١	١٢	سنا	سنامہا
١٥٨	١٤	لعصبت	لعصیت	١٩٥	٢	ایسے	ایسی ہی
″	٢١	سنة	سنة ثلاث	″	٢١	جبین	جبن
١٥٩	١٢	مغار	مغاز	١٩٩	١١	سنه ١٢٣١	سنه ١٢٣٩
″	″	الخال	الحال	٢٠٣	٤	کہ مرد	مرد کہ
١٦٢	٢١	اسر	اسرار	″	″	کہا	اونسنے کہا
١٦٣	١٦	القاہری	القاری	″	١١	نتہی	منتہی
١٦٧	١	مشکواة	مشکوة	٢٠٥	٤	ولاتقولوا لمن یقتل	ولاتحسبن الذین قتلوا
١٦٩	١٥	سے	∴				
١٧٠	٦	انسے	انسے پر	″	٦	لا	اَلّا
١٧١	″	حکایت	حکایات	٢١٠	″	اجماعیه	اجتماعیه
١٧٣	٢٠	اصوتلت	اصونلت	٢١٦	١	ظفرت	ظفرتِ
١٧٨	١	حتی	حتی	″	″	تراه	تَرَیه
١٨٠	١٤	سره	سُرّة	٢٢٠	٦	برکات	بابرکات
١٨١	٥	اِن	اَنّ	٢٢٢	٨	وحلال	وحلان
١٨٤	١٧	المقلب	الملقب	٢٢٣	٢	فلک	فلک کو

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۱۹	۱	مفیدہ	المفیدۃ	۱۳۴	۸	ورس	ودرس
۱۲۰	۵	فوائد	الفوائد	۱۳۵	۱۷	جزاءً	جُزْءً
〃	۱۴	لمولوی	للمولوی	〃	۱۹	وجزر	وجزؤ
۱۲۲	۳	اور	دو	〃	۲۰	بسفخ	بسفح
۱۲۳	۵	اخلی لکتاب	اخلاء الکتاب	۱۳۶	۹	المتبنی	المتنبی
〃	۱۸	الیمینی	الیمنی	〃	۱۱	واذ	واذا
〃	۲۰	وکرامات	وکمالات	۱۳۷	۲	ابن جزم	ابن حزم
〃	۱۲ حاشیہ	جہانیان گشت	جہانیان جہان گشت	۱۳۸	۱۳	وان	اِن
۱۲۶	۲	مصلا	اور مصلا	〃	۱۶	الاقوال	الاقواء
〃	〃	عالم	شیخ عالم	〃	〃	تاکیدا	تاکیدٌ
〃	〃	رکن الدین	شیخ رکن الدین	۱۳۹	۲ حاشیہ	نحط	بخط
۱۲۸	۱	جُوَیْبَر	جُوَیْبِر	۱۴۰	۹	الغادون	الغاوون
〃	۴	راء	الراء	۱۴۴	۱۸	اطہر	اظہر
〃	۱۱	وکذا	کذا	〃	〃	المسم	السمسم
۱۳۰	۳	رضی	ورضی	۱۴۸	۵	اللہُ	اللہِ
۱۳۱	۹	البلحرامی	البلجرامی	〃	۸	عدل	عند
〃	۱۰	سبحۃ الموجان	سبحۃ المرجان	۱۴۹	۲۰	الآیہ	الآیہِ
〃	۱۱	معجمتین	المعجمتین	۱۵۰	۱۷	السامی	اسامی
۱۳۲	۲	ظاہر	ظہر	۱۵۱	۱۶	فتاملت	فتالمت
۱۳۳	۱۶	مصری نے	مصری	۱۵۲	۵	علیہ	الیہ

طبع في مطبع مفيد عام الواقع في آگره

سنہ ١٣٠١

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۲۳	۱۹	صنعانی	صغانی
۲۲۹	۷	تذکرہ	تذکیر
۲۳۱	۱۰	کو مقدم لکھین اور	پر
″	″	عنہما کو	عنہما کو مقدم لکھین گے
″	۱۳	ہدیبیہ	حدیبیہ
۲۳۳	۱۹	اجبار	احبار
۲۳۴	۱۸	عسی	عسے
″	۲۱	تو بجاے	بجاے
۲۳۵	۳	حنط	حنطہ
″	۴	چاریون	چار پایون
″	۱۱	چار	
″	۱۲	برید	یزید
۲۳۶	۶	خراش	حراش
۲۳۶	۷	مگر حصین	دیگر حضین
″	۱۸	زید	زبد
۲۳۷	۲	الاعز	الاغر
″	۵	عبید	عَبِیْدَہ
″	۶	مامر	عامر
″	۱۳	معروف	معرف
″	۱۷	اُبُلّیٰ	اُبُلِّی
″	″	اُبُلَّہ	اُوبُلَہ
۲۳۸	۸	اور جگہہ	و
″	″	جامد	جار
″	۹	بن	من
۲۴۰	۱۰	حسن	حسن بن

تمت

۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العزیز السلام علی اشرف نعمہ نعمۃ الاسلام ثم علی جمیع الائہ التی لا تحد و لا تعد علی
مرور الدھور و کرور الشہور و الاعوام و الصلوۃ و السلام علی رسولہ و نبیہ سید المرسلین شفیع المذنبین
رحمۃ للعالمین سیدنا و مولانا محمد و علی الہ الکرام و صحبہ العظام ما تم العشایا و تکل الغدایا الی
یوم البعث و ساعۃ القیام اما بعد خاکسار ذو الفقار احمد نقوی عفا اللہ عنہ ما جناہ و وفقہ لما یحبہ و یرضاہ عرض پرداز
ہے کہ جب بحمدہ تعالی طی الفراسخ جو کہ شرح الصدور وغیرہ کتب علم برزخ کا ترجمہ ہی تمام ہوئی تو یہ خیال آیا کہ جو لوگ اصحاب کتب
ستہ وغیرہم جنسے شرح الصدور وغیرہ مین نقل کیا ہے اگر اونکے تراجم لکھے جائین تو خالی از فائدہ معتد بہا نہو گا چنانچہ بفضلہ سبحانہ اوسکے
تراجم کتاب اتحاف النبلاء و بستان المحدثین و کشف الظنون و ابن خلکان وغیرہ سے لکھکر ایک رسالہ مرتب کیا اور اوس کا نام
الروض الممطور فی ذکر علماء شرح الصدور رکھا اور وہ مطبوع ہوکر ملحق کتاب مذکور کیا گیا پھر یہ جی مین آیا کہ راویان اخبار
و ناقلان آثار شرح الصدور کے تراجم لکھے جائین تا کہ جس راوی کا حال دریافت کرنا منظور ہو جلد معلوم ہو جاے اللہ تعالی
کے فضل سے یہ کام بھی انجام کو پہونچا ایک رسالہ حدائق الزھور فی رجال شرح الصدور نام کتب اسماء رجال مثل
تقریب و خلاصہ تہذیب و اسد الغابہ و میزان الاعتدال سے مرتب کیا اور ترتیب اسماء کی موافق اصل کتاب کے رکھی جن
لوگون کا حال ان کتب سے معلوم ہوا وہ رسالہ مذکور مین لکھدیا گیا اور جن راویون کا حال معلوم نہ ہوا اون کو ترک کیا اس
رسالے کا حجم قریب سات جزو کے ہو گیا چونکہ اس رسالے کی تہذیب و تنقیح بسبب امراض وغیرہ کی ابھی تک ہونے نپائی تھی اور
طی الفراسخ بہمہ وجوہ تیار ہو گئی اسلیے یون مناسب معلوم ہوا کہ اس رسالے کا ایک ملخص لکھا جاے جس سے ہر راوی کا نام مع ولدیت
و کنیت و تاریخ وفات اور کچھ حال مختصر معلوم ہو جاے اور ثقہ کی غیر ثقہ سے تمیز کر لیجائے چنانچہ بفضل الٰہی و برکت رسالت پناہی
رسالہ مذکور سے ایک جدول اس قسم کی مرتب کی اور ترتیب حروف ہجا کی رکھی تا کہ استخراج اسماء رواۃ کا سہل ہو اور جن راویوں کے
نام کتب موجودہ مین میسر نہ آئے یا بسبب تشابہ کی تمیز دشوار ہوا اون نامون کو ہر حرف کی بعد جدا لکھدیا تا کہ جن حضرات کو اونکا
حال معلوم ہو وہ لکھدین اور اجر حاصل کرین اور چونکہ یہ جدول بسرعت تیار کی گئی ہے اس لیے اسکا نام القول المیسور فی
رجال شرح الصدور رکھا اللہ سبحانہ و تعالی اس کو قبول فرماے اور ہمارے ذنوب و سیئات کو اپنے عفو و کرم فیاض سے
بخشدے اور اعمال صالح کی توفیق عطا کرے اور عذاب برزخ و آخرت سے بچا کر داخل خلد برین فرماے یا سیدی و یا مولائی
ما ذلک علیک بعزیز فانک علی ما تشاء قدیر و بالاجابۃ جدیر و الحمد للہ اولا و آخرا و الصلوۃ و السلام علی سیدنا
و سید الخلائق محمد و علی الہ و صحبہ و اتباعہم بالاحسان الی یوم الدین آمین

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۲۳	ابو حازم سلمان اشجعی کوفی رضی اللہ عنہ	پانچ برس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجالست کی امام احمد و ابن معین نے ان کی توثیق کی	در خلافت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ
۲۴	ابو حازم سلمہ بن دینار اعرج تمار مدنی	قاص زاہد احد الاعلام ثقہ ہیں اپنی وقت مین بی مثل تھی	سنہ ۱۳۵ یا سنہ ۱۴۰
۲۵	ابو سعید خدری سعد بن مالک رضی اللہ عنہ	زیر درخت بیعت کی ما بعد احد مین حاضر ہوی علما صحابہ مین تھے	سنہ ۷۴ ہجری
۲۶	ابراہیم نخعی ابن یزید ابو عمران کوفی	فقیہ جلیل ہین ارسال بہت کرتی ہین لیکن انکی مراسیل مراسیل شعبی سی اچھی ہین	سنہ ۹۶
۲۷	ابو غالب بصری حزور صاحب ابو امامہ	دارقطنی نے توثیق ترمذی نے انکی حدیث کی تصحیح کی نسائی نے ضعیف کہا	
۲۸	ابن اسحق محمد ابو عبداللہ مدنی رحمہ اللہ	احد الائمۃ الاعلام خصوصا مغازی و سیر مین حسن الحدیث صدوق ہین	سنہ ۱۵۱
۲۹	اشعث بن سلیم رضی اللہ عنہ	امام احمد رحمہ اللہ نے ان کی توثیق کی	سنہ ۱۲۵
۳۰	ابو قیس اودی عبدالرحمن کوفی رضی اللہ عنہ	ابن معین و عجلی نے توثیق کی اور امام احمد نے کہا مخالف ہے	سنہ ۱۲۰
۳۱	ابو المثنی حمصی زمزم الموکی رحمہ اللہ تعالی	ابن حبان نے ان کی توثیق کی	
۳۲	ابراہیم بن ہدبہ ابو ہدبہ فارسی پھر بصری	میزان مین انکا حال خوب لکھا ہی انکو غیر معتبر بتایا ہی	سنہ ۲۰۰ تک باقی رہے
۳۳	ابن جریج عبدالملک رضی اللہ عنہ	فقیہ احد الاعلام ابن معین نے کہا ثقہ ہین جنکی کتاب سی روایت کرین	سنہ ۱۵۰
۳۴	ابو الشعثاء جابر بن زید رضی اللہ عنہ	فقیہ احد الائمہ حضرت ابن عباس نے کہا ہو من العلماء	سنہ ۹۳ یا سنہ ۱۰۳
۳۵	اعمش سلیمان بن مہران رضی اللہ عنہ	احد الاعلام الحفاظ القراء عجلی نے کہا ثقہ ثبت ہین	سنہ ۱۴۸ العمر ۸۴ سال
۳۶	ابو زرعہ عبیداللہ بن عبدالکریم رازی	حافظ احد الاعلام والائمہ قال الامام احمد ما جاوز الجسر احفظ من ابی زرعہ	سنہ ۲۶۴
۳۷	ابو زرعہ دمشقی ضحاک بن عبدالرحمن رحمہ اللہ	واثلہ کو دیکھا دحیم نے کہا ثقہ ثبت ہین	
۳۸	ابو زرعہ عبدالرحمن بن عمرو رحمہ اللہ دمشقی	حافظ کبیر ابو حاتم نے کہا صدوق ہین	سنہ ۲۸۱
۳۹	ابو زرعہ یحیی بن ابی عمرو حمصی رحمہ اللہ	امام احمد و دحیم نے ان کی توثیق کی	سنہ ۱۳۸
۴۰	اوزاعی عبدالرحمن بن عمرو ابو عمرو شامی	ابن سعد نے کہا کان ثقہ مامونا فاضلا خیرا کثیر الحدیث والعلم والفقہ	سنہ ۱۵۷
۴۱	ابن ابی ملیکہ عبداللہ بن عبیداللہ رحمہ اللہ	تیس صحابہ کو پایا ابو حاتم و ابو زرعہ نے انکی توثیق کی	سنہ ۱۱۷ قالہ البخاری
۴۲	ام الحسن خیرہ والدہ حسن بصری مولاۃ ام سلمہ	ابن حبان نے انکی توثیق کی	
۴۳	حضرت ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ ام المومنین	انسی تین سو اٹھتر حدیثین مروی ہین	سنہ ۵۹ آخر الامہات وفاۃً
۴۴	ابو عمران جونی عبدالملک بن حبیب ازدی	المعلا عن جندب و انس رضی اللہ عنہما ابن معین نے انکی توثیق کی	سنہ ۱۲۸
۴۵	ابو العالیہ رفیع بن مہران ریاحی	مخضرم امام من الائمہ صلی خلف عمر و دخل علی ابی بکر	سنہ ۹۰ وہو الصحیح

حرف الہمزۃ

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۱	حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ	دس برس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی بدرمین حاضر ہوئے	سنہ ۹۰ ہجری یا بعد اسکے بصرے مین
۲	حضرت ابو ہریرہ عبد الرحمن بن صخر دوسی رض	صحابی جلیل القدر کثیر الحدیث ہر روز بارہ ہزار بار تسبیح کہتے تھے	سنہ ۵۹ عمر ۷۸ سال
۳	حضرت ابن عباس عبد اللہ رضی اللہ عنہ	ابن عم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحبر امت وترجمان قرآن	سنہ ۶۸ بطائف
۴	حضرت ام الفضل لبابہ بنت الحارث الہلالیۃ زوجۃ العباس رضی اللہ عنہا	بعد حضرت خدیجہ کی عورتون مین اول یہی مسلمان ہوئین پیر اور جمعرات کو روزہ رکہا کرتی تہین	
۵	حضرت ابو بکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ	صحابی ہین جنگ صفین وجمل سی علحدہ رہے	سنہ ۵۱ ہجری
۶	ابراہیم بن ابی عبلہ رضی اللہ عنہ	تابعی ہین حضرت ابو امامہ وانس رضی اللہ عنہما سی راوی ہین	سنہ ۵۲ ہجری
۷	ابو سعید بن المعلی بن لوذان رضی اللہ عنہ	انکا نام رافع ہی بخاری نی انسی ایک حدیث روایت کی ہی	سنہ ۷۳ ہجری
۸	حضرت ابن عمر عبد اللہ رضی اللہ عنہما	امام متین واسع العلم کثیر الاتباع وافر العبادہ کبیر القدر تہی	سنہ ۳۴ ہجری
۹	حضرت ابو عبس غفاری عبد الرحمن بن جبر	بدری جلیل ہین بخاری نی انسے ایک حدیث روایت کی ہی	سنہ ۳۴ ہجری
۱۰	حضرت ابو ذر جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ	ابو داود نی کہا علم مین حضرت ابن مسعود کی برابر تھے	سنہ ۳۲ بربذہ
۱۱	ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ	احد الاعلام انکا کوئی نام نہین ہے یا عبد اللہ یا اسمعیل یا نام کنیت ایک	سنہ ۹۴ یا سنہ ۱۰۴
۱۲	ابو عثمان عبد الرحمن بن مل الکوفی	ثقہ ہین بڑی عابد تہی ساٹھہ بار حج وعمرہ کیا حضرت صلعم کو نہین دیکھا	سنہ ۹۵ یا سنہ ۱۰۰
۱۳	ابو مسہر عبد الاعلی بن مسہر غسانی رضی اللہ عنہ	نہایت فصیح تہی امام احمد رحمہ اللہ نی فرمایا کان اثبتہ	سنہ ۲۱۸ در قید مامون
۱۴	ابو عبد اللہ عبد الرحمن صنابحی بن عسیلہ	مخضرم ہین ابن سعد نی انکی توثیق کی حضرت ابو بکر وعمر سی روایت	در خلافت عبد الملک سنہ ۸۰ کی بعد تک رہین
۱۵	حضرت ام الدرداء صغری ہجیمہ بنت حیی	فقیہ عالم زاہد تہین ان کا قول ہی افضل العلم المعرفۃ	سنہ ۳۲
۱۶	حضرت ابو الدرداء عویمر بن زید رضی اللہ عنہ	بدر کی دن مسلمان ہوی احد مین حاضر ہوی حضرت عمر نی انکو بدریون کی ساتھ لاحق کیا	سنہ ۷۴
۱۷	ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ سوائی رضی اللہ عنہ	یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کبار اصحاب وخواص سی تھے	در ایام عبد الملک
۱۸	ابو علقمہ الخولانی عبد اللہ بن عنبہ رض	انکی صحبت مین اختلاف ہی انکی ایک حدیث ہی اسمین سماع کی تصریح ہے	
۱۹	احمد ابو الحسن بن ابی الحواری رضی اللہ عنہ	زاہد احد الاعلام حضرت جنید نی انکو ریحانۃ الشام فرمایا ہی	سنہ ۲۴۶ مولد سنہ ۱۶۴ عہ
۲۰	ابو قتادہ حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ	احد اور دیگر مشاہد مین حاضر ہوی حضرت کی فارس تہی	سنہ ۵۴ در مدینہ ہو الاصح
۲۱	الفع بفار کا حمد بن عبیدہ عہ رحمہ اللہ تعالی	بخاری نی منکر الحدیث حافظ نی ضعیف من الخامسہ کہا ہی	
۲۲	ابن سابط عبد الرحمن قرشی جمحی مکی	ابن معین نی انکی توثیق کی اور کہا ابو امامہ سی نہین سنا	سنہ ۱۱۸ در مکہ مکرمہ

عہ خلاصہ میں ہی ... ہی اسی سنہ ۱۸۲ کی ہجرت ہی واللہ اعلم انکی عمر اتنی ہوئی یا بیان کچھ ہو گیا ۱۱۵ ایک سو تیس برس سے زیادہ عمر پائی ۱۲

عہ خلاصہ وتقریب میں صرف الفع ہے انکی باپ کا نام عبیدہ ذکر نہین کیا ۳

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۷۰	حضرت ابو رافع ابراہیم یا اسلم یا ثابت رضؓ	مولای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احد و خندق میں حاضر ہوئے	ذرا بعد حضرت عثمانؓ کے
۷۱	حضرت اسماء بنت الصدیق رضی اللہ عنہما	مہاجریہ جلیلیہ ہین انکی عمر سو برس کی ہوئی ایک دانت نہین گرا نہ عقل متغیر ہوئی	سنہ ۷۳ در مکہ مکرمہ
۷۲	ابو الزبیر محمد بن مسلم مکی رحمہ اللہ تعالی	احد الائمہ ثقہ یدلس عن جابر و ابن عباس و عائشہ رضؓ	سنہ ۱۲۸
۷۳	ابو سفیان طلحہ بن نافع قرشی مکی رحمہ اللہ تعالی	قال احمد و النسائی لیس بہ باس و قال ابن معین لا شی و ذکرہ ابن حبان فی الثقات	
۷۴	ابو عبد الرحمن مقری عبد اللہ بن یزید رحؒ	امام احمد و ابن معین نے انکی توثیق کی ہے	سنہ ۱۴۹
۷۵	ابو عمر ضریر حفص بن عمر رحمہ اللہ تعالی	صدوق عالم ہین نابینا پیدا ہوے کبار عاشرہ سے ہین	سنہ ۲۰
۷۶	حضرت ابو عبیدہ عامر بن عبد اللہ بن الجراح رضؓ	منجملہ عشرہ مبشرہ ہین بدر مین حاضر ہوے رضی اللہ تعالی عنہ	سنہ ۱۸ در طاعون عمواس
۷۷	حضرت ام حرام بنت ملحان انصاریہ رضی اللہ عنہا	نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی زیارت کرتے انکے پاس قیلولہ فرماتے	سنہ ۲۷ قبر در قبرس
۷۸	ابو سفیان بن حرب صخر اموی رضی اللہ عنہ	مسلمین فتح سے ہین حنین مین حاضر ہوے	سنہ ۳۲ یا ۳۴
۷۹	حضرت ابو برزہ نضلہ بن عبید رضی اللہ عنہ	فتح مکہ مین حاضر ہوے انسے ۴۶ حدیثین مروی ہین	سنہ ۶۴ در بصرہ
۸۰	اسود بن سریع تیمی منقری ابو عبد اللہ صحابی رضؓ	شاعر فصیح محسن لسن تھے انسے ۸ حدیثین مروی ہین	سنہ ۴۲
۸۱	حضرت ابی بن کعب انصاری سید القراء رضؓ	منجملہ جامعین قرآن شریف ہین انکی مناقب بہت ہین	سنہ ۲۰ یا ۲۲ یا ۱۲ یا ۳۲
۸۲	ایاس بن بکیر بن عبد یالیل رضی اللہ عنہ	بدر واحد و خندق اور کل مشاہد مین ہمراہ حضرتؐ کی حاضر ہوے	سنہ ۳۴
۸۳	احنف بن قیس تمیمی رضی اللہ عنہ	نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی واسطے دعا کی اور آپکو نہین دیکھا	سنہ ۶۷
۸۴	ابو سلمہ عبد اللہ بن عبد الاسد مخزومی رضی اللہ عنہ	ابن عمۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برۃ بنت عبد المطلب و اخوہ من الرضاعۃ	بعد از رجوع بدر وفات پائی
۸۵	حضرت ابراہیم بن ادہم بن منصور رضی اللہ عنہ	احد الزہاد الاعلام نسائی نے کہا ثقہ مامون احد الزہاد	سنہ ۱۶۲
۸۶	ابو کاہل احمسی قیس بن عائذ یا عبد اللہ بن مالک رضؓ	صحابی ہین ایک حدیث انسے مروی ہے اسمعیل بن خالد انسے راوی ہین	
۸۷	ام مبشر انصاریہ رضی اللہ عنہا	انسے کئی حدیثین مروی ہین مسلم دو کے ساتھ منفرد ہین جابر بن عبد اللہ رضؓ انسے راوی ہین	
۸۸	ابان بن عبد اللہ بن ابی حازم بجلی رضی اللہ عنہ	یحیی نے کہا ثقہ ثقہ امام احمد نے کہا صدوق صالح	در خلافت ابو جعفر منصور
۸۹	ابو اسحق فزاری ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہ	حافظ احد الاعلام ابو حاتم نے کہا ثقہ مامون امام ہین	سنہ ۱۸۶ یا ۱۸۸ یا ۱۸۵
۹۰	اہبان بن صیفی غفاری بضم ہمزہ رضی اللہ عنہ	صحابی ہین انسے ایک حدیث مروی ہے زہدم وغیرہ انسے راوی ہین	
۹۱	ابو مطیع معاویہ بن یحیی دمشقی رضی اللہ عنہ	ابو زرعہ نے توثیق دارقطنی نے تضعیف کی ہے ۲	
۹۲	اسمعیل بن ابی خالد بجلی احمسی کوفی رضؓ	احد الاعلام عجلی نے انکو ثقہ کہا ہے	سنہ ۱۴۶
۹۳	ازہر بن مروان الرقاشی رحمہ اللہ تعالی	ابن حبان نے انکو مستقیم الحدیث کہا ہے	سنہ ۲۴۳

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۶	ابو مکین نوح بن ربیعہ مولی الانصار رض	ابن معین و ابو داود نے ان کی توثیق کی ہے	
۴۷	حضرت ابو موسی اشعری عبداللہ بن قیس رض	حبشہ کی طرف ہجرت کی زبید کی عامل ہوئے صحابی جلیل القدر ہیں	سنہ ۴۲
۴۸	ابو قلابہ عبداللہ بن زید جرمی رضی اللہ عنہ	احد الائمہ فقہاء ذوی الالباب سے ہیں ثقہ کثیر الحدیث تابعی ہیں	سنہ ۱۰۴ یا ۱۰۶ یا ۱۰۷ در شام
۴۹	ابان بن ابی عیاش فیروز رحمہ اللہ تعالی	امام احمد و فلاس و ابن معین نے کہا متروک ہیں سنن میں انسے ایک حدیث ہے	در حدود سنہ ۱۴۰
۵۰	ابن الماجشون عبدالملک بن عبدالعزیز رح	فقیہ فصیح مدار علیہ فتوی تھے	سنہ ۲۱۴
۵۱	حضرت ابوبکر صدیق عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ	افضل الناس مطلقا بعد النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خلیفہ رسول اللہ صلعم	سنہ ۱۳ بعمر ۶۳ سال
۵۲	ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما	یعقوب بن ابی شیبہ نے کہا ثقہ ہیں	سنہ ۹۶ بعمر ۷۵ سال
۵۳	ابو مخلد مہاجر ابن مخلد ابو مخلد رحمہ اللہ تعالی	مقبول من السادسۃ کذا فی التقریب	
۵۴	ابو مجلز لاحق بن حمید	کذا فی الخلاصۃ	
۵۵	حضرت ابو ایوب انصاری خالد بن زید رض	بدر و عقبہ میں حاضر ہوئے صحابی جلیل القدر ہیں	سنہ ۵۲ در ارض روم
۵۶	ابن لبیبہ محمد بن عبدالرحمن رحمہ اللہ تعالی	ابن حبان نے انکی توثیق کی لیس حدیثہ بشئی	
۵۷	احمد بن سعید بن صخر دارمی ابو جعفر سرخسی رحمہ اللہ تعالی	فقیہ حافظ احد الائمہ	سنہ ۲۵۳ ارخہ حسین القبانی
۵۸	ابن ابی نجیح عبداللہ بن ابی نجیح ثقفی رح	طاؤس و مجاہد سے راوی ہیں امام احمد نے توثیق کی ہے	سنہ ۱۳۱
۵۹	ابو محمد[سلہ] ابن نجار بدری شامی مسعود بن اوس	بدر میں حاضر ہوئے ابن اسحق نے اہل بدر میں انکا ذکر نہیں کیا	
۶۰	ابن سیرین محمد انصاری بصری رح	امام وقت کبار تابعین سے ہیں بغایت متورع تھے	سنہ ۱۱۰
۶۱	ابو علید حیی یا حی صاحب سلیمان بن عبدالملک	امام احمد و ابو زرعہ و یعقوب بن سفیان نے انکی توثیق کی	
۶۲	ابو بصرہ غفاری حمیل یا جمیل رضی اللہ عنہ	فتح مصر میں حاضر ہوئے اور انکا گھر بھی مصر میں ہے اور وہیں کی مقبرہ میں دفن ہوئے	
۶۳	ابن المسیب سعید رضی اللہ تعالی عنہ	راس علماء التابعین و فردہم و فاضلہم و فقیہہم ولادت سنہ ۱۵	سنہ ۹۳ یا سنہ ۹۴
۶۴	حضرت ابو امامہ صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ	صحابی مشہور خرد و بزرگ جس پر گذرتے سلام کرتے	سنہ ۸۱ در حمص
۶۵	ابن سعد محمد ابو عبداللہ کاتب واقدی	صاحب الطبقات واحد الحفاظ الکبار الثقات المتحرین	سنہ ۲۳۰ در بغداد
۶۶	ابوبکر بن عبداللہ بن ابی مریم غسانی حمصی	انکا نام بکیر یا عبدالسلام ہے حافظ ابو عبداللہ نے انکو ضعیف کہا ہے	سنہ ۱۵۶
۶۷	ابراہیم بن سعد بن ابراہیم ابو اسحق مدنی	امام احمد و یحیی بن معین و ابو حاتم و عجلی نے انکی توثیق کی ہے	سنہ ۱۸۳ یا ۱۸۴ بعمر ۷۲ یا ۷۵ سال
۶۸	امیہ بن عبداللہ مکی رحمہ اللہ تعالی	حضرت ابن عمر سے راوی ہیں عجلی نے انکی توثیق کی ہے	سنہ ۸۶ یا ۸۷
۶۹	ابن عیینہ سفیان ابو محمد الاعور الکوفی رح	امام شافعی نے فرمایا اگر مالک و ابن عیینہ نہوتے تو علم حجاز کا جاتا رہتا	سنہ ۱۹۸ مولد سنہ ۱۰۷

[سلہ] یہ صحابی ہیں ان کا ذکر سہوا ہو گیا شیخ عبدالصمد میں جو شخص اس نام سے مذکور ہیں وہ تابعی ہیں مخلا صحابہ کرام نہیں فلیعلم ۱۲

فصل بیان مین اون راویون کی جن کا حال نہین ملا یا بسبب تشابہ نام کی تمیز نہو سکا

نمبر	نام	کیفیت	
۱۱۸	ابن عبد ربہ رحمہ اللہ تعالی		
۱۱۹	ابو عبید اللہ نباجی رحمہ اللہ تعالی		
۱۲۰	ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ تعالی		
۱۲۱	ابو اعور سلمی رحمہ اللہ تعالی		
۱۲۲	ابو عطیہ مذبوح رحمہ اللہ تعالی		
۱۲۳	ابن عطیہ رحمہ اللہ تعالی		
۱۲۴	ابو الخصیب بشیر رحمہ اللہ تعالی		
۱۲۵	ابو معشر رحمہ اللہ تعالی		
۱۲۶	ایوب رحمہ اللہ تعالی	اس نام کی ایک خلق کثیر ہی کوئی نسبت ہوتی تو حال لکھا جاتا	
۱۲۷	ابو غفلہ رحمہ اللہ تعالی		
۱۲۸	ابو الجلد رحمہ اللہ تعالی		
۱۲۹	ابراہیم غنوی رحمہ اللہ تعالی		
۱۳۰	احمد بن نصر رحمہ اللہ تعالی	خلاصہ مین اس نام کی کئی آدمی ہین بسبب نسبت نہونیکی تمیز مشکل ہے	
۱۳۱	ابن عیاش رحمہ اللہ تعالی	ایضاً	
۱۳۲	ابن میناء رحمہ اللہ تعالی	یہ کنیت چار شخص کی ہی حکم و زیاد و سعید و عباس	
۱۳۳	ابو الدرداء ہاشم بن محمد رحمہ اللہ تعالی	خلاصہ مین اس نام کی بغیر کنیت کی ایک شخص ہین ہاشم بن محمد ثقفی	
۱۳۴	ابو عمرو بصری رحمہ اللہ تعالی		
۱۳۵	ابو المنہال رحمہ اللہ تعالی	یہ تین شخص کی کنیت ہی واللہ اعلم یہ کون ہین	

حرف الباء الموحدة

نمبر	نام	کیفیت	سنہ وفات
۱۳۶	بلال بن سعد بن تمیم الاشعری القاص رضی اللہ عنہ	ابن سعد نی انکی توثیق کی ہی یہ بڑی عابد فاضل تھی	حدود سنہ ۱۲۰
۱۳۷	حضرت بُریدہ بن الحصیب صحابی رضی اللہ عنہ	مدینی مین سکونت کی پہر بصرے مین پہر مرو مین	سنہ ۶۲ یا ۶۳ مرو
۱۳۸	بکر بن عبد اللہ المزنی البصری احد الاعلام رض	از مغیرہ و ابن عباس وغیرہ ثقہ ثبت مامون حجہ فقیہ تھی	سنہ ۱۰۶ یا ۸
۱۳۹	حضرت براء بن عازب اوسی انصاری رض	احد و حدیبیہ مین حاضر ہوئی	سنہ ۷۱ یا ۷۲
۱۴۰	حضرت بشیر بن کال معاوی یا حارثی	انکا شمار مدنیین مین ہی انکی فرزند ایوب حدیث قبر کی راوی ہین	

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۹۴	ابو التیاح یزید بن حمید ضبعی رحمہ اللہ تعالی	احد الائمۃ امام احمد نی ثقہ ثبت کہا ہی ابن معین وغیرہ نی توثیق کی ہی	سنہ ۱۲۸
۹۵	ابو جبری ہجیمی سلیم بن جابر یا جابر بن سلیم رح	صحابی ہین انسی ایک حدیث مروی ہے	
۹۶	حضرت ام ہانی بنت ابی طالب فاختہ یا ہند رض	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہن ہین فتح کی دن مسلمان ہوئین	
۹۷	احنف بن خلیفہ ضبی رحمہ اللہ تعالی	تقریب مین مستور من الثالثۃ کہا ہے	
۹۸	ابان بن تغلب ربعی کوفی قاری احد الائمہ رح	امام احمد ویحیی وابو حاتم نی توثیق کی ہے	سنہ ۱۴۱
۹۹	اسحق بن عبد اللہ بن ابی فروہ مولی عثمان رض	امام بخاری نی کہا ترکوہ امام احمد نی کہا لا یکتب حدیثہ ولا تحل الروایۃ عنہ	سنہ ۱۴۴ علی الصحیح
۱۰۰	حضرت اویس بن عامر قرنی رضی اللہ عنہ	سید التابعین صفین مین ہمراہ حضرت علی رض کے حاضر ہوئی	
۱۰۱	ابراہیم بن میسرہ طائفی مکی حافظ رحمہ اللہ تعالے	امام احمد نی ان کی توثیق کی ہی	قریب سنہ ۱۳۲ قالہ البخاری
۱۰۲	ابو بکر بن عیاش الاسدی مقری احد الاعلام	امام احمد نی کہا ثقہ ربما غلط ابن معین نی توثیق کی ہی	سنہ ۱۹۳
۱۰۳	ابو الزاہریہ حدیر بن کریب حضرمی رحمہ اللہ تعالے	ابن معین ونسائی وعجلی وغیرہم نی انکی توثیق کی ہی	سنہ ۱۰۰ یا ۱۲۹
۱۰۴	ابن الاجلح عبد اللہ کندی ابو محمد الکوفی رح	ابو حاتم نے کہا لا باس بہ	
۱۰۵	اصمعی عبد الملک بن قریب ابو سعید بصری رح	احد الاعلام ابن معین نی انکی توثیق کی ہے	سنہ ۲۱۳ در بصرہ
۱۰۶	ابراہیم بن المنذر اسدی حزامی مدنی رض	احد کبار العلماء المحدثین ابن معین ونسائی وغیرہ نی توثیق کی ہے[1]	سنہ ۲۳۶
۱۰۷	ابن عائشہ عبید اللہ بن محمد تیمی رحمہ اللہ تعالے	ابو حاتم نی انکو ثقہ کہا ہی ابو زرعہ نی لیس بالقوی کہا	سنہ ۲۲۸
۱۰۸	ایاس بن دغفل الحرثی البصری رحمہ اللہ تعالے	امام احمد نی فرمایا ثقہ ثقہ	
۱۰۹	ابو الربیع زہرانی سلیمان بن داود عتکی بصری رح	حافظ نزیل بغداد ابن معین وابو حاتم نی انکی توثیق کی	سنہ ۲۳۴ بماہ رمضان
۱۱۰	ابو جعفر قاری یزید بن قعقاع رحمہ اللہ تعالے	ابن سعد نی کہا ثقہ قلیل الحدیث وکان امام اہل المدینۃ فی القراءۃ	سنہ ۱۲۷
۱۱۱	اشعث بن عبد اللہ بن جابر الحدانی رح	نسائی نی انکی توثیق کی	
۱۱۲	اوس بن ابی اوس ثقفی رضی اللہ عنہ	صحابی ہین دمشق مین ساکن ہوئی انسے دو حدیثین مروی ہین	
۱۱۳	اوس بن ابی اوس حذیفہ ثقفی رضی اللہ عنہ	صحابی ہین النبی احادیث مروی ہین	
۱۱۴	ابو الہیاج اسدی حیان بن حصین رح	ثقہ ہین ابن حبان نی انکی توثیق کی ہی	
۱۱۵	ابن طاوس عبد اللہ یمانی رحمہ اللہ تعالے	ابو حاتم ونسائی نی ثقہ کہا ہے	سنہ ۱۳۲
۱۱۶	ابو الحجاج ثمالی عبد بن عبد یا عبد اللہ بن عبد	صحابی ہین حدیث کلام قبر انسے مروی ہی	
۱۱۷	ابو غطفان مری سعد بن طریف حجازی	ابن حبان نی انکی توثیق کی	

[1] امام احمد نے بسبب خلط قرآن کے انکی ذم فرمائی ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
		حرف الحاء المهملة	
۱۶۱	حضرت حسن بن ابی الحسن یسار البصری مولی ام سلمۃ	الامام احد الائمۃ السنۃ والسنۃ رمی بالقدر ولا یصح عالم جامع فصیح ثقۃ مامون	سنہ ۱۱۰
۱۶۲	حبیب بن الشہید الازدی البصری عن الحسن وعطاء	امام احمد نے کہا ثقہ مامون ہیں ۔لیکن تبیر ہے ...	سنہ ۱۴۵
۱۶۳	حکم بن عمرو غفاری انکو حکم بن الاقرع بھی کہتے ہیں	صحابی ہیں انسے احادیث مروی ہیں بخاری ایک حدیث کی ساتھ منفرد ہیں	سنہ ۴۵ یا ۵۰ یا ۵۱ مرو
۱۶۴	حبیب بن ابی فضلان او ابن ابی فضالۃ مکی بصری	سلام بن مسکین زیاد بن ابی مسلم انسے راوی ہیں ابن معین نے کہا مشہور	
۱۶۵	حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام ابو عبد اللہ	سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وریحانتہ انہی جدہ مجد سی حدیث روایت کین	ولادت ۴ وفات ۶۱ بعمر ۵۶ بکربلا
۱۶۶	حضرت حذیفہ بن الیمان حسیل عبسی کوفی	صحابی جلیل واقف حوادث فتن ما کان ویکون الی یوم القیامہ	سنہ ۳۶
۱۶۷	حبان بن ابی جبلہ بکسر الحاء المہملہ قرشی مولاہم المصری	عمرو بن عاص عبد اللہ بن عمرو سے راوی ہیں اور انسے عبد اللہ بن زحر	سنہ ۱۲۲ در افریقیہ
۱۶۸	حسن بن عمارہ بجلی مولاہم ابو محمد کوفی قاضی بغداد	دار قطنی نے متروک کہا ابن المدینی نے متہم بوضع کہا	سنہ ۱۵۳
۱۶۹	حکم بن عتیبہ کندی مولاہم ابو محمد او ابو عبد اللہ کوفی	احد الاعلام عجلی نے کہا ثقہ ثبت من فقہاء اصحاب ابراہیم صاحب سنت واتباع	سنہ ۱۱۵
۱۷۰	حارث بن خزرج ابی الحارث رحمہ اللہ تعالی	اسد الغابہ میں کہا حزرج ابو الحارث مجہول فی حدیثہ نظر روی عنہ ابنہ الحارث	
۱۷۱	حکم بن عبد المطلب بن عبد اللہ بن مطلب رحمہ اللہ تعالی	عن ابیہ قال الدار قطنی یعتبر بہ وقال ابو محمد بن حزم لا یعرف حالہ قالہ المیزان	
۱۷۲	حکم بن ابان عدنی ابو عیسی عابد راوی از طاؤس وعیرہ	ثقہ صاحب سنت کان اذا ہدات العیون وقف فی البحر الی رکبتیہ یذکر اللہ تعالی حتی یصبح	سنہ ۱۵۴ یا ۱۵۵
۱۷۳	حجاج بن یوسف الثقفی الامیر والظالم المبیر	قال النسائی لیس بثقۃ ولا مامون	سنہ ۹۵
۱۷۴	حسن بن صالح بن صالح بن مسلم بن حیان لقبہ حی بن شفی	فقیہ کوفی احد الاعلام ابن معین ونسائی نے ثقہ کہا ابو حاتم نے بھی توثیق کی	سنہ ۱۶۹
۱۷۵	حضرت حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہم السلام	اپنی والد ماجد اور عبد اللہ بن جعفر سے راوی ہیں صدوق تہ حضرت امیر کی الی ہو	سنہ ۹۷
۱۷۶	حرملہ بن عمران بن قراد التجیبی ابو حفص المصری الحاجب	یہ یزید بن ابی حبیب سے اور ابن وہب وابو صالح انسے راوی ہین	سنہ ۱۶۰
۱۷۷	حکم بن عمیر عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حا	فی احادیث منکرۃ لا صحبۃ لہ قال ابو حاتم ضعیف قالہ فی المیزان	
۱۷۸	حماد بن سلمہ البصری احد الاعلام قال القطان اذا	رایت الرجل یقع فی حماد فاتہمہ علی الاسلام قال حماد من طلب العلم لغیر اللہ مکر بہ	سنہ ۱۶۷
۱۷۹	حریز بن عثمان الرحبی آخرہ زا معجمہ رحمہ اللہ تعالی	امام احمد نے ثقہ ثقہ ثقہ ابو الیمان عمرو بن علی وغیرہ نے متہم بنصب کیا	سنہ ۱۶۳
۱۸۰	حوثرہ بن محمد منقری ابو الازہر البصری الوراق	قطان وابن مہدی سے راوی ہیں ابن حبان نے انکی توثیق کی ہی	سنہ ۲۵۶
۱۸۱	حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب ابو محمد المدنی علیہم السلام	سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وریحانتہ آپکی تیرہ حدیثیں ہین ولادت سنہ ۳	سنہ ۴۹ یا ۵۰ یا بعد اسکے
۱۸۲	حمید الطویل بن ابی حمید مختلف فی اسم ابیہ البصری	قال شعبہ لم یسمع حمید من انس الا اربعۃ وعشرین حدیثا قال ابو خراش صدوق ثقہ	سنہ ۱۴۲
۱۸۳	حارث بن اسد المحاسبی ابو عبد اللہ البغدادی الزاہد	المشہور صاحب التصانیف وله الرد علی المعتزلۃ والرافضۃ وغیرہم ولہ کلام فی التصوف	سنہ ۲۴۳

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۱۴۱	بقیہ بن الولید الحمصی احد الاعلام رحمہ اللہ تعالیٰ	نسائی نی کہا اذا قال حدثنا واخبرنا فہو ثقۃ	سنہ ۱۹۷
۱۴۲	حضرت بشر حافی ابن حارث رضی اللہ عنہ	زاہد عابد قدوہ پچاس برس لوگ انکی ہمراہ رہی کبھی کسی کی غیبت نہ سنی	سنہ ۲۲۷ بعمر ۷۵ سال
۱۴۳	بشر بن منصور سلیمی ابو محمد بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	زاہد قانت ابو زرعہ نی ثقۃ مامون امام احمد نی ثقۃ ثقۃ کہا	سنہ ۱۸۰
۱۴۴	بشر بن مفضل رقاشی بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	عابد احد الحفاظ الاعلام قال الامام احمد الیہ المنتہی فی التثبت بالبصرۃ	سنہ ۱۸۷
۱۴۵	بکر بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ	میزان میں اس نام کی صرف دو شخص ذکر کئی ہین ایک بکر بن محمد بصری منکر الحدیث دوسرے بکر بن محمد بن قرقد غیر قوی واللہ اعلم انہین کون ہین	

حرف التاء المثناۃ الفوقیۃ

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۱۴۶	حضرت تمیم داری ابن اوس راوی خبر جساسہ	سال نہم میں اسلام لائی بیت المقدس میں سکونت کی قرآن جمع کیا ایک	رکعت میں ختم کرتی سنہ ۴۰

حرف الثاء المثلثۃ

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۱۴۷	حضرت ثوبان بن بجدد ویقال الجحدر مولی النبی صلعم	حضر وسفر میں آپکی ملازمت کی پھر شام میں نازل ہوئی	سنہ ۵۴ یا ۴۴ در حمص
۱۴۸	ثابت بنانی[۱] ابن اسلم بصری احد الاعلام	ہر روز و شب میں ختم کرتی صائم الدہر تہی نسائی وامام احمد و عجلی نی انکی توثیق کی	سنہ ۱۲۷ یا ۱۲۳ بعمر ۸۶
۱۴۹	ثور بن یزید کلاعی حمصی احد الحفاظ الاثبات العلماء	ابن معین نی کہا ما رایت شامیا اوثق منہ قال احمد کان یری القدر تکلم فیہ جماعۃ[۲]	سنہ ۱۵۳
۱۵۰	ثابت بن قیس بن شماس انصاری خطیب	من کبار الصحابۃ وصح فی البخاری ومسلم انہ من اہل الجنۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	سنہ ۱۲ روز یمامہ

حرف الجیم

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۱۵۱	حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	صحابی مشہور عقبہ میں حاضر ہوئی اور ۱۹ غزوی کیے ۱۵۴۰ حدیث انسی مروی ہین	سنہ ۷۸ در مدینہ بعمر ۹۴
۱۵۲	جعفر بن زیاد الکوفی الاحمر رحمہ اللہ تعالیٰ	ابو داود نی کہا ثقۃ شیعی ابو زرعہ نی کہا صدوق نسائی نی کہا لیس بہ باس	سنہ ۱۶۵
۱۵۳	جابر بن نوح حمانی کوفی امام مسجد بنی حمان رح	ابن معین نی لیس بشئ کہا حافظ نی ضعیف من التاسعۃ ابن حبان نی لا یحتج بہ کہا	سنہ ۲۰۳
۱۵۴	حضرت جعفر الصادق ابو عبد اللہ بن محمد الباقر رضی اللہ عنہما	احد الائمۃ الاثنی عشر کان من سادات اہل البیت ولقب بالصادق لصدق مقالتہ	سنہ ۱۴۸ در مدینہ طیبہ
۱۵۵	جعفر بن زبیر[۳] حنفی یا باہلی دمشقی رحمہ اللہ تعالیٰ	تقریب میں کہا متروک الحدیث وکان صالحا فی نفسہ من السابعۃ	بعد سنہ ۱۴۰
۱۵۶	جعفر بن برقان کلابی رحمہ اللہ تعالیٰ	ابو احمد نی کہا ثقۃ ابن معین نی کہا لیس فی الزہری بذاک	سنہ ۱۵۴ قالہ احمد
۱۵۷	حضرت جابر بن عتیک انصاری رضی اللہ عنہ	صحابی جلیل انکی حضور بدر میں اختلاف ہی انسی ایک حدیث مروی ہے	
۱۵۸	جعفر بن سلیمان ضبعی بصری زاہد رحمہ اللہ تعالیٰ	امام احمد وابن معین نی انکی توثیق کی ابن سعد نی کہا ثقۃ یتشیع	سنہ ۱۷۸
۱۵۹	حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی خادم ذی الخلصہ رض	سال دہم میں اسلام لائی انکی واسطی حضور صلعم نی اپنا کپڑا بچھایا	سنہ ۵۱ یا ۵۴
۱۶۰	حضرت جندب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ	انسی ۴۳ حدیثین مروی ہین حسن وابن سیرین وابو مجلز انسی راوی ہین	بعد سنہ ۶۰

[۱] بنانہ نام ہی بنو سعد بن لوی کا ۱۲ تہذیب

[۲] بسبب ذلک ولم یکن فیہ شک سوا القدریۃ ۱۲

[۳] واللہ اعلم کاتب کی جعفر ہی ہین یا اور کوئی ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
	کہاکہ ہشام بن کلبی نی کہاکہ صخر و معاویہ و خنسا ر اور خنسا ر کا نام تماضر ہی عمرو بن الشرید کی اولاد مین انتہی اس صورت مین خنسا ر اخت معاویہ ہوئین یہ بی بی شاعرہ تہین حضرت کو انکی شعر سنید خاطر ہوتی		
	حرف الدال المہملہ		
۲۰۷	داود بن ابی ہند القشیری مولاہم ابوبکر البصری	احد الاعلام عن ابن المسیب امام احمد و عجلی و ابو حاتم و نسائی نی انکی توثیق کی ہی	سنہ ۱۳۹ یا ۴۰
۲۰۸	داود بن صنیل ابو عبدالرحمن شامی رح	ابوبکر خطیب نی کہا ضعیف دارقطنی نی کہا منکر الحدیث باقی رہی	سنہ ۱۳۳ تک
۲۰۹	داود بن نصیر بضم النون الطائی ابو سلیمان	العالم الربانی احد الاعلام الکوفی الزاہد ابن معین نی توثیق کی	سنہ ۱۶۰ یا ۶۵
	حرف الذال المعجمہ فارغ		
	حرف الراء المہملہ		
۲۱۰	رجاء بن حیوۃ الکندی الفلسطینی احد الاعلام	عن معاویۃ و غیرہ ابن سعد نی ثقہ فاضل کثیر العلم کہا ہی	سنہ ۱۱۲
۲۱۱	ربیع بن انس الکندی او الحنفی البصری عن انس	و الحسن و ارسل عن ام سلمۃ ابو حاتم نی صدوق عجلی نی ثقہ صدوق کہا ہی	سنہ ۱۳۹ یا ۴۰
۲۱۲	راشد بن سعد مقرائی احد العلماء عن ثوبان و غیرہ	ابن معین و ابو حاتم و ابن سعد نی انکی توثیق کی ہی	سنہ ۱۰۱
۲۱۳	ربیع بن برہ عن الحسن قال العقیلی قدری ذا عتہ	و لا مستند عندہ انتہی من المیزان اور برہ براء مہملہ بغیر ضبط لکہا ہی	
۲۱۴	ربعی بن حراش بکسر المہملہ العبسی بالموحدۃ ابو مریم الکوفی مخضرم عن عمر و علی فرد حدیث قال العجلی من خیار الناس لم یکذب کذبۃ قط		سنہ ۱۰۱ یا ۱۰۴
۲۱۵	حضرت رافع بن خدیج الاوسی صحابی احد و ما بعدہ	احد مین حاضر ہوئی انسے ۷۸ حدیثین مروی ہین	سنہ ۷۴
۲۱۶	ربیع بن سلیمان مولاہم ابو محمد المصری مؤذن الفسطاط و صاحب الامام الشافعی راوی الام و ثقہ ابن یونس رحمہ اللہ تعالی		سنہ ۲۷۰
۲۱۷	ربیع بن خثیم الثوری ابو یزید الکوفی مخضرم	عن ابن مسعود قال لہ ابن مسعود لو راک النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لاحبک	سنہ ۶۴
۲۱۸	ربیع بن ابی شداد رحمہ اللہ تعالی	انکا تقریب و خلاصہ و میزان مین نہین ذکر کیا	
	حرف الزای المعجمہ		
۲۱۹	زرعہ بن عبداللہ الانصاری البیاضی عن المعتمر	التیمی قال فی التہذیب ذکرہ ابن حبان فی الثقات	
۲۲۰	زید عن عائشہ زید السلمی عن ابی جعفر	محمد بن علی مجہولان کذا فی میزان الاعتدال واللہ اعلم	
۲۲۱	زہری محمد بن مسلم ابوبکر المدنی احد الائمۃ الاعلام	و عالم الحجاز و الشام عن ابن عمر و غیرہ قال ما استودعت قلبی شیئا فنسیتہ	سنہ ۱۲۴
۲۲۲	زہیر بن محمد التمیمی ابو المنذر الخراسانی نزیل الشام و الحجاز عن زید بن اسلم و غیرہ قال البخاری للشامیین عنہ مناکیر و ہو ثقہ لیس بہ باس		سنہ ۱۱۱۲
۲۲۳	زید بن اسلم العدوی مولاہم المدنی احد الاعلام	عن ابیہ و ابن عمر و ثقہ احمد و یعقوب بن شیبہ و ابو حاتم و النسائی	سنہ ۱۳۶ ماہ ذی الحجہ
۲۲۴	زاذان الکندی مولاہم ابو عمر البزار الکوفی	شہد الجابیہ عن علی و غیرہ و ثقہ ابن معین	سنہ ۸۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۱۸۴	حبیب بن سالم کاتب النعمان بن بشیر ومولاہ	وعنہ بشیر بن ثابت ومحمد بن المنتشر قال ابو حاتم ثقة	
۱۸۵	حفص بن بغیل مصغر بغین معجمہ	الہمدانی المرہبی الکوفی عن زائدة وعنہ ابو کریب کذا فی الخلاصة	
۱۸۶	جبیش بن مبشر بن احمد بن محمد الثقفی ابو عبد اللہ	الطوسی الفقیہ نزیل بغداد وثقہ الدارقطنی وذکرہ ابن حبان فی الثقات	سنہ ۲۵۸
۱۸۷	حجاج بن دینار الواسطی رحمہ اللہ تعالی	امام احمد و ابن معین نی کہا لیس بہ باس ابو زرعہ نی کہا صالح صدوق مستقیم الحدیث	
۱۸۸	حبان بن اسود رحمہ اللہ تعالی		
۱۸۹	حمید رحمہ اللہ تعالی	اس نام کی ایک جماعت ہی معلوم نہین یہ اونمین سے کون ہین	
۱۹۰	حمید بن معیوف رحمہ اللہ تعالی		
۱۹۱	حصین خلاصہ مین اس نام کی ۲۵ شخص ذکر کئی ہین اور حبیبیون نام یون لکہا ہی الحصین غیر منسوب ہوا بن منصور واللہ اعلم		
۱۹۲	حمید بن میمونہ رحمہ اللہ تعالی		
۱۹۳	حویرث بن رباب رحمہ اللہ تعالی		
۱۹۴	حارث غنوی رحمہ اللہ تعالی		

حرف الخاء المعجمة

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۱۹۵	حضرت خبّاب بن الارتّ رضی اللہ عنہ	بدر مین حاضر ہوی منجملہ اونکی ہین جو راہ خدا مین عذاب کیے گئی	سنہ ۳۷ در کوفہ منصرفا من صفین
۱۹۶	خالد بن معدان کلاعی از فقہاء و اعیان تابعین	فرمایا مینے ستر صحابہ کو پایا دن مین ستر ہزار تسبیح کہتے تھے	سنہ ۱۰۳ یا ۴ یا ۸
۱۹۷	خلف بن حوشب الکوفی الاعور العابد	عن مجاہد وعطاء قال النسائی لیس بہ باس	سنہ ۱۴۰ قالہ کسن الا ہو خر
۱۹۸	حضرت خالد بن الولید مخزومی ابو سلیمان سیف اللہ	صفر ۸ سنہ کو مسلمان ہوے اور غزوہ موتہ مین حاضر ہوئی اور آپکی ہاتہہ پر فتح ہوئی	سنہ ۲۱ در حمص یا مدینہ
۱۹۹	حضرت خدیجہ بنت خویلد ام المومنین رضی اللہ عنہا	زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول امراة تزوجہا واول خلق اللہ اسلاما	۳ سال قبل از ہجرت
۲۰۰	خالد بن عرفطہ قضاعی صحابی رضی اللہ عنہ	انسے ایک حدیث مروی ہی ابو اسحق سبیعی انسی راوی ہین	سنہ ۶۱
۲۰۱	خزیمہ بن ثابت انصاری ذو الشہادتین رض	بدر واحد مین حاضر ہوی ہمراہ علی رضی اللہ تعالی عنہ کی صفین مین قتل ہوی	سنہ ۳۷
۲۰۲	خیثمہ بن ابی خیثمہ عبد الرحمن بصری عن انس	ابن حبان نی انکی توثیق کی اور ابن معین نی لیس بشئی کہا	
۲۰۳	خیثمہ بن عبد الرحمن بن ابی سبرہ جعفی کوفی رح	عن ابیہ علی وعائشہ وابی ہریرة ابن معین وعجلی نی انکی توثیق کی	سنہ ۸۰
۲۰۴	خیثمہ بن عبد الرحمن اطرابلسی رحمہ اللہ تعالی	خلاصہ مین کہا من اقران النسائی حافظ امام	
۲۰۵	خالدہ بنت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہا	انکا ذکر خلاصہ و اسد الغابہ وغیرہ مین نہین ہی ہان خالدہ بنت انس الساعدیہ کا عـلـه	
۲۰۶	خنساء بنت معاویہ انکا ذکر خلاصہ و اسد الغابہ وغیرہ مین نہین ہی ہان خنساء بنت عمرو بن الشرید کا ذکر ہی اسد الغابہ مین		

عـلـه لا باس بہ وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ وقال الترمذی ثقة مقارب الحدیث ۱۲

عـلـه دوسری خزیمہ بن جزء صحابی ہین لہ حدیث عنہما وعنہ اخوہ خالد ۱۲

عـلـه انکا ذکر خلاصہ مین یون لکہا ہی خالدہ بنت انس الساعدیہ صحابیہ روی حدیثہا ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم انتہی اور اسد الغابہ مین یون ہی خالدة بنت انس الانصاریة الساعدیة ام بنی حزم روی محمد بن عمارة عن ابی بکر بن محمد ان خالدة بنت انس جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فعرضت علیہ الرقی فامر بہا اخرجہا الثلاثة انتہی

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۲۴۹	سوید بن مقرن المزنی نزیل الکوفۃ لہ ستۃ احادیث	انفرد لہ مسلم بحدیث وعنہ ابنہ معاویۃ وغیرہ قال فی التہذیب صحابی	
۲۵۰	سمرۃ بن جندب الفزاری نزیل البصرۃ قال ابن عبد البر کان	من الحفاظ المکثرین قال ابن سیرین کان عظیم الامانۃ صدوق الحدیث	سنہ ۵۸ یا ۵۹ در بصرہ
۲۵۱	سلمۃ بن قیس الاشجعی صحابی رضی اللہ عنہ نزل الکوفۃ	لہ سبعۃ احادیث وعندہم فرد حدیث وعنہ ہلال بن یساف وابو اسحق	
۲۵۲	سوار بن مصعب الہمدانی الکوفی ابو عبد اللہ الاعمی المؤذن	عن عطیۃ العوفی وغیرہ قال البخاری منکر الحدیث وقال النسائی وغیرہ متروک	سنۃ بضع وسبعین ومائۃ
۲۵۳	سری بن مخلد رحمہ اللہ تعالی	قال فی المیزان لا اعرفہ قال الازدی ضعیف جدا	
۲۵۴	سراقۃ بن مالک بن جعشم المدلجی ابو سفیان نزیل قدید	اسلم یوم الفتح لہ تسعۃ عشر حدیثا انفرد لہ البخاری بحدیث رضی اللہ عنہ	سنہ ۲۴
۲۵۵	سلیمان بن صرد الخزاعی ابو مطرف الکوفی صحابی	شہد صفین مع علی رضی اللہ عنہ ثم خرج یطلب بدم الحسین رضی اللہ عنہ فقتل بعین الوردۃ	من الجزیرۃ سنہ ۶۵
۲۵۶	سلیمان بن طرخان التیمی ابو المعتمر البصری احد	سادۃ التابعین علما وعملا عن انس وغیرہ قال ابن سعد ثقۃ کثیر الحدیث	سنہ ۱۴۳ العمر ۹۷ سال
۲۵۷	سلمہ بن شبیب النیسابوری ابو عبد اللہ الحافظ	عن ابی اسامۃ ویزید بن ہارون قال ابو حاتم صدوق	سنہ ۲۴۷
۲۵۸	سعید بن سوید ذکرہ ابن عدی مختصرا وقال خ	لا یتابع فی حدیثہ کذا فی المیزان	
۲۵۹	سلمی مولاۃ بکر بن وائل عن عائشۃ وام سلمۃ	وعنہا رزین الجہنی کذا فی الخلاصۃ	
۲۶۰	سلمۃ بن کہیل الحضرمی ابو یحیی الکوفی رای ابن عمر	قال ابن المدینی لہ نحو مائتین وخمسین حدیثا وثقہ احمد والعجلی زاد وفیہ تشیع قلیل	سنہ ۱۲۱ العمر ۴۷ سال
۲۶۱	سلمۃ بن سعید البصری عن ابن جریج وعنہ محمد بن عثمان	الثقفی وغیرہ وثقہ ابن حبان کذا فی الخلاصہ	
۲۶۲	سوید بن عمرو الکلبی ابو العالیۃ کوفی عابد عن حماد بن	سلمۃ وداود الطائی وعنہ احمد بن حنبل وثقہ ابن معین والنسائی والعجلی	
۲۶۳	سری بن یحیی الشیبانی ابو الہیثم البصری عن ثابت	وعمرو بن دینار وعنہ حماد ابن زید وابن وہب وثقہ النسائی	سنہ ۱۶۷
۲۶۴	سہیل بن ابی حزم مہران القطعی بضم القاف وفتح الطاء	ابو بکر البصری قال احمد لہ عن ثابت البنانی مناکیر ــ پتہ نہیں ؟	
۲۶۵	سعید بن سالم القداح ابو عثمان الخراسانی ثم المکی عن	ابن جریج وعنہ الشافعی قال ابن معین لیس بہ باس وقیل صدوق وقیل لیس بذاک	
۲۶۶	سلیمان بن سحیم بمہملتین مصغر المدنی ابو ایوب عن	ابن المسیب وثقہ ابن سعد والنسائی قال فی التہذیب توفی فی خلافۃ المنصور	
۲۶۷	حضرت سعد بن عبادۃ الخزرجی سیدہم وصاحب رایۃ الانصار	فی المشاہد کلہا ووقع فی مسلم انہ شہد بدرا وتخلف عن بیعۃ ابی بکر وخرج عن المدینۃ ولم یرجع الیہا حتی قتلہ [1]	
۲۶۸	سعد بن طریف الحنظلی الاسکاف الکوفی عن ابی وائل	وعنہ اسرائیل وابن علیۃ ضعفہ احمد وغیرہ	
۲۶۹	سفیان بن وہب الخولانی ابو ایمن صحب النبی	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحضر حجۃ الوداع وشہد فتح مصر وافریقیۃ وسکن المغرب	
۲۷۰	سلیمان بن مہیر یا بہیر رحمہ اللہ	من رواۃ الامام مالک رحمہ اللہ	
۲۷۱	سلام بن سلم یا سلیم رحمہ اللہ تعالی	تقریب خلاصہ میزان میں سلام بن اسلم کا ذکر نہیں ہے ہاں سلام بن سلیم بتشدید لام دو شخص اس نام کے مذکور ہیں ایک سلام بن سلیم تمیمی سعدی دوسرے سلام بن سلیم الحنفی مولاہم ابو الاحوص الکوفی الحافظ	

[1] الجن بحوران من عمل دمشق سنہ ۱۵ یا ۱۶ یا سنہ ۱۴ وقیل غیر ذلک ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حسب حال	سنہ وفات
۲۲۵	زبیر بن بکار ابو عبداللہ المدنی قاضیہا صاحب	کتاب النسب عن ابن عیینة وثقہ الدارقطنی والخطیب	سنہ ۲۵۶
۲۲۶	زیاد النمیری یعنی زیاد بن عبداللہ عن انس	ضعفہ ابن معین وعنہ سہل بن ابی صالح لہ عندہ فرد حدیث	
۲۲۷	حضرت زید بن ثابت النجاری المدنی کاتب الوحی	واحد نجباء الانصار بیعت رضوان میں حاضر ہوئے حضرت پر قرأت کی قرآن جمع کیا	سنہ ۴۵ یا ۴۸ یا ۵۱
۲۲۸	زر بن حبیش ابو مریم الکوفی مخضرم عن عمر وعثمان	وعلی والعباس وعنہ ابراہیم النخعی ابن معین نے انکی توثیق کی ہے	سنہ ۸۲
۲۲۹	حضرت امام زین العابدین علی بن الحسین بن علی	الہاشمی المدنی علیہم السلام عن جدہ مرسلا وعن ابیہ وعائشة وصفیة وغیرہم	سنہ ۹۲ وقیل غیر ذلک
۲۳۰	زید بن خارجة الخزرجی قال ابن عبدالبر ہو الذی	تکلم بعد الموت قال ابن مندہ شہد بدرا لہ حدیث وعنہ موسی بن طلحة مات	فی خلافة عثمانؓ
۲۳۱	زکریا بن عدی التیمی مولاہم ابو یحیی الکوفی الحافظ	اخو یوسف عن شریک وحماد بن زید قال ابن خراش ثقة جلیل ورع	سنہ ۲۱۱ یا ۲۱۲
۲۳۲	زرارہ بن اوفی الحرشی البصری قاضیہا عن	عمران بن حصین ابن سعد ونسائی نے انکی توثیق کی ہے	سنہ ۹۳
۲۳۳	حضرت زید بن ارقم الخزرجی شہد الخندق وغزا	سبع عشرة غزوة ونزل الکوفة وکان من خواص علی رضی اللہ عنہ	سنہ ۶۶ یا سنہ ۶۸
		حرف السین المہملۃ	
۲۳۴	حضرت سعد بن ابی وقاص الزہری المدنی	شہد بدرا والمشاہد وہو احد العشرة وآخرہم موتا واول من رمی فی سبیل اللہ	سنہ ۵۵ یا ۵۶ یا ۵۷ در عقیق
۲۳۵	سعید بن جبیر الوالبی مولاہم الکوفی الفقیہ احد الاعلام	عن ابن عباس وغیرہ لالکائی نے ثقة امام حجة کہا ہے	سنہ ۹۵ قتلہ الحجاج
۲۳۶	سفیان بن سعید الثوری ابو عبداللہ الکوفی	احد الائمة الاعلام قال العجلی کان لا یسمع شیئا الا حفظہ	سنہ ۱۶۱ در بصرہ مرد
۲۳۷	سعید بن عبدالعزیز بن ابی یحیی التنوخی ابو محمد	الدمشقی الفقیہ عن مکحول ونافع ابن معین وابو حاتم ونسائی نے توثیق کی	سنہ ۱۶۷
۲۳۸	سدی[1] اسمعیل بن عبدالرحمن مولی قریش	ابو محمد الکوفی رمی بالتشیع عن انس قال ابن عدی صدوق مستقیم الحدیث	سنہ ۱۲۷
۲۳۹	سدی الصغیر محمد بن مروان عن محمد بن السائب	الکلبی صاحب التفسیر وعنہ الاصمعی وغیرہ قال جزرة یضع کذا فی الخلاصة ۱۲	
۲۴۰	حضرت سہل بن سعد الانصاری ابو العباس مدنیؓ	النبی ۱۸۸ احادیثین مروی ہیں وعنہ الزہری وابو حازم	سنہ ۹۱ بعمر صد سال وہو آخر من مات بالمدینة
۲۴۱	سمیط بن عمیر قال ابن سمیر السدوسی البصری	ابو عبداللہ صدوق من الثالثة کذا فی التقریب	
۲۴۲	سلم بن عطیة الفقیمی بالفاء والقاف مصغر الکوفی	لین الحدیث من السادسة عن عطاء وطاؤس ذکرہ ابن حبان فی الثقات وفی الضعفاء	
۲۴۳	حضرت سلمان الفارسی ابو عبداللہ ابن الاسلام رضی اللہ عنہ	اسلم مقدم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المدینة وشہد الخندق قیل انہ ادرک وصی عیسی	سنہ ۳۶ بعمر ۳۵۰ سال
۲۴۴	حضرت سعد بن معاذ الاوسی ابو عمرو سید قومہ	شہد بدرا واحدا وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہتز العرش لموت سعد بن معاذؓ	استشہد زمن الخندق
۲۴۵	سعید بن ابی سعید المقبری ابو سعید المدنی	ارسل عن ام سلمة وعن ابیہ وابی ہریرة قال ابن خراش ثقة جلیل	سنہ ۱۲۳ یا ۱۲۵
۲۴۶	سہل بن عمار النیسابوری عن یزید بن ہارون وغیرہ	متہم کذبہ الحاکم کذا فی میزان الاعتدال	
۲۴۷	حضرت سعید بن زید العدوی احد العشرة المشہود لہم	بالجنة والمہاجرین الاولین شہد المشاہد کلہا بعد بدر وذکرہ البخاری فیمن شہد بدرا	سنہ ۵۱
۲۴۸	سوید بن سعید الہروی ابو محمد عن حفص بن میسرة وغیرہ	قال احمد ارجو ان یکون صدوقا وقال ابو حاتم صدوق مدلس	سنہ ۲۴۰

[1] نسبتہ الی سدة مسجد الکوفة لکان یبیع بہا المقانع ۱۲ سنہ قال فی التہذیب وقال ابو حاتم ذاہب الحدیث متروک ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۲۹۲	ضحاک بن مزاحم الہلالی مولاہم الخراسانی ابوالقاسم عن	ابی ہریرۃ وغیرہ وثقہ احمد وابن معین وابوزرعۃ قال ابن حبان فی جمیع ما روی نظر	سنہ ۱۰۵
۲۹۳	ضحاک بن حمزۃ الاملوکی الواسطی عن انس مرسلا قال ابن معین	لیس بشئ وقال النسائی لیس بثقۃ واما ابن حبان فوثقہ ـ کتبہ لیم سیالہ ابا	
۲۹۴	ضمرۃ بن حبیب الزبیدی بالضم ابوعتبۃ الحمصی عن ابی امامۃ	وغیرہ وثقہ ابن معین	
۲۹۵	ضمرۃ بن حبیب المقدسی راوی حدیث خضر علیہ السلام	ضعیف ہیں	
۲۹۶	ضحاک بن سفیان الکلابی ابوسعید الی نجد صحابی لہ ربعۃ	احادیث وعندہم حدیثہ فی توریث امراۃ اشیم الضبابی یعنی من دیۃ زوجہا	
۲۹۷	ضحاک بن عثمان بن الضحاک بن عثمان بن عبداللہ بن خالد	عن جدہ ومالک وعنہ ابراہیم بن المنذر وثقہ مصعب الزبیری	

حرف الطاء المہملۃ

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۲۹۸	حضرت طلحۃ بن عبیداللہ ابومحمد المدنی احد العشرۃ والستۃ	الشوری واحد الثمانیۃ الذین سبقوا الی الاسلام وضرب لہ النبی صلعم السہم	یوم بدر سنہ ۳۶ روز جمل
۲۹۹	طاوس بن کیسان قیل اسمہ ذکوان الامام العلم عن ابی	ہریرۃ وعائشۃ وغیرہما حج اربعین حجۃ وکان مستجاب الدعوۃ وثقہ ابن معین	وغیرہ سنہ ۱۰۶ یوم الترویۃ
۳۰۰	طارق بن عبداللہ المحاربی صحابی لہ احادیث وعنہ	ربعی بن حراش وجامع بن شداد	
۳۰۱	طعمۃ بن غیلان الجعفی الکوفی عن الشعبی وعنہ	السفیانان قال ابوحاتم شیخ وذکرہ ابن حبان فی الثقات	

حرف الظاء المعجمۃ فارغ

[illegible] حرف العین المہملۃ

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۳۰۲	حضرت عباس بن عبدالمطلب عم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اظہر اسلامہ یوم الفتح وکان فیما قبل یکتم ایمانہ باذنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	سنہ ۳۲ یا ۳۴ عمر ۸۸
۳۰۳	حضرت عبادۃ بن الصامت الانصاری ابوالولید شہد العقبتین	وبدرا وہو احد النقباء وکان ممن جمع القرآن علی عہد النبی صلعم	سنہ ۳۴ در رملہ
۳۰۴	حضرت عوف بن مالک الاشجعی الغطفانی کانت معہ رایۃ	اشجع یوم الفتح قال الواقدی شہد خیبر مات	سنہ ۷۳
۳۰۵	حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب ابوالحسن الہاشمی کرم اللہ وجہہ	آپ سے ۵۸۶ حدیثیں مروی ہیں بدر میں اور اور مشاہد میں حاضر ہوئے	سنہ ۴۰ شب جمعہ رمضان کو شہید ہوئے
۳۰۶	حضرت عبداللہ بن مسعود ابوعبدالرحمن احد السابقین	الاولین وصاحب النعلین شہد بدرا والمشاہد روی ۸۴۸ حدیثا	سنہ ۳۲ در مدینہ طیبہ
۳۰۷	حضرت امیرالمومنین عمر بن الخطاب ابوحفص المدنی احد فقہاء الصحابۃ	ثانی الخلفاء الراشدین واحد العشرۃ المشہود لہم بالجنۃ ۵۳۹ حدیث	آخر سنہ ۲۳ میں شہید ہوئے ۵۱
۳۰۸	عمرو بن عبسۃ ابونجیح صحابی مشہور لہ ۴۸ حدیث	قال ابوسعید یقولون انہ رابع او خامس فی الاسلام	
۳۰۹	عمرو بن میمون بن مہران الرقی ابوعبداللہ عن ابیہ	وسلیمان بن یسار وثقہ ابن معین	سنہ ۱۴۵ قالہ الواقدی
۳۱۰	عمرو بن میمون الاودی ابویحیی الکوفی عن عمر ومعاذ	روی اسرائیل عن ابی اسحق حج مائۃ حجۃ وعمرۃ وثقہ ابن معین	سنہ ۷۴ قالہ ابونعیم
۳۱۱	عروۃ بن رویم اللخمی ابوالقاسم الدمشقی المغربی	عن ثوبان وجابر مرسلا وثقہ النسائی	سنہ ۱۳۲ یا ۳۵
۳۱۲	حضرت عرباض بن ساریۃ السلمی ابونجیح من اہل الصفۃ	سکن حمص لہ احادیث وعنہ جبیر بن نفیر وخالد بن معدان	سنہ [illegible]
۳۱۳	حضرت عمر بن عبدالعزیز الاموی ابوحفص الحافظ امیر	المومنین عن انس وغیرہ قال میمون بن مہران کانت العلماء عندہ تلامذۃ	سنہ ۱۰۱

۵ ربیع الاول ۲۳ھ میں مدفون عمر ۶۳ سال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نمبر	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
	حرف الشین المعجمة		
٢٧٢	شداد ابن اوس بن ثابت الانصاری النجاری ابو یعلی المدنی ابن اخی حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ له خمسون حدیثا انفرد له البخاری بحدیث		۵۸ھ در بیت المقدس
٢٧٣	شعبی عامر بن شراحیل الحمیری ابو عمرو الکوفی الامام العلم ولد لست سنین خلت من خلافة عمر روی عنه وعن علی وابن مسعود ولم یسمع منهم		١٠٣ھ
٢٧٤	شهر بن حوشب مولی اسماء بنت یزید بن السکن ابو سعید الشامی وثقه احمد وابن معین وقال ابن معین ثبت وقال النسائی لیس بالقوی		سنہ ١١١ھ
٢٧٥	شمر بن عطیة الاسدی الکاهلی الکوفی عن ابی وائل وشهر بن حوشب وثقه النسائی وقال ابو داود کان عثمانیا جدا		
٢٧٦	شریح بن عبید بن شریح الحضرمی الحمصی ثقة من الثالثة وکان یرسل کثیرا مات بعد المائة کذا فی التقریب		
٢٧٧	شبابة بن سوار الفزاری ابو عمرو المدائنی قیل اسمه مروان الحافظ عن جریر بن عثمان وثقه ابن معین وغیره وقال احمد کان مرجئا		٢٠٦ھ
٢٧٨	شریک بن عبد اللہ النخعی ابو عبد اللہ الکوفی قاضیها وقاضی الاهواز قال ابن معین ثقة یغلط وقال العجلی ثقة وقال النسائی لیس بالقوی		١٤٠ھ
٢٧٩	شعبة بن الحجاج ابو بسطام الحافظ احد ائمة الاسلام الواسطی نزیل البصرة عن معاویة بن قرة وغیره قال احمد شعبة امة وحده		١٦٠ھ
٢٨٠	حضرت شقیق بن ابراهیم بن علی رضی اللہ عنہ من کبار الزهاد وجاءت النکارة فی احادیثه من جهة الرواة عنه لا یحکم علیه بالضعف کذا فی المیزان		١٩٤ھ
	حرف الصاد المهملة		
٢٨١	صفوان بن سلیم الزهری مولاهم ابو عبد اللہ المدنی	عن ابن عمر وغیره قال احمد ثقة من خیار عباد اللہ الصالحین یستسقی بحدیثه ونزل القطر من السماء بذکره	١٣٢ھ
٢٨٢	صالح بن صالح بن مسلم بن حی وهو حیان الهمدانی	الکوفی عن الشعبی وغیره وثقه احمد وابن معین والنسائی والعجلی	
٢٨٣	حضرت صعب بن جثامة اللیثی الحجازی له احادیث	اتفقا علی حدیثین وانفرد البخاری بآخر وعنه ابن عباس فقط عندهم فی هدیة الصید وغیره	
٢٨٤	حضرت صفوان بن امیة الجمحی القرشی ابو وهب	من مسلمة الفتح وکان من المؤلفة قلوبهم انفرد له مسلم بحدیث روی عنه ابنه امیة وطاوس	٤١ھ
٢٨٥	صدقة بن خالد الاموی مولاهم ابو العباس	الدمشقی عن یزید بن ابی مریم قال احمد ثقة ثقة	١٨٠ھ بعمر ٧٢ سال
٢٨٦	صفیة بنت شیبة بن عثمان العبدریة عن النبی صلی اللہ	علیه وآله وسلم وعن عائشة قال البرقانی لیست بصحابیة ووثقها ابن حبان	
٢٨٧	صالح بن بشیر المری ابو بشر البصری القاص الواعظ	احد قدماء الصوفیة والزهاد الصالحین عن قتادة وثابت ضعفه ابن المدینی	١٧٢ھ
٢٨٨	صفوان بن عمرو السکسکی ابو عمرو الحمصی عن عبد اللہ	بن بسر قال عمرو بن علی ثبت وقال ابو حاتم ثقة	١٥٥ھ
٢٨٩	صالح بن عبد القدوس ابو الفضل الازدی صاحب	الفلسفة والزندقة قال النسائی لیس بثقة قال الذهبی لا اعرف له روایة قتله المهدی[له]	
٢٩٠	صدقة بن یزید الخراسانی ثم الشامی نزیل الرملة عن	حماد بن ابی سلیمان ضعفه احمد وقال ابو حاتم صالح وقال ابو زرعة الدمشقی ثقة	
٢٩١	حضرت صفیة بنت حیی بن اخطب الاسرائیلیة	ام المؤمنین رضی اللہ عنها من بنات هارون علیه السلام	٥٠ھ فی امارة معاویة رض
		خلاصہ میں اس نام کی اور کسی کی بیان ذکر کی ہے واللہ اعلم کتاب میں کون مراد ہیں	

[له] ولکن لما ادرکه عند اللہ سبحانه فقال غفر له بالمغفرة وکلّمنی عنه الرؤیا ١٢

حرف الضاد المعجمة

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۳۳۸	عبد العزیز بن رفیع الاسدی ابو عبد اللہ المکی عن	ابن عباس وثقہ احمد وابن معین قال علی بن عبد اللہ لہ نحو ستین حدیثا	سنہ ۱۳۰
۳۳۹	عبد الرحمن بن زید بن اسلم المدنی عن ابیہ	وعنہ وکیع وابن وہب ضعفہ احمد وابن المدینی والنسائی وغیرہم	سنہ ۱۸۲
۳۴۰	عبد الملک بن عمیر الفرسی اللخمی ابو عمر الکوفی القبطی	عن جریر وغیرہ قال العجلی ثقۃ قال النسائی لیس بہ باس وقال ابن معین اختلط	سنہ ۱۳۶ وقد جاز المأتہ
۳۴۱	عبد الملک بن مروان بن الحکم الاموی ابو الولید المدنی	ثم الدمشقی عن ابیہ وابی ہریرۃ قال ابن سعد کان ناسکا قبل الخلافۃ قال الذہبی لیس لہ اعداد اللہ	۸۶
۳۴۲	حضرت عبد الرحمن بن عوف الزہری ابو محمد المدنی	شہد بدرا والمشاہد لہ ۶۵ حدیث وہو احد العشرۃ وہاجر الہجرتین واحد الستۃ	سنہ ۳۲ یا ۳۳ مدفون در بقیع
۳۴۳	علی بن صالح بن صالح بن حی الہمدانی ابو محمد الکوفی عن	سلمۃ بن کہیل وثقہ احمد وابن معین قال ابن المدینی لہ نحو ثمانین حدیثا	سنہ ۱۵۱
۳۴۴	عبد الرحمن بن غنم الاشعری زعم یحیی بن بکیر ان	لہ صحبۃ وقال ابن یونس قدم فی السفینۃ وذکرہ العجلی فی کبار التابعین عن عمر وعثمان	سنہ ۷۸
۳۴۵	عبد الرحمن بن مہدی بن الازدی مولاہم ابو سعید البصری	اللؤلؤی الحافظ الامام العلم عن عمر بن ذر ومالک قال ابو حاتم امام ثقۃ اثبت من القطان سنہ ۵	سنہ ۱۹۸ در بصرہ بعمر ۶۳ سال
۳۴۶	عبد الرحمن بن ابی لیلی الانصاری الاوسی ابو عیسی	الکوفی عن عمر ومعاذ ادرک مائۃ وعشرین من الصحابۃ الانصاریین وثقہ ابن معین	سنہ ۸۳
۳۴۷	عمرو بن دینار الجمحی مولاہم ابو محمد المکی الاثرم احد	الاعلام عن العبادلۃ قال ابن المدینی لہ خمسمائۃ حدیث قال مسعر کان ثقۃ ثقۃ ثقۃ	سنہ ۱۱۵
۳۴۸	عمرو بن مہاجر بن ابی مسلم الانصاری مولاہم ابو عبید	الدمشقی عن ابیہ وکان علی شرطۃ عمر بن عبد العزیز وثقہ ابن معین	سنہ ۱۳۹
۳۴۹	عمرو بن العاص السہمی ابو محمد الامیر لہ ۳۹ حدیثا اسلم	عند النجاشی وقدم مہاجرا فی صفر سنہ ۸ فامرہ صلعم علی جیش ذات السلاسل	سنہ ۴۳ ودفن بالمقطم
۳۵۰	عمرو بن مرۃ الہمدانی المرادی الجملی ابو عبد اللہ الاعمی	الکوفی احد الاعلام عن عبد اللہ بن ابی اوفی وثقہ ابن معین وقال ابو حاتم ثقۃ یری الارجاء	سنہ ۱۱۶
۳۵۱	عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد الازدی ابو عبد الحمید	المکی عن ابن جریج فاکثر وعنہ الحمیدی والشافعی قال احمد ویحیی ثقۃ یغلو فی الارجاء	سنہ ۲۰۶
۳۵۲	عبد العزیز بن ابی رواد العتکی مولی المہلب عن عکرمۃ	وسالم وثقہ ابن معین وابو حاتم وقال ابن عدی فی بعض احادیثہ ما لا یتابع علیہ	سنہ ۱۵۹
۳۵۳	عمر بن شبۃ بن عبیدۃ النمیری ابو زید البصری الحافظ	الاخباری الادیب عن ابی نعیم وغیرہ وثقہ الدارقطنی	سنہ ۲۶۲
۳۵۴	عبد اللہ بن الشخیر بن عوف الحرشی صحابی بصری لہ	احادیث انفرد لہ مسلم بحدیث وعنہ بنوہ مطرف وہانی ویزید ۔ ؟ ۱۲	
۳۵۵	عمر بن ذر بن عبد اللہ المرہبی ابو ذر الکوفی عن ابیہ وسعید	بن جبیر قال ابن المدینی لہ نحو ۳۰ حدیثا وقال العجلی کان ثقۃ بلیغا وقال ابو داود وکان راسا	سنہ ۱۵۳
۳۵۶	حضرت عبد اللہ بن رواحۃ الانصاری الخزرجی وہو عقبی	بدری نقیب امیر شہید لہ احادیث انفرد لہ البخاری بحدیث موقوف استشہد بموتۃ رض	
۳۵۷	علاء بن عبد الکریم الیامی ابو عون الکوفی عن مرۃ الطیب	ومجاہد وثقہ ابن معین وابو حاتم قال الذہبی توفی فی حدود	سنہ ۱۵۰
۳۵۸	عروۃ بن الزبیر بن العوام الاسدی ابو عبد اللہ المدنی	احد الفقہاء السبعۃ واحد العلماء التابعین عن ابیہ وامہ وخالتہ عائشۃ قال ابن سعد ثقۃ ۵۳	سنہ ۹۲ یا ۹۳ یا ۹۴
۳۵۹	عنترہ بن عبد الرحمن الشیبانی عن علی وابن عمر وعنہ	ابنہ ہارون وثقہ ابن حبان	
۳۶۰	حضرت عیاض بن حمار التمیمی المجاشعی صحابی سکن البصرۃ	وعاش الی حدود الخمسین لہ ۳۰ حدیثا انفرد لہ مسلم بحدیث وعنہ الحسن ومطرف بن الشخیر	
۳۶۱	عبد اللہ بن ابی قیس النصری بالنون ابو الاسود الحمصی	عن ابی ذر وعنہ محمد بن زیاد ومعاویۃ بن صالح وثقہ النسائی	

لہ ۵ وقد سفک الدماء وفعل الافاعیل ۱۲

لہ ۵ واتقن من وکیع ۱۲

لہ ۵۳ کثیر الحدیث فقیہ عالم ثبت ما مون و قال العجلی لم یدخل نفسہ فی شئی من الفتن ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۳۱۴	حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص السہمی ابو محمد کان	یلوم اباہ علی القتال فی باوب تورّۃ ویقول مالی و صفین مالی و لقتال المسلمین	سنہ ۶۵ یا ۶۸
۳۱۵	حضرت عائشہ بنت امیر المومنین ابی بکر الصدیق	ام المومنین ام عبداللہ الفقیہۃ الربانیہ حبیبۃ النبی صلعم کانت تصوم الدہر مرویات ۲۲	سنہ ۵۸ مدفون در بقیع
۳۱۶	عبدالرحمن بن یزید بن جابر الازدی الدمشقی	الدارانی عن ابیہ و اخیہ و القاسم بن عبدالرحمن قال ابن ابی داود ثقۃ مامون وقال یحیی بن معین ثقۃ	سنہ ۱۵۳
۳۱۷	عبداللہ بن ابی زکریا الخزاعی ابو یحیی الشامی الفقیہ	عن ابی الدرداء و سلمان مرسلا قال ابو زرعۃ الدمشقی لم یلق احدا من الصحابۃ قال ابن سعد ثقۃ	سنہ ۱۱۷
۳۱۸	عطاء بن ابی مسلم الخراسانی مولی المہلب بن ابی صفرۃ ابو ایوب	الخراسانی نزیل الشام احد الاعلام عن ابی الدرداء و غیرہم مرسلا و کان یحیی لا یحتج بہ وثقہ ابن معین و ابو حاتم	سنہ ۱۳۵ بعمر ۸۵ سال
۳۱۹	حضرت عمار بن یاسر ابو الیقظان مولی لبنی مخزوم	صحابی جلیل شہد بدرا والمشاہد کان احد السابقین الاولین مرویات ۲ ۶ قتل بصفین مع علی رض	
۳۲۰	عون بن عبداللہ الہذلی ابو عبداللہ الکوفی الزاہد	عن ابیہ و عائشہ وثقہ احمد و ابن معین و ابن سعد بالاجماع قال الامام البخاری مات	بعد سنہ ۱۲۰
۳۲۱	عقبہ بن مسلم التجیبی ابو محمد المصری امام الجامع عن	عبداللہ بن عمرو و عقبہ بن عامر و عنہ حیوۃ بن شریح و حرملۃ بن عمران وثقہ العجلی	قریب سنہ ۱۲۰
۳۲۲	عکرمہ البربری مولی ابن عباس ابو عبداللہ احد الائمۃ	الاعلام قال العجلی ثقۃ بریٔ مما یرمیہ الناس و وثقہ احمد و ابن معین و ابو حاتم و النسائی	سنہ ۱۰۵
۳۲۳	عبید بن عمیر بن قتادۃ اللیثی ابو عاصم المکی القاص	مخضرم عن ابی و عمر قال ثابت اول من قص عبید بن عمیر وثقہ ابو زرعۃ	سنہ ۶۴
۳۲۴	عبداللہ بن عبید بن عمیر اللیثی ابو ہاشم المکی	عن ابیہ و ابن عمر وثقہ ابو حاتم	سنہ ۱۱۳
۳۲۵	عطاء بن یسار الہلالی ابو محمد المدنی احد الاعلام	عن مولاتہ میمونہ و ابن مسعود و غیرہ و عنہ ابو جعفر الباقر و غیرہ قال النسائی ثقۃ	سنہ ۹۷ یا سنہ ۱۰۳
۳۲۶	عبداللہ بن عیسی الانصاری ابو محمد الکوفی عن	جدہ فی البخاری و مسلم قال الحربی لم یسمع وثقہ ابن معین و النسائی قال ابن المدینی ہو عندی منکر	سنہ ۱۳۰
۳۲۷	عبداللہ بن عیسی البصری ابو خلف الخزاز عن یونس بن	عبید و عنہ ابو بکر بن ابی الاسود و عقبہ بن مکرم قال النسائی لیس بثقۃ	
۳۲۸	عثمان بن محمد بن المغیرۃ بن الاخنس بن شریق الثقفی	الحجازی عن الاعرج وثقہ ابن معین قال ابن المدینی روی عن ابن المسیب مناکیر	
۳۲۹	حضرت عقبہ بن عامر الجہنی مرویات ۵۵ حدیث	اختط البصرۃ و ولی المصر لمعاویۃ و حضر معہ بصفین و ولی غزو البحر و کان فصیحا شاعرا مفوّہا	سنہ ۵۸
۳۳۰	عمرو بن الحمق الخزاعی صحابی ہاجر بعد الحدیبیۃ	و کان ممن رحل الی عثمان ثم انضم الی علی و شہد معہ الجمل و صفین و النہروان قتلہ عبدالرحمن [illegible]	
۳۳۱	علقمہ بن قیس النخعی ابو شبل الکوفی احد الاعلام مخضرم	عن ابی بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کان یقرأ فی خمس مات ۶۲ یا ۶۱	بعمر ۹۰ سال
۳۳۲	عمر بن حبیب المکی ثم الیمنی عن عطاء و عنہ ابن عیینۃ	وثقہ ابن معین	
۳۳۳	عمر بن حبیب العدوی مولاہم البصری قاضیہا	عن یحیی بن سعید و سلیمان التیمی و عنہ محمد بن الصباح کذبہ ابن معین قیل مات	سنہ ۲۰۹
۳۳۴	حضرت عبداللہ بن ابی اوفی الاسلمی ابو ابراہیم	صحابی ابن صحابی شہد بیعۃ الرضوان مرویات ۹۵ حدیث قال عمرو بن علی ہو آخر من مات بالکوفۃ من الصحابۃ	سنہ ۸۶ یا ۸۷
۳۳۵	عبدالرحمن بن ابی الشعثاء المحاربی عن ابراہیم	التیمی و عنہ بیان بن بشر فقط فرد حدیث کذا فی الخلاصۃ	
۳۳۶	حضرت عدی بن حاتم الطائی الجواد ابن الجواد	وفد فی شعبان سنۃ سبع مرویات ۶۶ حدیث شہد مع علی رضی اللہ عنہ حروبہ	سنہ ۶۸ بعمر ۱۲۰ سال
۳۳۷	حضرت عثمان بن عفان الاموی ابو عمرو المدنی ذو النورین	وامیر المومنین مجہز جیش العسرۃ و احد العشرۃ و الستۃ ہاجر الہجرتین مرویات ۱۴۶ احادیث	۱۸ ذی الحجہ روز جمعہ سنہ ۳۵

له ابن عثمان الثقفی [?] سنہ ۱ھ [illegible] الی معاویۃ [illegible] راس الہجری [?] فی الاسلام

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۳۸۶	عبد اللہ بن سلمۃ بکسر اللام المرادی الکوفی عن عمر	وعلی وغیرہما قال البخاری لایتابع فی حدیثہ ووثقہ العجلی	
۳۸۷	عمرو بن قیس الملائی ابو عبد اللہ الکوفی عن عکرمۃ	وغیرہ وعنہ اسمعیل بن ابی خالد مع تقدمہ والثوری وثقہ ابو حاتم والنسائی	
۳۸۸	عبید بن سعید بن ابان الاموی الکوفی عن الاعمش	وعمرو بن قیس الملائی وثقہ ابن معین وابو حاتم	قیل سنہ ۱۲۰
۳۸۹	عثمان بن عبد اللہ بن اوس بن ابی اوس الثقفی الطائفی	عن جدہ والمغیرۃ بن شعبۃ وثقہ ابن حبان	
۳۹۰	عمرو بن اوس بن ابی اوس الثقفی الطائفی عن ابیہ	وعبد اللہ بن عمرو بن العاص وعنہ النعمان بن سالم وعمرو بن دینار وثقہ ابن حبان	سنہ ۵۰
۳۹۱	عبد الاعلی بن عدی البہرانی الحمصی عن ثوبان وابن عمر	وعنہ اخوہ عبد الرحمن وابنہ محمد موثق وثقہ ابو داود وابن حبان	سنہ ۱۰۴
۳۹۲	عتبۃ بن ضمرۃ بن حبیب الزبیدی بالضم الحمصی عن ابیہ	وعمہ المہاجر وقال ابو حاتم شیخ قال فی التہذیب صالح وذکرہ ابن حبان فی الثقات	
۳۹۳	عبد الملک بن یعلی اللیثی البصری القاضی عن عمران	بن حصین وعنہ ایوب وحمید وثقہ ابن حبان وقال مات سنہ مائۃ	۱۰۰
۳۹۴	عتبۃ بن ابی حکیم الہمدانی او الشعبانی ابو العباس الطبرانی	عن طلحۃ بن نافع والزہری قال النسائی ضعیف وقال ابن عدی ارجو انہ لا باس بہ	سنہ ۱۴۰
۳۹۵	عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز الاموی ابو محمد المدنی	عن مجاہد ومکحول وثقہ ابن معین وابو داود وقال ابو نعیم قدم الکوفۃ سنہ ۱۴۷	
۳۹۶	عبد الوہاب بن عبد الحکم بن نافع الوراق ابو الحسن	البغدادی صاحب احمد واحد المشائخ قال احمد قل من یکر مثلہ وثقہ النسائی والدارقطنی	سنہ ۲۵۱
۳۹۷	عمرو بن جریر قال فی التقریب صوابہ ابو زرعۃ	بن عمرو بن جریر	
۳۹۸	عبد الرحمن بن صعصعۃ الانصاری المازنی عن ابیہ وعنہ	یحیی القطان ومالک وثقہ ابو حاتم والنسائی مات فی خلافۃ ابی جعفر	
۳۹۹	عیسی بن یونس بن ابی اسحق السبیعی ابو عمرو الکوفی	احد الاعلام عن ابیہ واخیہ اسرائیل وثقہ ابو حاتم وقال ابن المدینی بخ بخ ثقۃ الخ	سنہ ۱۹۱ یا ۸۷
۴۰۰	عبد اللہ بن بریدۃ بن الحصیب الاسلمی ابو سہل قاضی	مرو عن ابیہ وابن مسعود وثقہ ابن معین وابو حاتم قال ابن حبان مات	سنہ ۱۱۵
۴۰۱	عبد الرحمن بن القاسم بن خالد بن جنادۃ العتقی ابو	عبد اللہ المصری الفقیہ صاحب مالک ثقۃ من کبار العاشرۃ مات	سنہ ۱۹۱
۴۰۲	عبید اللہ بن ابی جعفر الکنانی مولاہم ابو بکر المصری	الفقیہ احد الاعلام عن ابی سلمۃ والشعبی وثقہ ابو حاتم قال ابن سعد ہو فقیہ	سنہ ۱۳۶
۴۰۳	حضرت عبد اللہ بن مغفل المزنی ابو زیاد بایع	تحت الشجرۃ ونزل البصرۃ لہ ۴۳ حدیثا وقال الحسن کان من نقباء الصحابۃ رض	سنہ ۵۷ یا ۶۰
۴۰۴	عفان بن مسلم بن عبد اللہ الانصاری مولی	عزرۃ بن ثابت ابو عثمان البصری الصفار احد الائمۃ الاعلام عن ہشام الدستوائی وشعبۃ وغیرہما وعنہ البخاری واحمد واسحق وغیرہم قال العجلی ثقۃ ثبت ولم یجب فی المحنۃ وقال ابو حاتم امام ثقۃ متقن متین وقال ابن عدی عفان اوثق من ان یقال فیہ شئ اختلط سنۃ تسع عشرۃ ومات سنۃ عشرین ومائتین قالہ البخاری وابو داود ومطین	
۴۰۵	علیم کندی رحمہ اللہ تعالی	عبد الاعلی تیمی	
۴۰۶	عبد ربہ بن صالح رحمہ اللہ تعالی		
۴۰۷	عبید بن مہاجر رحمہ اللہ تعالی		

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
٣٦٢	عکرمۃ بن خالد بن العاص بن ہشام المخزومی المکی	عن ابن عباس و ابن عمر و ابی ہریرۃ و عنہ قتادۃ و ایوب و ابن اسحٰق وثقہ ابن معین	مات بعد عطاء رحم
٣٦٣	عاصم[١] بن بہدلہ وہی امہ مقبل ابوہ قالہ ابن ابی	داؤد الاسدی مولاہم ابوبکر الکوفی احد القراء السبعۃ عن ابی وائل وثقہ احمد وغیرہ	سنہ ١٢٩
٣٦٤	عبد اللہ بن غالب الحدانی البصری العابد عن	ابی سعید و عنہ قتادۃ و مالک لہ عندہما فرد حدیث	قتل فی الجماجم
٣٦٥	عبد اللہ بن ہشام بن زہرۃ القرشی دعا لہ النبی	صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و مسح علی راسہ و عنہ حفیدہ ابو عقیل زہرۃ بن معبد لہ فی البخاری ٣ حدیث	
٣٦٦	عبد اللہ بن ہاشم بن حیان العبدی الطوسی عن	ابن عیینۃ وثقہ صالح بن محمد الاوسی	سنہ ٢٥٥ یا ٥٩
٣٦٧	عمارۃ بن عمیر التیمی الکوفی عن علقمۃ و عنہ حبیب بن	ابی ثابت وثقہ النسائی قال ابن المدینی لہ نحو ٨٠ حدیثا	توفی فی خلافۃ سلیمان
٣٦٨	عمرو بن شرحبیل الہمدانی ابو میسرۃ الکوفی احد الفضلاء	عن عمر و علی و عنہ ابو وائل والقاسم بن مخیمرۃ مات قدیما	
٣٦٩	عوام بن حوشب الشیبانی الربعی ابو الحارث الواسطی	احد الاعلام عن مجاہد و ابراہیم النخعی و عنہ شعبۃ وثقہ ابو حاتم و قال العجلی ثقۃ	سنہ ١٤٨
٣٧٠	عبد الرحمٰن بن سمرۃ بن حبیب بن عبد شمس العبشمی	اسلم بعد الفتح و افتتح سجستان و کابل و روی ١٤ احدیثا و عنہ الحسن البصری و غیرہ	سنہ ٥٠
٣٧١	عطیہ بن سعد بن جنادۃ العوفی ابو الحسن الکوفی عن	ابی ہریرۃ و غیرہ ضعفہ الثوری و ہشیم و ابن عدی و حسن لہ الترمذی احادیث	سنہ ١١١
٣٧٢	عبد اللہ بن یامین الطائفی عن ابی ہریرۃ	و عنہ سعید بن السائب	
٣٧٣	عبادۃ بن نسی الکندی ابو عمر و الاردنی قاضی	طبریۃ عن ابی الدرداء و غیرہ وثقہ ابن معین و النسائی	سنہ ١١٨
٣٧٤	عالیۃ بنت ایہبان بن صیفی عن ابیہا و عنہا عبد اللہ	بن عبید	
٣٧٥	عبد اللہ بن الزبیر بن العوام الاسدی ابو خبیب المکی ثم	المدنی اول مولود فی الاسلام و فارس قریش لہ ٣٣ حدیثا و بویع بعد موت یزید	قتل بمکہ سنہ ٧٣
٣٧٦	عطاف بن خالد بن عبد اللہ بن العاص المخزومی	ابو صفوان المدنی عن نافع و زید بن اسلم قال ابن عدی لم ار بحدیثہ باسا	
٣٧٧	عبد الواحد بن زیاد العبدی مولاہم ابو بشر البصری	احد الاعلام عن لیث بن ابی سلیم قال ابن معین ثقۃ و فی روایۃ لیس بشیٔ	سنہ ١٧٦
٣٧٨	عبد الرحمٰن بن جبیر بن نفیر الحضرمی ابو حمید	الشامی عن ابیہ و انس وثقہ ابو زرعۃ والنسائی و ابن عدی قال و بعضہم یستنکر حدیثہ	سنہ ١١٨
٣٧٩	عمیر بن ہانی العنسی بالنون ابو الولید الدارانی الدمشقی	عن ابی ہریرۃ و غیرہ وثقہ العجلی قال ابو داؤد قتل صبرا بداریا ایام یزید بن الولید	سنہ ١٢٧
٣٨٠	عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمۃ الماجشون التیمی	مولاہم المدنی الفقیہ احد الاعلام عن ابیہ و الزہری وثقہ ابن سعد و ابن حبان	سنہ ١٦٦
٣٨١	عاصم بن العجاج الجحدری البصری ابو المجشر المقری عن	عاصم بن ابی الصباح قرا علی یحیی بن یعمر و نصر بن عاصم اخذ عنہ سلام ابو المنذر[٢]	
٣٨٢	عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک الانصاری عن ابیہ	و اخیہ و عنہ الزہری و غیرہ ذکرہ ابن حبان فی الثقات توفی فی خلافۃ سلیمان بن عبد الملک	
٣٨٣	عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم بفتح المہملۃ الشعبانی	ابو ایوب قاضی افریقیۃ عن ابیہ و عنہ ابن المبارک وثقہ یحیی القطان قال احمد حدیثہ منکر	سنہ ١٥٦
٣٨٤	عامر بن عبد اللہ بن لحی بضم اللام الہوزنی ابو الیمان	الحمصی عن ابیہ و عنہ صفوان بن عمرو وثقہ ابن حبان	
٣٨٥	عمرو بن امیۃ بن خویلد الضمری احد الابطال لہ ٢٠	حدیثا اسلم بعد احد و مات بالشام فی خلافۃ معاویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	

[١] بالموحدۃ بابی النجود ١٢

[٢] بجماعۃ قراءۃ شاذۃ فیہا مناکیر انتہی من المیزان ١٢

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۲۶	قاسم بن عبد الرحمن مولی بنی امیہ ابو عبد الرحمن	الدمشقی قیل لم یسمع من احد من الصحابہ سوی ابی امامہ وثقہ ابن معین والعجلی	سنہ ۱۱۲
۴۲۷	قاسم بن مخیمرہ بضم اولہ وفتح المعجمہ بعدہا تحتانیہ ساکنۃ	ثم میم مفتوحہ الہمدانی ابو عروۃ احد الاعلام عن ابی سعید قال ابن معین ثقۃ	سنہ ۱۰۰
۴۲۸	قبیصہ بن ذویب عن ابیہ وابی ہریرۃ وعنہ الزہری	ورجاء بن حیوۃ وغیرہ وثقہ ابن حبان قال عمرو بن علی مات	سنہ ۸۶
۴۲۹	قرۃ بن خالد السدوسی ابو خالد البصری عن الحسن	وابن سیرین وعنہ شعبۃ والقطان لہ نحو ... حدیث وثقہ احمد وابن معین	سنہ ۱۵۴
۴۳۰	حضرت قیس بن عاصم بن سنان بن خزین ابن خالد بن	منقر التیمی المنقری وفد سنہ تسع وکان حلیما عاقلا جوادا وعنہ ابنہ الحکم وغیرہ	
۴۳۱	قیس بن ثابت بن قیس بن شماس الانصاری	عن ابیہ وعنہ ابنہ عبد اللہ وفی التہذیب والکاشف عبد الخبیر	
۴۳۲	قاسم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود الہذلی	ابو عبد الرحمن قاضی الکوفہ عن ابیہ وجابر بن سمرۃ وثقہ ابن معین	سنہ ۱۱۰
۴۳۳	قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق التیمی ابو محمد المدنی	احد الفقہاء السبعہ واحد الاعلام عن عائشہ قال ابن سعد کان ثقۃ عالما الخ	سنہ ۱۰۶
۴۳۴	قتادہ بن دعامۃ السدوسی ابو الخطاب البصری	الاکمہ احد الائمۃ الاعلام حافظ مدلس روی عن انس قال ابن سیرین ہو احفظ الناس	
		انکی سوا خلاصہ میں تین شخص اور اس نام کی مذکور ہیں	

حرف الکاف

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۳۵	کعب بن ماتع الحمیری ابو اسحق الحبر من مسلمۃ	اہل الکتاب عن عمر وصہیب وعنہ ابو ہریرۃ وابن عباس ومعاویۃ وجماعہ من التابعین	سنہ ۳۲ بحمص
۴۳۶	کلبی محمد بن السائب بن بشر بن عمرو الکلبی ابو النضر	الکوفی عن ابی صالح باذام والشعبی وغیرہما وعنہ ابن المبارک وابن فضیل ویزید بن ہارون	سنہ ۱۴۶
۴۳۷	کثیر بن ہشام بن سہل الکلابی الرقی عن جعفر بن	برقان وشعبۃ وعنہ احمد واسحق وعباس بن محمد وابن معین وثقہ مات	سنہ ۲۰۷
۴۳۸	کعب بن مالک بن ابی بن کعب بن عمرو بن القین بن کعب بن	الانصاری السلمی ابو عبد اللہ المدنی الشاعر احد الثلاثۃ شہد العقبہ لہ ۸۰ حدیث رضی اللہ عنہ	سنہ ۵۱
۴۳۹	کثیر بن الصلت بن معدیکرب الکندی ابو عبد اللہ	المدنی عن ابی بکر وعمر کان اسمہ قلیلا فسماہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثیرا قال العجلی	

حرف اللام

ثقہ تابعی

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۴۰	لیث بن ابی رقیہ مصغر الثقفی مولاہم الشامی	عن عمر بن عبد العزیز وعنہ منصور بن المعتمر وثقہ ابن حبان خ قال فی التقریب کاتب عمر	
۴۴۱	لیث بن سعد بن عبد الرحمن الفہمی مولاہم الامام عالم	مصر وفقیہہا ورئیسہا عن سعید المقبری وعطاء ونافع وثقہ احمد وابن معین والناس	سنہ ۱۷۵
۴۴۲	لقمان حنفی رحمہ اللہ تعالی تقریب وخلاصہ	ومیزان میں انکا ذکر نہیں ہے ان تینوں کتابوں میں اس نام کی صرف ایک شخص ہیں	
		یعنی لقمان بن عامر الوصابی ابو عامر الحمصی عن ابی امامہ قال ابو حاتم یکتب حدیثہ	

حرف المیم

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۴۳	مجاہد بن جبر المقری المفسر احد الاعلام الاثبات عن ابن	عباس قرأ علیہ وعن ام سلمۃ قال یحیی القطان مرسلات مجاہد احب الی ... واجمعت الامۃ علی امامۃ مجاہد	والاحتجاج بہ
۴۴۴	مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر العامری الحرشی ابو	عبد اللہ البصری احد سادۃ التابعین عن ابیہ وعثمان وغیرہ قال ابن سعد ثقۃ لہ فضل الخ	سنہ ۹۵

لعلہ اردن وخلق قال ابن عدی کان ضعیفا فی التفسیر ... وقال ابو حاتم اجمعوا علی ترک حدیثہ واتہمہ بعضہم بالوضع ... عبد الغفار ... الساجی ... والنسائی ... کتب حدیثہ وقال ... لیس بثقۃ ولا یکتب حدیثہ

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۰۸	عوانہ بن حکم رحمہ اللہ تعالی		
۴۰۹	عبد اللہ بن انیس الانصاری صحابی	روی عنہ ابنہ عیسی قال ابن المدینی وخلیفۃ	
۴۱۰	عبد اللہ بن انیس الجہنی ابو یحیی حلیف	الانصار شہد العقبۃ الثانیۃ واحدا قال ابن یونس توفی بالشام سنۃ ۸۰	
۴۱۱	عبد اللہ بن انیس رحمہ اللہ تعالی	الخزاعی عن بریدۃ وعنہ اسمعیل بن سلیمان وثقہ ابن حبان	
۴۱۲	عبید بن مرزوق رحمہ اللہ تعالی		
۴۱۳	عبد اللہ بن نافع المزنی رحمہ اللہ تعالی		
۴۱۴	عبد اللہ بن عبید رحمہ اللہ تعالی	خلاصہ میں اس نام کے تین شخص مذکور ہیں بسبب عدم ذکر نسبت کی تعیین مشتبہ ہے	
۴۱۵	عقبہ بن ابی شبیب انکا ذکر خلاصہ میں بایں لفظ لکھا ہے عقبۃ بن بیت	میں نہیں ہے شاید شبیب تصحیف بیت ہو عقبہ بن بیت کا حال خلاصہ مصغر بیت اولہ موحدۃ الراسبی البصری عن ابی الجوزاء الربعی وعنہ شعبۃ وحماد بن زید وثقہ ابن معین انتہی	
		حرف الغین المعجمۃ	
۴۱۶	غضیف[1] بن الحارث بن تیم السکونی ابو اسماء	الحمصی عن عمر وبلال وعنہ مکحول وعبادۃ بن نسی وثقہ العجلی وابن سعد مات	فی زمن مروان
		حرف الفاء	
۴۱۷	حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت رسول اللہ	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسیدۃ نساء المومنین لہا ۱۸ حدیثا اتفقا علی حدیث	سنہ ۱۱ھ
۴۱۸	فرقد بن یعقوب السبخی بفتح المہملۃ والموحدۃ وکسر المعجمۃ	بعدہا البصری ابو یعقوب الزاہد عن انس تکلم فیہ القطان وغیرہ وقال احمد[2]	سنہ ۱۳۱ھ
۴۱۹	فضل بن عطیۃ المروزی عن سالم وعنہ ابنہ	محمد وہشیم وثقہ اسحق الحنظلی وابن معین وابو داود وقال عمرو بن علی ضعیف الحدیث	
۴۲۰	فضالۃ بن دینار عن ثابت البنانی وعنہ عباس	بن ہارون قال العقیلی منکر الحدیث کذا فی المیزان	
۴۲۱	فضل بن سہل الاعرج ابو العباس البغدادی	الحافظ عن ابی احمد الزبیری ویزید بن ہارون وعفان وعنہ خ م د ت س ووثقہ	سنہ ۲۵۵ھ
۴۲۲	حضرت فضالہ بن عبید الانصاری الاوسی ابو محمد	شہد احدا وبیعۃ الرضوان وولی قضاء دمشق لہ ۵۰ حدیثا انفرد لہ مسلم بحدیثین	سنہ ۵۳ھ
۴۲۳	فضل بن الموفق الثقفی بضم المیم وفتح المثناۃ	الشدیدۃ وکسر الفاء الثقفی ابو الجہم الکوفی عن فطر بن خلیفۃ ضعفہ ابو حاتم	
۴۲۴	حضرت فضیل بن عیاض بن مسعود بن بشر	التمیمی الیربوعی ابو علی الخراسانی الزاہد شیخ الحرم واحد ائمۃ الہدی والسنۃ عن منصور والاعمش قال ابن سعد کان ثقۃ نبیلا فاضلا عابدا ورعا کثیر الحدیث	سنہ ۱۸۷ھ بمکۃ المکرمۃ بعمر ۸۰ سال
		حرف القاف	
۴۲۵	قیس بن ابی حازم البجلی الاحمسی ابو عبد اللہ الکوفی	احد کبار التابعین واعیانہم مخضرم عن ابی بکر وعمر وثقہ ابن معین ویعقوب بن شیبۃ	سنہ ۹۸ھ

[1] مصغر قال فی القاموس والصواب بالطاء وذکرہ فیہا انتہی والنسبۃ الیہ غطیفی وفی التہذیب غضیف ویقال غطیف ۱۲

[2] رجل صالح وقال عثمان الدارمی عن ابن معین ثقۃ وقال البخاری فی حدیثہ مناکیر ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۶۹	مسلمہ بن عبد الملک بن مروان الاموی ابو سعید الامیر	اخو الخلفاء وقائد الجیوش وذو المواقف المشہورۃ عن عمر بن عبد العزیز قال خلیفۃ	مات سنہ ۱۲۰
۴۷۰	محمد بن امیر المومنین علی بن ابی طالب الہاشمی ابو محمد	الامام المعروف بابن الحنفیۃ عن ابیہ عثمان وغیرہما وعنہ بنوہ ابراہیم وغیرہ	سنہ ۸۰
۴۷۱	معاذہ بنت عبد اللہ العدویۃ ام الصہبا البصریۃ العابدۃ	عن علی وعائشہ وعنہا ابو قلابہ قال ابن معین ثقہ حجۃ قال ابن الجوزی	توفیت سنہ ۸۳
۴۷۲	مغیرہ بن حبیب عن مالک بن دینار قال الازدی	منکر الحدیث کذا فی میزان الاعتدال	
۴۷۳	حضرت میمونہ بنت الحارث العامریۃ الہلالیۃ ام المومنین	لہا ۷۶ حدیثا قال الزہری ہی التی وہبت نفسہا قال المزی توفیت بسرف	سنہ ۵۱ قالہ خلیفہ
۴۷۴	مفضل بن یونس الجعفی ابو یونس الکوفی عن الاوزاعی	وعنہ ابن مہدی وثقہ ابو حاتم وابن معین والمفضل بن یونس الکنانی تنسیخ للاوزاعی	
۴۷۵	محمد بن یوسف الفریابی ابو عبد اللہ الحافظ نزیل قیساریۃ	عن فطر بن خلیفہ وابراہیم بن ابی عبلہ وثقہ ابو حاتم والنسائی ومدحہ البخاری	سنہ ۲۱۲
۴۷۶	معافی بن عمران الازدی الفہمی ابو مسعود الموصلی	احد الاعلام عن ثور بن یزید وثقہ ابن معین وابو حاتم وقال الثوری یاقوتۃ العلماء	سنہ ۲۰۴
۴۷۷	منہال بن عمرو الاسدی مولاہم الکوفی عن ابن الحنفیۃ	وزر بن حبیش قال احمد ترکہ شعبہ ووثقہ ابن معین والنسائی والعجلی لہ عند البخاری حدیثان	
۴۷۸	مالک بن انس الاصبحی ابو عبد اللہ المدنی احد اعلام	الاسلام وامام الہجرۃ عن نافع والمقبری قال الشافعی مالک حجۃ اللہ تعالی علی خلقہ	سنہ ۱۷۹
۴۷۹	موسی بن عقبۃ الاسدی مولاہم المدنی عن ام خالد بنت	خالد وعروۃ قال مالک علیکم بمغازی ابن عقبۃ فانہ ثقہ وہی اصح المغازی ووثقہ احمد	سنہ ۱۴۱
۴۸۰	مالک بن ربیعۃ ابو اسید الساعدی الخزرجی البدری	صحابی جلیل لہ ۲۸ حدیثا اتفقا علی حدیث وانفرد البخاری بحدیثین ومسلم بآخر	سنہ ۶۰
۴۸۱	محمد بن زیاد الالہانی ابو سفیان الحمصی عن ابی امامۃ	وعبد اللہ بن بسر وغیرہما وعنہ ابنہ ابراہیم وثقہ احمد والنسائی	
۴۸۲	میمون الکردی ابو بصیر عن ابی عثمان النہدی وعنہ	الفضل بن عمیرۃ وثقہ ابو داود وقال ابن معین لیس بہ باس	
۴۸۳	محمد[عله] بن عبد الرحمن بن الحارث المخزومی رضی اللہ عنہ	اخو ابی بکر عن عائشہ وعنہ الزہری وثقہ النسائی	
۴۸۴	منکدر بن محمد بن المنکدر التیمی المدنی عن ابن شہاب	وعنہ ابن وہب وقتیبہ وثقہ احمد وقال النسائی ضعیف لیس بالقوی وحسن الترمذی حدیثہ	
۴۸۵	محمد بن یزید الکلاعی الشامی ثم الواسطی عن اسمعیل	بن ابی خالد وابن اسحق وعنہ اسحق وابن معین واحمد وقال ثبت	سنہ ۱۸۸
۴۸۶	محمد بن عوف بن سفیان الطائی الحمصی الحافظ عن ابی	عاصم قال ابن عدی ہو عالم الشام وقال ابو حاتم صدوق	سنہ ۲۷۲
۴۸۷	محمد بن مصفی الحمصی ابن بہلول القرشی ابو عبد اللہ الحافظ	عن ابن عیینۃ ومحمد بن حمیر قال ابو حاتم صدوق مات بمنی	سنہ ۲۴۶
۴۸۸	محمد بن یحیی بن عبد اللہ بن خالد بن فارس الذہلی	ابو عبد اللہ النیسابوری الحافظ احد الاعلام الکبار عن ابن مہدی وقال	سنہ ۲۵۸
۴۸۹	محمد بن مسلم بن وارہ ابو عبد اللہ الحافظ عن عمرو بن	ابی سلمۃ والفریابی وابی عبد الرحمن المقری وخلق وعنہ س ووثقہ	سنہ ۲۷۰
۴۹۰	مقوقس صاحب الاسکندریۃ اہدی الی النبی فتح المسلمون مصر فی خلافۃ عمر رضی اللہ عنہ ولہا اسمان	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکرہ ابن مندہ وابو نعیم ولا دخل لہ فی الصحابۃ فانہ لم یسلم ولم یزل نصرانیا ومنہ ہذا ولا وجہ لذکرہ قال ابن ماکولا اسم المقوقس جریج یعنی بجیمین اولاہما مضمومۃ کذا فی	اسد الغابۃ
۴۹۱	محمد بن زیاد خلاصہ میں اس نام کا کوئی شخص نہیں		

علہ یہ محمد بن عبد الرحمن مخزومی متقدم ہیں ابن عائشہ کے خواب کی حکایت میں نہیں وہ محمد بن عبد الرحمن کوئی اور ہیں شاید محمد بن عبد الرحمن بن ہشام مخزومی اوقص قاضی مدینہ جن ابن جریج ہوں یا اور کوئی واللہ اعلم ۱۲ علہ النسائی ثقہ مامون ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۴۵	مرۃ بن شراحیل الهمدانی ابو اسمعیل الکوفی العابد	مرۃ الطیب مرۃ الخیر عن ابی بکر و عمر وثقہ ابن معین قال ابن سعد توفی	بعد الجماجم
۴۴۶	مکحول الدمشقی مفتی اہل دمشق وعالمہم وثقہ غیر	واحد وقال ابن سعد ضعفہ جماعۃ روی عن واثلۃ وابی امامۃ وعدۃ	سنہ ۱۱۳
۴۴۷	محمود بن لبید الانصاری الاشہلی ابو نعیم من	اولاد الصحابۃ لا یصح لہ سماع من النبی صلعم عن عمر وعثمان وثقہ ابن سعد	سنہ ۹۶
۴۴۸	مالک بن مغول ابو عبد اللہ احد علماء الکوفۃ عن	ابن بریدۃ والشعبی وعطاء وثقہ احمد وابن معین والنسائی وابو حاتم	سنہ ۱۵۸
۴۴۹	محارب بن دثار السدوسی ابو مطرف الکوفی القاضی	عن ابن عمر وجابر وطائفۃ وعنہ الاعمش وغیرہ قال ابو زرعۃ ثقۃ مامون توفی	ایام القسری
۴۵۰	محمد بن عبد العزیز التیمی شیخ حدث عن عفان	وغیرہ ضعفہ الدارقطنی وقال عثمان الدارمی ثقۃ کذا فی المیزان	
۴۵۱	مسروق بن الاجدع الهمدانی ابو عائشۃ الکوفی	الامام القدوۃ عن ابی بکر وعمر قال ابن معین ثقۃ لا یسأل عن مثلہ	سنہ ۶۳
۴۵۲	مالک بن دینار السامی الناجی مولاہم ابو یحیی الزاہد	الواعظ احد الاعلام عن انس وثقہ النسائی قال ابن المدینی لہ ۴۰ حدیثا	سنہ ۱۳۰
۴۵۳	حضرت معاذ بن جبل الانصاری الخزرجی ابو	عبد الرحمن المدنی اسلم وہو ابن ثمان عشرۃ سنۃ وشہد بدرا والمشاہد لہ ۱۵۰ احادیث	سنہ ۱۸ در طاعون عمواس
۴۵۴	محمد بن المنکدر القرشی التیمی ابو عبد اللہ المدنی احد الائمۃ	الاعلام عن عائشۃ قال الحمیدی ابن المنکدر حافظ وثقہ ابن معین وابو حاتم	سنہ ۱۳۰
۴۵۵	محمد بن جحادۃ الاودی الکوفی عن انس وابی حازم	الشعبی وعطاء وطائفۃ وثقہ ابو حاتم والنسائی مات	سنہ ۱۳۱
۴۵۶	محمد بن کعب القرظی المدنی ثم الکوفی احد العلماء	عن ابی الدرداء مرسلا وعن فضالۃ وعائشۃ قال ابن سعد کان ثقۃ ورعا کثیر الحدیث	سنہ ۱۱۹ یا ۲۰
۴۵۷	میمون بن مہران الرقی عن ابی ہریرۃ وابن	عباس وابن عمر وثقہ النسائی واحمد والعجلی قال ابو الملیح ما رایت افضل منہ	سنہ ۱۱۷
۴۵۸	حضرت معقل بن یسار المزنی ابو علی بایع	تحت الشجرۃ لہ ۳۴ حدیثا اتفقا علی حدیث وانفرد البخاری باخر ومسلم بحدیثین مات فی	خلافۃ معاویۃ
۴۵۹	محمد بن الحسن بن احمد ابو بکر الجوہری الواعظ متہم	قال یحیی بن مندہ کان اسنادہ فی الصلوۃ خلف الحائک والاساکفۃ انتہی من المیزان	
۴۶۰	میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا عن مولاہا رسول اللہ	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعنہا ایوب بن خالد بن صفوان وغیرہ کذا فی الخلاصۃ	
۴۶۱	مورق بضم اولہ وکسر المہملۃ ابن مشمرج بفتح الاول	کمدحرج العجلی عن عمر وابی ذر وثقہ النسائی وقال ابن سعد ثقۃ مات فی ولایۃ	عمر بن ہبیرۃ
۴۶۲	حضرت مسور بن مخرمۃ الزہری لہ ۲۲ حدیثا	وعنہ علی بن الحسین وعروۃ اصابہ حجر المنجنیق وہو یصلی فی الحجر فی محاصرۃ ابن الزبیر	فمکث خمسۃ ایام ومات
۴۶۳	محمد بن واسع بن جابر الازدی ابو بکر البصری	الزاہد احد الاعلام عن انس نحو ۱۵ حدیثا وفی مسلم فرد حدیث وثقہ العجلی والدارقطنی	سنہ ۱۲۷ یا ۲۳
۴۶۴	حضرت معاویہ بن ابی سفیان الاموی ابو عبد الرحمن	اسلم زمن الفتح لہ ۱۳۰ حدیثا اتفقا علی ربعۃ انفرد البخاری باربعۃ ومسلم بخمسۃ	سنہ ۶۰ بماہ رجب
۴۶۵	حضرت مقدام بن معد یکرب الکندی صحابی	لہ ۴۷ حدیثا انفرد لہ البخاری بحدیث وعنہ ابنہ یحیی والشعبی قال ابن سعد مات	سنہ ۸۷
۴۶۶	مبارک بن فضالۃ ابو فضالۃ البصری عن	بکر المزنی وابن المنکدر قال ابو زرعۃ ثقۃ اذا قال حدثنا وقال ابو داود ثبت اذا قال حدثنا	سنہ ۱۶۴
۴۶۷	مرحوم بن عبد العزیز العطار ابو محمد البصری	عن ابیہ وابی عمران الجونی وعنہ ابن المدینی وخلیفۃ وثقہ النسائی مات	سنہ ۱۸۸
۴۶۸	حضرت مطر بن عکامس بضم اولہ وفتح الکاف	السلمی من بنی سلیم بن منصور صحابی وعنہ ابو اسحق فقط قال عثمان الدارمی[1]	

[1] سالت ابن معین مطر لقی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا اعلم ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۵۰۶	میمون مرادی اس نسبت کی کوئی شخص میمون بن موسی ویقال ابن عبدالرحمن بن	تقریب و خلاصہ و میزان مین نہین ہین مگر ایک آدمی باین عبارت لکھی ہین صفوان بن قدامۃ المرئی بفتحتین وہمزۃ ابو موسی البصری صدوق مدلس من السابعۃ کذا فی التقریب	
۵۰۷	مغیرہ بن خلف میزان مین اس قدر ذکر کیا ہے	کہ مغیرہ بن خلف عن ابیہ مجہول انتہی	
۵۰۸	محمد بن قیس رحمہ اللہ تعالی خلاصہ مین اس	نام کی چھ مذکور ہین اگر اصل کتاب مین کوئی نسبت ہوتی تو حال لکھا جاتا	
۵۰۹	معاویہ بن صالح رحمہ اللہ تعالی خلاصہ مین اس ابو عبدالرحمن الحمصی احد الاعلام وقاضی الاندلس عن دوسرے معاویہ بن صالح بن الوزیر مولاہم ابو عبیداللہ	نام کی دو شخص مذکور ہین ایک معاویہ بن صالح بن حدیر بضم المہملۃ الاولی الحضرمی مکحول وربیعۃ بن یزید وثقہ احمد وابن معین قال ابو صالح الفراء مات ۱۵۸ھ الدمشقی الحافظ عن ابی مسہر وعنہ س وقال لا باس بہ توفی ۲۶۳ھ	
۵۱۰	محمد بن عبداللہ الاسدی خلاصہ مین اس نام و دوسری محمد بن عبداللہ بن حرب الاسدی تیسری	نسبت کی چار شخص مذکور ہین ایک محمد بن عبداللہ بن جحش الاسدی صحابی[۵] محمد بن عبداللہ بن الزبیر بن عمر بن درہم الاسدی چوتھے محمد بن عبداللہ بن عبدالاعلی الاسدی واللہ اعلم یہ انمین سی کون ہین	
۵۱۱	محمد بن عبدالرحمن بن علاء بن الجلاج عبدالرحمن کو باین عبارت لکھا ہی کہ عبدالرحمن	انکا ذکر تقریب و خلاصہ و میزان مین نہین ہی ہان میزان مین بن العلاء بن اللجلاج شامی عن ابیہ روی عنہ سوی مبشر بن اسمعیل الحلبی انتہی	
۵۱۲	محمد تیمی یا تمیمی اس نام و نسبت کی خلاصہ وغیرہ مین	کئی شخص ہین مگر اصل کتاب مین چونکہ باپ کا نام نہین ہے اسلیے تعیین دشوار ہے	
۵۱۳	محمد بن صبیح انکا ذکر تقریب و خلاصہ مین نہین ہے الواعظ عن ہشام بن عروۃ وطبقتہ وعنہ احمد وابن نمیر عن الحسن البصری مجہول تیسرے محمد بن صبیح السعدی قالہ ابن مندہ چوتھے محمد بن صبیح لہ عن عمر بن	مگر میزان مین اس نام کی چار شخص ذکر کیے ہین ایک محمد بن صبیح ابن السماک وطائفۃ قال ابن نمیر صدوق لیس حدیثہ بشیء دوسری محمد بن الصبیح السعدی ابو عبداللہ البغدادی عن مجاشع بن عمرو وعنہ محمد بن النضر لہ مناکیر ایوب الموصلی قال الدارقطنی ضعیف الحدیث	
۵۱۴	محمد بن ابان خلاصہ مین اس نام کی تین شخص ذکر وثقہ ابن حبان مات ۱۵۹ھ دوسری محمد بن ابان	کیے ہین ایک محمد بن ابان بن عمران السلمی ابو القرشی الواسطی الطحان بن وزیر البلخی حمدویہ الحافظ مستملی وکیع وثقہ النسائی[۵۲] تیسری محمد بن ابان بن علی بن ابان شیخ لآدم بن عبدالمومن الرازی	۵۲ مات ۲۴۴ھ ۱۲
۵۱۵	مرثد بن حوشب رحمہ اللہ تعالی		
۵۱۶	محمد بن شرحبیل بن حسنۃ شرحبیل بن عبداللہ امراء الاجناد فی فتح الشام لہ حدیث وعنہ جعفر بن	بن المطاع الکندی المعروف بابن حسنۃ ہاجر الی الحبشۃ وکان من ربیعۃ وابو عبدالرحمن الاشعری مات ۱۸ھ محمد بن شرحبیل عن قیس بن سعد	

[۵] مختلف فی صحبتہ ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۴۹۲	محمد بن زیاد بن عبید اللہ الزیادی البصری	یروی عن حماد بن زید وثقہ ابن حبان وقال ربما اخطا توفی فی حدود	سنہ ۲۵۰
۴۹۳	محمد بن زیاد الجمحی مولاہم ابو الحارث المدنی	ثم البصری عن ابی ہریرۃ وثقہ احمد وابن معین والنسائی	
۴۹۴	محمد بن زیاد الالہانی ابو سفیان الحمصی	عن ابی امامۃ وثقہ احمد والنسائی	
۴۹۵	محمد بن زیاد الیشکری الکوفی او الجزری	الطحان الاعور الفافا المیمونی قال احمد والفلاس کذاب (تمییز) محمد بن زیاد الکوفی الطحان عن الاعمش روی عنہ اہل الکوفۃ ومحمد بن زیاد بن مروان البخاری قال ابن حبان فی الثقات لیس ہو الیشکری الجزری	
۴۹۶	مجمع تیمی خلاصہ مین اس نام کی چار شخص	مذکور ہین مگر اون مین سے کوئی تیمی نہین ہے	
۴۹۷	معمر رحمہ اللہ تعالی ابن راشد الازدی	مولی سولاہم عبد السلام بن عبد القدوس ابو عروۃ البصری ثم الیمانی احد الاعلام عن الزہری وہمام بن منبہ وقتادۃ وخلق وعنہ ایوب من شیوخہ والثوری من اقرانہ وابن المبارک وخلق قال العجلی ثقہ صالح وقال النسائی ثقہ مامون وضعفہ ابن معین فی ثابت توفی ۱۵۳ھ انکی سوا خلاصہ مین اور کئی شخص اس نام ونشان کی مذکور ہین	
۴۹۸	میسرہ بن حبیب النہدی ابو حازم الکوفی	عن عدی بن ثابت وعنہ شعبہ واسرائیل وثقہ ابن معین	
۴۹۹	میسرہ بن عمار وقیل تمام الاشجعی عن ابی حازم	وابی عثمان النہدی وعنہ الثوری وزائدۃ وثقہ ابو زرعۃ	
۵۰۰	میسرہ بن یعقوب الطہوی ابو جمیلہ صاحب رایۃ	علی عنہ وعن عثمان وعنہ ابنہ عبد اللہ وعطاء بن السائب وثقہ ابن حبان	
۵۰۱	میسرہ الکندی مولاہم ابو صالح عن علی وعنہ	ہلال بن خباب وثقہ ابن حبان	
۵۰۲	محمد بن عبد اللہ بن یساف	رحمہ اللہ تعالی	
۵۰۳	مقاتل بن سلیمان الازدی ابو الحسن الخراسانی	المفسر عن الضحاک ومجاہد قال الامام الشافعی الناس عیال علیہ فی التفسیر قال ابن المبارک ما احسن تفسیرہ لو کان ثقہ وقال الحربی لم یسمع من مجاہد شیئا ولم یسمع من الضحاک مات الضحاک قبل ان یولد مقاتل باربع سنین وقال ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی مشبہ وکذبہ وکیع والنسائی وغیرہما قال ابن حبان کان یاخذ عن الیہود علم الکتاب وکان مشبہا یکذب قیل مات ۱۵۰ھ	
۵۰۴	مقاتل بن بشیر العجلی الکوفی عن شریح بن ہانی	وثقہ ابن حبان	
۵۰۵	مقاتل بن حیان البکری مولاہم النبطی ابو بسطام	البلخی الخراز عن مجاہد وعروۃ وثقہ ابن معین وعنہ ابراہیم بن ادہم رض	

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۵۳۲	ہذیل بذال معجمہ ابن حکم الازدی ابوالمنذر البصری	عن الحکم بن ابان وعنہ معلی بن اسد قال البخاری منکر الحدیث	
۵۳۳	ہانی مولی عثمان رضی اللہ عنہ البربری ابوسعید	الدمشقی عن مولاہ عثمان قال النسائی لیس بہ باس لحدثیان	
۵۳۴	ہشام بن عروہ بن الزبیر بن العوام الاسدی	ابوالمنذر احد الاعلام عن ابیہ وغیرہ قال ابن المدینی لہ نحو ۴۰۰ حدیث وقال ابن سعد ثقۃ حجۃ وقال ابوحاتم امام قال ابونعیم توفی سنۃ ۱۴۵ یا ۱۴۶ او تکلم فیہ مالک وغیرہ	
۵۳۵	ہشام بن عمار السلمی ابوالولید الدمشقی المقری الحافظ	الخطیب عن مالک وعنہ خ د س ق ویحیی بن معین ونوہ وکذا ثقہ العجلی	سنہ ۲۴۵ قالہ البخاری
		حرف الیاء التحتیہ	
۵۳۶	یزید بن ابان الرقاشی ابوعمرو البصری الزاہد	عن ابیہ وانس تکلم فیہ شعبۃ وقال الفلاس لیس بالقوی ضعفہ ابن معین[1]	
۵۳۷	یزید بن شجرۃ الرہاوی ورہا قبیلۃ من مذحج روی	عنہ مجاہد بن جبیر حدیثہ فی فضل الجہاد ذکرہ فی اسد الغابۃ وہو صحابی	سنہ ۵۵ قتل شہیدا او ۵۸
۵۳۸	یزید بن ہارون السلمی ابوخالد الواسطی احد الاعلام	الحفاظ المشاہیر عن سلیمان التیمی قال احمد کان حافظا متقنا وقال العجلی ثقۃ ثبت	سنہ ۲۰۶
۵۳۹	یزید بن ابی زیاد الہاشمی عن مولاہ عبداللہ بن الحارث	بن نوفل وکان من ائمۃ الشیعۃ الکبار وقال ابن عدی یکتب حدیثہ[2]	سنہ ۱۳۷
۵۴۰	یعلی بن سیابۃ وابن مرۃ الثقفی ابوالمرازم بضم المیم وکسر الزای لعبد الالف صحابی یعرف بابن سیابۃ بکسر المہملۃ وفتح التحتانیۃ شہد[3]		
۵۴۱	یوسف بن عمرو بن یزید الفارسی المصری عن ابن	لہیعۃ واللیث والشافعی والحرث بن مسکین قال ابن یونس توفی سنۃ	۲۰۵ وکان جلافا ضلالا
۵۴۲	یحیی بن حمزۃ بن واقد الحضرمی ابوعبدالرحمن قاضی	دمشق عن ابیہ وثقہ ابن معین ودحیم ورماہ بالقدر قال ابن سہر مات	سنہ ۱۸۳
۵۴۳	یونس بن ابی الفرات الاسکاف البصری عن الحسن	وعمر بن عبدالعزیز وعنہ ہشام الدستوائی ومحمد بن بکر وثقہ ابوداؤد لہ عندہم فرد حدیث	
۵۴۴	یحیی بن معین بن عون الغطفانی ابوزکریا البغدادی	الحافظ الامام العلم عن ابن عیینۃ وغیرہ قال احمد کل حدیث لا یعرفہ یحیی فلیس بحدیث	سنہ ۲۳۳
۵۴۵	یونس بن میسرۃ بن حلبس بفتح المہملۃ بینہما لام ساکنۃ	وآخرہ مہملۃ الحمیری الدمشقی الزاہد عن معاویۃ وغیرہ وثقہ الدارقطنی قتلتہ المسودۃ	سنہ ۱۳۲ ابدمشق
۵۴۶	یزید بن عبداللہ بن الشخیر العامری ابوالعلاء البصری	عن عائشۃ وابی ہریرۃ وثقہ النسائی قیل مات سنۃ ۱۰۸	او سنہ ۱۱۱
۵۴۷	یوسف بن یحیی القرشی ابویحیی البویطی المصری الفقیہ	صاحب الشافعی وخلیفتہ فی حلقتہ عن ابن وہب کان صالحا متعبدا زاہدا	سنہ ۲۳۱
۵۴۸	یزید بن نعامۃ الضبی ابومودود عن انس وعنہ سلام	بن مسکین قال ابوحاتم صالح الحدیث — [illegible]	
۵۴۹	یعقوب بن سفیان بن جوان بفتح الجیم والواو	المثقلۃ آخرہ نون الفارسی ابویوسف الفسوی الحافظ عن ابی عاصم قال ابن حبان کان	سنہ ۲۷۷ ببغدا
۵۵۰	یوسف بن ماہک بفتح الہاء الفارسی المکی عن حکیم	بن حزام وثقہ النسائی قال الہیثم بن عدی مات	سنۃ ۱۱۰
۵۵۱	یحیی بن اکثم ابومحمد الخراسانی ثم البغدادی القاضی	عن جریر بن عبدالحمید تکلم فیہ ابن معین وابوحاتم واسحق وعظمہ احمد	سنہ ۲۴۳
۵۵۲	یزید بن زیاد او ابن ابی زیاد المدنی	عن محمد بن کعب وعنہ مالک وثقہ النسائی	
۵۵۳	یزید بن زیاد او ابن ابی زیاد الدمشقی	عن الزہری وعیسی بن قائد وعنہ مروان بن معاویۃ وابونعیم قال البخاری منکر الحدیث	

[1] لہ روایات اخبار وقال [illegible] والخوف والبکاء [illegible] ۱۲
[2] وقال الذہبی [illegible] روی الحفاظ ۱۲
[3] الحدیبیۃ وخیبر [illegible] وعنہ ابناہ عبداللہ وعثمان ۱۲
[4] یعنی بنی العباس ۱۲

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
	بن عبادۃ قال وکیع عن ابن ابی لیلی عن لیلی عن عمرو بن شرحبیل وفیہ قول آخر محمد بن شرحبیل محمد بن ثابت بن شرحبیل العبدری	محمد بن عبد الرحمن بن اسعد بن زرارۃ وعنہ عیسی بن یونس عن ابن ابی شرحبیل عن محمد بن اسعد وعنہ مصعب بن محمد الصواب مصعب بن محمد بن ابو مصعب عن ابی ہریرۃ وابن عمر وعنہ ابناہ مصعب وابراہیم وثقہ ابن حبان	
	حرف النون		
۵۱۷	نضر بن معبد ابو محرم عن محمد بن سیرین وابی قلابۃ	روی عباس عن ابن معین لیس بشی وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ وقال النسائی لیس بثقۃ	
۵۱۸	نزال بن سبرۃ بموحدۃ ساکنۃ العامری الہلالی	عن ابی بکر وعثمان رضی اللہ عنہما وعنہ الشعبی والضحاک وثقہ العجلی [عہ]	
۵۱۹	نافع العدوی مولاہم ابو عبد اللہ المدنی احد الاعلام	عن مولاہ ابن عمر وابی لبابۃ قال البخاری اصح الاسانید مالک عن نافع عن ابن عمر قال حماد بن زید مات سنہ ۱۲۰	
۵۲۰	حضرت نواس [سلہ] بن سمعان بفتح اولہ وکسرہ الکلابی	صحابی لہ احادیث انفرد مسلم بثلاثۃ وعنہ جبیر بن نفیر وابو ادریس الخولانی	
۵۲۱	نعمان بن المنذر الغسانی او اللخمی ابو الوزیر الدمشقی	عن مجاہد وعطاء وثقہ دحیم وابو زرعہ ورماہ ابو داود بالقدر وقال النسائی لیس	بذاک القوی سنہ ۱۳۲ قالہ ابن سعد
۵۲۲	نجیب بن عبید رحمہ اللہ تعالی	انکا ذکر تقریب وخلاصہ ومیزان میں نہیں ملا	
	حرف الواو		
۵۲۳	وضین بن عطاء الخزاعی الدمشقی عن خالد	بن معدان وثقہ احمد وابن معین ودحیم وقال مات سنہ ۱۴۹ وضعفہ ابن سعد والجوزجانی	وابن قانع
۵۲۴	حضرت واثلہ بن الاسقع بقاف بعد المہملۃ اللیثی من	اہل الصفۃ شہد تبوک لہ ۷۶ حدیثا قال ابن معین توفی	سنہ ۸۳
۵۲۵	وہب بن منبہ بن کامل الابناوی الصنعانی	ابو عبد اللہ الاخباری عن ابن عباس وجابر وابی سعید وثقہ النسائی قتلہ یوسف	بن عمر سنہ ۱۱۰
۵۲۶	وہیب بن الورد القرشی ابو عثمان المکی الزاہد	عن عطاء بن قیل مرسلا وثقہ ابن معین والنسائی قال ابن حبان مات	سنہ ۱۵۳
۵۲۷	واقدی محمد بن عمر بن واقد الاسلمی مولاہم ابو	عبد اللہ المدنی احد الاعلام وقاضی العراق عن ابن عجلان وابن جریج ومالک [سلہ]	سنہ ۲۰۷
۵۲۸	وکیع بن الجراح بن ملیح الرواسی ابو سفیان الکوفی	الحافظ احد الائمۃ الاعلام عن ہشام بن عروۃ وجعفر بن برقان وعنہ احمد	سنہ ۱۹۶
۵۲۹	ولید بن عمرو بن ساج تقریب وخلاصہ میزان میں	انکا ذکر نہیں ملا ہاں میزان میں ایک شخص بایں عبارت مذکور ہیں الولید بن عمرو بن ساج الحرانی بعض لہ ابن ابی حاتم وسال باہ فقال لا یحتج بہ ضعفہ ابن معین والنسائی وقال ابن عدی مع ضعفہ یکتب حدیثہ	
	حرف الہاء		
۵۳۰	ہیثم بن مالک الطائی ابو محمد الشامی عن	النعمان بن بشیر وعنہ صفوان بن عمرو وثقہ ابن حبان کذا فی الخلاصۃ	
۵۳۱	ہلال بن یساف بفتح التحتانیۃ والسین المہملۃ	الاشجعی مولاہم ابو الحسن الکوفی عن البراء وعمران بن حصین وثقہ ابن معین والعجلی	

عہ قال فی اسد الغابۃ ذکروہ فیمن رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا نعلم لہ روایۃ الا عن علی وابن مسعود وہو معدود فی کبار التابعین وفضلائہم روی عنہ الشعبی وغیرہ ۱۲

سلہ بتشدید الواو وفتح النون قبلہا ۱۲ تقریب

سلہ مختلف فیہ قال البخاری متروک وقال احمد ہو کذاب وقال ابن معین ضعیف وقال ابراہیم الحربی الواقدی امین الناس علی اہل الاسلام قال الخطیب کان جوادا کریما مشہورا بالسخاء ووثقہ مصعب الزبیری والمسیبی وغیرہم ۱۲

تعداد	اسمای ائمۂ اثنی عشر و حال
۳	**حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام** ابو الحسن موسی الکاظم بن جعفر الصادق ابن محمد الباقر ابن علی زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم احد الائمۃ الاثنی عشر رضی اللہ عنہم قال الخطیب فی تاریخ بغداد کان یسمی یدعی العبد الصالح من عبادتہ واجتہادہ **حکایت** روی انہ دخل مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فسجد سجدۃ فی اول اللیل و سمع وہو یقول فی سجودہ عظم الذنب عندی فلیحسن العفو من عندک یا اہل التقوی ویا اہل المغفرۃ فجعل یرددہا حتی اصبح وکان سخیا کریما وکان یبلغہ عن الرجل انہ یوذیہ فیبعث الیہ بصرۃ فیہا الف دینار وکان یصر الصرر ثلث مائۃ دینار واربع مائۃ دینار و مائتی دینار ثم یقسمہا بالمدینۃ وکان یسکن المدینۃ فاقدمہ المہدی بغداد فحبسہ فرای فی النوم علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وہو یقول فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم ولاخبار ونوادر کثیرۃ وکانت ولادتہ یوم الثلثاء قبل طلوع الفجر سنۃ تسع وعشرین ومائۃ وقال الخطیب سنۃ ثمان وعشرین بالمدینۃ وتوفی لخمس بقین من رجب سنۃ ثلاث وثمانین ومائۃ وقیل سنۃ ست وثمانین ببغداد وقیل انہ توفی مسموما وقال الخطیب توفی فی الحبس ودفن فی مقابر الشونیزیۃ خارج القبۃ وقبرہ ہناک مشہور یزار وعلیہ مشہد عظیم فیہ قنادیل الذہب والفضۃ وانواع الآلات والفرش مالا یحد وہو فی الجانب الغربی رضی اللہ تعالی عنہ آمین
۴	**حضرت امام علی رضا علیہ السلام** ابو الحسن علی الرضا بن موسی الکاظم وکان المامون قد زوجہ ابنتہ ام حبیب فی سنۃ ۲۰۲ وجعلہ ولی عہدہ وضرب اسمہ علی الدینار والدرہم وکان السبب فی ذلک انہ احضر اولاد العباس الرجال منہم والنساء وہو بمدینۃ مرو وکان عددہم ۳۳ الفا ما بین الکبار والصغار واستدعی علیا المذکور فانزلہ احسن منزلۃ وجمع خواص الاولیاء واخبرہم انہ نظر فی اولاد العباس واولاد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فلم یجد فی وقتہ احدا افضل ولا احق بالامر من علی الرضا فبایعہ وامر بازالۃ السواد من اللباس والاعلام ونمی الخبر الی من بالعراق من اولاد العباس فعلموا ان فی ذلک خروج الامر عنہم فخلعوا المامون وبایعوا ابراہیم بن المہدی وہو عم المامون وذلک یوم الخمیس لخمس خلون من المحرم سنۃ اثنتین وقیل سنۃ ثلاث ومائتین والشرح فی ذلک یطول والقصۃ مشہورۃ وکانت ولادۃ علی الرضا یوم الجمعۃ فی بعض شہور سنۃ ثلاث وخمسین ومائۃ بالمدینۃ وقیل بل لسابع شوال وقیل ثامنہ وقیل سادسہ سنۃ احدی وخمسین ومائۃ وتوفی فی آخر یوم من صفر سنۃ اثنتین ومائتین وقیل بل توفی خامس ذی الحجۃ وقیل ثالث عشر ذی القعدۃ سنۃ ثلاث ومائتین بمدینۃ طوس وصلی علیہ المامون ودفنہ ملاصق قبر ابیہ الرشید وکان سبب موتہ انہ اکل عنبا فاکثر منہ وقیل بل کان مسموما فاعتل منہ ومات رضی اللہ عنہ ومدحہ ابو نواس الشاعر رحمہ اللہ تعالی
۵	**حضرت امام محمد الجواد یعنی امام محمد تقی علیہ السلام** ابو جعفر محمد بن علی الرضا بن موسی الکاظم المعروف بالجواد قدم الی بغداد وافدا علی المعتصم ومعہ امراتہ ام الفضل بنت المامون فتوفی بہا وحملت امراتہ الی قصر عمہا المعتصم فجعلت مع الحرم وکان یروی مسندا عن آبائہ الی علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ انہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی الیمن فقال لی

تعداد	نام راوی مع ولدیت	حال	سنہ وفات
۵۵۴	یحیی بن خالد انکا ذکر تقریب وخلاصہ بن القاسم بخبر باطل مجهول من مشیخة بقیة ویحیی	مین نہین ملا مگر میزان مین یون لکھا ہی کہ یحیی بن خالد عن روح ابن ابی خالد شیخ لابن ابی فدیک کذلک	
۵۵۵	یوسف بن یعقوب الحنفی تقریب وخلاصہ مذکور مین مگر اون کی نسبت حنفی نہین ہے	و میزان مین انکا ذکر نہین ہے اور لوگ اس نام و نشان کے	
۵۵۶	یحیی بن راشد خلاصہ مین اس نام کی عن ابن عمر وثقہ ابو زرعة دوسری یحیی بن تیسری یحیی بن راشد البصری مستملی ابی عاصم	تین شخص ہین ایک یحیی بن راشد اللیثی ابو ہشام الدمشقی الطویل راشد المازنی ابو سعید البراء البصری عن حمید ضعفہ ابو حاتم تیسری وعنہ عبد الله بن محمد الجعفی	

۵۵۷ ذکر خیر بقیہ ائمہ اثنی عشر علیہم السلام جن کا نام مبارک طی الفراسخ مین آیا ہے رضوان الله علیہم اجمعین

۱ **حضرت امام محمد باقر علیہم السلام** ابو جعفر محمد بن زین العابدین علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی الله عنہم اجمعین الملقب بالباقر احد الائمة الاثنے عشر وہو والد جعفر الصادق علیہ السلام وکان الباقر عالما سیدا کبیرا وانما قیل الباقر لانہ تبقر فی العلم ای توسع والتبقیر التوسع مولدہ بالمدینة یوم الثلاثاء ثالث صفر سبع وخمسین للہجرة وکان عمرہ یوم قتل جدہ الحسین رضی الله عنہ ثلاث سنین وامہ ام عبد الله بنت الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب رضی الله عنہ وتوفی فی شہر ربیع الاول سنة ثلاث عشرة ومائة وقیل فی الثالث والعشرین من صفر سنة اربع عشرة وقیل سبع عشرة وقیل ثمان عشرة بالحمیمة ونقل الی المدینة ودفن بالبقیع فی القبر الذی فیہ ابوہ وعم ابیہ الحسن بن علی رضی الله عنہم فی القبة التی فیہا قبر العباس رضی الله تعالی عنہ

۲ **حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام** ابو عبد الله جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی الله عنہم اجمعین احد الائمة الاثنی عشر وکان من سادات اہل البیت ولقب بالصادق لصدق مقالتہ وفضلہ اشہر من ان یذکر ولہ کلام فی صنعة الکیمیا والزجر والفال وکان تلمیذہ ابو موسی جابر بن حیان الصوفی الطرطوسی قد الف کتابا یشتمل علی الف ورقة تتضمن رسائل جعفر الصادق وہی خمس مائة رسالة وکانت ولادتہ سنة ثمانین للہجرة وہی سنة سیل الجحاف وقیل بل ولد یوم الثلاثاء قبل طلوع الشمس ثامن شہر رمضان سنة ثلاث وثمانین وتوفی فی شوال سنة ثمان واربعین ومائة بالمدینة ودفن بالبقیع فی قبر فیہ ابوہ محمد الباقر وجدہ علی زین العابدین وعم جدہ الحسن بن علی رضی الله عنہم اجمعین فلله درہ من قبر ما اکرمہ واشرفہ وامہ ام فروة بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی الله عنہم اجمعین وحکی کشاجم فی کتاب المصائد والمطارد ان الامام جعفر المذکور سال ابا حنیفة رضی الله عنہما فقال ما تقول فی محرم کسر رباعیة ظبی فقال یا ابن رسول الله ما اعلم ما فیہ فقال لانت تتداہی ولا تعلم ان الظبی لا یکون لہ رباعیة وہو ثنی ابدا ـ

وقد وقعت بحمد اللہ سبحانہ فی غایۃ الاستحسان وجمعت کل شاردۃ تتعلق بجمیل مزایاہم وشریف سجایاہم وکتبتہا
باللسان الہندی فاحببت ان اذکر جملا من ذکرہم بالعربی فی ہذہ الرسالۃ لیکون ذکرہم جامعا بین اللسانین ولیسفر
الصبح لذی عینین وہذا الذی ذکرت انما ہو قطرۃ من البحر الخضم وذرہ من البحر الاعظم وما اردت بذلک الا التبرک بلہج
ذکرہم والرجاء لشفاعۃ جدہم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب **ف** امام سیوطی رضی اللہ عنہ
فی فضائل اہل بیت علیہم السلام مین ایک چہل حدیث جمع فرمائی ہی رسالہ فضائل ائمہ اثنی عشر مین مطبوع ہو چکی ہے
شیخ حسن عدوی حمزاوی رحمہ اللہ نی کتاب مشارق الانوار فی فوز اہل الاعتبار مین فضائل اہل بیت علیہم السلام
بہت کچھ لکھی ہین یہ کتاب نہایت نفیس ہی مرنی سی لیکر تا دخول جنت ونار سب حال لکھا ہی مصر مین مطبوع ہو چکی
ہے انکی سوا علمای ربانیین نی قدیما وحدیثا بامید شفاعت کتب بی شمار فضائل اہل بیت علیہم السلام مین تالیف فرمائی
ہین اہل بیت علیہم السلام کی محبت ایمان ہی اور ان سی بغض رکہنا ایمان سی ہاتہ دہونا ہی اللھم احینا علی حبہم
وامتنا علی حبہم وبارک لنا فی حبہم وانفعنا بہم فی الحیوۃ الدنیا والاخرۃ آمین یا ارحم الراحمین **ف**
ابو نواس رحمہ اللہ تعالی نی چند شعر نفیس مدح اہل بیت علیہم السلام مین لکہی ہین وہ یہ ہین **ع** مطہرون نقیات جیوبہم +
تجری الصلوۃ علیہم اینما ذکروا + من لم یکن علویا حین تنسبہ + فما لہ فی قدیم الدہر مفتخر + اللہ لما برا خلقا
فاتقنہ + صفاکم واصطفاکم ایہا البشر + فانتم الملأ الاعلی وعندکم + علم الکتاب وما جاءت بہ السور +
یہ چند شعر بزبان اردو مین خاکسار نی منشی عزیز اللہ خان بہوپالی سلمہ اللہ تعالی سی فرمایش کی کہ ہر شعر مین مدح ایک امام
کی ہو چنانچہ اونہون نی اسی شرط پر چند شعر نظم کردی جزاہ اللہ خیرا وہ یہ ہین **ع** بشیر ونذیر ونبی امین +
کہ روشن ہوا جس سی دین متین + وہ بنت نبی حضرت فاطمہ + شرافت کا جس پر ہوا خاتمہ + علی بادشہ ہی لقب بو تراب کہ ہی شہر علم نبی کا وہ باب
وہ مقبول خالق جناب حسن + جگر بند احمد سعید زمن + شہید معظم حسین علی + دل وجان زہرا و سبط نبی + وہ زین العباد سرور
عابدین + امام الہدی سید ساجدین + امام رضا باقر نیک نام + خدا اوس سی راضی رہے تا قیام + ملاذ وحید صدق و
صفای کمال + امام زمن جعفر خوش خصال + ضیای طریقت جمیل الشیم + امام الوری موسی ذو الکرم + علی رضا وہ امام سعید +
گل بوستان عطای مزید + امام محمد تقی ذو الحیا + خدا اوس سی خوش اور رسول خدا + امام علی ہادی ذو المنن +
لقب ہی نقی بادشاہ زمن + امام حسن عسکری جمیل + محب خدا پیشوای سبیل + ہدایت کا جس پر ہوا اختتام + وہ یعنی کہ
مہدی علیہ السلام + وصلی اللہ وسلم علی سید المرسلین وآلہ الطاہرین وصحبہ الاکرمین آمین آمین۔

ذکر خیر حضرت سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا

ابنۃ ابی محمد الحسن بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین یہ ہمراہ اپنی خاوند اسحق بن جعفر الصادق
علیہما السلام کی مصر مین تشریف لائین کسی نی کہا اپنے والد حسن کی ساتھ آئین اور قبر حسن رضی اللہ عنہ کی مصر مین ہی لکن

تعداد	اسمای ائمہ اثنی عشر
	وهو یوصینی یا علی ما خاب من استخار ولا ندم من استشار یا علی علیک بالدلجة فان الارض تطوی باللیل ما لا تطوی بالنهار یا علی اغد بسم الله فان الله بارک لامتی فی بکورها وکان یقول من استفاد اخا فی الله فقد استفاد بیتا فی الجنة وله حکایات واخبار کثیرة وکانت ولادته یوم الثلاثاء خامس شهر رمضان وقیل منتصفه سنة خمس وتسعین ومائة توفی یوم الثلاثاء لخمس خلون من ذی الحجة سنة عشرین ومائتین وقیل تسع عشرة ومائتین ببغداد ودفن عند جده موسی بن جعفر فی مقابر قریش وصلی علیه الواثق بن المعتصم رضی الله عنهم اجمعین
٦	**حضرت امام علی ہادی یعنی امام علی نقی علیہ السلام** ابو الحسن علی الہادی بن محمد الجواد ویعرف بالعسکری کانت ولادته یوم الاحد ثالث عشر رجب وقیل یوم عرفة سنة اربع وقیل ثلاث عشرة ومائتین ولما کثرت السعایة فی حقه عند المتوکل احضره من المدینة وکان مولده بها واقره بسر من رائی وهی تدعی بالعسکر لان المعتصم لما بناها انتقل الیها بعسکره فقیل لها العسکر ولهذا قیل لابی الحسن المذکور العسکری لانه منسوب الیها واقام بها عشرین سنة وتسعة اشهر وتوفی بها یوم الاثنین لخمس بقین من جمادی الآخرة وقیل لاربع بقین منها وقیل فی رابعها وقیل فی ثالث رجب سنة اربع وخمسین ومائتین ودفن فی داره رضی الله تعالی عنه
٧	**حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام** ابو محمد الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی الرضا بن جعفر الصادق رضی الله عنهم اجمعین وهو والد المنتظر صاحب السرداب ویعرف بالعسکری وابوه علی یعرف ایضا بهذه النسبة وکانت ولادة الحسن المذکور یوم الخمیس فی بعض شهور سنة احدی وثلاثین ومائتین وقیل سادس شهر ربیع الاول وقیل الآخر سنة ۲۳۲ وتوفی یوم الجمعة وقیل الاربعاء لثمان لیال خلون من شهر ربیع الاول وقیل جمادی الاولی سنة ۲٦۰ بسر من رای ودفن بجنب قبر ابیه رضی الله تعالی عنهما
۸	**حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام** ابو القاسم محمد بن الحسن العسکری بن علی الهادی بن محمد الجواد ثانی عشر الائمة الاثنی عشر علی اعتقاد الامامیة المعروف بالحجة وهو الذی تزعم الشیعة انه المنتظر والقائم والمهدی وهو صاحب السرداب عندهم واقاویلهم فیه کثیرة وهم ینتظرون ظهوره فی آخر الزمان من السرداب بسر من رای کانت ولادته یوم الجمعة منتصف شعبان سنة ۲۵۵ ولما توفی ابوه کان عمره خمس سنین واسم امه خمط وقیل نرجس والشیعة یقولون انه دخل السرداب فی دار ابیه وامه تنظر الیه فلم یعد الیها وذلک فی سنة ۲٦۵ وعمره یومئذ تسع سنین وذکر ابن الازرق فی تاریخ میافارقین ان الحجة المذکور ولد تاسع شهر ربیع الاول سنة ۲۵۸ وقیل فی ثامن شعبان سنة ۲۵٦ وهو الاصح وانه لما دخل السرداب کان عمره اربع سنین وقیل خمس سنین وقیل انه دخل السرداب سنة ۲۷۵ وعمره سبع عشرة سنة والله اعلم ای ذلک کان رضی الله عنه **ف** هذا کله تلخیص ما ساقه صاحب حدائق الزهور فی رجال شرح الصدور وقد الف بعض الاکابر رسالة فی مناقب الائمة الاثنی عشر رضی الله عنهم ومآثرهم وکراماتهم

اسمای ائمۂ مذاہب متبوعہ رضی اللہ عنہم	تعداد
قال ابن المبارک ما رایت اورع منه مات سنة خمسين ومأته انتهى من الخلاصة قال الشيخ محمد طاهر الفتنی رضی اللہ عنه فی مجمع البحار ابو حنیفة النعمان بن ثابت بن زوطا بن ماه الامام الکوفی مولی تیم الله بن ثعلبة وهو من رهط حمزة الزیات وکان خزازا یبیع الخز وکان جده من اهل کابل او بابل حملوکا لبنی تیم فاعتقه وقال اسمعیل بن حماد بن ابی حنیفة نحن من ابناء فارس من الاحرار ما وقع علینا رق وولد جدی سنة ثمانین ذهب ثابت الی علی رضی الله عنه وهو صغیر فدعا له بالبرکة فیه وفی ذریته ومات ببغداد سنة خمسین ومائة علی الاصح وکان فی ایامه اربعة صحابة انس وعبد الله بن ابی اوفی وسهل بن سعد وابو الطفیل ولم یلق احدا منهم ولا اخذ منه واصحابه یقولون انه لقی جماعة من الصحابة وروی عنهم ولا یثبت عند اهل النقل نقله المنصور من الکوفة الی بغداد فاقام بها الی ان مات وکان اکرهه ابن هبیرة ایام مروان علی القضاء بالکوفة فابی فضربه مائة سوط فی عشرة ایام ثم خلی سبیله واکرهه منصور علیه بعد اشخاصه الی العراق فابی وحلف وحلف منصور فحبسه ومات فی السجن وقیل افتدی نفسه وقد نسب الیه من خلق القرآن والقدر والارجاء ما یجل قدره عنه ویدل علیه ما یسر الله له من الذکر المنتشر فی الآفاق فلو لم یکن لله سر فیه لما جمع شطر الاسلام علی تقلیده وتوفی ببغداد سنة خمسین ومأته وله سبعون سنة ش اخرج له الترمذی والنسائی انتهی امام یافعی رضی اللہ عنہ نے حضرت امام کا ترجمہ بسیط مرآۃ الجنان میں تحریر فرمایا ہے خاکسار نے حدائق الزہور میں بتمامہا نقل کیا ہے یہاں بقدر ضرورت لکھا گیا	
حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ مرزا محمد معتمد خان بدخشی رحمہ اللہ نے تراجم الحفاظ تلخیص انساب سمعانی میں ذکر کیا ہے کہ ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم بن حبیب بن خنیس بن سعد بن بحیر بن معاویة وام سعد حبتة بنت مالک من بنی عمرو بن عوف صاحب ابی حنیفة رضی الله عنهما من اهل الکوفة سمع ابا اسحق الشیبانی وسلیمان التیمی ویحیی بن سعید الانصاری وسلیمان الاعمش وهشام بن عروة وعبید الله بن عمر العمری وحنظلة بن سفیان وعطاء بن السائب ومحمد ابن اسحق بن یسار وحجاج بن ارطاة واللیث بن سعد وغیرهم روی عنه محمد بن الحسن الشیبانی وبشر بن الولید الکندی وعلی بن الجعد واحمد بن حنبل ویحیی بن معین وعمرو بن محمد الناقد واحمد بن منیع فی آخرین وکان قد سکن بغداد وولاه الهادی موسی بن المهدی القضاء بها ثم هارون الرشید من بعده وهو اول من دعی بقاضی القضاة فی الاسلام ولم یختلف یحیی بن معین واحمد بن حنبل وعلی بن المدینی فی ثقته فی النقل ولم یتقدمه احد فی زمانه وکان النهایة فی العلم والحکم والریاسة والقدر واول من وضع الکتب فی اصول الفقه علی مذهب الامام ابی حنیفة رضی الله عنه واملی المسائل ونشرها وبث علم الامام ابی حنیفة رضی الله عنه فی اقطار الارض ولد سنة ثلاث عشرة ومائة ومات فی شهر ربیع الاول سنة اثنتین وثمانین ومائة ببغداد قال المرزا محمد البدخشی رحمه الله ذکره الذهبی وابن ناصر الدین فی طبقات الحفاظ رضی الله تعالی عنه	۲
حضرت امام محمد رضی اللہ تعالی عنہ ذکر البدخشی فی تذکرة الحفاظ ابو عبد الله محمد بن الحسن بن فرقد الشیبانی صاحب ابی حنیفة رضی الله عنه وتلمیذه اصله من دمشق من اهل قریة یقال لها حرستا قدم ابوه العراق فولد له محمد بواسط ونشأ بالکوفة وتلمذ لابی حنیفة رحمه الله تعالی وسمع العلم والحدیث عن مسعر بن کدام وسفیان الثوری وعمرو بن دینار ومالک بن مغول ومالک بن انس وابی عمرو الاوزاعی وزمعة بن صالح وبکیر بن عامر وابی یوسف القاضی وسکن بغداد وحدث بها وتوفی بالری روی عنه محمد بن ادریس	۳

غیر مشہور ہی پہ ابو جعفر منصور کی طرف سی مدینہ منورہ کی حاکم تھی پانچ برس تک حاکم رہی پھر منصور اونپر خفا ہوا اونکو
معزول کردیا اور سارا مال و متاع اونکا چھین لیا اور بغداد مین قید کردیا منصور کی مرنی تک وہ قید مین رہے مہدی
والی ہوا تو اوس نی اون کو قید سی رہا کیا اور ہر چیز جو اونکی گئی تھی وہ اون کو واپس دی اور وہ مہدی کی ہمراہ رہے
یہان تک کہ جب مہدی نی حج کیا تو اوس کی جملہ و جماعت مین تھی جب حاجر تک پہونچی تو وہان انتقال کیا یہ واقعہ ۱۶۸ھ
مین ہوا اور اون کی عمر ۸۵ سال کی تھی علی بن مہدی نی اونپر نماز پڑہی حاجر مدینے سی پانچ میل پر ہی بعض نی کہا کہ
اونکا انتقال بغداد مین ہوا مقبرۂ خیزران مین دفن ہوی صحیح یہی ہے کہ حاجر مین وفات پائی ہکذا قالہ الخطیب فی تاریخہ
واللہ اعلم سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا صالح تقی بی بیون مین سی تہین مروی ہی کہ جب امام شافعی رضی اللہ عنہ مصر مین
داخل ہوی تو اون کی خدمت شریف مین حاضر ہوی اور اون سی حدیث شریف سنی مصر والون کو انکی حق مین اعتقاد
عظیم ہے اور وہ اب تک باقی ہی جیسا کہ تہا جس وقت امام شافعی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو اون کا جنازہ سیدہ کے
پاس لایا گیا اونہون نی اپنی گہر مین اوسپر نماز پڑہی اور وہ اوسی جگہہ تہین جہان آج اونکا مشہد مبارک ہی اور وہ وہین
رہین یہان تک کہ ماہ رمضان ۲۰۸ھ مین وفات پائی جس وقت اونکا انتقال ہوگیا تو اون کی خاوند موتمن اسحق بن جعفر
الصادق علیہ السلام نی قصد کیا کہ اون کو اوٹھا کر مدینہ منورہ کو لیجائین تا کہ وہان دفن کرین مصریون نی اون سے
درخواست کی کہ اونکو اونہین کی نزدیک باقی رکہین اسی لیی وہ اوسی موضع مین مدفون ہوئین جو اب درمیان قاہرہ
و مصر کے معروف و مشہور ہی نزدیک مشاہد کی یہ موضع اوس وقت معروف بدرب السباع تہا وہ درب خراب و ویران ہوگیا
وہان سوای مشہد کے اور کچھہ باقی نہین ہی و قبرہا معروف باجابۃ الدعوۃ عندہ و ہو مجرب رضی اللہ عنہا کذا فی ابن خلکان
امام یافعی رضی اللہ عنہ نی مرآۃ الجنان مین تحریر فرمایا ہی کہ مین نی بہی انکی مشہد کی زیارت کی ہی انکا کچھہ ذکر محاسن المعنیین
مین بہی ہی تبرکا بیان بہی کردیا تا کہ نزول برکات و خیرات ہو مشارق الانوار فی فوز اہل الاعتبار مین لکھا ہی کہ انکی انتقال
کی بعد انکی خاوند نی ارادہ کیا کہ انکو مدینہ منورہ مین لیجائین اور بقیع مین دفن کرین اہل مصر نی اون سی درخواست کی کہ
اونکو نزدیک اون کی قبر کا چھوڑدین اور بہت سا مال اونکو دیا وہ راضی نہوی پہر اونہون نی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
دیکھا آپ نی اونسی فرمایا ای ابو اسحق تو معارضہ مت کر اہل مصر سی حق مین نفیسہ کے کیونکہ رحمت اونپر نازل ہوتی ہی بسبب
اوس کی برکت کے پس وہ اون کی دونون بچون کو لیکر نکلے اور مدینہ منورہ کی طرف سفر کیا امام ابن حجر رحمہ اللہ
نی قریب ۱۵۰ کی اون کی کرامتین ذکر کی ہین یہ مضمون امام زرقانی رحمہ اللہ نی شرح مواہب لدنیہ مین ذکر کیا ہی۔

ذکر خیر ائمۂ مذاہب متبوعہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

۱ **حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ** النعمان بن ثابت الفارسی ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ امام اہل العراق
وفقیہ الامۃ عن عطا و نافع والاعرج و طائفۃ وعنہ ابنہ حماد و زفر و ابو یوسف و محمد و جماعۃ و ثقہ ابن معین وقال ابن المبارک
ما رایت فی الفقہ مثل ابی حنیفۃ وقال مکی ابو حنیفۃ اعلم اہل زمانہ وقال القطان لا نکذب باللہ ما سمعنا احسن من رای ابی حنیفۃ

اسمای ائمہ مذاہب متبوعہ	تعداد
فی صلوۃ رمضان وقال بحر بن نصر کنا اذا اردنا ان نبکی قلنا بعضنا لبعض قوموا بنا الی ہذا الفتی المطلبی یقرء القرآن فاذا آتیناہ استفتح القرآن حتی یتساقط الناس بین یدیہ ویکثر عجیجہم بالبکاء من حسن صوتہ وقال ابن مہدی کان الشافعی شابا مفہما وقال احمد ستۃ ادعو لہم سحرا احدہم الشافعی وقال ان الشافعی للناس کالشمس للعالم وکالعافیۃ للناس وقال ابو عبید ما رایت اعقل من الشافعی وقال قتیبۃ الشافعی امام ولد سنۃ خمسین ومائۃ وتوفی فی آخر یوم من رجب سنۃ اربع ومائتین رضی اللہ تعالی عنہ کذا فی الخلاصۃ وقد ترجم للامام الیافعی رضی اللہ تعالی عنہ ترجمۃ حافلۃ فی مرآۃ الجنان وقال فی غصون البیان قال الشافعی رحمہ اللہ تعالی رایت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال لی یا غلام ممن انت فقلت من رہطک یا رسول اللہ فقال ادن منی فدنوت منہ فاخذ من ریقہ المبارک ففتحت فمی فامر من ریقہ علی لسانی وفمی وشفتی وقال امض بارک اللہ فیک قال ورایت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فی النوم ایضا فسلم علی فصافحنی وخلع خاتمہ وجعلہ فی اصبعی وکان لی عم ففسرہا فقال اما مصافحتک لعلی فہو امان من العذاب واما خلعہ خاتمہ وجعلہ فی اصبعک فسیبلغ اسمک ما بلغ اسم علی فی المشرق والمغرب انتہی وقد ترجم لہ رضی اللہ عنہ الحافظ ابن حجر رحمہ اللہ فی رسالۃ مستقلۃ سماہا توالی التاسیس بمعالی ابن ادریس وطبع بحمد اللہ سبحانہ آخر الخلاصۃ وکذلک الف العلماء الاثبات والفضلاء الثقات کتبا حافلۃ فی تراجم حضرات الائمۃ الاربعۃ وبث مناقبہم ونشر فضائلہم رضی اللہ تعالی عنہم کیف وہم ارکان الدین القویم وہداۃ الامۃ الی الصراط المستقیم وحسنات الاسلام وبرکات اللیالی والایام	
حضرت امام مالک وحضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہما انکا ترجمہ روض ممطور میں لکھا گیا ہے اسی لیے یہاں فروگذاشت کیا **فائدہ** قال فی الریاض المستطابۃ وقد نقل ابن الجوزی وغیرہ ان الائمۃ المتبوعین فی المذاہب بایع کل واحد منہم لامام من ائمۃ اہل البیت فبایع ابو حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی لابراہیم بن عبد اللہ بن الحسن علیہم السلام وبایع مالک لاخیہ محمد وبایع الشافعی لاخیہما یحیی فحین غلبوا علیہم رجعوا الی طاعۃ الآخرین وسلموا وبایعوا۔	۶
فصل بیان میں متفرقات کی	
ابو دلف عجلی القاسم بن عیسی ذکرہ ابن خلکان فی وفیات الاعیان ترجمۃ الطویلۃ وہو احد قواد المامون ثم المعتصم من بعدہ کان کریما سریا جوادا ممدحا شجاعا مقداما ذا وقائع مشہورۃ وصنائع ماثورۃ اخذ عنہ الادباء والفضلاء ولہ صنعۃ فی الغناء ولہ من الکتب کتاب البزاۃ والصید وکتاب السلاح وکتاب النزہ وکتاب سیاسۃ الملوک وغیر ذلک مدحہ الشعراء ومدائحہ کثیرۃ حکی انہ قال یوما من لم یکن مغالیا فی التشیع فہو ولد زنی فقال لہ ولدہ انی لست علی مذہبک فقال لہ ابوہ لما وطئت امک وعلقت بک ما کنت بعد استبرئتہا فہذا من ذاک واللہ اعلم وکانت وفاتہ سنۃ ست وعشرین وقیل خمس وعشرین ومائتین ببغداد رحمہ اللہ تعالی ودلف بضم الدال المہملۃ وفتح اللام وبعدہا فاء وہو اسم علم لا ینصرف لاجتماع العلمیۃ والعدل فانہ معدول عن دالف **ابو نصر بن ماکولا رحمہ اللہ تعالی** الامیر سعد الملک ابو نصر علی بن ہبۃ اللہ بن علی بن جعفر بن علکان بن محمد بن دلف بن ابی دلف القاسم بن عیسی بن ادریس بن	۱

اسمای ائمہ مذاہب متبوعہ	تعداد
الشافعی وابو سلیمان موسی بن سلیمان الجوزجانی وہشام بن عبد اللہ الرازی وابو عبید القاسم بن سلام واسمعیل بن توبۃ وعلی بن مسلم الطوسی وابو حفص الکبیر والطحاوی[1] وخلف بن ایوب وکان الرشید ولاہ القضا الی قضاء الرقۃ فصنف کتابا یسمی بالرقیات ثم عزلہ وقدم بغداد فلما خرج ہارون الی الری الخرجۃ الاولی امرہ فخرج معہ فمات بالری سنۃ تسع وثمانین ومائۃ وہو ابن ثمان وخمسین سنۃ وحکی عنہ انہ قال مات ابی وترک ثلاثین الف درہم فانفقت خمسۃ عشر الفا علی النحو والشعر وخمسۃ عشر علی الحدیث والفقہ وروی انہ کان یجلس فی مسجد الکوفۃ وہو ابن عشرین سنۃ قال الشافعی رحمہ اللہ تعالی ما رایت سمینا اخف من محمد بن الحسن وما رایت افصح منہ کان اذا رایتہ یقرء کان القرآن نزل بلغتہ وکان الشافعی یقول ما رایت اعقل من محمد بن الحسن وروی عن احمد بن حنبل قال اذا کان فی المسئلۃ قول ثلاثۃ لم یسمع مخالفتہم فقلت من ہم قال ابو حنیفۃ وابو یوسف ومحمد بن الحسن فابو حنیفۃ ابصر الناس بالقیاس وابو یوسف ابصر الناس بالآثار ومحمد ابصر الناس بالعربیۃ ومات معہ ابو الحسن علی بن حمزۃ الکسائی فی یوم واحد فقال الرشید دفنت الیوم اللغۃ والفقہ **حکایت** رای محمویہ رضی اللہ عنہ وکان یعد من الابدال فی المنام محمد بن الحسن فقال لہ یا ابا عبد اللہ الی ما صرت قال قال لی انی لم اجعلک وعاء للعلم وانا ارید اعذبک قلت فما فعل ابو یوسف قال فوقی قال قلت فما فعل ابو حنیفۃ قال فوق ابی یوسف بطبقات انتہی ملخصا۔	
حضرت امام زفر رضی اللہ عنہ زفر بن الہذیل بن قیس بن سلم بن قیس بن مکمل بن ذہل بن ذویب بن عمرو البزانی احد الفقہاء من اصحاب ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ وکان من اعرفہم بالاقیسۃ قدم اصبہان علی خیۃ الکوثر بن الہذیل بقریۃ بزان روی عن اسمعیل بن ابی خالد وہو من بنی العنبر توفی سنۃ ثمان وخمسین ومائۃ بالبصرۃ والبزانی نسبۃ الی بزان بضم الباء الموحدۃ وفتح الزای وفی آخرہا النون وہی قریۃ من اصبہان ویروی عن حجاج بن ارطاۃ روی عنہ ابو نعیم وحسان بن ابراہیم واکثم بن محمد وغیرہم قال ابو نعیم الفضل بن دکین وذکر زفر بن الہذیل فقال کان ثقۃ مامونا وقع الی البصرۃ فی میراث اختہ فتشبث بہ اہل البصرۃ فلم یدعوہ یخرج من عندہم قال یحیی بن معین زفر بن الہذیل صاحب الرای ثقۃ مامون قال الحافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فی لسان المیزان ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال کان متقنا حافظا وقال ابن خلکان کان قد جمع بین العلم والعبادۃ وکان من اصحاب الحدیث ثم غلب علیہ الرای وہو قیاس اصحاب ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی وکان ابوہ الہذیل علی اصبہان ومولدہ سنۃ عشر ومائۃ وتوفی فی شعبان سنۃ ثمان وخمسین ومائۃ رحمہ اللہ تعالی وزفر بضم الزای وفتح الفاء وبعدہا راء وہذیل بضم الہاء وفتح الذال المعجمۃ وسکون الیاء المثناۃ من تحتہا وبعدہا لام کذا فی تراجم الحفاظ۔	۴
حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان ابن شافع بن السائب بن عبید بن عبد یزید المطلبی ابو عبد اللہ الشافعی الامام العلم عن مالک وابراہیم بن سعد وابن عیینۃ ومحمد بن علی بن شافع وخلق وعنہ ابو بکر الحمیدی واحمد بن حنبل والبویطی وابو ثور وحرملۃ وطائفۃ حفظ القرآن وہو ابن سبع سنین والموطا وہو ابن عشر سنین قال الربیع کان الشافعی یختم القرآن ستین مرۃ	۵

[1] کذا فی تراجم الحفاظ لیکن اگر طحاوی سے مراد صاحب معانی الآثار ہیں تو انکی شاگردی درست نہیں ہو سکتی کیونکہ انکی ولادت ۲۲۹ھ یا ۲۳۹ میں ہوئی ہے اور اگر وہ اور طحاوی ہیں تو کچھ مضائقہ نہیں ہے ۱۲

پھر نکرونگا پس مجہسی شبہہ جاتا رہا اور جس صورت پر مین تہا اوسی صورت پر ہوگیا پھر مین چہوڑ دیا گیا اور یہ نام مجہپر ثابت
رہا اور اوس آدمی نے انسے کہاکہ نہ تو میرا غلام ہی اور نہ تیرا نام خیر ہی پس یہ چلدیے اور کہاکہ مین اوس نام کو نہین بدلتا
جو ایک مرد مسلمان نے رکہا اور فرمایا کرتے تہی کہ نہین ہی کوئی نسب زیادہ تر شریف اوس شخص کی نسب سے جسکو اللہ نے
اپنی ہاتہہ سے بنایا پہر اوسکی عصمت نکی اور نہ زیادہ تر عالم اوس شخص سے جسکو اللہ نے سارے اسما تعلیم فرمائی پس اوسکو نفع دیا
وقت جاری ہونی قضا کی اوسپر آپ کو زہ پشت ہوگئی تہی اور جب سنتی یعنی اذان تو آپ کی پشت سیدہی ہوجاتی اور
قوت رجوع کرآتی ایک سو بیس برس کی عمر پائی سنہ ۳۲۲ مین انتقال کیا آپکی بعض اصحاب نے آپکو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ تعالی
نے آپ کی ساتہہ کیا کیا فرمایا لا تسألني عن هذا ولكن استرحت من دنيا كم المضرة یعنی تو مجہسے اسکا مت پوچہہ ولیکن
تمہاری دنیای مضرہ سے مین نے راحت پائی رضی اللہ عنہ کذا فی ابن خلکان
حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ طیفور بن عیسی بن آدم بن عیسی بن علی البسطامی الزاہد المشہور آپ کی دادا مجوسی
تہی پہر مسلمان ہوگئے آپ کی دو بہائی بہی زاہد عابد تہی آدم اور علی آپ ونسے اجل و بزرگتر تہے کسی نے پوچہا کہ یہ معرفت
آپ نے کس چیز سے پائی فرمایا ببطن جائع وبدن عار یعنی شکم گرسنہ و بدن برہنہ سے وقیل لابی یزید یا اشد بالقیتہ فی سبیل اللہ
فقال لا یمکن وصفہ فقیل لہ ما اہون مالقیت نفسک منک فقال اما ہذا فنعم دعوتہا الی شی من الطاعات فلم تجبنی طوعا فمنعتہا
الماء سنۃ وکان یقول ان نظرتم الی رجل اعطی من الکرامات حتی یرتفع فی الہواء فلا تغتروا بہ حتی تنظروا کیف تجدونہ عند الامر والنہی
وحفظ الحدود واداء الشریعۃ ولہ مقالات کثیرۃ ومجاہدات مشہورۃ وکرامات ظاہرۃ وکانت وفاتہ سنۃ احدی وتسعین وقیل
اربع وستین ومائتین رضی اللہ عنہ ونفعنا بہ طیفور بفتح الطاء المہملۃ وسکون الیاء المثناۃ من تحتہا وضم الفاء وبعد الواو الساکنۃ
راء والبسطامی بفتح الباء الموحدۃ وسکون السین المہملۃ وفتح الطاء المہملۃ وبعد الالف میم ہذہ النسبۃ الی بسطام وہی بلدۃ مشہورۃ من اعمال
قومس یقال انہا اول بلاد خراسان من جہۃ العراق انتہی من ابن خلکان
حضرت حافظ شیرازی رضی اللہ عنہ شمس الدین محمد قال فی کشف الظنون المتوفی سنہ ۷۹۲ اثنتین وتسعین وسبع مائۃ
ذکر مرتب دیوان حافظ فی دیباجتہ ان مولانا حافظ لم یرتب دیوانہ لکثرۃ اشتغالہ بتحشیۃ الکشاف والمطالع ودرسہا فرتب بعدہ
باشارۃ قوام الدین عبد اللہ وہو دیوان معروف متداول بین اہل الفرس ویتفاءل بہ وکثیرا ما جاء بیت منہ مطابق بحسب حال
المتفاءل ولہذا یقال لہ لسان الغیب وقد الف فی تصدیق ہذا المدعی محمد بن الشیخ محمد الہروی المتوفی سنۃ رسالۃ مختصرۃ واورد
اخبارا متعلقۃ بالتفاءل بہ ووقوع مطابقا لمقتضی حال المتفاءل وافرط فی مدح الشیخ المذکور وللکفوی المولی حسین المتوفی
بعد سنہ ۹۸۰ رسالۃ ترکیۃ فی تفاءلات دیوان حافظ مشحونۃ بالحکایات الغریبۃ وقد شرحہ مصطفی بن شعبان المتخلص بسروری المتوفی
سنہ ۹۶۹ شرحا ترکیا اولہ الحمد للہ الذی حفظ الذکر الخ وہو شرح علی لسان التصوف وشرحہ المولی شمعی بالترکی المتوفی سنۃ وتتبع فی
کل قافیۃ وبحر شاعر من شعراء الروم یقال لہ فضلی المتوفی سنہ ۹۰۰ وکذا نظم کتابا فی نظیرہ وقافیتہ ابو الفضل محمد بن ادریس الدفتری

معقل بن عمیر العجلی المعروف بابن ماکولا اصلہ من جرباذقان من نواحی اصبہان ووزر ابوہ ابو القاسم ہبۃ اللہ للامام القائم
بامر اللہ وتولی عمہ ابو عبد اللہ الحسن بن علی قضاء بغداد سمع الحدیث الکثیر وصنف المصنفات النافعۃ واخذ عن مشائخ العراق و
خراسان والشام وغیر ذلک کان ابو نصر من احد الفضلاء المشہورین تتبع الالفاظ المشتبہۃ فی الاسماء الاعلام وجمع منہا شیئا کثیرا وکان
الخطیب ابوبکر صاحب تاریخ بغداد قد اخذ کتاب ابی الحسن الدارقطنی المسمی المختلف والمؤتلف وکتاب الحافظ عبد الغنی بن سعید الذی
سماہ مشتبہۃ النسبۃ وجمع بینہما وزاد علیہما وجعلہ کتابا مستقلا سماہ المؤتنف تکملۃ المختلف وجاء الامیر ابو نصر المذکور وزاد علی ہذہ التکملۃ
وضم الیہا الاسماء التی وقعت لہ وجعلہ ایضا کتابا مستقلا وسماہ الاکمال وہو فی غایۃ الافادۃ فی رفع الالتباس والضبط والتقیید وعلیہ
اعتماد المحدثین وارباب ہذا الشان فانہ لم یوضع مثلہ ولقد احسن فیہ غایۃ الاحسان ثم جاء ابن نقطۃ وذیلہ وما قصر فیہ ایضا وما یحتاج
الامیر المذکور مع ہذا الکتاب الی فضیلۃ اخری وفیہ دلالۃ علی کثرۃ اطلاعہ وضبطہ واتقانہ ومن الشعر المنسوب الیہ ؎ قوض خیامک عن
ارض تہان بہا ÷ وجانب الذل ان الذل یجتنب ÷ وارحل اذا کان فی الاوطان منقصۃ ÷ فالمندل الرطب فی اوطانہ حطب ÷
وکانت ولادتہ فی عکبرا فی خامس شعبان سنہ ۴۲۱ھ وقتلہ غلمانہ بجرجان سنۃ نیف وسبعین واربع مائۃ وقیل غیر ذلک وماکولا بفتح المیم و
بعد الالف کاف مضمومۃ وبعدہا واو ساکنۃ ثم لام الف قال ابن خلکان ولا اعرف معناہ ولا ادری سبب تسمیتہ بالامیر بل کان
امیرا بنفسہ ام لانہ من اولاد ابی دلف العجلی السمرقندی رحمہ اللہ تعالی قال فی مجمع البحار ثم السمرقندی الامام الحنفی ابو اللیث
تفقہ علی ابی جعفر الہندوانی مات سنۃ ثلاث وسبعین وثلث مائۃ قس بن ساعدہ بضم قاف ندیکر حارثیہ کثیرا وہو ممن آمن
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل المبعث وبشر بہ وکان من حکماء العرب وفصحائہم قیل انہ عمر سبع مائۃ سنۃ وکان یلبس المسوح ومن خطبہ مالی
اری الناس یذہبون ولا یرجعون ارضوا بالمقام ہنالک فاقاموا ام ترکوا فناموا اقسم قس قسم صدق ان للہ دینا ہو خیر من دینکم
ونبیا قد آن اوانہ واظلکم زمانہ طوبی لمن آمن بہ فصدقہ ولما سمعہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من رآہ قال رحم اللہ قسا اما انہ یبعث
یوم القیامۃ امۃ واحدۃ انتہی من مجمع البحار ــ

فصل

۱ حضرت خیر نساج رضی اللہ عنہ خیر ابو الحسن النساج الصوفی آپ کی عمر دراز ہوئی آپ کا پیشہ مُتّبِی کا نہ تھا وجہ تسمیہ
خیر نساج کی صرف یہ بات ہوئی کہ خود آپ نی ذکر کیا کہ مین نی اللہ سی عہد کیا کہ رطب یعنی پکی ہوئی کہجور کبہی نہ کہاؤنگا میرے
نفس نی مجہپر غلبہ کیا تو مین نی آدہا رطل لیا جب مین نی ایک کہجور کہائی تو ناگاہ ایک آدمی نی میری طرف نظر کی اور کہا اے
خیر تو مجہسی بہاگا اور اوسکا ایک غلام خیر نام تہا اوسکی شباہت وصورت مجہپر واقع ہوگئی لوگ جمع ہوگئی اور کہا یہ تیرا غلام خیر ہے
پس مین متحیر رہا اور جان لیا کہ کس سبب سی پکڑا گیا اور اپنی جنایت پہچان لی اوسنی مجہی پکڑ لیا اور اپنی دکان کی طرف وہ تہا لیگیا
جسمین اوسکا غلام بنا کرتا تہا اور مجہسے کہا ای میری غلام تو مجہسے بہاگتا ہی پس اوسکی ساتہہ کئی ماہ رہا اوسکی واسطی بنا کرتا تہا
مین ایک رات نماز صبح کی طرف کہڑا ہوا اور مین نی اپنی سجدی مین کہا الٰہی لا اعود الی ما فعلت یعنی میری معبود مین نی جو کیا

المتوفی سنہ ۹۶۲ وشرح المولی سودی البسنوی المتوفی فی حدود سنۃ ۱۰۰۰ بالترکی شرحا مفصلا وشرح السودی مختصر انتہی
یقول کاتب ہذہ الاسطر عفا اللہ عنہ انی کشفت دیوان الحافظ رحمہ اللہ تعالی لبعض اعز الاحباب تفاولا فی السابع عشر من
شوال سنۃ ۱۳۰۲ الہجریۃ بعد صلوٰۃ الظہر فجاء ہذا البیت ؎ دلا ز طعن حسودان مرنج و ایمن باش + کہ بد بخاطر امید وار ما نرسد
نوقع کما اشار الیہ ثم رایت لبعض شانہ فی الخامس والعشرین من ذی القعدۃ سنۃ ۱۳۰۲ فاذا قد خرج ہذا البیت ؎
ز دل بر آمدم و کار بر نمی آید + ز خود برون شدم و کار بر نمی آید + فکان کما اشار الیہ الفال و وقع حسب ما قال
فسبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم۔

۴ ابو نواس رحمہ اللہ تعالی ابو علی الحسن بن ہانی بن عبد الاول المعروف بابی نواس الحکمی الشاعر المشہور ولد بالبصرۃ
وقیل بالاہواز روی ان الخصیب صاحب دیوان الخراج بمصر سال ابونواس عن نسبہ فقال اغنانی ادبی عن نسبی فامسک عنہ
وقال اسمعیل بن نوبخت ما رایت قط اوسع علما من ابی نواس ولا احفظ منہ مع قلۃ کتبہ ولقد فتشنا منزلہ بعد موتہ فما وجدنا
الا قمطرا فیہ جزاز مشتمل علی غریب ونحو لا غیر وہو الطبقۃ الاولی من المولدین وشعرہ عشرۃ انواع وہو مجید فی العشرۃ وقد اعتنی
بجمع شعرہ جماعۃ من الفضلاء منہم ابوبکر الصولی وعلی بن حمزۃ وابراہیم بن احمد بن محمد الطبری المعروف بتوزون فلہذا یوجد
دیوانہ مختلفا ومع شہرۃ دیوانہ لا حاجۃ الی ذکر شئی منہ وما احسن ظن ابی نواس بربہ عز وجل حیث یقول ؎ تکثر
ما استطعت من الخطایا + فانک بالغ ربا غفورا + ستبصر ان وردت علیہ عفوا + وتلقی سیدا ملکا کبیرا + تعض ندامۃ کفیک مما
ترکت مخافۃ النار السرورا + وہذا من احسن المعانی واغربہا واخبارہ کثیرۃ وذکرہ ابوبکر الخطیب فی تاریخ بغداد وقال ولد فی
سنۃ خمس واربعین وقیل سنۃ ست وثلاثین ومائۃ وتوفی فی سنۃ خمس وقیل ست وقیل ثمان وتسعین ومائۃ ببغداد
ودفن فی مقابر الشونیزی رحمہ اللہ تعالی وانما قیل لہ ابو نواس لذؤابتین کانتا تنوسان علی عاتقیہ انتہی من ابن خلکان
ملخصا ہذا ما تیسر لی ایرادہ فی ہذا المختصر والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
الطاہرین واصحابہ الاکرمین الی یوم الدین آمین۔

بالخیر تمت